بسم الله الرحمن الرحیم نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

بجود خالق بهار و خزان که فصل [illegible] نزهت افزای بوستان [illegible] فرحت [illegible]
پندنامهٔ [illegible] شیخ و شاب کارنامهٔ اخلاق و [illegible]

بوستان مترجم

[illegible] در [illegible] بزبان [illegible]

باهتمام خار و خس بوستان کمترین [illegible] الضعفا [illegible] ابوالحسنات قطب الدین احمد
غفر الله الصمد [illegible] سوم ماه شعبان ۱۳۱۰ھ مطابق ماه [illegible] ۱۸۹۳ عیسوی

در مطبع نامی فاروقی دهلی طبع شد

اشتہارات

گلستان جلی قلم سعدی رحمہ اللہ
یہ کتاب اخلاق مین اپنی آپ نظیر ہے قیمت فی جلد ۸ر محصولڈاک ۱ر

بوستان جلی قلم سعدی رحمہ اللہ
یہ کتاب سعدی علیہ الرحمہ کی تالیفات سے علم اخلاق مین بے نظیر ہے قیمت فی جلد ۸ر محصولڈاک ۱۰ر

گلستان مترجم مع حواشی اردو
لکھنؤ کے محاورہ کے موافق ترجمہ کیا گیا ہے حاشیہ پر اردو زبان مین مسلسل ترجمہ مع خلاصہ مطالب کے لکھا ہے قیمت فی جلد ۶ر محصولڈاک ۱ر

مجموعہ پنج رسالہ
یہ مجموعہ زبان فارسی مین صد پند رسالہ عبداللہ انصاری تحفۃ الملوک منہاج العابدین۔ سخاوت نامہ کے ساتھ شامل ہے لڑکون کی تعلیم اخلاق کے واسطے نہایت مفید ہے قیمت فی جلد ۲ر محصولڈاک ۱ر

مثنوی حضرت شمس تبریز و مثنوی شیخ فریدالدین عطار
یہ دونون مثنویان تصوف مین بڑے مذاق اور قدر کے لائق ہین قیمت فی جلد ۳ر محصولڈاک ۱ر

ارشاد مرشد
تصوف مین یہ کتاب لائق پسند ہے قیمت فی جلد ۳ر محصولڈاک ۱ر

پندنامہ حضرت فریدالدین عطار رح
یہ مشہور کتاب اخلاق مین ہے قیمت فی جلد ۲ر محصولڈاک ۱ر

یوسف زلیخا
یہ مثنوی حضرت عبدالرحمن جامی کی یادگار سے ہے قیمت فی جلد ۸ر محصولڈاک ۱ر

دستور الصبیان مترجم
اس درسی مقبول کتاب کا ترجمہ مطبع نے صاف عبارت مین کر کے طبع کیا ہے مبتدیون کے واسطے نہایت کارآمد ہے قیمت فی جلد ۱ر محصولڈاک ۱ر

انشای خلیفہ
لڑکون کی تعلیم خطوط نویسی کے واسطے نہایت مفید انشا ہے قیمت فی جلد ۳ر محصولڈاک ۱ر

انشای فائق
یہ مشہور کتاب ہے قیمت فی جلد ۱ر محصولڈاک ۱ر

رقعات عالمگیری
ہر انشا اسکے مقابل اخلاق مین نہین ہے قیمت فی جلد ۲ر محصولڈاک ۱ر

شجرۃ الامانی
یہ کتاب فارسی مین نہایت معتبر ہے قیمت فی جلد ۳ر محصولڈاک ۱ر

مفید نامہ
یہ کتاب لڑکون کی تعلیم کے واسطے بہت مفید ہے قیمت فی جلد ۲ر محصولڈاک ۱ر

چہار گلزار
یہ کتاب فارسی قواعد مین لڑکون کے واسطے نہایت مفید ہے قیمت فی جلد ۲ر محصولڈاک ۱ر

مصدر فیوض
اعلی درجہ کی قدر کے لائق یہ کتاب ہے قیمت فی جلد ۲ر محصولڈاک ۱ر

کریما مترجم
مطبع نے بامحاورہ ترجمہ کر کے طبع کیا ہے قیمت فی جلد ۱ر محصولڈاک ۱ر

مامقیمان مترجم
بامحاورہ ترجمہ کے ساتھ یہ کتاب مطبع نامی لکھنؤ نے طبع کی ہے قیمت فی جلد ۱ر محصولڈاک ۱ر

نسخہ تعلیمیہ
بچون کی تعلیم کیواسطے مفید ہے قیمت فی جلد ۱ر محصولڈاک ۱ر

اصول فارسی
یہ کتاب مثل آمد نامہ کے ہے قیمت فی جلد ۱ر محصولڈاک ۱ر

فہرست کتاب بوستان

رموز فہرست

ح حکایت	ن نصیحت	ك گفتار
ق قول	م مثل	مو موعظت

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بعون خالق بہار و خزان و بفضل نضارت افزای بوستان و رازق بستان فرحت تو امان
پندنامہ مفید شیخ و شاب کارنامہ اخلاق و آداب سرسبز فیوضات اعنی

[illegible]

بوستان مترجم

مشہور آفاق تصنیف لطیف شیخ سعدی علیہ الرحمہ در ترجمہ بزبان اردو

باہتمام خار خس بوستان کم نگاران اضعف العباد ابو الحسنات قطب الدین احمد
غفر اللہ الصمد بار سوم باہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۴ھ مطابق ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ عیسوی

در مطبع نامی و اشتہار مطبع فتح الکریم لکھنؤ طبع شد

نمبر ۲۲۶۰

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان نہایت رحم والا

بنام جهاندار جان آفرین
شروع کرتا ہون جہان رکھنے والے اور جان پیدا کرنیوالے کے نام سے
حکیم سخن بر زبان آفرین
دانا زبان پر بات پیدا کرنے والا

خداوند بخشندهٔ دستگیر
مالک بخشنے والا مددگار
کریم خطا بخش پوزش پذیر
سخی گناہ بخشنے والا اور عذر سننے والا

عزیزی کہ ہر کز درش سر بتافت
ایسا زبردست جو اوسکی درگاہ سے پھرا
بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت
جہان گیا کچھ عزت نپائی

سر پادشاہان گردن فراز
قدرت والے بادشاہون کا سر
بدرگاہ او بر زمین نیاز
اوسکی بارگاہ مین عاجزی کی زمین پر

نہ گردن کشانرا بگیرد بفور
غرور کرنے والون کو جلد سزا نہین دیتا
نہ عذر آوران را براند بجور
نہ توبہ کرنے والون کو نکالے گناہ کے سبب سے

وگر خشم گیرد بکردار زشت
اور اگر ناراض ہووے بسبب عمل بد بندے کے
چو باز آمدی ماجرا در نوشت
جب توبہ کرتے ہین معاف کرتا ہے

ق

اگر با پدر جنگ جوید کسے
اگر اپنے باپ سے کوئی لڑے
پدر بیگمان خشم گیرد بسے
باپ ضرور اوسپر بہت خفا ہووے

وگر خویش راضی نباشد ز خویش
اور اگر عزیز عزیز سے راضی نہین ہوتا
چو بیگانگانش براند ز پیش
تو وہ غیرون کی طرح نکال دیتا ہے

وگر بندہ چابک نیاید بکار
اور جو غلام پھرتی سے کام نہین کرتا
عزیزش ندارد خداوندگار
مالک کا کبھی پیارا نہین ہوتا

[illegible]

وگر بر رفیقان نباشد شفیق
اور جو دوست دوست پر مہربان نہین ہوتا
وگر ترک خدمت کند لشکری
اور جب سپاہی خدمت چھوڑتا ہے
ولیکن خداوند بالا و پست
مگر آسمان اور زمین کے مالک نے
دو کونش یکے قطرہ در بحر علم
دونون جہان ایک قطرہ ہی نزدیک علم کے اوسکے
ادیم زمین سفرۂ عام اوست
زمین کا ادیم اوسکا عام دسترخوان ہے
اگر بر جفا پیشہ بشتافتے
جو وہ ظالم کا جلد مواخذہ کرتا
بری ذاتش از تہمت ضد و جنس
ذات اوسکی مخالف اور جنس کی تہمت سے پاک ہی
پرستار امرش ہمہ چیز و کس
تمام مخلوق اور انسان اوسکے مطیع ہین
چنان پہن خوان کرم گسترد
ایسا بڑا دسترخوان بخشش کا بچھاتا ہی
لطیف کرم گستر کارساز
پاک ہے بخشنے والا کام بنانے والا
مراو را رسد کبریا و منی
خاص اوسیکو بڑائی اور گھمنڈ زیبا ہی
یکی را بسر بر نہد تاج بخت
ایک کے سر پر نصیب کا تاج رکھتا ہی
کلاہ سعادت یکی بر سرش
ایک کے سر پر نیک بختی کا تاج رکھا ہی
گلستان کند آتشے بر خلیل
آگ کو خلیل اللہ پر باغ کرتا ہی

بفرسنگ بگریزد از وے رفیق
کوسون اوس سے بھاگتا ہے دوست
شود شاہ لشکر کش از وی بری
تو بادشاہ لشکر کا اوس سے خفا ہو جاتا ہے
بعصیان در رزق بر کس نبست
گنہگارون کا بھی رزق بند نہین کیا
گنہ بیند و پردہ پوشد بحلم
گناہ دیکھتا ہی اور رحم سے پردہ چھپاتا ہی
چہ دشمن برین خوان یغما چہ دوست
اس بخشش کے خوان پر دوست دشمن برابر ہین
کہ از دست قہرش امان یافتے
کون اوسکے غصہ سے بچ سکتا
غنی ملکش از طاعت جن و انس
بے پروا ہے جن اور انسان کی عبادت سے
بنی آدم و مرغ و مور و مگس
آدم کی اولاد ہون یا پرند یا چیونٹی یا مکھی
کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد
کہ سیمرغ کوہ قاف مین روزی پاتا ہی
کہ دارای خلقست و دانای راز
اہل خلق کا نگہبان ہی بھیدونکا جاننے والا ہی
کہ ملکش قدیمست و ذاتش غنی
کیونکہ ملک اوسکا قدیم اور اوسکی ذات بے پرواہی
یکی را بخاک اندر آرد ز تخت
ایک کو تخت سے خاک مین ملاتا ہی
گلیم شقاوت یکے در برش
بدبختی کی کملی ایک کے بغل مین پڑی ہی
گروہے بر آتش برد ز آب نیل
ایک گروہ کو نیل کے دریا مین ڈبو کر دوزخ مین پہونچاتا ہی

گر آنست منشور احسان اوست
اگر وہ ہے اوسکے احسان کا پروانہ ہے
ور آنیست توقیع فرمان اوست
اور اگر یہ ہے اوسکے حکم کا حکمنامہ ہے

پس پردہ بیند عملہاے بد
پردہ مین جو گناہ کیے جاتے ہین اونکو دیکھتا ہے
ہمو پردہ پوشد بآلاے خود
چھپاتا ہے اوسی گناہ کو فضل و کرم سے اپنے

بتہدید گر برکشد تیغ حکم
ڈرانے کے واسطے اگر حکم کی تلوار کھینچے
بمانند کروبیان صم و بکم
ملائکہ مقرب سناٹے مین آجائین جیسے گونگے اور بہرے

وگر در دہد یک صلاے کرم
اور اگر کرم کی آواز سے پکارے
عزازیل گوید نصیبی برم
شیطان بھی اپنا حصہ مانگنے کو مستعد ہوجاے

بدرگاہ لطف و بزرگیش بر
اوسکی بارگاہ پاک اور بزرگ مین
بزرگان نہادہ بزرگی ز سر
بزرگون نے ادب سے سر جھکایا ہے

فروماندگان را برحمت قریب
عاجزون پر جلد رحم کرتا ہے
تضرع کنان را بدعوت مجیب
گڑگڑا کے دعا مانگنے والون کی دعا قبول کرتا ہے

بر احوال نابودہ علمش بصیر
نہوئی بات سے بھی خبردار
باسرار ناگفتہ لطفش خبیر
نہ کہے ہوے بھید کا جاننے والا

بقدرت نگہدار بالا و شیب
قدرت سے آسمان اور زمین کا نگہبان
خداوند دیوان روز حسیب
قیامت کی کچہری کا حاکم

نہ مستغنی از طاعتش پشت کس
نہ اوسکی اطاعت سے کوئی بے پروا
نہ بر حرف او جای انگشت کس
نہ اوسکے حکم پر کسیکو اعتراض کی مجال

قدیمی نکوکار نیکی پسند
قدیم اوسکے سب کام اچھے و نیک کامونکا پسند فرمانیوالا
بکلک قضا در رحم نقشبند
حکم کے قلم سے رحم مین صورت بنانیوالا

ز مشرق بمغرب مہ و آفتاب
پورب سے پچھم کو چاند اور سورج
روان کرد و گسترد گیتی بر آب
روان کیے اور زمین کو پانی پر بچھایا

زمین از تپ و لرزہ آمد ستوہ
زمین ہل چل سے بیقرار تھی
فروکوفت بر دامنش میخ کوہ
اوسکے چار طرف پہاڑ کی میخ ٹھونک دی

زمین گسترانید فرش تراب
اس طرح سے بچھایا مٹی کا فرش
چو سجادۂ نیکمردان بر آب
نیکمردون کے مصلے کی طرح پانی پر

دہد نطفہ را صورتی چون پری
ایک قطرہ نطفہ سے کیسی پیاری صورت بنائی
کہ کردست بر آب صورتگری
اوسکے سوا کون پانی مین صورت بنا سکتا ہے

نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ
لعل اور فیروزہ پتھر کے پیٹ مین بناتا ہی
ز ابر افگند قطرۂ سوے یم
بدلی سے ایک قطرہ دریا مین گراتا ہے
ازان قطرہ لولوے لالا کند
اوس قطرے سے چمکتے ہوئے موتی
بر علم یک ذرّہ پوشیدہ نیست
نزدیک اوسکے علم کے حال ایک ذرہ کا چھپا نہین ہی
مہیا کن روزے مار و مور
سانپ اور چینٹی کی روزی مہیا کرنے والا
بامرش وجود از عدم نقش بست
اوسی کے حکم سے موجودات نیستی سے ظاہر ہوا
دگر رہ بکتم عدم در برد
پھر وہ پردۂ نیستی مین چھپاتا ہے
جہان متفق بر الٰہیتش
تمام جہان اوسکی خدائی کا قائل ہے
بشر ماوراے جلالش نیافت
آدمی سواے اوسکی بزرگی کے نہ جان سکا
نہ بر اوج ذاتش پرد مرغ وہم
وہم کا پرندہ اوسکی بلند ذات تک نہین اوڑ سکتا
درین ورطہ کشتی فروشد ہزار
اس بھنور مین ہزارون کشتیان ڈوب گئین
چہ شبہا نشستم درین سیر گم
کیا کیا راتون کو اس منزل مین بیٹھو دیکھا
محیط ست علم ملک بر بسیط
خدا کا علم بہت وسیع پھیلا ہے
نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد
عقل اوسکی ذات کا راز نہین پا سکتی

گل لعل در شاخ فیروزہ رنگ
سرخ پھول سبز شاخ سے لٹکاتا ہے
ز صلب آورد نطفۂ در شکم
پیٹھ سے نطفہ پیٹ مین لاتا ہے
وزین صورتے سرو بالا کند
اور اس سے سرو قد صورت بناتا ہے
کہ پیدا و پنہان بنزدش یکیست
کیونکہ ظاہر اور پوشیدہ اوسکے آگے یکسان ہے
وگرچند بیدست و پایند و زور
ہرچند کہ سانپ چینٹی بے ہاتھ پیر اور بے زور ہین
کہ داند جز او کردن از نیست ہست
کون اوسکے سوا نیست سے موجودات پیدا کر سکتا ہی
وز آنجا بصحراے محشر برد
اور وہان سے قیامت کے میدان مین پہونچائیگا
فرو ماندہ در کنہ ماہیتش
اور اوسکے بھید کا حال دریافت کرنے مین عاجز
بصر منتہاے جمالش نیافت
بینائی انتہاے جمال تک نہین پہنچ سکتی
نہ در ذیل وصفش رسد دست فہم
عقل کا ہاتھ اوسکے دامن وصف تک نہین پہونچ سکتا
کہ پیدا نشد تختۂ بر کنار
اوسمین سے ایک تختہ کنارے پر نہ اوبھرا
کہ حیرت گرفت آستینم کہ قم
ناگاہ حیرت نے میری آستین پکڑکے کہا اوٹھ
قیاس تو بر وے نگردد محیط
تیرا قیاس اوسکو نہین پا سکتا
نہ فکرت بغور صفاتش رسد
فکر اوسکی صفتون پر غور نہین کر سکتی

توان در بلاغت بسحبان رسید
علم بلاغت تو سحبان کا سا حاصل ہو سکتا ہے
کہ خاصان درین رہ فرس راندہ اند
کہ خاص لوگون نے بھی اس راہ مین گھوڑے دوڑائے ہین
نہ ہر جای مرکب توان تاختن
ہر جگہ گھوڑا نہین دوڑا سکتے یعنے کلام سیانہین ہو سکتے
وگر سالکی محرم راز گشت
اور اگر کوئی راہ چلنے والا بھید جان گیا
کسے را درین بزم ساغر دہند
اوسکو اس محفل مین پیالہ پلاتے ہین
یکی باز را دیدہ بر دوختہ است
ایک باز کی آنکھین سی دین تاکہ دیکھ نہ سکے
کسی رہ سوی گنج قارون نبرد
کسیکو خزانہ قارون کی راہ نہ ملی
بترسد خردمند ازین بحر خون
عقلمند کو اس دریاے خون سے ڈرنا چاہیے
اگر طالبی کین زمین طے کنی
اگر اس راہ کو طے کرنا چاہتا ہے
تامل در آئینۂ دل کنے
دل کے آئینہ مین تامل کر
مگر بوی از عشق مستت کند
ہان او سونت بوے عشق تجھے مست کر دیگی
بپاے طلب رہ بدانجا بری
طلب کے قدم سے تو وہان تک پہونچیگا
بدرد یقین پردہ ہاے خیال
یقین سے خیال کے پردے چاک ہونگے
دگر مرکب عقل را پویہ نیست
آگے عقل کے گھوڑے کے قدم تھکے ہین آہی درنیت یا سے عقل عجز ہے

نہ در کنہ بیچون سبحان رسید
مگر خدا پاک کا راز کوئی نہین جان سکتا
بلا احصی از تگ فرو ماندہ اند
موافق حدیث لا احصی کے دوڑتے دوڑتے تھک گئے ہین
کہ جا ہا سپر باید انداختن
بلکہ بہت جگہ ڈھال چھوڑنا پڑتی ہے یعنے عاجز ہونا پڑتا ہے
ببندند بروے در بازگشت
تو اوسکے پھرنے کی راہ بند ہو جاتی ہے
کہ داروی بیہوشیش در دہند
جسکو بیہوشی کی دوا پہلے کھلاتے ہین
دگر دیدہا باز و پر سوختہ است
دوسرے کی آنکھین ہین تو پر جلے ہوے
وگر بر درہ باز بیرون نبرد
اور اگر مل گئی پھر باہر نہ آسکا
کزو کس نبردست کشتی برون
کہ اوس سے کسیکی کشتی باہر نہ آسکی
نخست اسپ باز آمدن پی کنی
پہلے واپسی کے گھوڑیکی کونچین کاٹ یعنی خودی کو چھوڑ دے
صفائی بتدریج حاصل کنے
آہستہ آہستہ صفائی دل مین حاصل کر
طلبگار عہد الست کند
اور اقرار روز ازل کا طلبگار کر دیگی
وزینجا ببال محبت پرے
اور وہان سے تو بازوے محبت سے اوڑیگا
نماند سرا پردہ الا جلال
سواے ذات پروردگار کے کوئی پردہ نہوگا
عنانش بگیرد تحیر کہ بیست
اوسکی باگ حیرت نے پکڑی کہ کھڑا ہو اے حیرت ہوتی ہے

ورین بحر جز مرد داعی نرفت
اس راہ کو سوار سولون کے کسی نے طے نہین کیا

گم آن شد کہ دنبال راعی نرفت
وہ راہ بھولا جو گلہ بان کے پیچھے نہین چلا

کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند
جو لوگ اس راہ سے بھٹکے یعنے شریعت کو چھوڑا

برفتند و بسیار سرگشتہ اند
چلے تو مگر بہت پریشان ہوے یعنے منزل مقصود کو نہ پہونچے

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید
خلاف پیمبر کے جو راہ چلا

کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
وہ ہرگز منزل پر نہین پہونچے گا

مپندار سعدی کہ راہِ صفا
اے سعدی ممکن ہی نہین کہ سیدھی راہ

توان رفت جز بر پے مصطفٰے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی بے سوا مل سکے

در نعت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰت
نعت ہین سردار دنیا و دین کے اوپر بہت سی رحمتین

کریم السجایا جمیل الشیم
بزرگ خصلت نیک عادت

نبی البرایا شفیع الامم
خلق کے پیغمبر امتون کے شفیع

امامِ رسل پیشوائے سبیل
رسولون کے سردار راہ کے پیشوا

امین خدا مہبطِ جبرئیل
خدا کے امانت دار جبرئیل کے آنے کی جگہ

شفیع الوریٰ خواجہ بعث و نشر
خلق کی شفاعت کرنے والے سردار قیامت کے

امام الہدیٰ صدرِ دیوان حشر
نبیون کے امام قیامت کی عدالت کے سردار

کلیمی کہ چرخ فلک طور اوست
وہ کلیم کہ عرش خاص طور اونکا ہے

ہمہ نورہا پرتوِ نور اوست
سب روشنیان اونکے نور کا عکس ہین

یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست
ایسے یتیم کہ ناخواندہ یعنے اُمّی

کتب خانہ چند ملت بشست
بہت سے مذہبون کے کتبخانہ منسوخ کیے

چو عزمش برآہیخت شمشیر بیم
جب تنبیہ کے واسطے تلوار خوف کھینچنے کا قصد کیا

بمعجز میان قمر زد دو نیم
بسبب معجزے کے بیچون بیچ سے چاند کو دو ٹکڑے کیا

چو صیتش در افواہ دنیا فتاد
جب اوسکی شہرت دنیا مین ہوئی

تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد
نوشیروان کے محل مین کل چل پڑگئی

بلا قامت لات بشکست خرد
لا الٰہ الا اللہ کہکے لات کی تصویر ریزہ ریزہ کردی

باعزازِ دین آب عزّےٰ ببرد
دین کی عزت سے عزیٰ کی آبرو برباد کی

نہ از لات و عزیٰ برآورد گرد
صرف لات اور عزیٰ ہی کو پامال نہین کیا

کہ توریت و انجیل منسوخ کرد
بلکہ توریت اور انجیل کے احکام منسوخ کردیے

شبی برنشست از فلک برگذشت
ایک رات سوار ہوئے آسمان پر سیر کی
بتمکین و جاه از ملک در گذشت
عزت اور مرتبہ کے ساتھ فرشتون سے گذر گئے

چنان گرم در تیہ قربت براند
بیابان قربت مین ایسے تیز گئے
کہ در سدره جبریل ازو باز ماند
کہ سدرۃ المنتہی مین حضرت جبریل بھی رہ گئے

بدو گفت سالار بیت الحرام
اونسے سردار خانہ کعبہ نے کہا
کہ ای حامل وحی برتر خرام
کہ اے قاصد خدا کے آگے چلو

چو در دوستی مخلصم یافتے
جب مجھے دوستی مین خالص پایا
عنانم ز صحبت چرا تافتی
تو ترک صحبت کیون گوارا کی

بگفتا فراتر مجالم نماند
کہا آگے سیر سے مجال نہین
بماندم کہ نیروی بالم نماند
مین ایسا تھکا کہ میرے بازوون مین قوت نرہی

اگر یک سر موی برتر پرم
اگر بال کی نوک بھر بھی آگے بڑھون
فروغ تجلی بسوزد پرم
نور الہی میرے پرون کو جلادے

نماند بعصیان کسی در گرو
گناہون کے سبب سے کوئی گرفتار نہو گا
کہ دارد چنین سید پیشرو
جسکا ایسا سردار پیشوا ہوگا

چو نعت پسندیدہ گویم ترا
آپ کی کیا عمدہ تعریف بیان کرون
علیک السلام ای نبی الوری
آپ پر سلام اے خلق کے نبی

درود ملک بر روان تو باد
رحمت خدا کی آپ کی روح پاک پر ہو
بر اصحاب و بر پیروان تو باد
آپ کے دوستون اور پیروون پر بھی

نخستین ابوبکر پیر مرید
پہلے حضرت ابوبکر شیخ بازار دنیا مین یعنے وقت پیریکے ایمان لائے
عمر پنجہ بر پیچ دیو مرید
حضرت عمر رض جو شیطان سرکش کے مجبور کرنے والے ہین

خردمند عثمان شب زنده دار
عقلمند حضرت عثمان رض شب بیدار
چہارم علی شاه دلدل سوار
چوتھے حضرت علی ع بادشاه دلدل سوار

خدایا بحق بنی فاطمہ رض
اے خدا اولاد فاطمہ رض کے طفیل سے
کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ
کلمہ طیب پر میرا خاتمہ ہو

اگر دعوتم رد کنی ور قبول
اب اختیار ہے کہ میری دعا تو قبول کرے یا نہ کرے
من و دست و دامان آل رسول
میرا ہاتھ اور آل رسول کا دامن ہوگا

چہ کم گردد ای صدر فرخنده پی
کیا کم ہو گا اے سردار مبارک قدم
ز قدر رفیعت بدرگاه حی
آپ کے بلند مرتبہ سے بارگاه خدا مین

که باشند مشتی گدایان خیل
اگر تھوڑی امت کے گنہگار

خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد
خدا نے آپکی تعریف کی اور عزت دی

بلند آسمان پیش قدرت خجل
آسمان بلند آپکے مرتبے کے آگے شرمندہ ہے

تو اصل وجود آمدی از نخست
آپ ہستی کی جڑ پہلے پیدا ہوئے

ندانم کدامین سخن گویمت
مین کچھ نہین جانتا اسلیے آپکی تعریف بھی مجھسے نہین ہو سکتی

ترا عز لولاک تمکین بس ست
آپکے واسطے لولاک کی عزت بہت ہے

چہ وصفت کند سعدی ناتمام
سعدی ناقص آپ کی کیا تعریف کر سکتا ہے

بمهمان دار السلام از طفیل
آپکے طفیل سے بہشت کے مہمان ہون

زمین بوس قدر تو جبریل کرد
حضرت جبرئیل کو آپکی زمین بوسی کا حکم دیا

تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل
آپ پیدا ہوئے تو آدم پانی اور مٹی مین تھے یعنے قالب نہین تیار ہوا تھا

دگر ہر چہ موجود شد فرع تست
بعدہ جو کچھ ہوا وہ شاخین ہین

کہ والاتری زانچہ من گویمت
کیونکہ میری تعریف سے آپکا مرتبہ بہت زیادہ ہے

ثنای تو طٰہٰ و یٰسین بس ست
آپکی تعریف مین طٰہٰ اور یٰسین کافی ہے

علیک الصلوٰۃ ای نبی والسلام
آپ پر رحمت خدا کی اے نبی اور سلام

سبب نظم کتاب
کتاب لکھنے کا سبب

در اقصای عالم بگشتم بسی
دنیا کی چار طرف مین خوب پھرا

تمتع ز ہر گوشۂ یافتم
ہر جگہ میری خاطر ہوئی

چو پاکان شیراز خاکی نہاد
مثل مردم شیراز کے متواضع

تولای مردان این پاک بوم
اس پاک زمین کے آدمیون کی محبت نے

دریغ آمدم زان ہمہ بوستان
مجھے افسوس آیا کہ ایسے باغون سے

بدل گفتم از مصر قند آورند
دل مین سوچا کہ مصر کا قند

بسر بردم ایام با ہر کسی
عرصہ تک ہر ایک طرح کے آدمیون کی صحبت رہی

ز ہر خرمنی خوشۂ یافتم
ہر کھلیان سے مجھے ایک بالی ملی یعنے ہر جگہ کچھ کچھ حال ہوا

ندیدم کہ رحمت بران خاک باد
مین نے کہین نہین دیکھے رحمت خدا کی اس ملک پر ہو

برانگیختم خاطر از شام و روم
میرا دل شام اور روم سے اوچاٹ کر دیا

تہیدست رفتن سوی دوستان
دوستون کے پاس خالی ہاتھ جاؤن

بر دوستان ارمغانی برند
دوستون کے واسطے تحفہ لیجاتے ہین

مرا گر تہی بود زان قند دست
میرے پاس اگرچہ وہ قند نہین تھا
نہ قندے کہ مردم بصورت خورند
ایسا قند نہین جو ظاہر مین کھائین
چو این کاخ دولت بپرداختم
جب یہ محل دولت کا مین نے آراستہ کیا
یکی باب عدلست و تدبیر و رای
پہلا دروازہ عدل اور تدبیر اور عقل کا ہے
دوم باب احسان نہادم اساس
دوسرے باب مین احسان کی بنیاد ہی
سوم باب عشق ست و مستی و شور
تیسرا باب عشق اور مستی اور دیوانگی کا
چہارم تواضع رضا پنجمین
چوتھا عاجزی پانچوان رضامندی کا
بہفتم در از عالم تربیت
ساتوان دروازہ عالم التعلیم کا
نہم باب توبہ است و راہ صواب
دروازہ نوان راہ توبہ اور صواب کا
بروز ہمایون و سال سعید
دن مبارک اور سال نیک
ز ششصد فزون بود پنجاہ و پنج
چھہ سو پچپن سے تھے
الا ای خردمند فرخندہ خوے
خبردار اے عقلمند مبارک خو
قبا گر حریرست و گر پرنیان
قبا چاہیے حریر کی ہو یا پرنیان کی
تو گر پرنیانی بایذا مکوش
اگر تو پرنیان ہے تو ایذا نہ دینا

سخنہای شیرین تر از قند ہست
مگر میرا کلام قند سے زیادہ میٹھا ہے
کہ ارباب معنی بکاغذ برند
بلکہ اہل باطن کاغذ پر نقل کرلیجاتے ہین
برو دہ در از تربیت ساختم
اوسمین تعلیم کے دس دروازہ لگائے
نگہبانی خلق و ترس خدای
نگہبانی خلق اور خوف خدا کا
کہ منعم کند فضل حق را سپاس
تاکہ مالدار خدا کی نعمتون کا شکر کرے
نہ عشقی کہ بندند بر خود بزور
نہ ایسا عشق جو اپنے اوپر زبردستی لین
ششم ذکر مرد قناعت گزین
چھٹا ذکر مرد قناعت اختیار کرنے والون کا
بہشتم در از شکر بر عافیت
آٹھوین مین شکر عافیت پر
دہم در مناجات و ختم کتاب
دروازہ دسوان مناجات اور ختم کتاب کا
بتاریخ فرخ میان دو عید
تاریخ مبارک دو عیدون کے درمیان
کہ پر در شد این نامبردار گنج
یہ نامور خزانہ موتیون سے بھر گیا
ہنرمندہ نشنیدہ ام عیب جوی
ہنرمند گو مین نے عیب جو نہین دیکھا
بناچار حشوش بود درمیان
روئی اوسمین ضرور ہوتی ہے
کرم کار فرمای و حشوم بپوش
بلکہ بخشش کو کام مین لاتا اور میرا عیب چھپانا

نه نازم بسرمایهٔ فضل خویش
مجھے اپنی فضیلت پر ناز نہین ہے
شنیدم که در روز امید و بیم
مین نے سنا ہے قیامت مین
بدریوزه آورده ام دست پیش
گدائی کے واسطے ہاتھ پھیلائے ہون
بدان را به نیکان ببخشد کریم
خدا نیکون کے طفیل سے بدون کو بھی بخشدیگا
تو نیز ار بدی بینی اندر سخن
تجھے بھی میرے جو کلام مین کوئی برائی ملے
بخلق جهان آفرین کار کن
خدا کی عادت کی طرح عمل کر
چو بیتی پسند آیدت از هزار
اگر ہزارون مین سے تجھے ایک بیت بھی پسند آجاے
بمردی که دست از تعنت بدار
تو تجھے اپنی جوانمردی کی قسم ہے عیب جوئی نکرنا
همانا که در پارس انشای من
بیشک ملک فارس مین میری کتاب
چو مشک است بی قیمت اندر ختن
ایسی کم قدر ہے جیسے مشک ملک ختن مین
چو بانگ دهل هولم از دور بود
مثل ڈھول کی آواز سے ہول میرا دور سے تھا
بغیب اندرم عیب مستور بود
باطن مین میرا عیب پوشیدہ تھا
گل آورد سعدی سوی بوستان
شیراز مین اپنی کتاب گویا مین باغ مین ایک پھول لایا ہون
بشوخی چو فلفل بهندوستان
کمال دلیری سے جیسے مرچ ہندوستان مین
چو خرما به شیرینی اندوده پوست
چھوہارے کی صورت اوپر سے میٹھی لپٹی ہوئی
چو بازش کنی استخوانی درو است
مگر جب کھولکے دیکھو تو اوسمین ایک ہڈی ہے

ذکر محامد اتابک ابوبکر بن سعد زنگی طاب ثراه

ذکر خوبیون اتابک ابوبکر بیٹے سعد بن زنگی خدا اوسکی قبر کو ٹھنڈا رکھے

مرا طبع زین نوع خواهان نبود
میرا دل یہ نہین چاہتا تھا
سر مدحت پادشاهان نبود
نہ مجھے بادشاہون کی تعریف کا خیال تھا
ولی نظم کردم بنام فلان
مگر مین نے یہ کتاب بادشاہ کے نام سے نظم کی
مگر باز گویند صاحبدلان
اس واسطے کہ صاحبدل کہین گے
که سعدی که گوی بلاغت ربود
کہ سعدی جسنے بلاغت مین سبقت پائی
در ایام بوبکر بن سعد بود
ابوبکر بن سعد کے زمانہ مین تھا
سزد گر بدورش بنازم چنان
زیبا ہے اگر مین اوسکے زمانہ مین اسطرح فخر کرون
که سید بدوران نوشیروان
جیسا پیغمبر نے نوشیروان کے زمانہ مین
جهاندار دین پرور و دادگر
بادشاہ دیندار اور عادل
نیامد چو بوبکر بعد از عمر
ابوبکر ایسا حضرت عمر کے بعد نہین ہوا

سر سرفرازان و تاج مهان
سربلندون کا سردار اور سردارون کا سرتاج ہی
بدوران عدلش بنازای جهان
اوسکے زمانۂ عدل مین جہان کو فخر زیبا ہے

گر از فتنه آید کسے در پناه
اگر کوئی فساد سے پناہ چاہتا ہو
ندارد جز این کشور آرامگاه
تو سوا سے یہانکے اوسے کہین آرام نہ ملیگا

فطوبی لباب کبیت العتیق
پس کیا اچھا ہی دروازہ جو مثل خانۂ کعبہ ہی
حوالیته من کل فج عمیق
کہ اوسکے گرد آدمی دور دور سے آتے ہین

ندیدم چنین گنج و ملک و سریر
مینے ایسا خزانہ اور ملک اور حکومت
که وقفست بر طفل و درویش و پیر
نہین دیکھی جو لڑکون اور فقیرون اور بڈہون پر وقف ہی

نیامد برش دردناک از غمی
ایسا کوئی غمگین اوسکے پاس نہین گیا
که ننهاد بر خاطرش مرهمی
جسکے درد کی دوا نملی ہو اور آرام نہوا ہو

طلبگار خیرست و امیدوار
نیک کامون کی تلاش اور امید مین رہتا ہی
خدایا امیدی که دارد برآر
اے خدا اوسکے دل کی امید برلا

کله گوشه بر آسمان برین
اگرچہ بلند مرتبہ کے سبب سے اوسکا تاج آسمان سے لگا ہی
هنوز از تواضع سرش بر زمین
مگر اتنک عاجزی سے اوسکا سر سجدے مین ہی

دگر دن فرازان تواضع نکوست
حاکمون کا عجز اچھا معلوم ہوتا ہے
گدا گر تواضع کند خوی اوست
فقیر کو تو عاجزی کی عادت ہوتی ہی ہے

اگر زیردستی بیفتد چه خاست
زبردست کی عاجزی سے کیا فائدہ ہے
زبردست افتاده مرد خداست
زبردست اگر تواضع کرے بیشک مرد خدا کا ہی

نه ذکر جمیلش نهان میرود
اوسکا ذکر نیک کوئی پوشیدہ نہین کرتا
که صیت کرم در جهان میرود
بلکہ اوسکی سخاوت کا شہرہ جہان مین مشہور ہی

چنوئے خردمند فرخ نهاد
ایسا عقلمند مبارک ذات
ندارد جهان تا جهانست یاد
جیسے جہان ہوا جہان مین نہین ہوا

نه بینی در ایام او رنجه
اوسکے زمانہ مین کوئی ایسا رنجیدہ نہین
که نالد ز بیداد سرپنجه
جو ظالم کے ظلم سے روتا ہو

کس این رسم و ترتیب و آئین ندید
کسی بادشاہ نے ایسی رسم اور دوستی اور قاعدہ نہ پایا
فریدون با آن شوکت این هم ندید
فریدون نے بھی باوجود اوس شوکت کے نہین دیکھا

ازان پیش حق پایگاهش قویست
اسی سبب سے خدا کے سامنے اوسکا مرتبہ بلند ہی
که دست ضعیفان بجاهش قویست
کہ کمزورونکو بھی اوسکے وقت مین طاقت زیادہ ہی

چنان سایہ گستردہ بر عالمے
ایسا عدل کا سایہ عالم میں پھیلایا
ہمہ وقت مردم زجور زمان
ہمیشہ آدمی زمانہ کے ظلم سے اور
در ایام عدل تو اے شہریار
مگر تیرے زمانہ عدل میں اے بادشاہ
بعہدت تو مے بینم آرام خلق
میں تیرے زمانہ میں خلق کو آسودہ پاتا ہون
ہم از بخت فرخندہ فرجام تست
یہ بھی تیری خوش قسمتی اور خوش نصیبی ہے
کہ تا بر فلک ماہ و خورشید ہست
کیونکہ جبتک آسمان پر چاند اور سورج رہیگا
ملوک از بکو نامی اندوختند
اگلے بادشاہ جو نیک نام مشہور ہوے
تو در سیرت پادشاہی خویش
تو اپنی پادشاہی کی عادت سے
سکندر بدیوار روئین و سنگ
سکندر نے ہشت دھات اور پتھر کی دیوار کے سبب سے
تراسد یاجوج کفر از زرست
تونے یاجوج کفر کے بند کرنیکو جو سونے کی دیوار اوٹھائی
زبان آوری کاندرین امن وداد
جو شاعر اس آرام اور انصاف کے زمانہ میں
زہی بحر و بخشایش و کان جود
واہ تیری ذات کیا عمدہ دریا بخشش اور کان سخاوت کی ہے
برون بینم اوصاف شاہ از حساب
پادشاہ کی تعریف میں شمار سے بھی زیادہ پاتا ہون
گران جملہ را سعدی املا کند
اگر وہ سب سعدی بیان کرے
فرو ماندم از شکر چندین کرم
اوسکی بے انتہا بخشش نے مجھے عاجز کر دیا

کہ زالے نیندیشد از رستمی
کہ ایک بڑھیا رستم سے نہیں ڈرتی
بنالند از گردش آسمان
آسمان کی گردش کے شاکی رہے
ندارد شکایت کس از روزگار
کسیکو زمانہ کی شکایت نہیں ہے
پس از تو ندانم سر انجام خلق
بعد تیرے خلق کا انجام نہیں جانتا
کہ تاریخ سعدی در ایام تست
کہ سعدی کا زمانہ تیرے وقت میں ہے
درین دفترت ذکر جاوید ہست
اس کتاب میں تیرا ہمیشہ ذکر رہیگا
ز پیشینگان سیرت آموختند
اونھون نے گذشتہ بادشاہون کی عادت سیکھی
سبق بردی از پادشاہان پیش
اگلے بادشاہون سے بھی بڑھ گیا
بکرد از جہان راہ یاجوج تنگ
یاجوج کی راہ جہان سے بند کردی
نہ روئین چو دیوار اسکندرست
وہ کانسہ کی دیوار نہیں ہے جیسے سکندر کی ہے
سپاست نگوید زبانش مباد
تیری تعریف نکرے وہ گونگا ہوئے
کہ مستظہر اند از وجودت وجود
کیونکہ آدمیون کو تیرے جسم سے مدد ملتی ہے
نگنجد درین تنگ میدان کتاب
جو اس مختصر کتاب میں نہیں آسکتی
مگر دفترے دیگر انشا کند
بیشک دوسری کتاب اوسے بنانا پڑے
ہمان بہ کہ دست دعا گسترم
پس بہتر ہے کہ اوسکے واسطے دعا کرون

جهانت بکام و فلک یار باد
جہان تیرے موافق اور آسمان مددگار رہے
بلند اخترت عالم افروخته
تیرے نیک ستارہ کے عروج سے عالم روشن ہے
غم از گردش روزگارت مباد
تجھے گردش زمانہ کا کبھی غم نہو
که بر خاطر پادشاهان همی
کہ بادشاہون کے دل کا ذرا سا غم
دل و کشورت جمع و معمور باد
تیرا دل اور ملک جمع اور آباد رہے
تنت باد پیوسته چون دین درست
تیرا جسم دین کی طرح تندرست رہے
درونت بتائید حق شاد باد
تیرا دل خدا کی مدد سے خوش رہے
جهان آفرین بر تو رحمت کناد
خدا تجھ پر ہمیشہ رحم کرے
همینت بس از کردگار مجید
خدا کی مدد سے یہی تیرے واسطے کافی ہے
نرفت از جهان سعد زنگی بدرد
سعد زنگی کو اپنے مرنے کا افسوس نہوا
عجب نیست این فرع زان اصل پاک
اوس پاک درخت کے جڑکی ایسی شاخین ہونا عجب نہین
خدایا بران تربت نامدار
اے خدا اوس نامور کی قبر پر
گر از سعد زنگی مثل ماند و یاد
اور چونکہ سعد اور زنگی کی یہ ایک صورت یادگار رہی
اتابک محمد شه نیک بخت
اتابک محمد نیک بخت بادشاہ

جهان آفرینت نگهدار باد
اور جہان پیدا کرنے والا تیرا مددگار رہے
زوال اختر دشمنت سوخته
منحوس ستارون کی نحوست تیرے دشمنونکو برباد کرے
وز اندیشه بر دل غبارت مباد
اور کسی فکر سے تیرے دلپر رنج نرہے
پریشان کند خاطر عالمی
تمام عالم کے دل کو پریشان کرتا ہے
ز ملکت پراگندگی دور باد
اور تیرے ملک سے پریشانی دور رہے
بد اندیش را دل چو تدبیر سست
اور دشمن اپنی تدبیر کی طرح سست رہے
دل و دین و اقلیمت آباد باد
تیرا دل اور دین اور ملک آباد رہے
دگر هر چه گویم فسانست و باد
باقی میرا بیان قصہ اور کہانی ہے
که توفیق خیرت بود بر مزید
کہ نیکی کی توفیق تجھے زیادہ رہے
که چون تو خلف نام بردار کرد
جب اوسنے تیرا سا نامور لڑکا چھوڑا
که جانش با وجست و جسمش بخاک
جسکی روح آسمان پر اور جسم خاک مین ہے
بفضلت که باران رحمت ببار
اپنے فضل سے باران رحمت نازل کر
فلک یاور سعد بوبکر باد
پس آسمان سعد ابوبکر کا مددگار رہے
خداوند تاج و خداوند تخت
صاحب تاج اور صاحب تخت ہے

در مدح شاہزادہ اسلام سعد بن ابی بکر بن سعد گوید

شاہزادۂ اسلام سعد بن ابی بکر ابن سعد کی تعریف کا بیان

جوان جوان بخت روشن ضمیر
عمر اور نصیب مین جوان اور روشن دل ہے
بدولت جوان و بتدبیر پیر
دولت مین جوان اور تدبیر مین بڈھا ہی

بدانش بزرگ و بہمت بلند
عقل مین بزرگ اور ہمت مین بلند ہی
ببازو دلیر و بدل ہوشمند
بازو زبردست اور دل عقلمند ہے

زہی دولت مادر روزگار
زمانہ کے مان کی خوش قسمتی ہے
کہ پوری چنین پرورد در کنار
جسکی گود مین ایسا لڑکا پرورش پاتا ہی

بدست کرم آب دریا ببرد
بخشش کے ہاتھ سے دریا کی آبرو مٹائی
برفعت محل از ثریا ببرد
بلند مرتبہ مین ثریا سے زیادہ عروج حاصل کیا ہی

زہی چشم دولت بروی تو باز
کیا خوب اقبال کی آنکھ تیرے منہ پر کھلی ہے
ہمہ شہریاران گردن فراز
سب گردن بلند بادشاہون کے سردار

صدف را کہ بینی ز دردانہ پر
جو سیپی موتیون کے دانہ سے بھری ہوتی ہی
نہ آن قدر دارد کہ یکدانہ دُر
اوسکی وہ قدر نہین ہوتی جو ایک دانہ کی ہوتی ہی

تو آن دُر مکنون یکدانۂ
تو وہ موتی نادر ہے جو ایک دانہ ہوتا ہی
کہ پیرایۂ سلطنت خانۂ
کیونکہ تو سلطنت خانہ کی زینت ہی

نگہدار یارب بچشم خودش
اے خدا اپنے حفاظت مین اسکو رکھ
بپرہیز ز آسیب چشم بدش
اور نظر بد کے صدمہ سے اوسکو بچا

خدایا در آفاق نامی کنش
اے خدا اوسے دنیا مین نامور کر
بتوفیق طاعت گرامی کنش
اور عبادت کی توفیق دیکر اوسکا مرتبہ بلند کر

مقیمش در انصاف و تقوی بدار
اے خدا انصاف اور پرہیزگاری پر قائم رکھ
مرادش بدنیا و عقبیٰ برآر
اور اوسکی حاجت دین اور دنیا کی روا کر

غم از دشمن ناپسندت مباد
دشمن ناگوار کا کبھی تجھے غم نہ ہے
ز دوران گیتی گزندت مباد
اور گردش زمانہ سے کبھی تجھ کو رنج نہو

بہشتی درخت آورد چون تو بار
درخت بہشت کا مثل تیرے پھل نہین لاتا ہی
پسر نامجوی و پدر نامدار
جسکا بیٹا نامور اور باپ مشہور ہے

ازان خاندان خیر بیگانہ دان
اوس خاندان مین خوبی نصیب نہو
کہ باشند بدگوی این خاندان
جو لوگ اس خاندان کے بدخواہ ہون

زہی دین و دانش زہی عدل و داد
واہ کیا دین اور عقل ہے اور کیا عدل و انصاف

زہی ملک و دولت کہ پاینده باد
کیا ملک اور اقبال ہے خدا ہمیشہ رکھے

باب اول در عدل و رای و تدبیر جهانداری

پہلا باب عدل اور تدبیر سلطنت کے بیان مین

نگنجد کرمہاے حق در قیاس
ممدوح کی بخششون کا قیاس ہی نہین ہو سکتا

چہ خدمت گزارد زبان سپاس
پس زبان اسکا کیا شکر ادا کر سکے

خدایا تو این شاہ درویش دوست
اے خدا تو اس بادشاہ فقیر دوست کو

کہ آسایش خلق در ظل اوست
جسکے سایۂ حمایت مین خلق آرام پاتی ہے

بسی بر سر خلق پاینده دار
ہمیشہ خلق کے سر پر قائم

بتوفیق طاعت دلش زنده دار
اور توفیق عبادت سے زنده دل رکھ

برومند دار از درخت امید
اوسکی امید کا درخت پھلا ہوا

سرش سبز و رویش برحمت سفید
اور سر سبز ہوا اور وہ سرخرو رہے

براہ تکلف مرو سعدیا
اے سعدی تکلف کی راہ چھوڑ

اگر صدق داری بیار و بیا
جو امر صحیح ہو حاضر ہوکے پیش کر

تو منزل شناسی و شہ راہ رو
تو راہ جاننے والا اور بادشاہ راہ چلنے والا ہی

تو حق گوی و خسرو حقایق شنو
تو سچا اور بادشاہ سچ سننے والا ہے

چہ حاجت کہ نہ کرسی آسمان
کیا ضرورت کہ آسمان کی نو کرسیان

نہی زیر پاے قزل ارسلان
مثل قزل ارسلان کے پیر کے نیچے بچھائی جاوین

مگو پاے عزت بر افلاک نہ
تو نہ کہہ کہ عزت کا پیر آسمان کے سر پر رکھے

بگو روی اخلاص بر خاک نہ
کہ اخلاص سے سر خاک پر رکھے یعنے خالص نیت سے عبادت کرے

بطاعت بنہ چہرہ بر آستان
عبادت کے واسطے سر بارگاہ مین جھکائے رہ

کہ اینست سر جادۂ راستان
کہ سچون کی یہی راہ ہے

اگر بندۂ سر برین در بنہ
اگر تجھے بندہ ہونیکا دعوی ہے تو اوس بارگاہ مین

کلاہ خداوندی از سر بنہ
حکومت کا تاج اوتار کے سر جھکا

چو طاعت کنی لبس شاہی مپوش
اگر عبادت کا دعوی ہے تو بادشاہی لباس اتار

چو درویش مخلص برآور خروش
بلکہ غریب فقیرون کی طرح فریاد کر

کہ پروردگار توانگر تو ئی
مالدار کا پرورش کرنے والا تو ہے

توانا ی درویش پرور توئی
پالنے والا اور طاقت دینے والا درویش کا تو ہی

نہ کشور خدایم نہ فرمان دہم — یکی از گدایان این درگہم
مین نہ بادشاہ اور نہ حاکم ہون — بلکہ تیری بارگاہ کا ایک فقیر ہون

چہ برخیزد از دست و کردار من — مگر دست لطفت شود یار من
میرے ہاتھ سے تو کوئی نیک کام نہین ہو سکتا — ہان اگر تیری رحمت مدد کرے

تو بر خیر و نیکی دہم دسترس — وگرنہ چہ خیر آید از من بکس
تو ہی نیک عمل پر مجھے قدرت دے — نہین تو میری کیا حقیقت ہے جو کسیکے ساتھ نیکی کر سکون

دعا کن بشب چون گدایان بسوز — اگر میکنی پادشاہی بروز
رات کو فقیرون کی طرح دعا اور زاری کیا کر — اگر تو دن کو پادشاہی کرتا ہے

کمربستہ گردن کشان بر درت — تو بر آستان عبادت سرت
بڑے بڑے حاکم تیرے دروازے پر کمر باندھے کھڑے رہین — اور تو بارگاہ خدا مین عبادت مین مشغول ہو

زہی بندگان را خداوندگار — خداوند را بندۂ حق گزار
کیسا اچھا غلام آقا کا ہے — اپنے مالک کا غلام حق اداکرنیوالا

حکایت
قصہ

یکی دیدم از عرصۂ رودبار — کہ پیش آمدم بر پلنگی سوار
مین نے ایک شخص کو ترائی کے میدان مین دیکھا — کہ میرے آگے شیر پر سوار آیا

چنان ہول زان حال بر من نشست — کہ ترسیدنم پای رفتن ببست
اوس حال کے دیکھنے سے مین ایسا ڈرا — کہ مارے ڈر کے ہل نہ سکا

تبسم کنان دست بر لب گرفت — کہ سعدی مدار انچہ دیدی شگفت
اوسنے مسکراکے ہونٹھو پر ہاتھ رکھا — کہ اے سعدی جو بات دیکھی اس پہ تعجب نکر

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ — کہ گردن نہ پیچد بحکم تو ہیچ
تو بھی خدا کے حکم سے سر نہ پھیر — تاکہ تیرے حکم سے کوئی سر نہ پھیرے

چو خسرو بفرمان داور بود — خدایش نگہبان و یار و بود
جب بادشاہ خدا کا مطیع ہوتا ہے — خدا اوسکا نگہبان اور مددگار رہتا ہی

محالست چون دوست دارد ترا — کہ در دست دشمن گذارد ترا
ناممکن ہی جب تجھے چاہتا ہے — تو کیونکر تجھے دشمن کے حوالہ کردے گا

رہ اینست رو از طریقت متاب — بنہ گام و کامی کہ داری بیاب
یہی راہ ہے اس سے بھٹک نہین — طریقت مین قائم رہ تب جو مطلب ہوگا بر آویگا

نصیحت کسے سودمند آیدش
نصیحت اوس شخص کو فائدہ مند ہے
کہ گفتار سعدی پسند آیدش
جسکو سعدی کا قول پسند ہے

پند دادن کسری هرمز را
نصیحت کرنا کسری کا ہرمز کو

شنیدم کہ در وقت نزع روان
میں نے سنا ہے کہ مرتے دم
بہرمز چنین گفت نوشیروان
ہرمز سے نوشیروان نے یہ کہا

کہ خاطر نگہدار درویش باش
کہ فقیروں کی خاطر کرتے رہنا
نہ در بند آسایش خویش باش
صرف اپنے آرام ہی کی فکر میں نہ رہنا

نیاساید اندر دیار تو کس
تیرے ملک میں کبھی کوئی آرام نہ پائے گا
چو آسایش خویش خواہی و بس
اگر تو صرف اپنا آرام چاہے گا

نیاید بنزدیک دانا پسند
عقلمند کبھی یہ بات پسند نکرے گا
شبان خفتہ و گرگ در گوسفند
کہ چرواہا سوتا ہے اور بھیڑیا بکریوں کے گلے میں ہوئے

برو پاس درویش محتاج دار
فقیر محتاج کی خاطر کرنا
کہ شاہ از رعیت بود تاج دار
کہ بادشاہ رعیت کے سبب سے حاکم ہوتا ہے

رعیت چو بیخ اند سلطان درخت
بادشاہ درخت ہے رعیت اوسکی جڑ
درخت ای پسر باشد از بیخ سخت
درخت جڑ سے مضبوط ہوتا ہے

مکن تا توانی دل خلق ریش
جہانتک ہو سکے خلق کو تکلیف نہ دینا
وگر میکنی میکنی بیخ خویش
اور اگر ستائے گا تو اپنی جڑ کاٹے گا

اگر جادہ بایدت مستقیم
اگر سیدھی راہ کی تلاش ہے
رہ پارسایان امید است و بیم
تو پرہیزگاروں کا طریقہ ہی گر اسمیں امید و خوف دونوں ہیں

گزند کسانش نیاید پسند
وہ شخص کسیکی تکلیف گوارا نکرے گا
کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند
جو ملک کے نقصان سے ڈرے گا

وگر در سرشت وی این خوی نیست
اگر اوسکی خلقت میں یہ عادت نہیں
دران کشور آسودگی بوی نیست
پھر اوس ملک میں آرام کی بو کہاں

اگر پای بندی رضا پیش گیر
اگر تو تعلقات دنیا کا پابند ہی تو خلق کو راضی رکھ
وگر یک سوارہ سر خویش گیر
اور جو تنہا ہے تو جو دل میں آوے کر

فراخی دران مرز و کشور مخواہ
وسعت اوس ملک کو کبھی حاصل نہوگی
کہ دلتنگ بینی رعیت ز شاہ
جہان کی رعایا بادشاہ سے رنجیدہ رہیگی

ز مستکبران دلاور بترس
بہادر بادشاہون سے ڈر

ازان کو نترسد ز داور بترس
اور جو خدا سے نہ ڈرتے ہون اونسے بھی ڈر

دگر کشور آباد بیند بخواب
اوس شخص کو ملک کی آبادی خواب مین نظر آئیگی

کہ دارد دل اہل کشور خراب
جو رعایا کے دل کو اوجاڑے گا

خرابی و بدنامی آید ز جور
ظلم سے ویرانی اور بدنامی ہوتی ہے

بزرگان رسند این سخن را بغور
عاقبت اندیش اس بات کو خوب جانتے ہین

رعیت نشاید بہ بیداد کشت
رعیت کو ظلم سے مارنا نہ چاہیے

کہ مر سلطنت را پناہند و پشت
کیونکہ وہ سلطنت کے پناہ اور مددگار ہین

مراعات دہقان کن از بہر خویش
اپنی بہتری کے واسطے کسانون پر رعایت کر

کہ مزدور خوشدل کند کار بیش
کہ رضامند مزدور خوب کام کرتا ہے

مروت نباشد بدی با کسے
اوس شخص کے ساتھ بدی کرنا مروت نہین ہے

کز و نیکوئی دیدہ باشی بسے
جسنے اکثر نیکی کی ہو

پند دادن خسرو شیرویہ را
نصیحت کرنا خسرو کا شیرویہ کو

شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت
مین نے سنا ہے کہ خسرو نے شیرویہ سے کہا

در انندم کہ چشمش ز دیدن بخفت
جب اوسکی آنکھ دیکھنے سے چھپی یعنے مرتے وقت

بران باش تا ہر چہ نیت کنی
اپنے ارادہ پر مستعد رہنا

نظر در صلاح رعیت کنی
رعیت کی بہتری پر نظر رکھنا

مپیچ ای پسر گردن از عقل و رای
بیٹا عقل و شعور کے خلاف کوئی کام نکرنا

کہ مردم ز دستت نہ پیچند پای
تاکہ آدمی تیری اطاعت سے خلاف نکرین

گریزد رعیت ز بیداد گر
ظالم سے رعیت دور دور بھاگتی ہے

کند نام زشتش بگیتی سمر
اور اوسکو جہان مین بدنام کرتی ہے

بسے بر نیاید کہ بنیاد خود
بہت دن نہین گذرتے ہین کہ اپنی جڑ کو

بکند آنکہ بنہاد بنیاد بد
وہ شخص کھودتا ہی جو کہ بُری جڑ لگاتا ہی

خرابی کند شیر و شمشیر زن
شیر اور سپاہی ویران کرتے ہین

نہ چندانکہ دود دل پیرزن
مگر ایسا نہین جیسے بڈھی عورتون کی آہ

چراغی کہ بیوہ زنی بر فروخت
بیوہ عورتون کی آہ کے چراغ سے

بسی دیدہ باشی کہ شہری بسوخت
اکثر دیکھا کہ تمام شہر جل گیا

ازان بہرہ ور تر در آفاق کیست
اوس شخص سے زیادہ نصیبہ ور دنیا مین کون ہے
که در ملک رانی بانصاف زیست
جسنے حکومت مین انصاف کے ساتھ بسر کی

چو نوبت رسد زین جہان غربتش
جب دنیا سے اوسکی سفر کی باری ہوتی ہے
ترحم فرستند بر تربتش
تو لوگ اوسکی بخشش کیواسطے دعاے مغفرت پڑھتے ہین

بد و نیک مردم چو مے بگذرند
بد اور نیک مردون کا آخر اگرچہ موت ہے
ہمان بہ که نامت به نیکی برند
مگر بہتر وہ ہے جو نیک نام ہو

خدا ترس را بر رعیت گمار
خدا سے ڈرنے والے کو رعیت کا حاکم کرنا چاہیے
که معمار ملکست پرہیزگار
کہ پرہیزگار ملک کا آباد کرنے والا ہے

بد اندیش تست آن و خونخوار خلق
وہ ظالم تیرا دشمن ہے
که نفع تو جوید در آزار خلق
جو خلق کو ستاکر تیرا فائدہ چاہے

ریاست بدست کسانی خطاست
اون شخصون کی حکومت بری ہے
که از دستشان دستہا بر خداست
جسکے واسطے تمام خلق بددعا کرتی ہو

نکوکار پرور نه بیند بدی
اچھے آدمیونکی جو پرورش کرتا ہے اوسکو برائی نہین پیش آتی
چو بد پروری خصم جان خودی
جو بدونکی پرورش کرتا ہے وہ خود اپنی جان کا دشمن ہے

مکافات دشمن بہاشش مکن
عوض موذی کا فقط سزای بدی مین اکتفا مکر
که بیخش بر آور و باید زبن
بلکہ بالکل اوسکی بنیاد مٹا دینا چاہیے یعنے قتل کر

مکن صبر بر عامل ظلم دوست
عامل ظلم پسند پر طرح نہ دے
که از فربہی بایدش کند پوست
بلکہ ایسے موٹے کی کھال کھنچوا ڈال

سر گرگ باید ہم اول برید
بھیڑیے کو پہلے سے مار ڈالنا چاہیے
نه چون گوسفندان و مردم درید
نہ جبکہ بھیڑیا آدمیون اور بکریون کو پھاڑ ڈالے

حکایت
قصہ

چه خوش گفت بازارگان اسیر
سوداگرون نے کیا اچھی بات کہی
چو گردش گرفتند دزدان به تیر
جب ٹھگون نے اونکو چار طرف سے گھیر لیا

چو مردانگی آید از رہزنان
جب ٹھگ مسافرون کو لوٹین
چه مردان لشکر چه خیل زنان
تو سپاہیون کے ہونے سے فائدہ کیا اونمین عورتین بہتر

شہنشه که بازارگان را بخست
جب بادشاہ نے سوداگرون کو رنج دیا
در خیر بر شہر و لشکر ببست
تو لشکر اور شہر دونون کی بہتری موقوف ہوئی

که آنجا دگر هوشمندان روند
عقلمند کب وہان جائین گے
نکو بایدت نام و نیکی قبول
اگر تو بہتری اور نیکی کی شہرت چاہتا ہے
بزرگان مسافر بجان پرورند
بزرگ لوگ مسافرونکی اچھی طرح پرورش کرتے ہین
تبه گردد آن مملکت عنقریب
وہ سلطنت بہت جلد تباہ ہوگی
غریب آشنا باش و سیاح دوست
مسافر اور سیر کرنے والون کا دوست بنا رہ
نکو دار ضیف و مسافر عزیز
مہمان اور مسافر کو دوست رکھ
ز بیگانه پرهیز کردن نکوست
غیرون سے پرہیز کرنا بہتر ہے
قدیمان خود را بیفزای قدر
پرانے ملازمون کی عزت زیادہ کر
چو خدمت گزاریت گردد کهن
جب تیرا خدمتگار بڈھا ہوجاے
گر اورا هرم دست خدمت ببست
اگرچہ اوسکو بڑھاپے نے خدمت سے معذور کردیا

چو آوازهٔ رسم بد بشنوند
جہان کی بری رسمون کا شہرہ سن لین گے
نکو دار بازارگانان و رسول
تو سوداگرون اور قاصدون کی خاطر کر
که نام نکوئی بعالم برند
تاکہ اونکو دنیا مین نیک نام مشہور کرین
کز و خاطر آزرده آید غریب
جہان سے مسافر رنجیدہ جاے گا
که سیاح جلاب نام نکوست
کہ سیاح نیک نام مشہور کرنے والا ہے
وز آسیب شان پر حذر باش نیز
اور ہمیشہ اونکے نقصان پہونچنے سے ڈرتا رہ
که دشمن توان بود در زی دوست
ممکن ہے کہ دوست کے بھیس مین دشمن ہو
که هرگز نیاید ز پرورده غدر
کہ پرورش یافتہ سے بیوفائی نہو گی
حق سالیانش فرامش مکن
تو اوسکا وظیفۂ سابقہ موقوف نکر
ترا بر کرم همچنان دست هست
مگر تیرے کرم پر اوسی طرح قدرت ہے

حکایت
قصہ

شنیدم که شاپور دم در کشید
مین نے سنا ہے کہ شاپور چپ رہا یعنے کچھ عذر نہ کیا
چو شد حالش از بینوائی تباه
جب محتاجی سے اوس کا حال تباہ ہوا
که ای شاه آفاق گستر بعدل
کہ اے بادشاہ زمانہ کو عدل سے آباد کرنیوالے

چو خسرو بر آتش قلم در کشید
جب بادشاہ نے اوسکا نام کاٹ دیا یعنے موقوف کردیا
نبشت این حکایت بنزدیک شاه
تو اوسنے بادشاہ کو یہ بات لکھی یعنی عرضی دی
اگر من نماندم تو مانی بفضل
اگرچہ مین بیکار رہوا اگر تیری ذات ہمیشہ فضل [illegible]

چو بذلِ تو کردم جوانی خویش
جب مین نے اپنی جوانی تیرے یہان بسر کی
غریبی که پُر فتنه باشد سرش
جو مسافر مفسد ہو
تو گر خشم بروی نه رانی رواست
تو اگر اوسپر غصہ نکرے گا تو کچھ حرج نہین
وگر پارسی باشدش زاد و بوم
اور اگر پارس اوسکی پیدایش کی جگہ ہو
هم آنجا امانش مده تا بچاشت
صنعا وغیرہ مین نہ بھیج بلکہ قتل کر
که گویند برگشته باد آن زمین
اسواسطے کہ لوگ بد دعا کرینگے کہ وہ ملک ویران ہو
عمل گر دهی مرد منعم شناس
اگر کام دینا چاہے تو مالدار کو سمجھ کر دے
چو مفلس فرو برد گردن بدوش
جب مفلس نے سر گریبان مین لٹکایا یعنے مجبور ہوا
چو مشرف دو دست از امانت بداشت
جب مشرف نے دونون ہاتھ امانت سے اوٹھالیے یعنے بد دیانتی کی
ور و نیز در ساخت با خاطرش
اور جو وہ بھی اوس کے ساتھ مل گیا
خدا ترس باید امانت گزار
امانت داری کیلیے خزانچی ایسا شخص چاہیے جو خدا ترس ہو
بیفشان و بشمار عاقل نشین
فہیدگی اور ہوشیاری اور عقلمند سے ملک رانی کر
دو همجنس دیرینه را هم قلم
دو ہم قوم اور ہم پیشہ کو
چه دانی که همدست گردند و یار
کیا معلوم کہ آپس مین شریک ہو جائین

بهنگام پیری مرانم ز پیش
تو ضعیفی مین مجھے اپنے یہان سے نہ نکال
میازار و بیرون کن از کشورش
اوسکو دکھ نہ دے اور اپنے ملک سے نکالدے
که خود خوی بد دشمنش در قفاست
اسواسطے کہ بُری عادت اوسکے پیچھے لگی ہے
بصنعاش مفرست و سقلاب و روم
اوسکو صنعا اور سقلاب اور روم مین نہ بھیج
نشاید بلا بر دگر کس گماشت
اپنی بلا اورون پر نہ ڈالنا چاہیے
کز و مردم آیند بیرون چنین
جہانسے ایسے مفسد نکالے جاتے ہین
که مفلس ندارد ز سلطان هراس
کہ مفلس کو بادشاہ سے کچھ خوف نہین ہوتا
ازو بر نیاید دگر جز خروش
اوس سے سواے رونے کے اور کچھ نہو گا
بباید بر و ناظرے بر گماشت
تو اوسپر ایک نگہبان مقرر کرنا چاہیے
ز مشرف عمل بر کن و ناظرش
مشرف اور ناظر دونون کو موقوف کرنا چاہیے
امین کز تو ترسد امینش مدار
جو امین تجھ سے ڈرتا ہو اوسکو خزانچی نہ بنا
که از صد یکے را نه بینی امین
جبکہ سو مین ایک بھی امانت دار نہین ملتا
نباید فرستاد یکجا بهم
ساتھ ساتھ ایک جگہ نہ بھیجنا چاہیے
یکی دزد باشد یکی پرده دار
ایک چور ہو اور ایک چھپانے والا

چو دزدان بہم باک دارند و بیم
جب چور بسبب مخالفت کے آپس مین خوف کرینگے
رود در میان کاروان سلیم
تو انہین سے قافلہ سلامت نکل جائیگا

یکے را کہ معزول کردی ز جاہ
ایک شخص کو جب عہدے سے معزول کیا
چو چندی برآید بہ بخشش گناہ
تھوڑے دن بعد اوسکا قصور معاف کرنا چاہیے

برآوردن کام امیدوار
امیدوارون کے کام نکال دینا
بہ از قید بندی شکستن ہزار
ہزار قیدی چھوڑنے سے بہتر ہے

نویسندہ را کن ستون عمل
ماہر فن علم کو محاسب اپنا مقرر کر
نیفتد ز بر وطناب امل
اوس سے ہرگز لغزش نہوگی کہ موجب قطع امید ہو

بفرمان بران برشہ دادگر
بادشاہ عادل کو چاہیے کہ تابعدارون پر
پدر وار خشم آورد بر پسر
اس طرح خفا ہو کر جیسے باپ بیٹے پر

گہش میزند تا شود دردناک
کبھی مارتا ہے تاکہ تکلیف ہو
گہش میکند آبش از دیدہ پاک
کبھی اوسکی آنکھوں سے آنسو پونچھتا ہے

چو نرمی کنی خصم گردد دلیر
اگر بالکل ملائم ہو جائے گا تو دشمن دلیر ہوگا
وگر خشم گیری شوند از تو سیر
اور اگر بدمزاج ہے تو لوگ تجھ سے مایوس ہونگے

درشتی و نرمی بہم در بہست
سختی اور نرمی اعتدال پر بہتر ہے
چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است
جیسے فصاد کہ فصد بھی کھولتا ہے اور مرہم بھی لگاتا ہے

جوانمرد و خوش خلق و بخشندہ باش
جوانمرد اور خوشخوے اور بخشنے والا رہ
چو حق بر تو پاشد تو بر خلق پاش
جب خدا تجھے دے تو خلق کو دے

چو یاد آیدت عہد شاہان پیش
جب تجھے اگلے زمانہ کے بادشاہونکا زمانہ یاد آوے
ہمین نقش بر خوان پس از عہد خویش
یہی بات اپنے زمانہ کے بعد بھی جان لے

نیامد کس اندر جہان کو بماند
کوئی نہین پیدا ہوا جو ہمیشہ رہا
مگر آن کز و نام نیکو بماند
مگر وہ شخص جسکا نیک نام رہگیا

نمرد آنکہ ماند پس از وی بجاے
جسکے بعد یادگار ہو وہ ہمیشہ زندہ ہے
پل و مسجد و خان و مہمانسراے
پل اور مسجد اور لنگرخانہ اور سرا

ہر آنکو نماند از پسش یادگار
جسکے بعد کوئی یادگار نہ ہے
درخت وجودش نیاورد بار
گویا اوسکے جسم کا درخت نہین پھلا

وگر رفت و آثار خیرش نماند
جسکے مرنے کے بعد خیرات اور نیک کام نہ رہی
نشاید پس مرگش الحمد خواند
اوسکے مرنیکے بعد اوسپر فاتحہ نہ پڑھنا چاہیے

چو خواهی که نامت بود در جهان
اگر تو جہان مین ناموری چاہتا ہے

مکن نام نیک بزرگان نهان
بزرگون کے نیک نام کو پوشیدہ نکر

همین کام و ناز و طرب داشتند
وہ بھی تیری طرح سے بامراد اور خوش تھے

بآخر برفتند و بگذاشتند
آخر کو گذر گئے اور سب چھوڑ دیا

یکے نام نیکو ببرد از جهان
ایک جہان سے نیک نامی اپنے ساتھ لیگیا

یکے رسم بد ماند ازو جاودان
ایک رسم بد اپنے بعد ہمیشہ کو چھوڑ گیا

بسمع رضا مشنو ایذای کس
جب کوئی شخص کسی کا عیب تجھسے بیان کرے تو خوش نہو

وگر گفته آید بغورش برس
بلکہ اوسپر غور کرکہ وہ حسد سے تو نہین کہتا ہے

گنهکار را عذر نسیان بنه
گنہگار کا عذر قبول کر

چو زنهار خواهند زنهار ده
جو پناہ مانگے اوسے پناہ دے

گر آید گنهکارے اندر پناه
اگر کوئی گنہگار معافی مانگے

نه شرط است کشتن باول گناه
تو اوسے پہلے گناہ مین مارنا بیفائدہ ہے

چو بارے بگفتند و نشنید پند
جب ایک بار سمجھانے سے نہ مانے

دگر گوشمالش بزندان و بند
دوبارہ قید سے گوشمالی کرنا چاہیے

وگر پند و بندش نیاید بکار
اور اگر سمجھانا اور قید کرنا بھی کام نہ آئے

درخت خبیث است بیخش برار
تو وہ درخت بد ہے اوسکو جڑ سے نکال ڈال

چو خشم آیدت بر گناه کسے
اگر تجھے کسیکی خطا پر غصہ آئے

تامل کنش در عقوبت بسے
تو خوب سنبھل کے سزا دے

که سهلست لعل بدخشان شکست
کہ لعل بدخشان کا توڑنا تو آسان ہے

شکسته نباید دگر بار بست
مگر ٹوٹا ہوا پھر کبھی جوڑ نہین سکتا

صواب است پیش از کشش بند کرد
قتل کرنے سے پہلے قید کرنا بہتر ہے

که نتوان سر کشته پیوند کرد
کیونکہ سر کاٹے کے پھر جوڑ نہین سکتا

حکایت در تدبیر پادشاهان و تاخیر کردن در سیاست
ذکر بادشاہون کی تدبیر اور تاخیر سزا کے بیان مین

ز دریای عمان بر آمد کسے
دریاے عمان سے ایک شخص آیا

سفر کرده هامون و دریا بسے
جسنے جنگل اور دریا کا خوب سفر کیا تھا

عرب دیده و ترک و تاجیک و روم
عرب دیکھا تھا اور ترک اور تاجیک اور روم

ز هر جنس در نفس پاکش علوم
ہر فن کو خوب جانتا تھا

جهان گشتهٔ و دانش اندوخته
سیاح اور عقلمند

سفر کردهٔ و صحبت آموخته
تجربہ کار اور صحبت یافتہ یعنے تمیزدار

بهیکل قوی چون تناور درخت
جسم زبردست اور مضبوط جیسے موٹا درخت

ولیکن فرو مانده بی برگ سخت
لیکن عاجزی سے سخت پریشان

دو صد رقعه بالا بهم دوخته
تلے اوپر دوسو پیوند سیے ہوے تھے

ز حرّاق و در میان سوخته
گرمی سے دل جل رہا تھا

بشهرے در آمد ز دریا کنار
دریا کے کنارے سے ایک شہر مین آیا

بزرگی دران ناحیت شهریار
وہان ایک بزرگ بادشاہ تھا

که طبع نکونامی اندیش داشت
جسکے دل مین نیک نامی کا خیال بیٹھا تھا

سر عجز بر پای درویش داشت
عاجزی سے فقیرون کے پیر چومتا تھا

بشستند خدمتگزاران شاه
بادشاہ کے خدمتگارون نے

سر و تن بحمامش از گرد راه
سیاح کا تن اور سر گرد راہ سے دھویا

چو بر آستان ملک سر نهاد
جب وہ سیاح بادشاہ کی بارگاہ مین آیا

ستایش کنان دست بر بر نهاد
تعریف کرکے ہاتھ سینہ پر رکھا یعنے سلام کیا

در آمد بایوان شاهنشهی
بادشاہی محل مین دعا دیتا ہوا آیا

که بخت جوان باد و دولت رهی
کہ تیرا نصیب جوان اور دولت غلام رہی

شهنشاه گفت از کجا آمدی
بادشاہ نے پوچھا تو کہان سے آیا ہو

چه بودت که نزدیک ما آمدی
تیرا کیا کام تھا جو میرے پاس آیا

چه دیدی درین کشور از خوب و زشت
تو نے اس ملک مین کیا کیا اچھی و بُری باتین دیکھین

بگو اے نکونام نیکو سرشت
اے نیکنام و نیک ذات مجھسے بتا

بگفت اے خداوند روی زمین
کہا اے ملک کے مالک

که بخت جوان باد و دولت قرین
تیرا نصیب جوان اور دولت پاس رہے

نرفتم درین مملکت منزلے
اس سلطنت مین ایسی کسی منزل کی سیر نہین کی

کز آسیب آزرده دیدم دلے
جہان کسیکو تکلیف سے رنجیدہ پایا ہو

ندیدم کسے سرگران از شراب
کسیکو مست شراب سے نہین پایا

مگر هم خرابات دیدم خراب
مگر شراب خانہ ہی کو ویران پایا

ملک را همین ملک پیرایه بس
بادشاہ کیواسطے یہی طریقہ عمدہ ہے

که راضی نگردد بآزار کس
کہ کسیکی تکلیف گوارا نکرسے

سخن گفت و دامان گوہر فشاند
باتین کیا کرتا تھا گویا کہ منہ سے موتی جھڑتے تھے
بنطقی کہ شاہ آستین برفشاند
ایسے لہجہ سے کہ بادشاہ خوش ہو کے اوسکی تعریف کرنیلگا

پسند آمدش حسن گفتار مرد
بادشاہ کو اوسکی اچھی باتین پسند آئین
بنزد خودش خواند و اکرام کرد
اپنے پاس بلاکر خاطر کی

زرش داد و گوہر بشکر قدوم
بادشاہ نے اوسکو روپیہ اور موتی عنایت کیے اور آنیکا شکریہ کیا
بپرسیدش از گوہر و زاد و بوم
اوسکی اصل اور ملک کا حال پوچھا

بگفت انچہ پرسیدش از سرگذشت
اوسنے جو حال پوچھا تھا بیان کیا
بقربت ز دیگر کسان در گذشت
رتبہ مین اور لوگون سے سبقت لیگیا

ملک بادل خویشتن رای زد
بادشاہ اپنے دل مین سوچا
کہ دستور ملک اینچنینی سزد
کہ وزیر ملک کا ایسا ہی شخص ہونا چاہیے

ولیکن بتدریج تا انجمن
مگر رفتہ رفتہ تاکہ اہل مجلس
بسستی نخندند بر راے من
میری سستی کم عقل پر نہ ہنسین

بعقلش بباید نخست آزمود
عقل سے پہلے آزما لینا چاہیے
بقدر ہنر پایگاہش فزود
ہنر کے موافق اوسکا مرتبہ بڑھانا چاہیے

برد بر دل از جور غم بارہا
دل مین آخر کو پشیمان ہوتا ہے
کہ نا آزمودہ کند کارہا
جو بغیر آزمائے کام کرتا ہے

چو قاضی بفکرت نویسد سجل
جب قاضی فکر سے عمدہ فیصلہ لکھے گا
نگردد ز دستاربندان خجل
کبھی عالمون سے شرمندہ نہوگا

نظر کن چو سوفاره داری بشست
جب چلہ ہاتھ مین ہو تبھی سوچنا چاہیے
نہ انگہ کہ پرتاب کردی ز دست
نہ جب کہ ہاتھ سے چھوڑ دیا جاے

چو یوسف کسی در صلاح و تمیز
یوسف ایسا بھی نیک اور تمیزدار ہو
بیک سال باید کہ گردد عزیز
تو اوسکو بھی وزیر ہونے مین ایک سال چاہیے

بایام تا بر نیاید بسے
جبتک ایک زمانہ آزمایش مین نہین گذرتا
نشاید رسیدن بغور کسے
کسی شخص کا حال معلوم نہین ہوتا

ز ہر نوع اخلاق او کشف کرد
ہر طرح سے اوسکی عادتین دریافت کین
خردمند و پاکیزہ دین بود مرد
عقلمند اور صاف آدمی تھا

نکوسیرتش دید و روشن قیاس
اوسکی سب عادتین نیک دیکھیں اور عقلمند
سخن سنج و مقدار مردم شناس
اور خوش بیان اور آدمیون کا قدر دان پایا

برای از بزرگان بهش دید و بیش
جب عقل مین بزرگون سے بھی زیادہ اوسکو دیکھا
نشاندش زبر دست دستور خویش
تو وزیر اعظم اپنا اوسکو مقرر کیا

چنان حکمت و معرفت کار بست
اوسنے ایسی عقلمندی اور دانائی سے کام کیا
کہ در امر و نہیش درونی نخست
کہ اوسکی حکومت مین کسیکو رنج نہ پہونچا

در آورد ملکے بزیر قلم
تمام ملک کو تابع کر لیا
کزو بر وجودے نیامد الم
کیونکہ اوس سے کسیکو رنج نہ پہونچا تھا

زبان ہمہ حرف گیران ببست
عیب گیرون کی زبان بند ہو گئی
کہ حرفی بدستش بر نیامد درست
کیونکہ کوئی بری بات اوسکے قلم سے نہ نکلی

حسودے کہ یک جو خیانت ندید
اوسکے دشمن نے جب جو بھر بھی خیانت نہ پائی
بکارش نیامد چو گندم طپید
سواے گیہون کیطرح جلنے کے اوسکا کچھ بس نہ چلا

ز روشن دلش ملک پرتو گرفت
اوسکی عقلمندی سے تمام ملک سرسبز ہوگیا
وزیر کہن را غم نو گرفت
پرانے وزیر کو نیا غم پیدا ہوا

ندید آن خردمند را رخنۂ
اوس عقلمند مین ایسا کوئی عیب نہین دیکھا
کہ دروی تواند زدن طعنۂ
کہ اوسپر عیب رکھ سکتا

امین و بداندیش طشتند و مور
امانتدار اور دشمن مثل طشت اور چیونٹی کے ہین
نشاید در و رخنہ کردن بزور
جو طشت مین زور سے سوراخ نہین کرسکتی

ملک را دو خورشید طلعت غلام
بادشاہ کے دو غلام نہایت خوبصورت تھے
بسر بر کمر بستہ بودی مدام
جو خدمت کیواسطے ہمیشہ کمر باندھے رہتے

دو پاکیزہ پیکر چو حور و پری
دو نو حور اور پری کی صورت
چو خورشید و مہ زسہ دیگر بری
سورج اور چاند سا مکھڑا جنکی برابر تیسرا نہ پیدا ہوا

دو صورت کہ گفتی یکی نیست بیش
دیکھنے مین صورتین یکسان کوئی کم نہ زیادہ
نمودہ در آئینہ ہمتاے خویش
جیسے آئینہ مین صورت یکسان معلوم ہوتی ہے

سخنہاے دانای شیرین سخن
عقلمند شیرین کلام کی باتون نے
گرفت اندران ہر دو شمشاد بن
دونون سرو قد کے دل مین بھی اثر کیا

چو دیدند کاوصاف خلقش نکوست
جب دیکھا کہ اوسکی خو اور عادتین عمدہ ہین
بطبعش ہوا خواہ گشتند و دوست
دل سے اوسکے رفیق اور دوست ہو گئے

درو ہم اثر کرد میل بشر
اوسکے دل مین بھی محبت نے اثر کیا
نہ میلی چو کوتاہ بینان بشر
ایسی محبت نہین جو ناعاقبت اندیشون کیطرح بد ہو

از آسایشش آنگہ خبر داشتی
اوسکو اوسوقت آرام ملتا
چو خواہی کہ قدرت بماند بلند
اگر اپنی قدر اور عزت زیادہ چاہتا ہے
وگر خود نباشد غرض در میان
اگرچہ درمیان مین کسی طرح کی غرض ہو
وزیر اندرین شمۂ راہ برد
پہلے وزیر کو بھی کچھ اسکی خبر ہوئی
کہ این را ندانم چہ خوانند کیست
کہ اسکو مین نہین جانتا کہ کیا نام اور کون ہے
شنیدم کہ پابندگانش سرست
مین نے سنا ہے کہ تیرے غلامون سے لگاؤ ہے
سفر کردگان لاابالی زیند
مسافر بیفکری سے بسر کرتے ہین
نشاید چنین خیرہ روی تباہ
ایسے شوخ اور بدکار رکھنا مناسب نہین
مگر نعمت شہ فرامش کنم
کیا مین بادشاہ کی نعمتون کو بھول جاؤن
بہ پندار نتوان سخن گفت زود
صرف گمان کرکے جلد کہدینا اچھا نہین
ز فرمانبرانم کسے گوش داشت
میرے نوکرون مین سے ایک شخص واقف تھا
من این گفتم اکنون ملک راست را
مین نے کہدیا اب بادشاہ کو اختیار ہے
بنا خوبتر صورتے شرح داد
وزیر نے اسطرح بناکر بات بیان کی
بد اندیش بر خردہ چون دست یافت
دشمن عیب پر جب سرہو جاتا ہے

کہ در روی ایشان نظر داشتی
جب اونکی صورت دیکھ لیتا
دل اے خواجہ در سادہ رویان مبند
تو خوبصورتون کی محبت سے باز آ
حذر کن کہ دارد بہیبت زیان
تو بھی ڈرنا چاہیے کہ اوسمین خوف اور نقصان ہے
بخبث این حکایت بر شاہ برد
اوسنے بدی کے ساتھ بادشاہ سے یہ ذکر کیا
نخواہد بسامان درین ملک زیست
اوسکا ایسی عزت کے ساتھ اس ملک مین رہنا اچھا نہین
خیانت پسندست و شہوت پرست
چوری کرنے والا اور شہوت پرست ہے
کہ پروردۂ ملک و دولت نیند
اسوجہ سے کہ وہ اس ملک و دولت کے پلے ہوے نہین ہین
کہ بدنامی آرد در ایوان شاہ
جو کہ بارگاہ شاہی کو بدنام کرے
کہ بینم تباہی و خامش کنم
کہ رسوائی دیکھ کر چپکا ہو رہون
نگفتم ترا تا یقینم نبود
مین نے نہین کہا جبتک بالکل یقین نہ کرلیا
کز ینان دو یکی در آغوش داشت
کہ وہ انمین سے ایک کو گلے لگائے تھا
چنان کازمودم تو نیز آزمائے
جیسا مین نے آزمایا تو بھی آزما
کہ بدمرد را نیک روزی مباد
کہ بدآدمی کو خدا نیک روزی نکرے
درون بزرگان بآتش بتافت
بزرگون کا دل غصہ سے جلنے لگتا ہے

بخردہ توان آتش افروختن
چنگاری سے آگ سلگا کے
ملک را چنان گرم کرد این خبر
بادشاہ اس خبر کے سننے سے ایسا گرم ہوا
غضب دست در خون درویش داشت
غصہ سے فقیر کے خون مین ہاتھ ڈبونا چاہتا تھا
کہ پروردہ کشتن نہ مردی بود
کہ پرورش کیے ہوے کو مارنا مروی نہین
میازار پروردۂ خویشتن
اپنے پالے ہوے کو مت ستا
بہ نعمت نبایست پروردنش
نعمت سے پہلے اوسکو پرورش کرنا نہ چاہیے
از و تا ہنرہا یقینت نشد
جبتک اوسکے ہنرون کا یقین نہ ہوگیا
کنون تا یقینت نگردد گناہ
اب بھی جبتک اوسکے گناہ کا یقین نہولے
ملک در دل این راز پوشیدہ داشت
بادشاہ اپنے دلمین یہ بھید پوشیدہ رکھتا تھا
دلست ای خردمند زندان راز
انسان کا دل بھید کا قید خانہ ہے
نظر کرد پوشیدہ در کار مرد
پوشیدہ مرد کا کام دیکھا
کہ ناگہ نظر زی یکی بندہ کرد
کہ اوسنے ایکبارگی ایک غلام کی طرف دیکھا
دو کس را کہ باشد بہم جان و ہوش
دو آدمی جو یکجان دو قالب ہوتے ہین
تو دانی کہ صاحب نظر زیر زیر
کچھ خبر ہی کہ عاشق نیچی نظر سے آسودہ نہین ہوتا

پس آنگہ درخت کہن سوختن
پھر بڑا پرانا درخت بھی جلا سکتے ہین
کہ جوشش بر آمد چو منجل بسر
غصہ سے ہنسیہ کیطرح اوسکا سر کاٹنے کو مستعد ہوا
ولیکن سکون دست در پیش داشت
مگر تامل نے اوسے پھر روک لیا
ستم در پے داد سردی بود
انصاف کے بعد ظلم بالکل بے لطف ہے
چو تیر تو دارد بہ تیرش مزن
جو تیری پناہ مین آئے اوسے تیر نمار
چو خواہی بہ بیداد خون خوردنش
جسکو ظلم سے قتل کرنا ہو
در ایوان شاہی قرینت نشد
بارگاہ شاہی مین اوسکا دخل نہین ہوا
بگفتار دشمن گزندش مخواہ
دشمن کے کہنے سے تکلیف دینا اچھا نہین
کہ قول حکیمان نیوشیدہ داشت
کیونکہ اوسنے حکیمون کا قول سنا تھا
چو گفتی نیاید بزنجیر باز
جب کہدیا پھر نہین قید ہو سکتا
خلل دید در رای ہشیار مرد
تو ہشیار مرد کی عقل مین خلل پایا
پریچہرہ در زیر لب خندہ کرد
پریچہرہ نے مسکرا دیا
حکایت کنانند و ایشان خموش
وہ اسطرح باتین کر لیتے ہین کہ ہونٹونکو خبر نہین ہوتی
نگردد چو مستسقی از دجلہ سیر
جیسے جلندھر والا دریا سے

ملک را گمان بدی راست شد
بادشاہ کا گمان بد راست ہوگیا
ہم از حسن تدبیر و رای تمام
اچھی تدبیر سے بڑی عقلمندی کے ساتھ
ترا من خردمند پنداشتم
تجھ کو مین عقلمند جانتا تھا
گمان بردمت زیرک و ہوشمند
مین نے تجھ کو ہوشیار اور عقلمند جانا تھا
چنین مرتفع پایہ جائی تو نیست
ایسا بلند مرتبہ تیرے لائق نہ تھا
کہ چون بدگہر پرورم لاجرم
کہ اگر مین نالائق کی پرورش کرون
برآورد سر مرد بسیار دان
مرد عقلمند نے سر اوٹھایا
مرا چون بود دامن از جرم پاک
اگر میرا دامن گناہ کے دھبے سے پاک ہو
بخاطر برم ہرگز این ظن نرفت
میرے دل مین کبھی یہ گمان بھی نہین ہوا
شہنشہ برآشفت کانیک وزیر
بادشاہ نے غصہ ہوکر کہا کہ اب اے وزیر
تبسم کنان دست بر لب گرفت
اوسنے ہنس کے ہاتھ ہونٹون پر رکھا
حسودے کہ بیند بجاے خودم
جو دشمن مجھے اپنی جگہ پر دیکھے گا
من آن ساعت انگاشتم دشمنش
مینے اوسیوقت اوسکو دشمن جان لیا تھا
چو سلطان فضیلت نہد بر ویم
جب بادشاہ نے مجھے اوسپر عزت دی

بسود ابرو خشمگین خواست شد
سو دیسے اوسپر غصہ ہوا
باہستگی گفتش ای نیکنام
آہستہ سے اوس سے کہا اے نیکنام
بر اسرار ملکت امین داشتم
اسیواسطے راز ملک کا امانت دار کیا
ندانستمت خیرہ و ناپسند
شوخ اور نالائق نہین سمجھا تھا
گناہ از من آمد خطائی تو نیست
مجھ سے سہو ہوا تیری کچھ خطا نہین
خیانت روا دارم در حرم
تو گویا حرم مین خود چوری روا رکھون
چنین گفت با خسرو کاردان
اور بادشاہ عقلمند سے یہ کہا
نیاید ز خبث بداندیش باک
تو مجھے دشمن کی بدی کا کچھ خوف نہین
ندانم کہ گفت اینچہ بر من نرفت
نہین معلوم کسنے کیا کہا جسکا مجھے خیال بھی نہین
تعلل میندیش و حجت مگیر
تیرا بہانہ اور دلیل بیکار ہے
گزو ہر چہ گوید نباید شگفت
کہ اوسنے جو کچھ کہا ہو تعجب نہین
کجا بر زبان آورد جز بدم
برائی کے سوا کبھی مجھے یاد کریگا
کہ بنشاند شہ زیر دست منش
جبکہ بادشاہ نے مجھ سے نیچے بٹھایا
نداند کہ دشمن بود در پیم
کیا نہین جانتا ہے کہ وہ دشمن میرے پیچھے لگا

مرا تا قیامت نگیرد بدوست
میرا قیامت تک کبھی دوست نہوگا
چو بیند که در عزمن ذلِ وست
جب جان لیگا کہ میری عزت اسکی ذلت کا باعث ہے

برین نیت بگویم حدیثی درست
اسی بات پر مین ایک ذکر کرتا ہون
اگر گوش با بنده داری نخست
اگر آپ میری طرف مخاطب ہون

مثل
کہاوت

مرا ابلیس را دید شخصے بخواب
شیطان کو ایک شخص نے خواب مین دیکھا
بقامت صنوبر بروی آفتاب
سروسا قد سورج سا منھ چمکتا ہوا

نظر کرد و گفت اے نظیر قمر
دیکھکر کہا واہ یہ چاند سی صورت
ندارند خلق از جمالت خبر
خلق اس جمال سے واقف نہین

ترا سہمگین روے پنداشتند
تیری صورت خوفناک جانتے ہین
بگرمابه در زشت بنگاشتند
حمام مین بگاڑ کر لکھتے ہین

بخندید و گفت آن نه شکل منست
اوسنے ہنس کے جواب دیا وہ میری صورت نہین
ولیکن قلم در کف دشمنست
مگر ان دشمن کے ہاتھ مین قلم ہی جیسا چاہے بگاڑے

برانداختم بیخ شان از بہشت
اونکی جڑکو مین نے بہشت سے اوکھیڑا
کنونم بکین مے نگارند زشت
اب مجھکو لوگ دشمنی سے منحوس سمجھتے ہین

مرا ہمچنین نام نیک ست لیک
مین بھی اسی طرح سے نیک نام ہون
ز علت نگوید بداندیش نیک
مگر حسد سے کبھی دشمن نیک نہ کہے گا

وزیرے که جاه من آبش بریخت
میری سبب جس وزیر کی آبرو گئی
بفرسنگ باید ز مکرش گریخت
اوسکے مکر سے دور دور بھاگنا چاہیے

ولیکن نیندیشم از خشم شاه
مگر مجھے بادشاہ کے غصہ سے کچھ ڈر نہین
دلاور بود در سخن بے گناه
بیگناہ جواب دینے مین تیز ہوتا ہے

چو حرفم برآید درست از قلم
جب میرے قلم سے عمدہ حرف نکلتے ہین
مرا از همه حرف گیران چه غم
تو مجھکو عیب پکڑنے والون کا کچھ ڈر نہین

نیاورد عامل غش اندر میان
جس عامل نے خیانت نہ کی ہو
نیندیشد از رفع دیوانیان
تو متصدیون کی جانچ کا اوسے کیا ڈر ہے

اگر محتسب گردد آنرا غمست
اگر محتسب پھرتا ہو تو اوسکو ڈرنا چاہیے
که سنگ ترازوی بارش کمست
جسکے بانٹ وزن مین کم ہون

ملک در سخن گفتنش خیرہ ماند
بادشاہ اوسکی باتون سے حیران ہوگیا
سر دست فرماندہے بر فشاند
اور حکومت کی راہ سے اوسپر اور غصہ ہوا

کہ مجرم بزرق وزبان آوری
کہ گناہگار حیلہ اور چرب زبانی سے
ز جرمی کہ دارد نگردد بری
کیے ہوئے گناہ سے بچ نہین سکتا

زخصمت ہمانا کہ نشنیدہ ام
صرف تیرے دشمن ہی سے مین نے نہین سنا
نہ آخر بچشم خودت دیدہ ام
بلکہ آخر کو مینے اپنی آنکھ سے بھی دیکھا ہے

کزین زمرۂ خلق در بارگاہ
کہ اس بارگاہ کے خلق سے جو حاضر ہوئی ہے
نمی باشدت جز در اینان نگاہ
سواے ان دونون غلامونکے تیری کسی طرف نگاہ ہی نہین پڑتی

بخندید مرد سخنگوی وگفت
مرد دانا نے ہنسکر یہ جواب دیا
حقست این سخن حق نشاید نہفت
کہ ہان یہ بات سچ ہے سچ چھپانا نچاہیے

درین نکتہ ہست گر بشنوی
اسمین ایک مصلحت ہے آپ سن لیجیے
کہ حکمت روان باد و دولت قوی
کہ تیرا حکم جاری اور اقبال زبردست ہو

نہ بیند کہ درویش بیدستگاہ
سب جانتے اور سمجھتے ہین کہ مفلس فقیر
بحسرت کند در توانگر نگاہ
کس حسرت سے مالدار کی طرف دیکھتا ہے

مرا دستگاہ جوانی برفت
میری جوانی کی قوت زائل ہوگئی
بلہو ولعب زندگانی برفت
کھیل کود مین زندگی بسر ہوگئی

ز دیدار اینان ندارم شکیب
ان غلامون کے دیکھے بغیر مجھے صبر نہین آتا
کہ سرمایہ داران حسن اند و زیب
کہ حسن اور زینت مین مالدار ہین

مرا ہمچنین چہرہ گلفام بود
میرا بھی کبھی ایسا چہرہ گلاب سا تھا
بلورینم از خوبی اندام بود
خوبصورتی سے بدن بلور کی طرح چمکتا تھا

در غایتم رشت باید کفن
افسوس اب میرا کفن تیار ہونا چاہیے
کہ مویم چو پنبہ است و دوکم بدن
کیونکہ بال گالہ ہوے اور بدن تکلہ سا

مرا ہمچنین جعد شبرنگ بود
میرے بھی ایسے گھونگریالے بال سیاہ تھے
قبا در بر از نازکی تنگ بود
نزاکت سے لباس جسم مین تنگ تھا

دو رشتہ درم در دہان داشت جای
موتیون کی دو لڑیان اسطرح میرے منہ مین تھین
چو دیوار ما از خشت سیمین بپای
جیسے چاندی کی دیوار بنی ہوئی ہے

کنونم نگہ کن بوقت سخن
اب بات کرتے وقت ملاحظہ کر
بیفتاد یک یک چو جسر کہن
کہ ایک ایک پرانے پل کی طرح گر پڑے

در ایشان بحسرت چرا ننگرم
پس اب انکو حسرت سے کیونکر نہ دیکھون
برفت از من آن روزهای عزیز
جبکہ میرے وہ پیارے دن گذر گئے
چو دانشور این دُرِّ معنی بسفت
جب عقلمند نے یہ بات موتیون کی طرح پرودی
ورارکان دولت نگہ کرد شاه
جو لوگ موجود تھے اونکی طرف بادشاہ نے دیکھکے کہا
کسی را نظر سوی شاهد رواست
ایسا شخص معشوق کو گھور سکتا ہے
بہ عقل ار نہ آهستگی کردمی
اگر عقلمندی سے مین ٹھہر نہ جاتا
بہ تندی سبکدست بردن بہ تیغ
جلدی سے تلوار نکال کر مارنے سے
صوابست پیش از کُشش بند کرد
قتل کرنے سے پہلے اوسکا قید کرنا مناسب ہے
ز صاحب غرض تا سخن نشنوی
غرضمندون کی کبھی بات نہ مانئے
نکونام را جاه و تشریف و مال
نیک نام کو بڑا مرتبہ اور بہت سا خلعت اور مال دیا
بتدبیر دستور دانشورش
پس اوس وزیر دانا کی عقلمندی سے
بعدل و کرم سالها ملک راند
عدل و بخشش کے ساتھ مدت تک حکومت کی
چنین پادشاهان کہ دین پرورند
ایسے ہی بادشاہ دیندار
از اینان نہ بینم درین عهد کس
اونمین سے اس زمانہ مین مین کسیکو نہین پاتا

کہ عمر تلف کردہ یاد آورم
کہ عمر برباد گئی مجھکو یاد آتی ہے
بپایان رسد ناگہ این روز نیز
تو آخر یہ دن بھی گذر جائیگا
بگفت این گزان بہ محالست گفت
اس خوبی سے کہا کہ اس سے عمدہ کہنا دشوار ہے
کزین خوبتر لفظ و معنی مخواه
کہ اس سے بہتر کوئی بات کہہ سکیگا
کہ داند بدین شاهدی عذر خواست
جو اس خوبی سے عذر کر سکتا ہو
بگفتار خصمش بیازردمی
اور اوسکے دشمن کے کہنے سے اوسکو تکلیف دیتا
بدندان گزد پشت دست دریغ
ہمیشہ کے واسطے افسوس کرنا پڑتا ہے
کہ نتوان سر کشتہ پیوند کرد
کیونکہ کٹا ہوا سر پھر جوڑ نہین سکتا
کہ گر کار بندی پشیمان شوی
کیونکہ اوسپر عمل کرنے سے ندامت ہی حاصل ہوتی ہے
بیفزود و بدگوی را گوشمال
اور دشمن کی خوب گوشمالی کی
بہ نیکی بشد نام در کشورش
دنیا مین نیک نام مشہور ہوا
برفت و نکونامی از وی بماند
مرگیا مگر نیک نام باقی رہگیا
بہ بازوی دین گوی دولت برند
دین کی مدد سے اقبالمند ہوتے ہین
وگر هست بوبکر سعد است و بس
اور اگر ہے تو ایک بوبکر سعد ہے

خدیو خردمند فرخ نهاد
پادشاه عقلمند مبارک ذات
که شاخ امیدش برومند باد
اے خدا اوسکی امید کی شاخ ہمیشہ پھلی رہے

بهشتی درختی تو ای پادشاه
اے پادشاہ تیری ذات مثل درخت بہشت کے ہی
که افگنده سایه یکساله راه
جسکا سایہ ایک سال کی راہ تک پھیلا ہی

طمع بود در بخت نیک اخترم
مجھے اپنے نیک نصیب سے امید تھی
که بال هما افگند بر سرم
کہ ہما کا سایہ میرے سر پہ پڑجاوے

خرد گفت دولت نه بخشد همای
عقل نے سمجھایا کہ ہما کے سایہ سے دولت نہین ملتی ہی
اگر اقبال خواهی درین سایه آی
اگر دولت بے زوال چاہتا ہی تو اسکے سایہ مین آ

خدایا برحمت نظر کرده
اے خدا تو نے رحم کی نظر سے
که این سایه بر خلق گسترده
یہ سایہ خلق پر پھیلایا ہی

دعاگوی این دولتم بنده وار
غلام کیطرح سے مین اس دولت کا دعاگو ہون
خدایا تو این سایه پاینده دار
اے خدا تو اس سایہ کو ہمیشہ رکھ

خداوند فرمان و رای و شکوه
حاکم عقلمند اور صاحب تدبیر اور عزت والا
ز غوغای مردم نگردد ستوه
جو خلق کے شور سے گھبراتا نہین

سر پر غرور از تحمل تهی
جس سر مین غرور ہو اور برداشت نہو
حرامش بود تاج شاهنشهی
اوس پر تاج پادشاہی کا حرام ہے

نگویم چو جنگ آوری پای دار
یہ میری غرض نہین کہ غصہ کے موقع پر بھی غصہ نہو
چو خشم آیدت عقل بر جای دار
ہان یہ مطلب ہی کہ جب غصہ آوے تو عقل کو سنبھال

تحمل کند هر که را عقل هست
عقلمند بات کی برداشت کرتے ہین
نه عقلی که خشمش کند زیر دست
ایسی عقل نہ چاہیے کہ غصہ مین مغلوب ہوجاے

چو لشکر برون تاخت خشم از کمین
کیونکہ جب غصہ کا لشکر دوڑ پڑتا ہے
نه انصاف ماند نه تقوی نه دین
پھر انصاف اور تقوی اور دین کا خیال نہین رہتا

ندیدم چنین دیو زیر فلک
مین نے ایسا دیو دنیا مین نہین دیکھا
کز او می گریزند چندین ملک
جس سے فرشتے بھی پناہ مانگتے ہین

گفتار
قول

نه بر حکم شرع آب خوردن خطاست
خلاف حکم شرع پانی پینا درست نہین
و گر خون بفتوی بریزی رواست
اور شرع کے حکم سے مار ڈالنا بھی جائز ہی

اگر شرع فتوی دهد بر ہلاک
جسکے مارنے کا شرع حکم دے
الا تا نداری ز کشتنش باک
خبردار اوسکے مارڈالنے سے کبھی نہ ڈرنا

وگر دانی اندر تبارش کسان
اور اگر اوسکے خاندان مین بہت لوگ ہون
بر ایشان ببخشای راحت رسان
اونپر رحم کر اور آرام دے

گنہ بود مرد ستمگاره را
کہ گنہگار وہی مرد ظالم تھا
چه تاوان زن و طفل بیچاره را
عورت اور لڑکے بیچارون کا کیا قصور

تنت زورمندست و لشکر گران
گو تو زبردست اور تیری فوج زیادہ ہو
ولیکن در اقلیم دشمن مران
مگر دشمن کے ملک پر دھاوا نکر

کہ وی بر حصارے گریزد بلند
کیونکہ وہ مضبوط اور اونچے قلعہ پر بھاگ جاویگا
رسد کشور بیگنه را گزند
اور غریب رعایا تباہ ہوگی

نظر کن در احوال زندانیان
قیدیون کا حال دیکھا کر
کہ ممکن بود بیگنه در میان
کیونکہ ممکن ہے کوئی بیگناہ اونمین ہو

چو بازارگان در دیارت بمرد
جب سوداگر تیرے ملک مین مرجاے
بمالش خساست بود دست برد
تو اوسکے مال پر قبضہ کرنا کمینون کا کام ہے

کزان پس کہ بر وی بگریند زار
کیونکہ اوسکے بعد جب اوسکو رووینگے
بہم باز گویند خویش و تبار
تو اوسکے عزیز اور خاندانکے لوگ آپسمین ذکر کرینگے

کہ مسکین در اقلیم غربت بمرد
کہ غریب مسافر فلانے ملک مین مرگیا
متاعی کزو ماند ظالم ببرد
اور اوسکا جو مال تھا وہ بادشاہ ظالم نے چھین لیا

بیندیش ازان طفلک بی پدر
بے باپ کے بچے سے ڈر
و زآه دل دردمندش حذر
اور اوسکی دردبھرے دل کی آہ سے بھی

بسا نام نیکوے پنجاه سال
پچاس برس کی نیک نامی کو
کہ یک نام زشتش کند پایمال
ایک بدنامی برباد کر دیتی ہے

پسندیده کاران جاوید نام
نیک لوگ جو ہمیشہ ناموری چاہتے ہین
تطاول نکردند بر مال عام
خلق کا مال زبردستی نہین لیتے

بر آفاق گر سر بسر بادشاست
اگر تمام جہان کا بادشاہ بھی ہو
چو مال از توانگر ستاند گداست
اور مفلس کا مال لے تو وہ فقیر ہے

بمرد از تہیدستی آزاد مرد
بہت آزاد مردون نے افلاس سے جان دیدی
ز پہلوی مسکین شکم پر نکرد
مگر کسی غریب کا دل دکھا کر پیٹ نہ بھرا

حکایت در معنی شفقت بر رعیت

قصہ رعیت کی شفقت کے بیان مین

شنیدم کہ فرماندہی دادگر
مین نے سنا ہے کہ ایک حاکم عادل
قبا داشتی ہر دو روی آستر
ایسی قبا پہنتا جسکا ابرہ بھی موٹا استر کیطرح ہوتا

یکی گفتش ای خسرو نیک روز
ایک شخص نے اوس سے کہا ای بادشاہ خوش نصیب
قبایی ز دیبای چینی بدوز
دیباے چینی کی ایک قبا سلا

بگفت اینقدر ستر و آسایشست
کہا اسقدر پردے اور آرام کیواسطے کافی ہی
وزین بگذری زیب و آرایشست
آگے زینت اور آرایش ہے

نہ از بہر آن می ستانم خراج
محصول اسواسطے نہین لیتاہون
کہ زینت کنم بر خود و تخت و تاج
کہ اپنے اور تخت اور تاج کی زینت مین صرف کرون

چو ہمچون زنان حلہ در تن کنم
جب عورتون کی طرح لباس پہنونگا
بمردی کجا دفع دشمن کنم
تو مردونکی طرح دشمن کو کب ہٹا سکونگا

مرا ہم ز صد گونہ آز و ہواست
میرے بھی سیکڑون طرح کی حرص ہے
ولیکن خزینہ نہ تنہا مراست
مگر خزانہ صرف میرے واسطے نہین ہے

خزائن پر از بہر لشکر بود
خزانے لشکر کے واسطے بھرے جاتے ہین
نہ از بہر آئین و زیور بود
آرایش اور زینت کے واسطے نہین ہوتے

سپاہی کہ خوشدل نباشد ز شاہ
جو سپاہی کہ بادشاہ سے خوش نہ ہیگا
ندارد حدود ولایت نگاہ
وہ سلطنت کے حدود کی حفاظت نہ کرسکیگا

چو دشمن خر روستائی برد
جب دشمن دیہون کا گدھا چھین لے
ملک باج و دہ یک چرا میخورد
تو بادشاہ خراج اور دہ یک کسواسطے لیتا ہی

مخالف خرش برد و سلطان خراج
دشمن گدھا چھین لیگیا اور بادشاہ نے محصول لیلیا
چہ اقبال بینی دران تخت و تاج
اوس سلطنت مین کبھی دولت نہ ہوگی

مروت نباشد بر افتادہ زور
عاجزون پر طاقت جتانا مروت کے خلاف ہی
برد مرغ دون دانہ از پیش مور
کمینی چڑیا چینٹی کا دانہ چھین لیتی ہے

رعیت درختست اگر پروری
رعیت مثل درخت کے ہی اگر اوسکی پرورش ہوگی
بکام دل دوستان برخوری
تو دوستون کے موافق وہ پھل دیگا

بہ بیرحمی از بیخ و بارش مکن
بیرحمی سے اوسکو جڑ اور پھل سے نہ کھود
کہ نادان کند حیف بر خویشتن
کیونکہ بیوقوف اپنے ہی اوپر ظلم کرتا ہے

کسان برخورند از جوانی و بخت
وہ لوگ جوانی اور نصیب سے پھل پاتے ہین
که بر زیردستان نگیرند سخت
جو کمزورون پر سختی نہین کرتے

اگر زیردستی درآید ز پای
اگر کوئی عاجز مجبور ہو جاوے
حذر کن ز نالیدنش بر خدای
تو اوسکی فریاد سے جو وہ خدا سے کرتا ہی ڈر

چو شاید گرفتن بنرمی دیار
اگر نرمی سے ملک مل سکتا ہو
به پیکار خون از مسامے میار
تو لڑکے خون ایک رونگٹے سے نہ نکالنا چاہیے

بمردی که ملک سراسر زمین
جوانمردی کی قسم ہے کہ ساری دنیا
نیرزد که خونے چکد بر زمین
خونبہا ایک قطرہ خون کے برابر نہین ہی

حکایت
قصہ

شنیدم که جمشید فرخ سرشت
مین نے سنا ہے کہ جمشید مبارک ذات نے
بسر چشمهٔ بر بسنگی نوشت
ایک چشمہ کے کنارہ ایک پتھر پر لکھا

بدین چشمه چون ما بسی دم زدند
اس چشمہ پر ہم ایسے بہت آکے بیٹھے
برفتند چون چشم برهم زدند
اور پلک مارتے ہوے گذر گئے

گرفتیم عالم بمردی و زور
مین نے جہان جوانمردی اور زور سے لیا
ولیکن نبردیم با خود بگور
مگر اپنے ساتھ قبر مین نہ لیجا سکا

چو بر دشمنی باشدت دسترس
جب کسی دشمن پر تیرا قابو ہو جاے
مرنجانش کورا همین غصه بس
اوسکو نہ ستا کیونکہ اوسکو یہی غم کیا کم ہے

عدو زنده سرگشته پیرامنت
دشمن زندہ تیرے سامنے پریشان
به از خون او کشته در گردنت
بہتر ہے نہ کہ اوسکا خون تیری گردن پر سوار

حکایت
قصہ

شنیدم که دارای فرخ تبار
مین نے سنا ہے کہ دارا مبارک خاندان
ز لشکر جدا ماند روز شکار
شکار کے دن لشکر سے چھوٹ گیا

دوان آمدش گله بانی به پیش
ایک چرواہا اوسکے سامنے دوڑا ہوا آیا
شهنشه برآورد تغلق ز کیش
بادشاہ نے ترکش سے تیر نکالا

بصحرا در از دشمنان دار باک
جنگل مین دشمنون سے ڈرنا چاہیے
که در خانه باشد گل از خار پاک
کیونکہ گلاب کا پھول گملے کے اندر کانٹے سے محفوظ ہوتا ہی

برآورد چوپان بدل خروش
ڈر کر وہ چرواہا چلایا
من آنم که اسپان شه پرورم
میں بادشاہ کے گھوڑوں کی پرورش کرتا ہوں
ملک رادل رفته آمد بجای
بادشاہ کے دل کی پریشانی مٹی
ترا یاوری کرد فرخ سروش
تیری مدد کی مبارک فرشتے نے
نگهبان مرعی بخندید وگفت
نگہبان چرواہا ہنسا اور کہا
نه تدبیر محمود رای نکوست
یہ عمدہ عقل اور اچھی تدبیر نہیں
چنانست در مهتری شرط زیست
سرداروں کو اپنی زندگی میں اسطرح رہنا چاہیے
مرا بارها در حضر دیده
مجھکو اکثر اپنے سامنے تونے دیکھا ہے
کنونت بمهر آمدم پیش باز
اب میں محبت سے تیرے پاس آیا ہوں
توانم من ای نامور شهریار
اے نامور بادشاہ میں
مرا گله بانی بعقلست و رای
میری چرواہا گیری تدبیری اور عقل سے ہے
دران دار ملک از خلل غم بود
اوس سلطنت میں غدر کا اندیشہ ہوتا ہے

که دشمن نیم در هلاکم مکوش
کہ میں دشمن نہیں ہوں مجھے نہ مار
بخدمت درین مرغزار آورم
اونکو چرانے کے لیے چراگاہ میں لاتا ہوں
بخندید وگفت ای نکوهیده رای
ہنسا اور کہا کہ اے بے عقل
وگرنه زه آورده بودم بگوش
نہیں تو میں کان تک چلا کھینچ چکا تھا
نصیحت زیاران نشاید نهفت
نصیحت یاروں سے چھپانا نہ چاہیے
که دشمن نداند شهنشه ز دوست
کہ بادشاہ کو دوست اور دشمن میں فرق نہ معلوم ہو
که هر کهتری را بدانی که کیست
کہ ہر ایک چھوٹے آدمی کو بھی پہچانے کہ کون ہے
ز خیل و چراگاه پرسیده
گھوڑوں اور چراگاہ کا حال پوچھا ہے
نمیدانیم از بداندیش باز
مجکو دشمن سے نہ سمجھنا چاہیے
که اسپی برون آرم از صد هزار
لاکھوں میں ایک گھوڑے کو پہچانکے نکال سکتا ہوں
تو هم گله خویش داری بپای
تو بھی اپنے گلہ یعنے رعیت کی نگہبانی کر
که تدبیر شاه از شبان کم بود
جہاں کے بادشاہ کا انتظام چرواہے سے بھی کم ہوتا ہے

گفتار
قول

الا تا بغفلت نخسپی که نوم
خبردار غافل نہ سونا
حرامست بر چشم سالار قوم
کہ ایسی نیند قوم کے سردار کے واسطے درست نہیں

تو کی بشنوی نالهٔ دادخواه
فریادی کی آواز کہان تیرے کان مین آئیگی
چنان خسپ کاید فغانت بگوش
اسطرح سو تاکہ تجھے سنائی دے
که نالد ز ظالم که در دور تست
کون روئیگا تیرے وقت کے ظالم کے ظلم سے
نه سگ دامن کاروانی درید
کتا دامن قافلہ والون کا نہین پھاڑتا ہی
دلیر آمدی سعدیا در سخن
ای سعدی تو کلام کرنے مین خوب نڈر ہو گیا
بگو آنچه دانی که حق گفته به
بیان کر جو کچھ کہنا ہو کیونکہ سچی بات کا کہدینا بہتر ہی
زبان بند و دفتر ز حکمت بشوی
چپ ہو اور حکمت کی کتاب کو مٹادے ای بسبب طمع

بکیوان برت کلهٔ خوابگاه
جب ساتوین آسمان تک خود خرّاٹے بلند ہین
اگر دادخواهی بر آرد خروش
اگر کوئی فریادی روتا ہو
که هر جور کو میکند جور تست
جو کوئی ظلم کرے یہ سب تیرا ہی ظلم ہے
که دهقان نادان که سگ پرورید
بلکہ گنوار بے وقوف جسنے اوسے پالا ہی
چو تیغی بدست است فتحی بکن
جب کلام کی تلوار لیے ہی تو ملک سخن کو فتح کرلے یعنی مست رست کہدے
نه رشوت ستانی و نه عشوه ده
تو نہ رشوت لینے والا نہ فریب دینے والا ہے
طمع بگسل و هرچه خواهی بگوی
لالچ نہین تو جو مناسب ہو کہہ ڈال

حکایت
قصہ

خبر یافت گردن کشی در عراق
عراق کے حاکم نے خبر پائی
تو هم بر دری هستی امیدوار
اگر تو بھی کسی دروازے پر امیدوار رہے
دل دردمندان بر آور ز بند
دردمندون کی تکلیف کو دور کر
پریشانی خاطر دادخواه
ایک مظلوم کے دلکی پریشانی
تو خفته خنک در حرم نیمروز
مناسب نہین تو دوپہر آرام سے محل مین سوئے
ستانندهٔ داد آنکس خداست
اوس مظلوم کے ظلم کا عوض خدا لینے والا ہی

که میگفت مسکینی از زیر طاق
کہ اوسکے محل کے نیچے ایک غریب چلاتا تھا
پس امید بر در نشینان برار
تو نیچے دروازے کے امیدوارونکا کام نکال
که هرگز نباشد دلت دردمند
تاکہ تجھے کسی طرح کی تکلیف نہو
بر اندازد از مملکت پادشاه
بادشاہ کی سلطنت کو تباہ کردیتی ہے
غریب از برون گو بگرما بسوز
غریب باہر دھوپ مین جلا کرے
که نتواند از پادشه دادخواست
جو بادشاہ تک دادخواہی کیواسطے نہین پہونچ سکتا

حکایت
قصہ

یکی از بزرگان اہل تمیز
تمیز دار بزرگوں سے ایک شخص نے
کہ بودش نگینے بر انگشتری
کہ اسکی انگوٹھی مین ایک ایسا عمدہ نگینہ تھا
بشب گفتی آن جرم گیتی فروز
رات کو وہ جواہر روشن گویا
قضا را در آمد یکی خشک سال
ناگاہ ایک ایسی خشک سالی پڑی
چو در مردم آرام و قوت ندید
اوسنے جب آدمیون مین آرام اور طاقت نپائی
چو بیند کسی زہر در کام خلق
اگر کوئی شخص خلق کے حلق مین زہر دیکھیگا
بفرمودہ بفروختندش بسیم
حکم دیا کہ اسکو بیچ ڈالین
بیک ہفتہ نقدش بتاراج داد
ایک ہفتہ مین وہ سب روپیہ لٹا دیا
بریدند بروی ملامت کنان
ملامت کرنے والے اوسکے پیچھے پڑ گئے
شنیدم کہ میگفت و باران دمع
مین نے سنا کہ وہ کہتا تھا اور آنسوؤنکی جھڑی
کہ زشتست پیرایہ بر شہریار
کہ اوس بادشاہ کی آسایش اچھی نہین ہے
مرا شاید انگشتری بے نگین
چاہیے میری انگوٹھی بے نگ کی ہوے
خنک آنکہ آسایش مرد و زن
اچھا وہ شخص ہے جو سب مرد و زن اور عورتونکے آرام کو

حکایت کنند زبن عبد العزیز
عبد العزیز کے بیٹے کا ذکر کیا
فرو ماندہ در قیمتش جوہری
جسکی قیمت سے جوہری بھی دنگ تھے
دُرے بود در روشنائی چو روز
ایک ستارہ تھا مگر ایسا چمکتا کہ دنکا سا اوجالا معلوم ہوتا
کہ شد بدر سیمای مردم ہلال
کہ جن لوگونکے چہرا ماہ کیطرح چمکتے تھے وہ بھی ہلال ہو گئے
خود آسودہ بودن مروت ندید
تو اپنا آرام سے رہنا بھی پسند نہ کیا
کیش بگذرد آب نوشین بحلق
کبھی اوسکے حلق سے میٹھا پانی نہ اوتریگا
کہ رحم آیدش بر غریب و یتیم
کیونکہ فقیر اور یتیم پر اوسکو رحم آگیا
بدرویش و مسکین و محتاج داد
فقیرون اور غریبون اور محتاجونکو دیدیا
کہ دیگر بدستت نیاید چنان
کہ اب تجھے ایسا اور نہ ملے گا
بعارض فرو میدویدش چو شمع
اوسکے رخسارونپر شمع کی طرح جاری تھی
دل شہر از ناتوانے فگار
جسکی رعایا کا دل فاقون سے زخمی ہو
نشاید دل خلق اندوہگین
مگر اللہ کے بندونکا دل رنجیدہ ہونا نہین چاہیے
گزیند بر آسایش خویشتن
اپنے آرام سے مقدم سمجھے

نکردند رغبت ہنرپروران — بشادی خویش از غم دیگران
عقلمندون نے کبھی پسند نہین کیا — اپنی خوشی کو اور لوگون کے غم کے سبب سے

اگر خوش بخسپد ملک بر سریر — نہ پندارم آسودہ خسپد فقیر
اگر بادشاہ خود تخت پر آرام کرے گا — یقین نہین کہ فقیر آرام سے سوئے

وگر زندہ دارد شب دیریاز — بخسپند مردم بآرام و ناز
اور اگر رات کو دیر تک جاگتا رہے گا — خلق آرام سے پیر پھیلاکر سو ائیگی

بحمد اللہ این سیرت و راہ راست — اتابک ابوبکر بن سعد راست
خدا کا شکر ہے کہ یہ عادت اور سیدھی راہ — اتابک ابوبکر سعد کے بیٹے کو ملی ہے

کس از فتنہ در پارس دیگر نشان — نہ بیند مگر قامت مہوشان
کوئی شخص ملک پارس مین فساد کا نشان — معشوقون کے قد کے سوا نہین دیکھتا

یکی پنج بیتم خوش آمد بگوش — کہ در مجلسے میسرودند دوش
ایکبار مجھے یہ پانچ ابیتین کیا اچھی معلوم ہوئین — جنکو کل ایک گانے والا اچھی طرح گاتا تھا

قول
بات

مرا راحت از زندگی دوش بود — کہ آن ماہرویم در آغوش بود
مجھے زندگی کا لطف کل رات کو حاصل ہوا — جب وہ معشوق میرے اگلے سے لپٹا ہوا تھا

مر او را چو دیدم سر از خواب مست — بدو گفتم ای سرو پیش تو پست
جب مین نے اوسکو نیند مین بے خبر پایا — تو اوس سے کہا کہ ای معشوق تیرے قد کے آگے سرو شرمندہ ہی

دمی نرگس از خواب نوشین بشوی — چو گلبن بخند و چو بلبل بگوی
ایک ساعت کیواسطے مست نیند سے آنکھ کھولدی — کلی کیطرح ہنس اور بلبل کیطرح چہچہا

چہ می خسپی اے فتنۂ روزگار — بیا و زمی لعل نوشین بیار
اسے زمانہ کے فساد کیا سوتا ہے — آ اور رات کی بچی ہوئی شراب خالص لا

نگہ کرد شوریدہ از خواب و گفت — مرا فتنہ خوانی و گوئی مخفت
چونک کے خفگی کی نگاہ سے کہا — مجھے فساد بھی بتاتا ہی اور کہتا ہے سو نہین

در ایام سلطان روشن نفس — نہ بیند دگر فتنہ بیدار کس
ہمارے بادشاہ روشن دل کے وقت مین — کوئی کسی فساد کو جاگتا نہین پاتا

حکایت اتابک مرحوم تکلہ بن زنگی رحمہ اللہ تعالی
حکایت اتابک مرحوم تکلہ بیٹے زنگی کے رحمت اوسپر ہو اللہ برترکی

در اخبار شاهان پیشینه هست
اگلے بادشاہون کی تاریخ مین لکھا ہی
که چون تکله بر تخت زنگی نشست
کہ جب تکلہ زنگی کے تخت پر بیٹھا

بدورانش از کس نیازرد کس
اوسکے زمانہ مین کوئی کسی سے رنجیدہ نہوا
سبق برد اگر خود همین بود و بس
اس بات مین وہ سب سے بڑھگیا اور اوسی پر ختم ہوگئی

چنین گفت یکره بصاحبدلی
اوسنے ایکبار ایک فقیر سے کہا
که عمرم بسر رفت بیحاصلی
کہ میری عمر بیکار برباد ہوئی

چو مے بگذرد ملک وجاه و سریر
جب ملک اور مرتبہ اور تخت آخر ہوا
نبرد از جهان دولت الا فقیر
فقیر کے سوا کوئی جہان کی دولت اپنے ساتھ نہین لیجاتا

بخواهم بکنج عبادت نشست
مین ایک گوشہ مین بیٹھکر عبادت کرنا چاہتا ہون
که دریابم این پنج روزیکه هست
کہ پانچ روز جو عمر مین باقی رہگئے ہین انمین کچھ حاصل کرون

چو بشنید دانای روشن نفس
جب یہ سنا اوس دانا روشن دم نے
بتندی برآشفت کای تکله بس
غصہ سے ڈانٹ کے کہا اے تکلہ چپ رہ

طریقت بجز خدمت خلق نیست
فقیری مین خلق کی خدمت کے سوا اور کوئی بہتر بات
بتسبیح و سجاده و دلق نیست
تسبیح اور مصلی اور گدڑی پہننے پر موقوف نہین

تو بر تخت سلطانی خویش باش
تو اپنے تخت سلطنت پر بیٹھا رہ
باخلاق پاکیزه درویش باش
پاکیزہ عادتون مین فقیر بنا رہ

بصدق و ارادت میان بسته دار
یقین اور اعتقاد سے کمر باندھے رہ
ز طامات و دعوی زبان بسته دار
بیہودہ باتون اور غرور سے زبان بند رکھ

قدم باید اندر طریقت نه دم
فقیری مین قدم بڑھا ہوا چاہیے نہ دعوی
که اصلی ندارد دم بے قدم
کہ قول بے عمل کی کچھ حقیقت نہین

بزرگان که نقد صفا داشتند
جن بزرگون کو نقد صفائی حاصل تھا
چنین خرقه زیر قبا داشتند
وہ اسیطرح کا خرقہ قبا کے نیچے پہنے رہتے تھے

حکایت
قصہ

شنیدم که بگریست سلطان روم
مین نے سنا ہے کہ روم کا بادشاہ
بر نیکمردی ز اهل علوم
اہل علوم مین ایک نیک مرد تھا اوسکے پاس جاکر رویا

که پایانم از دست دشمن نماند
کہ دشمن کی طاقت کے سامنے مجھ مین کچھ طاقت نہین رہی
جز این قلعه و شهر با من نماند
اس قلعہ اور شہر کے سوا میرے پاس کچھ نہ رہا

ف خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ جب تکلہ بن زنگی تخت سلطنت پر بیٹھا بہت خبر اوسنے دادرسی کی خدمت اوسکو یہ خیال آیا کہ زمانہ تمام ہی مفت برباد کیا اور حق سلطنت کا ادا نہوا بہتر یہ ہے کہ اب مین ترک سلطنت کرکے جسقدر زندگی باقی ہے اوسکو یاد الٰہی مین [illegible]

بسی جهد کردم که فرزند من
مین نے بہت کوشش کی کہ میرا لڑکا
کنون دشمن بدگہر دست یافت
اب جو دشمن بدذات نے قابو پایا
چه تدبیر سازم چه چاره کنم
کیا تدبیر اور کون علاج کرون
برآشفت دانا که این گریه چیست
وہ عقلمند پریشان ہوا کہ یہ رونا کیسا
ولایت چه باشد غم خویش خور
ملک کیسا اپنی فکر کر
ترا این قدر تا بمانی بس است
جبتک تو زندہ ہے تیرے واسطے یہی بہت ہے
اگر هوشمند است وگر بی خرد
چاہیے عقلمند ہو یا بیوقوف
مشقت نیرزد جهان داشتن
سلطنت کیواسطے محنت زیبا نہین ہے
تو تدبیر خود کن که آن پر خرد
تو اپنی تدبیر کر جو عقلمند
بدین پنج روزه اقامت مناز
اس پانچ روز کی زندگی پر گھمنڈ نکر
کرا دانی از خسروان عجم
عجم کے بادشاہون مین کسیکو تو جانتا ہے
که در تخت و ملکش نیامد زوال
کیا اونکے تخت اور ملک پر زوال نہ آیا
کرا جاودان ماندن امید نیست
کسیکو ہمیشہ رہنے کی امید نہین ہے
کرا سیم و زر ماند و گنج و مال
جسکا چاندی اور سونا اور خزانہ اور مال رہجاویگا

پس از من بود سرور انجمن
میرے بعد اس مجلس کا سردار ہو
سر دست مردی و جهدم بتافت
میری کوشش اور بہادری کا پنجہ پھیر دیا
که از غم بفرسود جان و تنم
کہ مارے غم کے میری جان اور بدن گھلا جاتا ہے
برین عقل و همت بباید گریست
اس عقل اور ہمت پر رونا چاہیے
که از عمر بهتر شد و بیشتر
کہ عمدہ عمر بہت گذر گئی
چو رفتی جهان جای دیگر کس است
جب مر جاویگا دنیا اور شخص کی جگہ ہے
غم او مخور کو غم خود خورد
اور اسکا غم نکر وہ اپنا غم خود کھائیگا
گرفتن بشمشیر و بگذاشتن
تلوار کے زور سے لینا اور چھوڑ دینا
که بعد از تو باشد غم خود خورد
تیرے بعد ہوگا اپنی فکر کرلیگا
باندیشه تدبیر رفتن بساز
سونچ سمجھکے چلنے کی تدبیر کر
که کردند بر زیر دستان ستم
جنھون نے غریبون پر ظلم کیا
نماند بجز ملک ایزد تعال
سواے ملک خدا کے کچھ باقی نرہیگا
که گیتی همین جای جاوید نیست
کیونکہ دنیا ہمیشہ کیواسطے کسیکی جگہ نہین
پس از وی بچندی شود پایمال
اوسکے بعد تھوڑے دنون مین برباد ہوجائیگا

وزان کس که خیری بماند روان
اور جس شخص کا نیک نام جاری رہیگا
دمادم رسد رحمتش بر روان
ہر وقت رحمت اوس کی روح پر پہونچیگی

بزرگی کزو نام نیکو بماند
جس بزرگ کا نیک نام رہیگا
توان گفت با اہل دل کو بماند
صاحب دلون کے نزدیک گویا وہ زندہ ہی

الا تا درخت کرم پرورے
خبردار بخشش کے درخت کی پرورش کر
که بیشک بر کامرانی خورے
اگر امیدوار ہی کہ اوسکا پھل کھاوے

کرم کن که فردا که دیوان نہند
بخشش کر کیونکہ کل قیامت مین جب شمار ہوگا
منازل بمقدار احسان دہند
نیکیون کے شمار کے موافق عزت ملیگی

یکے راکه سعی قدم پیشتر
کوشش کا قدم جسکا بڑھا ہوا ہے
بدرگاه حق منزلت بیشتر
خدا کی درگاہ مین اوسکا مرتبہ زیادہ ہے

یکی باز پس خائن و شرمسار
ایک شخص جو مجبور چور اور شرمندہ ہو
بپوشد ہمین مرد ناکرده کار
اوسی طرح چھپتا ہے جیسے کوئی نکما

بہل تا بدندان برد پشت دست
برے کام چھوڑ نہین تو افسوس کریگا
تنوری چنین گرم و نان در نه بست
کہ تنور گرم تھا مگر روٹی نہ پکائی

بدانے گه غله برداشتن
غلہ اوٹھانے کیوقت معلوم ہوتا ہے
که سستی بود تخم ناکاشتن
کہ بیج نہ بونا سستی ہے

حکایت

خدادوست نامی در اقصای شام
خدادوست نام ایک شخص نے شام کے ملک مین
گرفت از جہان کنج غاری مقام
جہان سے کنارہ کرکے ایک غار مین مقام کیا

بصبرش در آن کنج تاریک جای
صبر کے سبب سے اوسکا اوس گوشۂ تاریک جگہ مین
بگنج قناعت فرو برده پای
قناعت کے خزانہ پر قدم پہونچا تھا

بزرگان نہادند سر بر درش
بادشاہ اوسکے دروازے پر سر گرتے تھے
که درمے نیامد بدر باسرش
اسواسطے کہ اوسکو کسیکی پروا نہ تھی

تمنا کند عارف پاکباز
خدا سے چاہتا ہے عارف پاکباز
بدریوزه از خویشتن ترک آز
بھیک کیطرح اپنی ذات سے حرص چھوٹنا

چو ہر ساعتش نفس گوید بده
جب ہر وقت اوسکی طبیعت مانگنے کی
بخواری بگرداندش ده بده
ذلت کے ساتھ اوسکو گاؤن گاؤن پھرائیگی

در آن مرز کین پیر هشیار بود
جہان یہ بڑھا ہشیار رہتا تھا

که هر ناتوان را که دریافتی
کہ جہاں غریب کو پاتا

جهانسوز و بیرحمت و خیره کش
جہان تباہ کرنیوالا بیرحم بے باک

گروهی برفتند زان ظلم و عار
ایک گروہ اوسکے ظلم سے مجبور ہو کر نکل گیا

گروهی بماندند مسکین و ریش
ایک گروہ مجبور اور رنجیدہ رہگیا

بد ظلم جایی که گردد دراز
جہان ظلم کا ہاتھ پھیلنا ہے

بدیدار شیخ آمدی گاه گاه
وہ بادشاہ بھی فقیر کی ملاقات کو کبھی کبھی آتا تھا

ملک نوبتی گفتش ای نیکبخت
بادشاہ نے اوس سے ایکبار کہا ای نیکبخت

مرا با تو دانی سر دوستیست
تجھے معلوم ہی کہ مین تیرا دوست ہون

گرفتم که سالار کشور نیم
مین نے مانا کہ مین بادشاہ نہین

نگویم فضیلت نهم بر کسی
مین یہ نہین کہتا ہون کہ مجھے سب سے اچھا سمجھو

شنید این سخن عابد هوشیار
عابد ہوشیار نے جب یہ بات سنی

وجود تو پریشانی خلق ازوست
تیرے باعث سے خلق پریشان ہے

تو با دوستداران من دشمنی
تو میرے دوستون کا دشمن ہے

یکی مرزبان ستمگار بود
ایک بادشاہ ظالم تھا

بسر پنجگی پنجه برتافتی
زبردستی عاجز کرتا

ز تلخیش روی جهانی ترش
اوسکے ظلم سے تمام عالم آزردہ

ببردند نام بدش در دیار
دور دور اوسکا بدنام کیا

پس چرخه نفرین گرفتند پیش
چرخے کے پیچھے لعنت کرتے (یعنی چھپاکے)

نه بینی لب مردم از خنده باز
آدمیونکے لب ہنسی سے کشادہ نہین دکھائی دیتے

خدا دوست در وی نکردی نگاه
خدا دوست اوسکی طرف دیکھتا بھی نہین تھا

زنفرت زما در مکش روی سخت
نفرت کے ساتھ میری طرف سے منہ نہ پھیر

ترا دشمنی با من از بهر چیست
تجکو میرے ساتھ کیون دشمنی ہے

بعزت ز درویش کمتر نیم
مگر عزت مین فقیر سے بھی کم نہین

چنان باش با من که با هر کسی
مگر جیسا سب کو سمجھتے ہو ویسا ہی سمجھو

برآشفت و گفت ای ملک هوشدار
خفا ہو کے کہا کہ اے بادشاہ سن

ندارم پریشانی خلق دوست
اور مجھے خلق کی پریشانی گوارا نہین

نه پندارمت دوستدار منی
تجھے مین اپنا دوست کبھی نہین سمجھتا

گر افتد همین دوستی با منت

اگرچہ مین تیرا دوست ہوا بھی تو کیا فائدہ

خدا دوست را گر بدرند پوست

خدا دوست کی اگر کھال کھینچ ڈالین

عجب دارم از خواب آن سنگدل

مجھے اوس سنگدل کی نیند پر تعجب آتا ہی

الا گر ہنر داری و عقل و ہوش

خبردار اگر ہنر اور عقل اور ہوش ہو

مگر آنکہ دارد خدا دشمنت

جبکہ خدا تجھے اپنا دشمن جانتا ہے

نخواہد شدن دشمن دوست دوست

تو بھی دوست کے دشمن کا دوست نہوگا

کہ شہری بخسپند ازو تنگدل

کہ جسکے ظلم سے تمام شہر پریشان ہو

بفضل و ترحم میان بند و کوش

فضل اور رحم پر کمر باندھے رہ اور کوشش کر

گفتار

قول

مہا زورمندی مکن بر کہان

اے سردار غریبون پر ظلم نکر

سر پنجۂ ناتوان بر مپیچ

کمزورون کا پنجہ نہ پکڑ

مبر گفتمت پای مردم ز جای

مین تجھسے کہتا ہون کسیکو اگر ایسا نکر

دل دوستان جمع بہتر کہ گنج

دوستون کی دلجمعی بہتر ہی نہ خزانہ

میندازد در پاے کار کسے

کسی کا کام پیر کے نیچے نہ ڈال یعنے کام مین توقف نکر

تحمل کن ای ناتوان از قوی

اے کمزور زبردست کے ظلم پر صبر کر

بہمت برار از ستیہندہ شور

ہمت سے زبردست کو تنگ نہ کرنا چاہیے

لب خشک مظلوم را گو مخند

مظلوم کے لب خشک سے کہدو کہ خوش نہون

ببانگ دہل خواجہ بیدار گشت

ڈونکے کی آواز پر جب سردار جاگا

کہ بر یک نمط می نماند جہان

کیونکہ جہان ایک صورت پر نہین رہتا

کہ گر دست یابد بر آید بہ ہیچ

کیونکہ اگر وہ غالب ہوگا تیری کچھ قدر نہ ہیگی

کہ عاجز شوی گر در آئی ز پای

کیونکہ اگر تو گریگا بالکل عاجز ہو جائیگا

خزینہ تہی بہ کہ مردم برنج

خزانہ خالی بہتر ہی نہ آدمی کا تکلیف مین رہنا

کہ افتد کہ در پایش افتی بسے

کیونکہ شاید تجھے بھی پیرون پڑنا پڑے

کہ روزی توانا تر از وی شوی

کہ ایک روز تو اوس سے بھی زبردست ہو جائیگا

کہ بازوی ہمت بہ از دست زور

کہ ہمت کا بازو زور کے ہاتھ سے بہتر ہے

کہ دندان ظالم بخواہند کند

کہ ظالم کے دانت اوکھیڑے جائینگے یعنے رسوا ہوگا

چہ داند شب پاسبان چون گذشت

تو اوسے کیا معلوم ہوگا کہ چوکیدار کی رات کیسی بسر ہوئی

خورد کاروانی غم بار خویش
سوداگر اپنے مال کے غم مین ہی
نسوزد دلش بر خر پشت ریش
مگر زخمی پیٹھ گدہے کا اوسے کچھ ملال نہین
گرفتم کز افتادگان نیستی
مانا کہ تو عاجز نہین ہی
چو افتادہ بینی چرا بیستی
مگر عاجزون کو دیکھکر کیون کھڑا ہی مدد کیون نہین کرتا
بر نیت بگویم یکی سرگذشت
اسی بات پر تجھسے ایک جگ بیتی بیان کرتا ہون
کہ سستی بود زین سخن در گذشت
کہ اس بات پر خیال نکرنا نادانی ہی

حکایت در معنی رحمت بر ناتوان در حال توانائی

قصہ اس معنی مین کمزور ونپر امیرون کو رحم کرنا چاہیے

چنان قحط سالی شد اندر دمشق
دمشق مین ایکسال ایسا قحط پڑا
کہ یاران فراموش کردند عشق
کہ عاشقون نے عشق چھوڑ دیا ایسے بدحواس ہوئے
چنان آسمان بر زمین شد بخیل
آسمان نے زمین پر ایسی بخیلی کی
کہ لب تر نکردند زرع و نخیل
کہ کھیتون اور درختون کے لب تر نہوی
بخوشید سر چشمہای قدیم
پرانے چشمون کے سوتے سوکھ گئے
نماند آب جز آب چشم یتیم
یتیمونکی آنکھ کے آنسوون کے سوا کہین پانی باقی نہ رہا
نبودی بجز آہ بیوہ زنے
بیوہ عورتون کی آہ کے سوا
اگر بر شدی دودی از روزنی
کسی روزن سے دھوان بلند نہین ہوتا
چو درویش بی برگ دیدم درخت
ننگے فقیرون کی طرح مین نے درختون کو دیکھا
قوی بازوان سست و درماندہ سخت
زبردست دبلے اور غریب بہت ہی دبلے ہوگئے
نہ بر کوہ سبزی نہ در باغ شخ
پہاڑ پر سبزہ اور نہ باغ مین شاخ باقی رہی
ملخ بوستان خوردہ مردم ملخ
ٹڈیون نے باغ کو اور آدمیون نے ٹڈیون کو کھا لیا
دران حال پیش آمدم دوستی
ایسی حالت مین میرے پاس ایک دوست آیا
ازو ماندہ بر استخوان پوستی
کہ اوسکی ہڈی پر چمڑا ہی معلوم ہوتا تھا
شگفت آمدم کو قوی حال بود
مجھے تعجب آیا کہ وہ زبردست
خداوند جاہ و زر و مال بود
صاحب مرتبہ اور مالدار تھا
بدو گفتم ای یار پاکیزہ خوی
مین نے اوس سے پوچھا اے یار نیکبخت
چہ درماندگی پیشت آمد بگوی
تجھپر کیا مصیبت پڑی مجھسے بیان کر
بغرید بر من کہ عقلت کجاست
مجھپر غصہ ہوا کہ تیری عقل کہان ہے
چو دانی و پرسی سوالت خطاست
جب جانکے تو پوچھتا ہی تو تیرا پوچھنا بیفائدہ ہے

نه بینی که سختی بغایت رسید
نہین دیکھتا کہ پریشانی بہت ہوئی
مشقت بحدی بنهایت رسید
مشقت انتہا کی پہونچ گئی

نه باران همی آید از آسمان
نہ آسمان سے پانی برستا ہے
نه بر می رود دود فریاد خوان
نہ فریادیون کی آواز پہنچتی ہی (یعنے اثر کرتی ہی)

بدو گفتم آخر ترا باک نیست
مینے اوس سے کہا کہ تجھے کیا خوف ہی
کشد زهر جائیکه تریاک نیست
زہر اوسکو مارتا ہی جسکے پاس زہر مہرہ نہین ہوتا

گر از نیستی دیگری شد هلاک
ناداری سے اگر لوگ ہلاک ہوے
ترا هست بط را ز طوفان چه باک
تیرے پاس تو موجود ہی بط کو طوفان سے کیا ڈر ہی

نگه کرد رنجیده در من فقیه
عالم نے خفا ہو کر میری طرف اسطرح دیکھا
نگه کردن عالم اندر سفیه
جیسے کوئی عالم جاہل کو دیکھتا ہے

که مرد ار چه بر ساحلست ای رفیق
کہا کہ ای یار اگرچہ کوئی شخص کنارے پر پہونچ جای
نیاساید و دوستانش غریق
مگر اوسے ڈوبتے ہوئے دوستونکا ضرور ملال ہوگا

من از بینوائی نیم روی زرد
مین محتاجی کے سبب سے زرد نہین ہوگیا
غم بینوایان دلم خسته کرد
بلکہ محتاجون کے غم نے میرا چہرہ زرد کر دیا

نخواهم که بیند خردمند ریش
مین نہین سمجھتا کہ کوئی عقلمند زخم پسند کرے
نه بر عضو مردم نه بر عضو خویش
کسی شخص کے جسم پر نہ اپنے عضو پر

بحمد الله ار چه ز ریش ایمنیم
خدا کا شکر ہے کہ مجھے کسی بات کی فکر نہین
به هر ریشئی به بینم بلرزد تنم
مگر جب کسیکو پریشان پاتا ہون تو کانپ جاتا ہون

منغص بود عیش آن تندرست
اوسی تندرست کا آرام بھی تلخ ہوگا
که باشد به پهلوی بیمار سست
جو کسی بیمار سست کے پاس ہو

چو بینم که درویش مسکین نخورد
جب مین ادیکھتا ہون کہ فقیر محتاج نے نہین کھایا
بکام اندرم لقمه زهرست و درد
تو میرے حلق کا نوالہ بھی زہر اور تلچھٹ ہو جاتا ہے

یکی را بزندان بری دوستان
اگر کسی کا دوست قید خانے بھیجا جاے
کجا ماندش عیش در بوستان
تو اوسکو باغ کی سیر کا خاک لطف ملے گا

حکایت
قصہ

شبی دود خلق آتشی بر فروخت
ایک رات خلق کی آہ نے آگ لگائی
شنیدم که بغداد نیمی بسوخت
مین نے سنا کہ آدھا بغداد جل گیا

یکے شکر گفت اندران خاک و دود
ایک شخص نے اوس حالتمین جلدی سے شکر کیا
که دکان ما را گزندے نبود
کہ میری دکان کا کچھ نقصان نہین ہوا

جهاندیدهٔ گفتش اے بو الهوس
ایک جہاندیدہ نے اوس سے کہا کہ اے حریص
ترا خود غم خویشتن بود و بس
کیا تجھے فقط اپنا ہی غم تھا

پسندی که شهرے بسوزد بنار
تجھے اچھا معلوم ہوگا کہ تمام شہر جل جاوے
وگرچه سرایت بود بر کنار
اگر تیرا مکان شہر کے کنارے پر ہو

بجز سنگدل کے کند معده تنگ
جسکا دل پتھر ہو اوسکے سوا کون پیٹ بھر کے کھائیگا
چو بیند کسان بر شکم بسته سنگ
جب دیکھیگا لوگ پیٹ پر پتھر باندھے ہوے ہین

توانگر خود آن لقمه چون میخورد
امیر کے حلق سے کیونکر نوالہ اوترتا ہے
چو بیند که درویش خون میخورد
جب فقیرون کو فاقہ کرتے ہوے دیکھتا ہے

مگو تندرست ست رنجور دار
جسکے گھر مین کوئی بیمار رہا اوسے تندرست کہنا چاہیے
که مے پیچد از غصه رنجور وار
کیونکہ وہ فکر سے بیمار کیطرح ملول رہتا ہے

تنک دل چو یاران بمنزل رسند
نرم دل جب یار دوستے چھوٹ کر منزل پر پہونچ جاتے ہین
نخسپد که واماندگان در پسند
تب بھی اونکو نیند نہ آئیگی اسواسطے کہ پیچھے کے ہمراہی چھوٹ گئے ہین

دل پادشاهان شود بار کش
بادشاہون کا دل جب بھی فکرمند ہوتا ہے
چو بینند در گل خر خارکش
جب لدے ہوے گدھے کو کیچڑ مین پھنسا دیکھتے ہین

اگر در سرای سعادت کس ست
اگر نیکبختی کے گھر مین کوئی آباد ہے یعنے نیکبخت ہے
ز گفتار سعدیش حرفے بس ست
تو سعدی کے قول سے ایک حرف بھی اوسکیواسطے کافی ہے

همینت بسند ست اگر بشنوی
اگر میرا کہا مانے تو یہی بہت ہے
اگر خار کارے سمن ندروی
کہ کانٹا بو کر چنبیلی نہ کاٹیگا

گفتار
قول

خبر دارے از خسروان عجم
تجھے عجم کے بادشاہون کی کچھ خبر ہے
که کردند بر زیر دستان ستم
جنہون نے کمزورون پر ظلم کیا

نه آن شوکت و پادشائی بماند
نہ وہ دبدبہ اور سلطنت باقی رہی
نه آن ظلم بر روستائی بماند
نہ غریبون پر وہ ظلم باقی رہا

خطا بین که بر دست ظالم برفت
جو خطا ظالم سے ہوئی ہے
جهان ماند و او با مظالم برفت
جہان باقی رہجاتا ہے وہ اوسی ظلم مین مرتا ہے

خنک روز محشر تنِ دادگر
قیامت کے روز عادل کا جسم آرام مین ہوگا
که در سایهٔ عرش دارد مقر
کیونکہ اوسکو عرش کے سایہ کے تلے جگہ ملے گی

بقومی که نیکی پسندد خدای
جن لوگونکی باتین خدا کو پسند ہوتی ہین یعنی اچھے ہین
دهد خسرو عادل نیک رای
دیتا ہے حاکم کو بھی عادل اور عقلمند کرتا ہے

چو خواهد که ویران شود عالمی
اور جب چاہتا ہے کہ عالم کو ویران کرے
کند ملک در پنجهٔ ظالمی
تو ملک پر ظالم کا اختیار دیتا ہے

سگالند ازو نیکمردان حذر
عقلمند اوس سے پرہیز کرتے ہین
که خشم خدایست بیدادگر
اسواسطے کہ ظالم بادشاہ گویا خدا کا غضب ہے

بزرگی ازو دان و منت شناس
عزت خدا کیطرف سے جان اور اوسکا شکر کر
که زائل شود نعمتِ ناسپاس
اسواسطے کہ ناشکر کی دولت مٹجاتی ہے

نه خود خوانده در کتاب مجید
تو نے قرآن مین کیا نہین پڑھا ہے
که در شکر نعمت بود بر مزید
کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے

اگر شکر کردی برین ملک و مال
اگر تو نے اس ملک و مال پر شکر ادا کیا
بمالی و ملکی رسی بے زوال
تو تجھے مال اور ملک بے زوال ملے گا

وگر جور در پادشائی کنی
اور اگر تو بادشاہی مین ظلم کرے گا
پس از پادشاہی گدائی کنی
تو بادشاہی کے بعد فقیری کرے گا یعنی برباد ہو جائیگا

حرامست بر پادشه خواب خوش
بادشاہ کو آرام ایسے وقت مین حرام ہے
چو باشد ضعیف از قوی بارکش
جب غریب کو زبردست سے تکلیف پہونچے

میازار عامی بیک خردله
خلق پر رائی برابر بھی ظلم نہ چاہیے
که سلطان شبانست و عامی گله
کہ بادشاہ مثل چرواہے کے ہے اور خلق گلہ کیطرح

چو پرخاش بینند و بیداد ازو
اگر اوسکی ذات سے جبر اور ظلم ہو
شبان نیست گرگست فریاد ازو
تو ایسا بادشاہ چرواہا نہین بلکہ بھیڑیا ہے اوسسے خدا کی پناہ

بد انجام رفت و بد اندیشه کرد
اوس بدی کرنے والے کا انجام بد ہوتا ہے
که با زیردستان جفا پیشه کرد
جو زیردستون پر ظلم پیشہ ہوتا ہے

نخواهی که نفرین کنند از پست
اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے بعد تجھے کوئی برا نہ کہے
نکو باش تا بد نگوید کست
تو نیک بنا رہ تا کہ تجھے کوئی بد نہ کہے

حکایت
قصہ

شنیدم که در مرز زمی از باختر
مین نے سنا ہے کہ شہر باختر مین
سپهدار گردنکش و پیلتن
صاحب فوج اور گھمنڈی اور زبردست
پدر بهر دو را سهمگین مرد یافت
باپ نے دونون کو وجیہ پایا
برفت آن زمین را دو قسمت نهاد
خود جاکر اوس ملک کو دو حصہ کیے
مبادا که بر یک دگر سر کشند
تاکہ ایسا نہو کہ آپسمین جھگڑا کرین
پدر بعد از آن روزگاری شمرد
باپ نے اوسکے تھوڑے دنونکے بعد
اجل بگسلاندش طناب امل
قضا نے اوسکی امید کی رسی کاٹ دی
مقرر شد آن مملکت بر دو شاه
وہ سلطنت دو بادشاہون پر مقرر ہو گئی
بحکم نظر در به افتاد خویش
اپنی اپنی عقل کے موافق اپنی اپنی تدبیر مین پڑے
یکے عدل تا نام نیکو برد
ایک نے عدل اختیار کیا تاکہ نیکنام ہو
یکی عاطفت سیرت خویش کرد
ایک نے سخاوت کی عادت ڈالی
بنا کرد و نان داد و لشکر نواخت
عمارت بنائی لنگر بانٹا لشکر آراستہ کیا
خزائن تهی کرد و پر کرد جیش
خزانہ خالی کیا اور لشکر آراستہ کیا
بگردون شدی بانگ شادی چو رعد
آسمان تک خوشی کی آواز رعد کیطرح بلند تھی

برادر دو بودند از یک پدر
ایک باپ کی اولاد دو بھائی تھے
نکو روی و دانا و شمشیر زن
خوبصورت اور عقلمند اور بہادر
طلبگار جولان و ناورد یافت
جولانگاہ اور میدان جنگ کے طالب رہتے
بهر یک پسر زان نصیبی بداد
ایک ایک لڑکے کو ایک ایک حصہ دیدیا
به پیکار شمشیر کین بر کشند
لڑنے کیواسطے فساد کی تلوارین کھینچین
بجان آفرین جان شیرین سپرد
جان پیدا کرنیوالیکو جان شیرین سپرد کی
وفاتش فرو بست دست عمل
موت نے اوسکا ہاتھ کام کرنے سے روک رکھا
که بیحد و مر بود گنج و سپاه
کیونکہ خزانہ اور فوج بے انتہا تھی
گرفتند هر یک یکی راه پیش
ہر ایک نے ایک راہ لی
یکی ظلم تا مال گرد آورد
ایک نے ظلم تاکہ خزانہ بھرے
درم داد و تیمار درویش کرد
درم دیے اور فقیر کی خاطر کی
شب از بهر درویش شبخانه ساخت
فقیرون کو رات کے ٹھہرنے کے واسطے گھر بنوا دیے
چنان کز خلایق بهنگام عیش
جیسے خلق عیش کے وقت مرفہ کرتی ہے
چو شیراز در عهد بوبکر سعد
جیسے شیراز ابوبکر سعد کیوقت مین

خدیو خردمند فرخ نهاد
بادشاہ عقلمند اور مبارک ذات ہی
حکایت شنو کودکِ نامجوے
نیک نام لڑکے کا ذکر سنو
ملازم بدلداری خاص و عام
خاص عام کی خاطرداری مین مستعد رہتا
دران ملک قارون برفتی دلیر
اوس ملک مین قارون بھی اچھی طرح پھرتا
نیامد بر ایام او بر دلے
اوسکے زمانہ مین کسیکے دل پر کھٹکا نہوا
سر آمد بتائید حق از سران
خدا کی مدد سے سب سردارون پر غالب ہوگیا
دگر خواست کافزون کند تخت و تاج
دوسرے بھائی نے چاہا سلطنت بڑھاوے
طمع کرد در مال بازارگان
سوداگرون کے مال پر طمع کی
نگویم که بدخواه درویش بود
مین نہین کہتا کہ فقیرونکا دشمن تھا
بامید بیشی نداد و نخورد
جمع کرنیکی امید پر نہ دیا نہ خود صرف کیا
که تا جمع کرد آن زر از گربزی
جمع کرتا رہا روپیہ دغا بازی سے
شنیدند بازارگانان خبر
سوداگرون نے یہ خبر سن لی
بریدند ازانجا خرید و فروخت
وہان کی خرید و فروخت موقوف کردی
چو اقبالش از دوستی سر بتافت
جب اقبال نے اوسکی دوستی چھوڑی

که شاخ امیدش برومند باد
کہ شاخ اوسکی امید کی بھلی پھلی رہے
پسندیده پی بود و فرخنده خوی
جسکا قدم مبارک اور عادت اچھی تھی
ثنا گوے حق بامدادان و شام
صبح سے شام تک خدا کا شکر کرتا
که شه داد گر بود و درویش سیر
کیونکہ بادشاہ عادل تھا اور فقیر آسودہ تھا
نگویم که خاری که برگ گلے
کانٹا اکیسا بلکہ پھول کا بھی
نهادند سر بر خطش سروران
اوسکی اطاعت مین سردارون نے سر جھکا لیا
بیفزود بر مرد دهقان خراج
کسانون پر مالگذاری بڑھا دی
بلا ریخت بر جان بیچارگان
اون بیچارون کی جان پر تکلیف دی
حقیقت که او دشمن خویش بود
بلکہ درحقیقت وہ اپنا ہی دشمن تھا
خردمند داند که ناخوب کرد
عقلمند جانتا ہی کہ اوسنے برا کیا
پراگنده شد لشکر از عاجزی
لشکر بھاگ گیا عاجز ہو کے
که ظلمت در بوم آن بی هنر
کہ اوس جاہل کے ملک مین ظلم ہوا تھا
زراعت نیامد رعیت بسوخت
کھیتی کرنا موقوف ہوا رعیت فاقوں سے مری
نباکام دشمن برو دست یافت
بدنصیبی سے دشمن بھی اوسپر غالب ہوگیا

شتیز فلک بیخ و بارش بکند — سم اسپ دشمن دیارش بکند

آسمان کی لڑائی نے اوسکو جڑ پھل سے کھود ڈالا — دشمن کے گھوڑونکے سم نے ملک کھود ڈالا

وفا در که جوید چو پیمان گسیخت — خراج از که خواهد چو دهقان گریخت

بد عہدی پر وفاداری کی کس سے امید ہی — جب کسان بھاگ گئے تو مالگذاری کون دیگا

چه نیکی طمع دارد آن بے صفا — که باشد دعای بدش در قفا

اوس نالائق کو کیا نیکی کی امید ہوگی — جسکے پیچھے بہت سی بد دعائیں ہوں

چو بختش نگون بود در کاف کن — نکرد آنچه نیکانش گفتند کن

روز ازل سے جو نصیب اوسکا اوندھا تھا — اسواسطے اوسنے نیکوں کا سمجھانا نمانا

چو گفتند نیکان بران نیکمرد — تو بر خور که بیداد گر بر نخورد

نیکوں نے اوس سے پہلے کیا کہا تھا — کہا تھا کہ تو پھل کھا کر کوئی ظالم پھل نہین پاتا

گمانش خطا بود و تدبیر سست — که در عدل بود آنچه در ظلم جست

اوسکا خیال اور تدبیر ناقص تھی — اسواسطے کہ جو بات وہ ظلم سے چاہتا تھا وہ عدل

ازین رسم بد ماند ازان نام نیک — بدان را نباشد سر انجام نیک

اس سے رسم بد اور اوسکا نام نیک رہ گیا — بدونکا انجام کبھی نیک نہین ہوتا

حکایت
قصہ

یکی بر سر شاخ و بن مے برید — خداوند بستان نگه کرد و دید

ایک شخص شاخ کے سرے پر بیٹھا اور اوسکی جڑ کاٹتا تھا — باغ کے مالک نے خیال کرکے دیکھا

بگفتا گر این مرد بد مے کند — نه با من که با نفس خود میکند

کہا یہ شخص برا کرتا ہے — میرے ساتھ نہین بلکہ اپنے ساتھ کرتا ہے

نصیحت نجاتست اگر بشنوی — ضعیفان میفگن به کتف قوی

نصیحت باعث نجات ہے اگر تو مانے — ضعیفوں کو زبردست بازو سے عاجز کر

که فردا بداور برد خسروی — گدائی که پیشت نیرزد جوی

کیونکہ کل قیامت مین خدا کے آگے اوسکی عزت مثل بادشاہ کے ہوگی — جو غریب تیرے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتا

چو خواهی که فردا بوی مهتری — مکن دشمن خویشتن کهتری

اگر تو چاہتا ہی کہ تجھے قیامت مین سرداری ملے — تو اپنے دشمن کو بھی ذلیل نہ کر

که چون بگذرد بر تو این سلطنت — بگیرد بکین آن گدا دامنت

کیونکہ جب تیری یہ سلطنت ... — وہ فقیر ...

مکن پنجه از ناتوانان بدار — که گر بفگنندت شوی شرمسار

کمزوروں کے پنجہ کرنے سے ہاتھ اوٹھا — کہ ہارنے پر شرمندگی ہوگی

که زشتست در چشم آزادگان — بیفتادن از دست افتادگان

اسواسطے کہ آزادوں کی آنکھ میں حقیر ہوتا ہی — کمزوروں سے ہار جانا

بزرگان روشندل نیکبخت — بفرزانگی تاج بردند و تخت

نیکبخت اور روشن دل بزرگوں نے — عقلمندی سے افسری اور سلطنت کی

بدنباله راستان کج مرو — وگر راست خواهی ز سعدی شنو

سیدھوں کے پیچھے ٹیڑھا نہ چل — اگر سچ سننا چاہے تو سعدی سے سن

صفت جمعیت اوقات درویش راضی

رضامندی فقیروں کی جمعیت اوقات کی تعریف

مگو جاهی از سلطنت بیش نیست — که ایمن تر از ملک درویش نیست

یہ نہ کہہ کہ سلطنت سے بڑھکر کوئی عزت نہیں — بلکہ فقیر کو جو حکومت اور اطمینان حاصل ہے وہ سب سے بڑھکے ہی

سبکبار مردم سبکتر روند — حق اینست صاحبدلان بشنوند

جو تعلقات دنیا کے بوجھ سے ہلکے ہیں وہ تیز رو ہیں — سچ یہی بات اوسکو صاحبدل خوب جانتے ہیں

تهیدست تشویش نانی خورد — ملک هم بقدر جهانی خورد

مفلس کو ایک روٹی کا غم ہوتا ہی — بادشاہ کو تمام جہان کی فکر ہوتی ہی

گدا را چو حاصل شود نان شام — چنان خوش بخسپد که سلطان شام

فقیر کو جب شام کا کھانا مل جاتا ہے — وہ اسطرح آرام سے سوتا ہی جیسے شام کا بادشاہ

غم و شادمانی بسر میرود — بمرگ این دو از سر بدر میرود

غم اور خوشی میں بسر ہو ہی رہتی ہی — مرنیکے بعد دونوں کا بوجھ سر سے اوتر جاتا ہی

چه آنرا که بر سر نهادند تاج — چه آنرا که بر گردن آمد خراج

چاہے وہ ہو جسکے سر پر تاج رکھا ہی — چاہے وہ ہو جسکی گردن پر مالگذاری کا بار لدا ہی

اگر سرفرازی بکیوان برست — وگر تنگدستی بزندان درست

چاہے کوئی سردار جسکے محل ہوں — چاہے کوئی مفلس جو قید ہو

در اندم کاجل بر سر هر دو تاخت — نمی شاید از یکدگر شان شناخت

جسوقت موت دونوں کو پامال کرتی ہی — پھر کسیکو اونمیں سے پہچان نہیں سکتے

حکایت

قصہ

شنیدم که یکبار در دجلۂ
میں نے سنا ہو کہ ایک بار دریا کے کنارے
سخن گفت با عابدے کلۂ
یہ بات فقیر سے کسی کھوپڑی نے کہی

که من فر فرماندهی داشتم
کہ مجھے شان حکومت حاصل تھی
بسر بر کلاه مهی داشتم
اور سر پر بادشاہی تاج تھا

سپهرم مدد کرد و نصرت وفاق
آسمان نے میری مدد اور فتح نے موافقت کی
گرفتم ببازوی دولت عراق
اقبال کی مدد سے میں نے ملک عراق فتح کیا

طمع کرده بودم که کرمان خورم
میں نے ارادہ کیا تھا کہ ملک کرمان فتح کروں
که ناگه بخوردند کرمان سرم
کہ یکایک کیڑوں نے میرا سر کھا لیا

بکن پنبۂ غفلت از گوش هوش
ہوشیار ہو کے کان کی روئی نکال
که از مردگان پندت آید بگوش
کیونکہ مردوں سے تجھکو نصیحت حاصل ہو

در معنی نکوکاری و بدکاری و عاقبت آن
بیان نیک اور بدکام اور اونکے انجام کا

نکوکار مردم نباشد بدش
نیک آدمی بدی نہیں کرتے
نورزد کسی بد که نیک آیدش
کوئی بدی نہیں کرتا جسکی ابتدا نیک ہے

شرانگیز هم در سر شر رود
فسادی فساد ہی میں برباد ہوتا ہے
چو کژدم که با خانه کمتر رود
جیسے بچھو بہت کم گھر تک پہونچتا ہے

اگر نفع کس در نهاد تو نیست
اگر تیری ذات سے کسیکو فائدہ نہو
چنین گوهر و سنگ خارا یکیست
تو تیرے پاس کے موتی پتھر کے برابر ہیں

غلط گفتم اے یار شایسته خوی
اے یار نیک خو میں بھول گیا
که نفع است در آهن و سنگ و روی
کیونکہ لوہے اور پتھر اور رانگے سے تو فائدہ ہے

چنین آدمی مرده به ننگ را
ایسے بے غیرت آدمی کا مرنا بہتر ہے
که بروی فضیلت بود سنگ را
جس پر پتھر کو فضیلت ہو

نه هر آدمی زاده از دد به است
ہر ایک انسان چارپایہ سے بہتر نہیں
که دد ز آدمی زادهٔ بد به است
بلکہ آدمی سے درندہ بہتر ہے

به است از دد انسان صاحب خرد
چارپایہ سے عقلمند آدمی بہتر ہے
نه انسان که در مردم افتد چو دد
نہ ایسا انسان کہ آدمیوں کے پیچھے درندوں کی طرح پڑے

چو انسان نداند بجز خورد و خواب
جو آدمی کھانے اور سونے کے سوا کچھ اور نہ جانے
کدامش فضیلت بود بر دواب
اوسکو چارپایہ سے کیا فضیلت ہوگی

سوار نگون بخت بے راہرو
سوار بدنصیب راہ چلنے والے سے
پیادہ برد زو برفتن گرو
پیادہ چلنے مین سبقت لیجائیگا

کسے دانۂ نیکمردی نکاشت
کسی نے نیکمردی کا بیج ایسا نہ بویا ہوگا
کزو خرمن کام دل برنداشت
کہ اوس سے دل کی مراد کے موافق کہریان نہ جمع کیا ہو

نہ ہرگز شنیدیم در عمر خویش
مین نے اپنی عمر مین کبھی نہین سنا ہی
کہ بدمرد را نیکے آمد بہ پیش
کہ بدآدمی کو نیک پھل ملا ہو

حکایت

قصہ

گریزے بچاہی درافتادہ بود
ایک پہلوان کنوئین مین گر پڑا تھا
کہ از ہول او شیر نر مادہ بود
جسکے خوف سے نر شیر مادہ معلوم ہوتا یعنے خوف سے بہادر

بداندیش مردم بجز بد ندید
بدآدمی کو بد کے سوا موں نہین ملتا
بیفتاد وعاجز تر از خود ندید
جب عاجز ہوتا ہی توکسیکو اپنے سے زیادہ عاجز نہین دیکھا

ہمہ شب ز فریاد و زاری نخفت
تمام رات فریاد اور رونے سے اوسے نیند نہ آئی
یکے بر سرش کوفت سنگی و گفت
ایک شخص نے اوسکے سر پر ایک پتھر مارکے کہا

تو ہرگز رسیدی بفریاد کس
تو نے بھی کسیکی فریادرسی کی تھی
کہ میخواہی امروز فریادرس
جو آج فریادرسی چاہتا ہے

ہمہ تخم نامردمے کاشتی
بہت تو نے نامردی کا بیج بویا
ببین لاجرم برکہ برداشتی
دیکھ آخر تجھے کیسا پھل ملا

کہ بر جان ریشت نہد مرہمی
کون تیری گھائل جان پر مرہم لگائے
کہ دلہا ز ریشت بنالد ہمے
کیونکہ بہت سے دل گھائل تیرے سبب سے روتے ہین

تو ما را ہمین چاہ کندے براہ
تو نے ہمارے واسطے راہ مین کنوان کھودا
بسر لاجرم درفتادے بچاہ
دیکھ آخر کو تو ہی سر کے بل کنوئین مین گرا

دو کس چہ کنند از پے خاص و عام
دو آدمی خاص و عام کیواسطے کنوان کھودتے ہین
یکی نیک محضر دگر زشت نام
ایک نیکو دوسرا بدنام

یکی تا کند تشنہ را تازہ حلق
ایک اس ارادہ سے تاکہ پیاسے پانی پیبین
دگر تا بہ گردن درافتند خلق
دوسرا اسواسطے کہ خلق اوندھے منہ گرے

اگر بد کنے چشم نیکے مدار
بدی کرکے امید نیکی کی نہ کر
کہ ہرگز نیارد گز انگور بار
کیونکہ جھاؤ مین کبھی انگور نہین پھلتے

نه پندارم ای در خزان کشته جو
مجھے یقین نہیں آتا کہ جسنے خزاں میں جو بویا ہوں

که گندم ستانی بوقت درو
وہ کاٹنے کے وقت کیونکر گیہوں کاٹے گا

درخت زقوم ار بجان پروری
تھوہڑ کا درخت جو خوشی سے لگائے

مپندار هرگز کزو بر خوری
ہرگز امید نکر کہ اوسکا پھل کھانیوں آئیگا

رطب ناورد چوب خرزهره بار
چھوہارے میں کنیر کا پھل کبھی نہ لگیگا

چه تخم افگنی بر همان چشم دار
جیسا بیج بویا ہے ویسا ہی پھل کی امید رکھ

حکایت
قصہ

حکایت کنند از یکی نیکمرد
ایک نیک مرد کا ذکر ہے

که اکرام حجاج یوسف نکرد
اوسنے حجاج ابن یوسف کی تعظیم نہیں کی

بسرهنگ دیوان نگه کرد تیز
جلاد کیطرف بادشاہ نے غصہ سے دیکھا

که نطعش بینداز و خونش بریز
کہ نطع بچھاکے اوسکی گردن مارے

چو حجت نماند جفاجوی را
جب ظالم جواب میں بند ہو جاتا ہے

به پرخاش در هم کشد روی را
تو غصہ سے لڑنے کیو اسطے مستعد ہوتا ہے

بخندید و بگریست مرد خدای
وہ مرد خدا ہنسا اور رویا

عجب داشت سنگین دل تیره رای
تو وہ سخت دل بد عقل تعجب میں ہوا

چو دیدش که خندید و دیگر گریست
جب دیکھا کہ وہ ہنسا پھر رویا

بپرسید کین خنده و گریه چیست
تو پوچھا کہ اس ہنسی اور رونے کا کیا سبب ہے

بگفتا همی گریم از روزگار
کہا میں زمانہ کی گردش سے روتا ہوں

که طفلان بیچاره دارم چهار
کہ میرے چار لڑکے بے وارث ہیں

همی خندم از لطف یزدان پاک
خدا ے پاک کے فضل سے اسواسطے ہنستا ہوں

که مظلوم رفتم نه ظالم بخاک
کہ میں مظلوم خاک میں جاتا ہوں نہ ظالم

یکی گفتش ای نامور شهریار
ایک شخص نے اوس سے کہا ای نامور بادشاہ

مکن دست ازین پیر دهقان بدار
اسے نمار اس بڈھے کسان سے ہاتھ اوٹھا

که خلقی بدو تکیه دارند و پشت
کہ ایک خلق کو اسپر امید اور بھروسہ ہے

روا نیست خلقی بیکبار کشت
خلق کو ایکبارگی مارنا اچھا نہیں

بزرگی و عفو و کرم پیشه کن
بزرگی اور بخشش اور سخاوت پیشہ کر

ز خردان اطفالش اندیشه کن
اور اوسکے چھوٹے چھوٹے بچوں سے خوف کھا

نگر دشمن خاندان خودے
بیشک تو اپنے ہی خاندان کا دشمن ہے
کہ بر خاندانہا پسندی بدی
جو اور خاندانو نپر بدی پسند کرتا ہے

مپندار وو لہا بداغ تو ریش
جبکہ بہت سے دل تیرے تکلیف دینے سے رنجیدہ ہیں تو نہ سمجھ
کہ روز پسین آیدت خیر پیش
کہ قیامت کے دن تجھکو اسکے عوض نیکی ملیگی

نخفت ست مظلوم از آہش بترس
مظلوم ظلم کی ایذا سے نہیں سویا اوسکی آہ سے ڈر
ز دود دل صبحگاہش بترس
اور صبح کے وقت کے آہ گرم سے بھی ڈر

نترسی کہ پاک اندرونے شبی
تو نہیں ڈرتا ہے کہ اگر کوئی صاف دل
بر آرد ز سوز جگر یا ربے
دلسے رو کر یا خدا کرے تو وہ فوراً منظور و مقبول ہو گی

بسو داچنان بروی افشاند دست
غصہ سے ایسا اوسکو بند کیا
کہ حجاج را دست حجت ببست
کہ حجاج کی حجت کا ہاتھ بیکار ہو گیا یعنی آخر میں عاجز ہو گیا

نہ ابلیس بد کرد و نیکے ندید
کیا شیطان نے برا نہیں کیا جسکے عوض نیکی نصیب ہوئی
بر پاک نآید ز تخم پلید
برے تخم سے اچھا پھل کبھی نہیں پھلتا

مدر پردہ کس بہنگام جنگ
مقابلہ پر کسیکا عیب نہ ظاہر کر
کہ باشند ترا نیز در پردہ ننگ
کہ شاید تیرا بھی کوئی عیب پوشیدہ ہو

مزن بانگ بر شیر مردان درشت
بہادر مردوں کو کبھی نہ للکار اگر
چو باکودکان برنیائی بمشت
جب لڑکو نسے گھونسا لڑ نہیں نہیں جیت سکتا

شنیدم کہ نشنید و خونش بریخت
میں نے سنا ہے کہ نہیں مانا اور اوسے قتل کیا
ز فرمان داور کہ داند گریخت
قضا سے کون بھاگ سکتا ہے

بزرگی در آن فکرت آنشب بخفت
وہ بزرگ اوسی فکر میں رات کو سویا
بخواب اندرونش بدید و درویش گفت
خواب میں اوسنے فقیر کو دیکھا یہ کہتے ہوئے

دمی بیش بر من سیاست نراند
ایک گھڑی سے زیادہ مجھپر حکومت نکر سکا
عقوبت برو تا قیامت بماند
مگر اسکا عذاب اوسپر ہمیشہ رہیگا

حکایت
قصہ

یکے پند میداد فرزند را
ایک شخص اپنے لڑکے کو نصیحت کرتا تھا
نگہدار پند خردمند را
عقلمندوں کی نصیحت یاد رکھ

مکن جور بر خردگان ای پسر
اے لڑکے عاجزوں پر ظلم نہ کیا کر
کہ یک روزت افتد بزرگی بسر
نہیں تو ایکروز تیری بزرگی جاتی رہیگی

نمی ترسی ای کودک کم خرد
اے لڑکے بیوقوف تو ڈرتا نہین

کہ روزی پلنگیت برہم درد
کہ ایک روز تجھے چیتا مار ڈالیگا

بخردی درم زور سرپنجہ بود
بچپن مین مجھے پنجہ لڑانیکی خوب طاقت تھی

دل زیر دستان ز من رنجہ بود
کمزور مجھسے ہمیشہ رنجیدہ رہتے تھے

بخوردم یکی مشت زور آوران
ایک زبردست کا گھونسا مینے کھایا

نکردم دگر زور بر لاغران
پھر کمزوروں پر کبھی زور نہ کیا

گفتار
قول

الا تا بغفلت نخسپی کہ نوم
خبردار غفلت سے نہ سو کیونکہ

حرامست بر چشم سالار قوم
سردار کو غفلت حرام ہے

غم زیر دستان بخور زینہار
زیردستون کی تکلیف کا خیال رکھ

بترس از زبردستی روزگار
زمانہ کے غلبہ سے ڈرتا رہ

نصیحت کہ خالی بود از غرض
جو نصیحت غرض سے خالی ہو

چو داروی تلخ ست دفع مرض
کڑوی دوا کیطرح مرض دفع کرلیتی ہے

حکایت در ہمین معنی
ذکر اسی بیان مین

یکی را حکایت کنند از ملوک
ایک بادشاہ کا حال یون بیان کرتے ہین

کہ بیماری رشتہ کرد شش چو دوک
کہ رشتہ یعنے نارو کی بیماری نے اوسکو تکلے کیطرح دبلا کیا تھا

چنانش در انداخت ضعف جسد
جسم کی کمزوری نے ایسا کر دیا تھا

کہ می برد بر زیردستان حسد
کہ کمزوروں پر بھی اوسکو رشک آتا تھا

کہ شاہ ار چہ بر عرصہ نام آورست
کیونکہ بادشاہ اگر بساط پر حاکم ہے

چو ضعف آمد از بیدقی کمترست
مگر حالت مجبوری اور دبلی بازی مین پیادہ سے بھی کم ہے

ندیمی زمین ملک بوسہ داد
ایک مصاحب آداب بجالایا

کہ عمر خداوند جاوید باد
اور دعا دی کہ ملک حضور کا ہمیشہ قائم رہے

درین شہر مردی مبارک دمست
اس شہر مین ایک فقیر ایسا مستجاب الدعوات ہے

کہ از پارسایان چنو کمترست
کہ فقیر دنیا مین ویسے کم ہوتے ہین

نبردند پیشش مہمات کس
کوئی اوسکے سامنے اپنی حاجت نہ لے گیا

کہ مقصود حاصل نشد در نفس
جسکا مطلب دم بھر مین حاصل نہ ہو

بخوان تا بخوانند دعائے برین
اوسے بلا تاکہ وہ اس بیماری کیواسطے دعا کرے
بفرمود تا مهتران خدم
بادشاہ نے حکم دیا تو خادم سردار دوڑے
بگفتا دعائی کن اے ہوشمند
کہا اے عقلمند میرے واسطے دعا کر
شنید این سخن پیر خم بودہ پشت
جب اوس کبڑے بڈھے نے یہ بات سنی
کہ حق مهربانست بر دادگر
کہ خدا عادل پر مہربان ہوتا ہے
دعای منت کی شود سودمند
میری دعا کب فائدہ کریگی
تو نا کردہ بر خلق بخشایشے
جب تو نے خلق کو آرام سے نہین رکھا
ببایدت عذر خطا خواستن
پہلے گناہوں سے توبہ چاہیے
کجا دست گیرد دعائے ویت
اوسکی دعا کب تیری مددگار ہو گی
شنید این سخن شہریار عجم
جب عجم کے بادشاہ نے یہ بات سنی
برنجید و پس با دل خویش گفت
رنجیدہ ہوا اور پھر اپنے دل مین کہا
بفرمود تا ہر کہ در بند بود
حکم دیا تاکہ جو لوگ قید تھے
جهاندیدہ بعد از دو رکعت نماز
جہاندیدہ فقیر نے دو رکعت نماز کے بعد
کہ ای بر فرازندۂ آسمان
کہ اے آسمان بلند کرنیوالے

کہ رحمت رسد ز آسمان بر زمین
تاکہ خدا کی رحمت آسمان سے زمین پر نازل ہو
بخوانند پیر مبارک قدم
اوس مبارک قدم کو بلایا
کہ در رشتہ چون سوزنم پای بند
کہ بیماری رشتہ مین سوئی کیطرح گرفتار ہوا ہون
بہ تندی بر آورد بانگ درشت
خفا ہوکے زور سے کہا
ببخشای و بخشایش حق نگر
تو خلق پر بخشش کر پھر خدا کے رحم کا تماشا دیکھ
اسیران مظلوم در چاہ و بند
جبکہ بیگناہ کنوے مین قید بد دعا کرتے ہین
کجا بینی از دولت آسایشے
تو دولت کا آرام تجھے کہان نصیب ہوگا
پس از شیخ صالح دعا خواستن
بعد اوسکے بڈھے نیکبخت سے دعا کی تمنا کر
دعای ستمدیدگان در پیت
جبکہ مظلوموں کی بد دعا تیرے پیچھے ہے
ز خشم و خجالت بر آمد بہم
غصہ اور شرمندگی سے بیتاب ہوگیا
چہ رنجم حقست اینکہ درویش گفت
خفگی بیکار ہے ٹھیک یہی بات ہے جو فقیر نے کہی
بفرمانش آزاد کردند زود
اوسکے حکم سے اوسیوقت رہا کیے گئے
بداور برآورد دست نیاز
خدا کی طرف دعا کیواسطے ہاتھ اوٹھایا
بجنگش گرفتی بصلحش بمان
بسبب نافرمانی کے تو نے اوسکو گرفتار کیا اوسے چھوڑ دے

ولی همچنان بر دعا داشت دست | که رنجور افتاده برپای جست

پر اوسیطرح دعا کا ہاتھ اٹھائے ہوئے تھا | کہ پڑا ہوا بیمار اٹھ کھڑا ہوا

تو گفتی ز شادی بخواهد پرید | چو طاؤس چون رشته بر پا ندید

مارے خوشی کے گویا اوڑنے کا ارادہ رکھتا تھا | مور کی طرح سے جبکہ اوسنے اپنے پیرمین بیماری رشتہ نہ دیکھی

بفرمود گنجینه و گوهرش | نشاندند در پای و زیر سرش

بادشاہ نے حکم دیا کہ خزانہ اوسکے موتی | نثار کرین اوسکے سر اور پیر پر سے

از آن جمله دامن بیفشاند و گفت | حق از بهر باطل نشاید نهفت

ان سبھون کو اوسنے دامن سے پھینک دیا اور کہا | سچی بات غیر شاد سے پوشیدہ نکرنا چاہیے

مرو با سر رشته بار دگر | مبادا که دیگر کند رشته سر

اب رشتہ کی راہ پر کبھی نہ چلنا یعنے ظلم نہ کرنا | ایسا نہو کہ پھر بیماری رشتہ پیدا ہوجاے

چو باری فتادی نگهدار پای | که یکبار دیگر نلغزد ز جای

جب ایکبار گر چکا تو چال رکھنا چاہیے | کہ دوسری بار پھر پیر نہ پھسل جاے

ز سعدی شنو کاین سخن راست است | نه هر باری افتاده برخاستست

سعدی سے سن لے کہ یہ بات ٹھیک ہے | گرا ہوا ہر بار نہین اوٹھ سکتا ہے

گفتار
قول

جهان ای پسر ملک جاوید نیست | ز دنیا وفاداری امید نیست

اے لڑکے جہان ہمیشہ رہنے کے واسطے | اور ہمیشہ دنیا سے وفاداری کی امید نہین

نه بر باد رفتی سحرگاه و شام | سریر سلیمان علیه السلام

کیا صبح اور شام ہوا پر نہین اوڑتا تھا | تخت حضرت سلیمان کا اوپر سلام

بآخر ندیدی که بر باد رفت | خنک آنکه با دانش و داد رفت

آخر اوسکو نہین دیکھا کہ برباد ہوگیا | کیا اچھا وہ شخص ہے جو عدل اور انصاف کے ساتھ گذرا

کسی زین میان گوی دولت ربود | که در بند آسایش خلق بود

انمین سے اوسکو سبقت حاصل ہوئی | جو خلق کے آرام کی فکر مین رہا

بکار آمد آنها که برداشتند | نه گرد آوریدند و بگذاشتند

کام آیا اون لوگون کے جو خرچ کر گئے | نہ جنھون نے جمع کیا اور چھوڑ گئے

حکایت
قصہ

برِ مردِ هشیار دنیا خس ست | که هر مدتی جای دیگر کس ست

دانا کے سامنے دنیا مثل گھاس کے ہے | کہ ہر وقت اور لوگون کی جگہ ہے

حکایت

نقل

چنین گفت شوریدهٔ در عجم | بکسری که ای وارثِ ملکِ جم

ایک دیوانہ نے عجم مین یہ بات | نوشیروان سے کہی کہ اے ملک جمشید کے مالک

اگر ملک بر جم بماندی و بخت | ترا چون میسر شدی تاج و تخت

اگر ملک اور نصیب جمشید ہی کے حصہ مین رہتا | تجھے یہ تاج اور تخت کیونکر نصیب ہوتا

اگر گنج قارون بدست آوری | نماند مگر آنچه بخشی برے

اگر قارون کا خزانہ بھی ملجا دے | تو جو کچھ بخشدے گا کھلا اوسکے سوا تیرے ساتھ نہ رہیگا

حکایت

نقل

چو الپ ارسلان جان بجان بخش داد | پسر تاج شاهی بسر برنهاد

جب الپ ارسلان نے جان دینے والے کو جان دیدی (یعنی مرگیا) | لڑکے نے تاج شاہی اپنے سر پر رکھا

بتربت سپردندش از تاجگاه | نه جای نشستن نه آماجگاه

تختگاہ سے قبر مین اوسکو دفن کردیا | جہان نہ اوسکے بیٹھنے نہ نشانہ لگانے کی جگہ تھی

چنین گفت دیوانهٔ هوشیار | چو دیدش پسر روز دیگر سوار

ایک دیوانہ ہوشیار نے یہ بات کہی | جب دوسرے دن اوسکے لڑکے کو سوار دیکھا

زهی ملک و دوران سر در نشیب | پدر رفت و پای پسر در رکیب

واہ کیا ملک اور زمانہ ہی جسکا سر اوندھا ہی | باپ سر الٹا لڑکے کا پیر رکاب مین

چنین ست گردیدنِ روزگار | سبک سیر بد عهد ناپایدار

زمانہ کی گردش ایسی | جلد پھرنیوالی اور بیوفا ہی جسکو قیام نہین

چو دیرینه روزی سرآورده عهد | جوان دولتی سر بر آرد ز مهد

جب کسی پرانے بڈھے کا زمانہ آخر ہوا | اوسکی جگہ ایک جوان دولت پالنے سے نکل آیا

منه بر جهان دل که بیگانه ایست | چو مطرب که هر روز در خانه ایست

جہان پر دل نہ لگا کہ بیگانہ ہے | جیسا گانیوالا کہ ہر روز ایک نئے گھر مین جاتا ہی

نه لائق بود عیش با دلبری | که هر بامدادش بود شوهری

اوس دلبر کے ساتھ عیش اچھا نہین | جسکا ہمیشہ صبح کو نیا خاوند ہو جاتا ہے

نکوئی کن امسال چون ده تراست
اگلی برس جب گاؤں تیرا قبضہ ہے تو نیکی کر لے
که سال دگر دیگری دهخداست
کہ آئندہ سال اوس گاؤں کا کوئی اور مالک ہوگا

حکایت

بزرگی جفا پیشه در حد غور
ایک بادشاہ ظالم سرحد غور میں
گرفتی خر روستائی بزور
دہقانوں کے گدھے زبردستی چھین لیتا

خران زیر بار گران بی علف
دہقان کا گدھا بوجھ میں لدا ہوا بھوک سے
بروزی دو مسکین شدندی تلف
ایک دن میں دو غریب مرجاتے

چو منعم کند سفله را روزگار
جب کمینہ کو زمانہ مالدار کرتا ہے
نهد بر دل تنگ درویش بار
تو وہ فقیر ونکے پریشان دلکو اور پریشان کرتا ہے

چو بام بلندش بود خود پرست
جب وس مغرور کا کوٹھا بلند ہوتا ہے
کند بول و خاشاک بر بام پست
تو پیشاب اور پاخانہ نیچے کے کوٹھوں پر پھینکتا ہے

شنیدم که باری بعزم شکار
مین نے سنا کہ ایک بار شکار کیواسطے
برون رفت بیدادگر شهریار
وہ ظالم بادشاہ شہر کے باہر گیا

پیاپی بدنبال صیدی براند
ایک شکار کے پیچھے گھوڑا دوڑایا
شبش در گرفت از حشم دور ماند
رات ہو گئی لشکر سے چھوٹ گیا

بتنها ندانست روی و رهی
تنہائی کے سبب سے راستہ نہ ملا
بینداخت ناکام شب در دهی
مجبوری سے رات کو ایک گاؤں مین ٹھہر گیا

خری دید پوینده و کارگر
ایک گدھا دیکھا تیز قدم اور مضبوط
توانا و زور آور و بار بر
تیار سکت دار بوجھ اوٹھانیوالا

یکی مرد گرد استخوانی بدست
ایک مرد قوم کرد کا ایک ڈنڈا لیے ہوے
چنان میزدش کاستخوان میشکست
اوسکو ایسا مارتا تھا کہ ہڈیان ٹوٹتی تھین

شهنشه بر آشفت و گفت ای جوان
بادشاہ نے پریشان ہوکے کہا کہ اے جوان
ز حد رفت جورت برین بی زبان
اس بے زبان پر تیرا ظلم بے انتہا ہوا

چو زور آوری خود نمائی مکن
اگر تو زبردست ہے تو اپنی طاقت نہ جتا
بر افتاده زور آزمائی مکن
گرے ہوئے پر زور نہ آزما

پسندش نیامد فرومایه قول
اوسکو یہ بیہودہ بات پسند نہ آئی
یکی بانگ بر پادشه زد بهول
بادشاہ کو ڈپٹنے زور سے للکارا

کہ بیہودہ نگرفتم این کار پیش
کہ مین بیفائدہ یہ کام نہین کرتا

بسا کس کہ پیش تو معذور نیست
بہت آدمی جنکا عذر تیری سمجھہ مین قبول ہونیکے لائق نہین

ملک را ازو رشت آمد از وی خطاب
بادشاہ کو اوسکی بات ناگوار ہوئی

کہ پندارم از عقل بیگانہ
کیونکہ مین جانتا ہون تو بیوقوف ہی

بخندید کای ترک نادان خموش
اوسنے ہنسکر کہا اے نادان سپاہی چپ رہ

نہ دیوانہ خواند کس او را نہ مست
اونکو تو نہ کسی نے مست کہا نہ دیوانہ

جہان جوی گفت ای ستمگارہ مرد
بادشاہ نے کہا اے مرد ظالم

دران بحر مردی جفا پیشہ بود
اوس دریا مین ایک مرد ظالم تھا

جزائر ز کردار او پر خروش
جزیرون کے لوگ اوسکے ظلم سے نالان

پس آن را ز بہر مصالح شکست
پس اون کشتیونکو خضر نے اس مصلحت سے توڑ ڈالا

شکستہ متاعی کہ در حرز تست
ٹوٹا پھوٹا مال اپنے قبضہ مین

بخندید دہقان روشن ضمیر
اوس دہقان عقلمند نے ہنسکر کہا

نہ از جہل مے بشکنم پای خر
مین گدھے کی ٹانگ جہالت کے سبب نہین توڑتا

خر این جا بگہ لنگ و تیمار کش
گدھا یہان لنگڑا اور غمگین

برو چون ندانی ببین کار خویش
اگر تو اس مصلحت کو نہین سمجھتا تو اپنا کام کر

چو وا بینی از مصلحت دور نیست
اگر خیال کرو وہ بھی مصلحت سے خالی نہین ہوتا

بگفتا بیا تا چہ بینی صواب
کہا بتا اسمین کیا مصلحت ہے

نہ مستی ہمانا کہ دیوانہ
مست نہین ہے تو دیوانہ ضرور ہی

مگر حال خضرت نیامد بگوش
شاید تو نے خضر کا حال نہین سنا

چرا کشتی ناتوانان شکست
کسواسطے انہون نے یتیمون کی کشتی توڑ ڈالی

چہ دانی کہ خضر آن برای چہ کرد
کیا تجھے معلوم ہی کہ خضر نے وہ کسواسطے کیا

کہ دلہا ازو بحر اندیشہ بود
کہ بہت لوگ اوسکے سبب سے پریشان تھے

جہانی ز دستش ز دریا بجوش
تمام عالم اوسکے ہاتھ سے دریا کیطرح جوش مین تھا

کہ سالار ظالم نگیرد بدست
کہ بیکار سمجھکر وہ حاکم ظالم چھین نہ لے

ازان بہ کہ در دست دشمن درست
دشمن کے قبضہ مین درست ہونیسے بہتر ہے

کہ پیش حق بدست منست ای امیر
کہ اے سردار اب حق بجانب میری ہون

کہ از جور سلطان بیدادگر
بلکہ ظالم بادشاہ کے ظلم سے

ازان بہ کہ پیش ملک بارکش
بادشاہ کے یہان بوجھ لادنیسے بہتر ہی

تو آنرا نه گوئی که کشتی گرفت
تو نے اوسی کچھ نہین کہا جسنے کشتیان پکڑ لی تھین
که چون تا ابد نام زشتی گرفت
کیونکہ قیامت تک وہ بدنام رہیگا

تفو بر چنان ملک و دولت که راند
تھوک ہے ایسے ملک اور حکومت پر
که شنعت برو تا قیامت بماند
کیونکہ لعنت اوسپر قیامت تک رہیگی

ستمگر جفا بر تن خویش کرد
ظالم نے اپنے اوپر ظلم کیا
نه بر زیر دستان درویش کرد
نہ غریبون اور محتاجون پر

که فردا دران محفل نام و ننگ
کہ کل کو اوس محفل مین جہان عیب ظاہر ہونگے
بگیرد گریبان و ریشش بچنگ
اوسکا گریبان اور داڑھی پکڑی جائیگی

نهد بار اوزار بر گردنش
اوس غریب کی گناہون کا بوجھ اوسکی گردن پر ہوگا
نیارد سر از عار بر کردنش
جو شرم سے سر بھی نہ اوٹھا سکیگا

گرفتم که خر بارش اکنون کشد
مینے مانا کہ آج گدھا اوسکا بوجھ اوٹھاتا ہے
دران روز بار خران چون کشد
قیامت مین گدھون کا بوجھ وہ کیونکر اوٹھا سکیگا

گر انصاف پرسی بد اختر کسست
اگر سچ پوچھو تو وہ شخص بدنصیب ہے
که در راحتش رنج دیگر کسست
جسکے آرام مین لوگون کو تکلیف ہے

همین پنج روزش تنعم بود
صرف پانچ ہی روز اوسکو خوشی حاصل رہیگی
که شادیش در رنج مردم بود
جسکی خوشی مین لوگون کو تکلیف ہوگی

اگر بر نخیزد به آن مرده دل
اگر وہ مردہ دل کبھی سوکے نہ اوٹھے
که خسپند از و مردم آزرده دل
جس سے خلق رنجیدہ سوتی ہو

شه این جمله بشنید چیزی نگفت
بادشاہ نے یہ سب سنا اور کچھ نہ کہا
به بست اسپ و سر بر زمین بنهفت
گھوڑا باندھ دیا اور سر زمین پر رکھکے لیٹا

همه شب ز بیداری اختر شمرد
تمام رات جاگا اور ستارے گنا کیا
ز سودا و اندیشه خوابش نبرد
غصہ اور خوف سے نیند نہ آئی

چو آواز مرغ سحر گوش کرد
جب مرغ سحر کی آواز سنی
پریشانی شب فراموش کرد
رات کی پریشانی بھول گیا

سواران همه شب بزک تاختند
سوار تمام رات چہار طرف پھرا کیے
سحرگه پی اسپ بشناختند
صبح کو گھوڑے کے قدم پہچانے

بران عرصه بر اسپ دیدند شاه
اتنے مین اوس میدان مین بادشاہ کو دیکھا
پیاده دویدند یکسر سپاه
تمام سپاہ ننگے پاؤن دوڑ پڑی

[illegible]

بخدمت نہادند سر بر زمین
سلام کے واسطے سر جھکایا
بزرگان نشستند و خوان خواستند
امیر اور مصاحب بیٹھے اور دسترخوان بچھایا
چو شور طرب در نہاد آمدش
جب خوشی و بحالی اوسکے دل مین آئی
بفرمود جستند و بستند سخت
حکم کیا تاکہ ڈھونڈھکے سخت باندھین
سیہ دل برآہیخت شمشیر تیز
جلاد بیسر جسم نے تیز تلوار کھینچ لی
شمرد آندم از زندگی آخرش
وہ گھڑی اسنے اپنی زندگی کا آخروقت سمجھا
نہ بینی کہ چون کارد بر سر بود
نہین دیکھتا ہی کہ جب چھری سر پر چلتی ہی
چو دانست کز خصم نتوان گریخت
جب دیکھا کہ بھاگ کے دشمن سے بچ نہین سکتا
سر ناامیدی برآورد و گفت
ناامیدی سے سر اوٹھایا اور کہا
ز نامہربانی کہ در دور تست
جو بیرحمی تیرے زمانے مین ہے
نہ من گردم از دست جورت نفیر
صرف مین ہی تیرے ظلم سے نفرت نہین کی
عجب گر ز منت بر دل آمد درشت
تعجب ہی کہ میری بات تجھے سخت معلوم ہوئی
وگر سخت آمد نکوہش ز من
اور اگر میری ملامت تجھے بری معلوم ہوئی
ترا چارہ از ظلم برگشتن است
ظلم چھوڑ دینا تیرا علاج ہی

چو دریا شد از موج لشکر زمین
زمین مثل دریا کی فوج کے موج سے معلوم ہوتی تھی
بخوردند و مجلس بیاراستند
کھانا کھایا اور محفل آراستہ کی
ز دہقان دوشینہ یاد آمدش
رات کا حال دہقان کا اوسکو یاد آیا
بخواری فگندند در پای تخت
ذلت کے ساتھ تخت کے سامنے کھڑا کرین
ندانست بیچارہ روی گریز
پھر اوس بیچارہ کو بچنے کی کوئی تدبیر نسوجھی
بگفت آنچہ گردید در خاطرش
کہا جو کچھ اوسکے دل مین آیا
قلم را زبانش روان تر بود
قلم کی زبان اور تیز ہو جاتی ہی
بہ بیباکی او تیر ترکش بریخت
نڈر ہو کے ترکش کے تیر خالی کیے یعنے جو دل مین آیا کہا
شب گور در دہ محالست خفت
جسکو قبر مین سونا ہوا اوسدن گانوین نہین سوسکتا ہی
ہمہ عالم آوازۂ جور تست
تمام عالم مین تیرے ظلم کا شہرہ ہی
کہ خلقی ز خلقی بیکی گشتہ گیر
بلکہ ساری خلق کو تجھسے نفرت ہی اسکو مارڈال سمجھ لیا
بکش گر توانی ہمہ خلق گشت
اگر مار سکتا ہی تو دنیا بھر کو مار ڈال
بانصاف بیخ نکوہش بکن
انصاف کے بنیاد ملامت کیون نہین کھود ڈالتا
نہ بیچارۂ بیگنہ کشتن است
نہ کسی بیچارہ بے گناہ کو قتل کرنا

چو بیداد کردی توقع مدار
جب تونے ظلم کیا تو امید وار نہو
که نامت بنیکی رود در دیار
کہ تیرا نام نیک دنیا مین مشہور ہوگا

ندانم که چون خسپدت دیدگان
مین نہین سمجھتا کہ تجھے کیونکر نیند آتی ہی
نخفته ز دستت ستمدیدگان
جب تیرے ظلم کے سبب سے مظلوم سونہین سکتے

بدان کی ستوده شود پادشاه
اس بات سے کب بادشاہ کی تعریف ہوگی
که خلقش ستایند در بارگاه
جبکہ لوگ صرف سامنے اوسکے تعریف کرین

چه سود آفرین بر سر انجمن
محفل مین تعریف ہونے سے کیا فائدہ ہی
پس چرخه نفرین کنان پیرزن
جبکہ چرخہ پھیرا کر بڑھیان لعنت کرتی ہین

گرفت این سخن شاه ظالم بگوش
جب بادشاہ ظالم نے یہ باتین سنین
ز مستی غفلت آمد بہوش
غفلت کے نشے سے ہوش مین آیا

دران ده که طالع نمودش بهی
جس گانون مین اوسکی قسمت کا ستارہ خوبی کرچکا
دهی را بجمشید فرماندهی
وہان کی حکومت اوسنے دہقان کو دیدی

بیاموزی از عالمان عقل و خوی
بیشک عالم عقل اور عادت سکھاتے ہین
نه چندانکه از جاهل عیب جوی
مگر ایسا نہین جیسے جاہل عیب جو بتاتے ہین

ز دشمن شنو سیرت خود که دوست
دشمن سے اپنی عادتون کا حال پوچھ لے
هر انچه از تو آید بچشمش نکوست
کیونکہ دوست کو تیرے سب باتین پسند ہونگی

ستایش سرایان نه یار تو اند
تعریف کرنیوالے تیرے دوست نہین ہین
ملامت کنان دوستدار تو اند
بلکہ ملامت کرنیوالے تیرے دوست ہین

ترشروی بهتر کند سرزنش
بد خلق خوب ملامت کریگا
که یاران خوش طبع شیرین منش
نہ کہ مصاحب مسخرے اور دل لگی باز

ازین به نصیحت نگوید کست
اس سے بہتر کوئی تجھے نصیحت نہ کریگا
وگر عاقلی یک اشارت بست
اگر تو عقلمند ہے تو تجھے ایک اشارہ کافی ہی

حکایت

قصہ

چو دور خلافت بمامون رسید
جب سلطنت کا زمانہ مامون رشید تک پہونچا
یکی ماه پیکر کنیزک خرید
ایک چاند سی صورت لونڈی مول لی

بچهر آفتابی به تن گلبنی
چہرہ آفتاب سا بدن گلاب سا
بعقل خردمند بازی کنی
عقلمند کے عقل کی فریب دینیوالی

بخون عزیزان فرو برده چنگ
ستمدری نہین تھی بلکہ عاشقون کے خون مین پنجہ ڈبوکر
برابر دوی عابد فریبش خضاب
اوسکی ابرو کے برابر فریب ہو وے خضاب
بشب خلوت آن لعبت حورزاد
تنہائی کی رات کو اوس معشوق حور کے لئے
گرفت آتش خشم در وی عظیم
بادشاہ کے بدن مین غصہ کی آگ خوب بھڑکی
بگفتا سر اینک به شمشیر تیز
کہا یہ سر حاضر ہے تلوار سے کاٹ لو
بگفت از که بر دل گزند آمدت
کہا کس بات سے تیرے دل پر صدمہ پہونچا
بگفت ار کشی ور شکافی سرم
کہا چاہے مار چاہے سر پھاڑ
کشد تیر پیکار و تیغ ستم
معرکہ کے تیر اور ظلم کی تلوار
شنید این سخن سرور نیکبخت
جب اوس نیکبخت بادشاہ نے یہ بات سنی
دلش گرچه در حال ازو رنجه شد
اوسکا دل اگرچہ اوسوقت اوس سے رنجیدہ ہوا
پریچهره را همنشین کرد و دوست
پریچہرہ کو اپنا دوست بنایا اور ہمصحبت کیا
بنزد من آنکس نکوخواه تست
میری دانست مین وہ شخص تیرا خیرخواہ ہے
به گمراه گفتن نکو میروی
بھولے ہوے راہ سے کہنا کہ تو اچھی راہ چلتا ہے
هر آنکه که عیبت نگویند پیش
جس شخص کا عیب اوسپر ظاہر نہین ہوتا

سر انگشتها کرده عناب رنگ
اونگلیون کی پورین سرخ کیے ہوے تھی
چو قوس قزح بود بر آفتاب
جیسے دہنک آفتاب پر
مگر تن در آغوشش مامون نداد
مامون رشید کے گلے لپٹنا گوارا نہ کیا
سرش خواست کردن چو جوزا دو نیم
اوسکا سر برج جوزا کیطرح غصے سے دو ٹکڑے کرنا چاہا
بیندازم از من مکن خفت و خیز
پھینکدے مگر میرے پاس نہ آ
چه خصلت ز من ناپسند آمدت
کون عادت میری تجھے بری معلوم ہوئی
ز بوی دهانت برنج اندرم
مگر مین تیرے منہ کی بدبو سے رنجیدہ ہون
بیکبار بوی دهان میدهدم
مرتے ایکبار قتل کرتی ہے مگر یہ بدبو منہ کی ہر وقت
بشورید و بر خود بپیچید سخت
بہت پریشان اور اپنے دل مین رنجیدہ ہوا
دوا کرد و خوشبوی چون غنچه شد
دوا کی منہ مین خوشبو کلی کیطرح ہوگئی
که این عیب من گفت یار من است
کہ اوسنے میرا عیب بتایا ہے دوست ہے
که گوید فلان خار در راه تست
جو بتائے کہ یہ عیب تیری ذات مین ہے
جفای تمامست و جور قوی
بڑا ظلم اور گناہ ہے
هنر داند از جاهلی عیب خویش
وہ نادانی سے اوسکو ہنر جانتا ہے

نگو شهد شیرین شکر فائق ست
اوس شخص سے شہد و شکر کی شیرینی و فائدہ بیان کر دیا نہیں
کسی را که سقمونیا لائق ست
جسکے واسطے سقمونیا مفید ہے

چه خوش گفت یکروز دارو فروش
ایکدن ایک دوا فروش نے کیا اچھی بات کہی
شفا بایدت داروی تلخ نوش
اگر شفا چاہتا ہے تو کڑوی دوا پی لے یہ نصیحت سن

به پرویزن معرفت بیخته
جو معرفت کے چھلنی مین چھانی
بشهد عبادت برآمیخته
اور عبادت کے شہد مین ملی ہوئی ہے

حکایت

شنیدم که از نیکمردی فقیر
مین نے سنا ہے کہ ایک نیک مرد فقیر سے
دل آزرده شد پادشاهی کبیر
ایک بڑا بادشاہ خفا ہوا

ق
مگر بر زبانش حقی رفته بود
شاید اوسکی زبان سے کوئی سچی بات نکل گئی تھی
زگردنکشی بروی آشفته بود
جو غصہ سے اوسپر پریشان تھا

بزندان فرستادش از بارگاه
اوسکو دربار سے قید خانہ مین بھیجدیا
که زور آزمایست بازوی شاه
اسواسطے کہ وہ بادشاہ کا مقابلہ کرنیوالا ہے

ز یاران یکی گفتش اندر نهفت
اوسکے دوستون مین سے ایک شخص نے آہستہ سے کہا
مصالح نبود این سخن گفت گفت
کہ یہ بات کہنا مصلحت نہین تھی تو فقیر نے جوابدیا

رسانیدن امر حق طاعتست
خدا کے حکم سے آگاہ کر دینا عبادت ہے
ز زندان نترسم که یکساعتست
مین قید خانہ سے نہین ڈرتا ہون کہ تھوڑی دیر کا ہے

همان دم که در خفیه این راز رفت
جسوقت اک پوشیدہ یہ راز کہا گیا
حکایت بگوش ملک باز رفت
وہ ذکر کسی نے بادشاہ کے سامنے دوہرایا

بخندید کو ظن بیهوده برد
بادشاہ ہنسا کہ یہ گمان اوسکا بیہودہ ہے
نداند که خواهد دران حبس مرد
نہین جانتا ہے کہ اسی قید خانہ مین مر جائیگا

ق
غلامی بدرویش برد این پیام
ایک غلام یہ پیغام فقیر کے پاس لے گیا
بگفتا بخسرو بگوای غلام
کہا اے غلام تو بادشاہ سے کہدینا

که دنیا همین ساعتی بیش نیست
کہ دنیا ایک ساعت سے زیادہ نہین
غم و خرمی پیش درویش نیست
غم اور خوشی کی فقیر کے سامنے کیا حقیقت ہے

نه گر دستگیری کنی خرمم
اگر میری مدد نکرے گا تو بھی خوش ہون
وگر سر بری دردل آید غمم
اگر میرا سر کاٹا جاوے تو بھی وجہ ملال نہوگا

ترا گر سپاهست و فرمان و گنج
تیرے قبضہ مین اگر سپاہ اور حکومت ہے اور خزانہ

مرا گر عیالست و حرمان و رنج
میرے ساتھ اگر بچے ہین اور غم اور رنج

بدروازهٔ مرگ چون درشویم
موت کے دروازے پر جب گذر ہوگا

بیک هفته باهم برابر شویم
ایک ہفتہ مین دونون برابر ہو جائینگے

منه دل برین دولت پنجروز
اس پانچ روز کی دولت پر ہو سکے

تن خویشتن را بآتش مسوز
اپنے بدن کو دوزخ مین مت جلا

نه پیش از تو بیش از تو اندوختند
تجھسے پہلے بھی تجھسے زیادہ جمع کیا

به بیداد کردن جهان سوختند
ظلم سے جہان کو تباہ کر دیا

چنان زی که ذکرت بتحسین کنند
ایسا زندہ رہ کہ تعریف سے تجھے یاد کرین

چو مردی نه بر گور نفرین کنند
کہ مرنے کے بعد قبر پر لعنت بھیجین

نباید برسم بد آئین نهاد
بد رسم کا قانون نہ جاری کرنا چاہیے

که گویند لعنت بران کین نهاد
اسواسطے کہ لوگ کہینگے کہ جسنے یہ جاری کیا اوسپر لعنت ہو

وگر سر برآید خداوند زور
کیا اگر کوئی زبردست سردار ہو جائے

نه زیرش کند عاقبت خاک گور
تو آخر کو قبر کی خاک اسے مٹی مین نہ ملا دیگی

بفرمود دلتنگ روی از جفا
حکم دیا بدخواہ اور رنجیدہ نے ظلم سے

که بیرون کنندش زبان از قفا
کہ اوسکی گدی سے زبان نکال لین

چنین گفت مرد حقائق شناس
اوس مرد حق شناس نے اسطرح جواب دیا

ازین هم که گفتی ندارم هراس
اگر جو تونے کہا ہے مجھے اس سے بھی کچھ خوف نہین ہے

من از بی زبانی ندارم غمی
مجھے اپنے بے زبانی کا کچھ غم نہین

که دانم که ناگفته داند همی
اسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ خدا بغیر کہے ہوئی بات بھی جانتا ہے

اگر بینوائی برم ور ستم
مین چاہے محتاجی یا ظلم سے مرون

گرم عاقبت خیر باشد چه غم
اگر عاقبت بخیر ہو تو کیا غم ہے

عروسی بود نوبت ماتمت
نوبت ماتم کی میرے واسطے شادی ہوگی

گرت نیک روزی بود خاتمت
اگر میرا انجام بخیر ہو

حکایت

قصہ

یکی مشت زن بخت و روزی نداشت
ایک پہلوان ایسا بدقسمت تھا

نه اسباب شامش مهیا نه چاشت
جسکو نہ شام نہ صبح کے کھانیکا سامان میسر آتا

زجور شکم گل کشیدی بپشت
پیٹ کے ظلم سے پیٹھ پر مٹی ڈھوتا
که روزی محالست خوردن بپشت
کیونکہ پہلوانی سے رزق پانا مشکل ہے

مدام از پریشانی روزگار
ہمیشہ زمانے کی پریشانی سے
دلش محنت آلوده تن سوگوار
دل مین افسوس اور بدن غمگین رہتا

گهش جنگ با عالم خیره کش
کبھی زمانہ عالم کو مارنے والے کی شکایت کرتا
گه از بخت شوریده رویش ترش
کبھی بدقسمتی سے تیوری چڑھاتا

گه از دیدن عیش شیرین خلق
کبھی خلق کے چین وآرام سے
فرو میشدی آب تلخش بحلق
پانی بھی اوسکے حلق مین کڑوا ہوتا

گه از کار آشفته بگریستی
کبھی اپنے نصیبے کو روتا
که کس دید ازین صعب تر زیستی
کہ کسی نے دیکھا ہے اس سے زیادہ سخت جان

کسان شهد نوشند و مرغ و بره
آدمی شہد اور مرغ اور حلوان نوش کرتے ہین
مرا روی نان می نه بیند تره
میری روٹی ساگ کا بھی منہ نہین دیکھتی

گر انصاف پرسی نه نیکوست این
اگر انصاف سے پوچھو تو یہ بات اچھی نہین ہے
برهنه من و گربه را پوستین
کہ مین ننگا رہون اور بلی پوستین پہنے

دریغ از فلک شیوهٔ ساختی
افسوس اگر گردش آسمان سے کوئی ایسی تدبیر ہوتی
که گنج بدست من انداختی
کہ ایک خزانہ میرے ہاتھ آتا

که روزگاری هوس راندمی
ہان تھوڑے روزون چین کرتا
زخود گرد محنت بیفشاندمی
بدن سے محنت کی گرد جھاڑ ڈالتا

شنیدم که روزی زمینی بکافت
مین نے سنا ہے ایک دن زمین کھودی
عظام زنخدان پوسیده یافت
ایک ٹھوڑی کی ہڈی گلی ہوئی ملی

بخاک اندرش عقد بگسیخته
خاک مین اوسکی لڑی ٹوٹ گئی تھی
گهرهای دندان فرو ریخته
دانتون کے موتی جھڑ گئے تھے

دهان بی زبان پند میگفت و راز
منہ بے زبان نے نصیحت کی اور بھید ظاہر کیا
که ای خواجه با بینوائی بساز
کہ اے صاحب محتاجی مین بسر کرنا چاہیے

که اینست حال دهن زیر گل
کہ مٹی مین ملکر یہ حال منہ کا ہوگا
شکر خورده انگار یا خون دل
اب اسکو جانو شکر کھانیوالا یا خون دل پینے والا

غم از گردش روزگاران مدار
دنون کی گردش کا کچھ غم نہ کر
که بیجا بگردد بسی روزگار
کہ بے موقع زمانہ بہت سا پھرتا ہے

همان لحظه کاین خاطرش روی داد
اوسیوقت جب اوسکو یہ سوچ ہوا
غم از خاطرش رخت یکسو نهاد
غم اوسکے دل کا بالکل رجاتا رہا

که ای نفس بی رای و تدبیر و هش
کہ ای نفس بے عقل اور بے تدبیر اور بیہوش
بکش بار تیمار و خود را مکش
غم کھا اور آپ کو ہلاک نکر

اگر بنده بار بر سر برد
اگر کوئی بندہ سر پہ بوجھ اوٹھاوے
دگر سر باوج فلک بر برد
اور سربلندی آسمان تک اوٹھاوے یعنی عزت اور ترقی حاصل کرے

در اندم که حالش دگرگون شود
جسوقت اوسکا حال بدلے گا
بمرگ از سرش هر دو بیرون شود
مرنے پر دونون سر سے اوتر جائینگے

غم و شادمانی نماند و لیک
غم اور خوشی کچھہ نہین رہتی مگر
جزای عمل ماند و نام نیک
اعمال کا عوض اور نیک نام رہجاتا ہی

کرم پای دارد نه دیهیم و تخت
بخشش ہمیشہ رہتی ہے نہ تاج نہ تخت
بده کز تو این ماند ای نیکبخت
سخاوت کر کہ تیرے بعد اے نیکبخت یہی باقی رہیگا

مکن تکیه بر ملک و جاه و حشم
ملک اور خزانہ اور لشکر پر بھروسا نہ کر
که پیش از تو بود است و بعد از تو هم
کہ تجھسے پہلے بھی تھا اور بعد تیرے بھی ہوگا

زر افشان چو دنیا بخواهی گذشت
لٹادے اگر دنیا چھوڑتا ہی ہے
که سعدی دُر افشاند گر زر نداشت
کیونکہ سعدی نے اپنا کلام مثل موتی کے لٹایا اگر وہ مفلس تھا

حکایت
قصہ

حکایت کنند از جفا گستری
لوگ ایک ظالم کا ذکر کرتے ہین
که فرماندهی داشت بر کشوری
کہ وہ ایک شہر کا حاکم تھا

در ایام او روز مردم چو شام
اوسکے زمانہ مین آدمیونکا دن مثل شام کے تھا یعنی اندھیر تھا
شب از بیم او خواب مردم حرام
رات کو اوسکے ڈر سے نیند حرام تھی

همه روز نیکان ازو در بلا
اوسکے سبب سے دن بھر اچھے آدمی تکلیف مین تھے
بشب دست پاکان ازو بر دعا
رات کو پاک لوگون کا ہاتھ دعا کے واسطے بلند تھا

گروهی بر شیخ آن روزگار
تھوڑے آدمی اوسوقت کے کسی بزرگ کے سامنے
ز دست ستمگر گرستند زار
اوس ظالم سے تنگ ہوکر رونے لگے

که ای پیر دانای فرخنده رای
کہ اے بزرگ عقلمند مبارک عقل
بگو این جوان را بترس از خدای
کہ اس جوان کو نصیحت کر خدا سے ڈرے

بگفتا دریغ آیدم نام دوست
کہا مجھے اوسکے سامنے دوست کا نام لیتے ہوے شرم آتی ہی
که هرکس درخورد پیغام اوست
کیونکہ ہر شخص اوسکے پیغام کے لائق نہین

کسے را که بینی ز حق برکران
جس شخص کا خدا سے کچھ واسطہ نہو
منه با وی ای خواجه حق درمیان
اوسکو خدا کا واسطہ نہ دینا چاہیے

حقت گفتم ای خسرو نیک رای
اے بادشاہ نیک عقل مین تجھسے سچ سچ کہتا ہون
توان گفت حق پیش مرد خدای
کیونکہ مرد خدا کے سامنے ہمیشہ سچ کہنا چاہیے

بر مرد نادان نریزم علوم
مرد نادان کے آگے مین علم ضائع نہین کرتا
که ضائع کنم تخم در شوره بوم
کیونکہ مین اوسر زمین میں بیج ضائع کرون

چو در وی نگیرد عدو داندم
اگر اوسکے دل مین اثر نکرے تو مجھے دشمن سمجھیگا
برنجد بجان و برنجاندم
خود جان سے رنجیدہ ہوگا اور مجھے بھی رنج دیگا

ترا عادت ای بادشه حق رویست
اے بادشاہ تیری عادت راستی کی ہے
دل مرد حق گوی ازینجا قویست
اس سبب سے سچ کہنے والے کے دلکو قوت رہتی ہی

نگین خصلتے داری ای نیکبخت
اے نیکبخت تیری عادت مثل نگینہ کے ہے
که در موم گیرد نه در سنگ سخت
کہ موم مین چپکتا ہے نہ پتھر مین

عجب نیست گر ظالم از من بجان
تعجب نہین ہی کہ ظالم مجھسے جان سے رنجیدہ ہو
برنجد که وی دزد و من پاسبان
کیونکہ وہ چور اور مین پاسبان ہون

تو هم پاسبانی بانصاف وداد
تو بھی عدل اور انصاف کا چوکیدار ہی
که حفظ خدا پاسبان تو باد
خدا کی حفاظت تجھے پناہ مین رکھے

ترا نیست منت ز روی قیاس
قیاس چاہتا ہی کہ تیری احسانمندی کی حاجت نہین
خداوند را فضل و منت سپاس
بلکہ خدا کا فضل و احسان اور شکر کرنا چاہیے

که در کار خیرت بخدمت بداشت
اوسنے اپنی حکمت سے اس نیک کام کیواسطے تجھے مقرر کیا
نه چون دیگرانت معطل گذاشت
اور لوگون کی طرح بیکار نہین رکھا

همه کس بمیدان کوشش درند
کوشش کے میدان مین تو سب مستعد ہین
ولی گوی بخشش نه هرکس برند
مگر دولت کا گیند ہر شخص نہین پاتا

تو حاصل نکردی بکوشش بهشت
تونے اپنی کوشش سے بہشت حاصل نہین کی
خدا در تو خوی بهشتی سرشت
بلکہ خدا نے خود بہشتی عادتین تجھکو دین

دلت روشن و وقت مجموع باد
تمہارا دل روشن اور زمانہ اطمینان سے
قدم ثابت و پایه مرفوع باد
قدم ثابت اور مرتبہ بلند رہے

حیاتت خوش و رفتنت بر صواب
زندگی اچھی طرح اور انجام بخیر

عبادت قبول و دعا مستجاب
تیری عبادت اور دعا قبول ہو

گفتار

همی تا بر آید بتدبیر کار
جب تک تدبیر سے کام نکلے

مدارای دشمن به از کارزار
صلح کرنا دشمن سے بہتر ہے لڑائی سے

چو نتوان عدو را بقوت شکست
جب طاقت سے دشمن کو ہلاک نکر سکین

به نعمت بباید در فتنه بست
نعمت سے فساد کا دروازہ بند کرنا یعنے فساد مٹانا چاہیے

گر اندیشه داری ز دشمن گزند
اگر دشمن سے تکلیف کا خیال ہو

به تعویذ احسان زبانش ببند
تو احسان کے تعویذ سے اوسکی زبان بند کرنا چاہیے

عدو را بجای خسک زر بریز
دشمن کیواسطے کانٹوں کی جگہ روپیہ پھیلانا چاہیے

که احسان کند کند دندان تیز
کیونکہ احسان تیز دانتون کو بھی کند کردیتا ہے

بتدبیر شاید جهان خورد و لوس
تدبیر اور خوشامد سے جہان لینا چاہیے

چو دستی نشاید گزیدن ببوس
جس ہاتھ کو کاٹ نہین سکتا ہے چوم

بتدبیر رستم درآید به بند
تدبیر سے رستم بھی اقید ہو سکتا ہے

که اسفندیارش نجست از کمند
کہ اسفندیار کو اوسکی کمند سے رہائی نملے

عدو را بفرصت توان کند پوست
دشمن کو مہلت دیکر یعنے قابو مین لاکر کھال کھینچنا چاہیے

پس او را مدارا چنان کن که دوست
پس اوسکی خاطر ایسی کرنا چاہیے جیسے دوست کی

حذر کن ز پیکار کمتر کسی
کمزور کی لڑائی سے ڈرنا چاہیے

که از قطره سیلاب دیدم بسی
کیونکہ مین نے اکثر دیکھا ہی کہ قطرہ قطرہ ملکر سیلاب ہوجاتا ہی

مزن تا توانی بر ابرو گره
جب تک ہو سکے تیوری نہ چڑھا

که دشمن اگرچه زبون دوست به
کیونکہ دشمن اگرچہ کمزور ہو مگر اوسکا بھی دوست ہونا بہتر ہی

بود دشمنش تازه و دوست ریش
اوس شخص کے دشمن خوش اور دوست رنجیدہ ہونگے

کسی کش بود دشمن از دوست بیش
جسکے دشمن دوست سے زیادہ ہو نگے

مزن با سپاهی ز خود بیشتر
اپنے سے زیادہ سپاہ والے سے مقابلہ نکر

که نتوان زد انگشت با نیشتر
کیونکہ نشتر پر اونگلی نہین مار سکتے ہین

وگر زو توانا تری در نبرد
اور اگر تو اوس سے مقابلہ مین زبردست ہی

نه مردیست بر ناتوان زور کرد
تو کمزور پر زور جتانا جوانمردی نہین ہے

اگر پیل زوری وگر شیر چنگ
اگر تیری طاقت ہاتھی سی اور پنجہ شیر کا سا ہو
چو دست از ہمہ حیلتی در گسست
جب ہاتھ سب تدبیرون سے کوتاہ ہوجاوے
اگر صلح خواہد عدو سر مپیچ
اگر دشمن صلح چاہے تو انکار نہ کر
کہ گر وے بہ بندد در کارزار
کیونکہ اگر وہ لڑائی سے باز آئیگا
ور و پای جنگ آورد در رکاب
اور اگر وہ مقابلہ کے واسطے سوار ہوگا
تو ہم جنگ را باش چون فتنہ خواست
تو بھی لڑائی پر آمادہ ہو جب فساد ہو
چو با سفلہ گوئی بہ لطف وخوشی
اگر کمینہ سے ملایمت اور خوشی سے گفتگو ہوگی
چو دشمن در آمد بعجز از درت
جب دشمن عاجز ہوکر تیرے دروازے پر حاضر ہو
چو زنہار خواہد کرم پیشہ کن
اگر پناہ مانگے تو بخشش اختیار کر
ز تدبیر پیر کہن بر مگرد
بڈھون کی تدبیر سے انکار نہ کر
در آرند بنیاد روئین ز پای
کانسہ کی جڑ کو بالکل نکال سکتے ہین
بیندیش در قلب ہیجا مفر
لڑائی مین بھاگنے کی راہ بھی تجویز کرلے
چو بینی کہ لشکر ز ہم دست داد
جب دیکھے کہ لشکر عاجز ہوکے پریشان ہوگیا
اگر بر کنارے بر رفتن بکوش
اگر کنارے پر ہو تو نکل جا

بنزدیک من صلح بہتر ز جنگ
مگر میرے نزدیک صلح لڑائی سے بہتر ہے
حلالست بردن بہ شمشیر دست
اوسوقت تلوار ہاتھ مین اوٹھانا درست ہے
وگر جنگ جوید عنان بر مپیچ
اور اگر مقابلہ کرے تو منہ نہ پھیر
ترا قدر وہیبت شود یک ہزار
تیری قدر اور ہیبت ایک حصہ سے ہزار حصہ ہوجاویگی
نخواہد بحشر از تو داور حساب
خدا تجھسے قیامت کے دن خون کا حساب نہ لیگا
کہ بر کینہ ور مہربانی خطاست
کیونکہ فسادی پر مہربانی گناہ ہے
فزون گردش کبر و گردنکشی
تو اوسکو غرور اور گھمنڈ زیادہ ہوگا
بدر کن ز دل کین وخشم از سرت
دل سے بغض اور سر سے غصہ نکالڈال
ببخشای و از مکرش اندیشہ کن
بخشش کر اور اوسکے مکر سے ڈرتا رہ
کہ کار آزمودہ بود سالخورد
کیونکہ بڈھا تجربہ کار ہوتا ہے
جوانان بشمشیر و پیران برای
جوان تلوار کے زور سے اور بڈھے عقل سے
چہ دانی کز آن کہ باشد ظفر
کیا معلوم کہ کسکو فتح نصیب ہو
بہ تنہا مدہ جان شیرین بباد
اکیلا تو جان شیرین برباد نہ کر
وگر در میان لبس دشمن بپوش
اور اگر درمیان مین ہو تو دشمن کا لباس پہنکے اونمین ملجا

وگر خود ہزاری و دشمن دویست
اگر تو ہزار ہو اور دشمن دو سو ہون
شب تیرہ پنجہ سوار از کمین
اندھیری رات مین گھات سے گئے پچاس سوار
چو خواہی بریدن بشب راہہا
جب رات کو منزل چلنا ہو
میان دو لشکر چو یکروزہ راند
دو لشکرون مین ہے جو ایک روز برابر دوڑتا ہے
تو آسودہ بر لشکر ماندہ زن
تو آرام کرکے تھکے لشکر پر حملہ کر
چو دشمن شکستی میفگن علم
جب دشمن کو شکست دے تو اپنے نشان کھڑے رکھ
بسے در قفای ہزیمت مران
بھاگے ہوے کا پیچھا بہت نہ کر
ہوا بینی از گرد ہیجا چو نیغ
لڑائی مین ہوا ایکبار جو گرد سے نظر آتا ہے
بدنبال غارت نراند سپاہ
واسطے لوٹنے کے سپاہ نہ بھیجنا چاہیے
سپہ را نگہبانی شہریار
سپاہی کو بادشاہ کی نگہبانی

چو شب شد در اقلیم دشمن مایست
گر جب رات ہو دشمن کے ملک مین نہ ٹھہر
چو پانصد بشوکت بدرد زمین
شان پانسو کے معلوم ہوتے ہین جنکے رعب سے زمین کانپتی ہے
حذر کن نخست از کمینگاہہا
پہلے کمینگاہون سے احتیاط کرنا چاہیے
سر پنجۂ زورمندش نماند
اوسکے پنجہ کا زور باقی نہین رہتا اپنے تھک جاتا ہے
کہ نادان ستم کرد بر خویشتن
کیونکہ نادان اپنے اوپر آپ ظلم کرتا ہے
کہ بارش نباید جراحت بہم
کیونکہ شاید اوسکا زخم پھر بھر جاے
نباید کہ دور افتی از یاوران
کیونکہ ایسا نہو کہ تو اپنے مددگارون سے چھوٹ جاے
بگیرند گرد تو چون و تیغ
وہ فوج ہوتی ہے جو دفعۃً نیزہ و تلوار سے گھیر لیتی ہے
کہ خالی بماند پس پشت شاہ
کیونکہ بادشاہ کی پشت خالی ہو جائیگی
بہ از جنگ در حلقۂ کارزار
میدان جنگ مین لڑائی سے مقدم ہے

گفتار اندر نواخت لشکریان
قول لشکر کی پرورش کے بیان مین

دلاور کہ بارے تہور نمود
کسی جوانمرد نے اگر ایکبار بہادری دکھلائی
کہ بار دگر دل نہد بر ہلاک
کیونکہ دوسری بار جان دینے کو تیار ہوگا
سپاہی در آسودگی خوش بدار
سپاہی کو اطمینان کے وقت مین خوش رکھ

بباید بمقدارش اندر فزود
اوسکا مرتبہ بڑھانا چاہیے
ندارد ز پیکار یاجوج باک
یاجوج کے مقابلہ سے بھی نہ ڈریگا
کہ در حالت سختی آید بکار
تاکہ سختی کی حالت مین کام آئے

کنون دست مردان جنگی ببوس
اسوقت جوانمردون کی خاطر کر
نه آنگه که دشمن فروکوفت کوس
نہ کہ جسوقت دشمن نے لڑائی کیواسطے نقارہ بجایا

سپاهی که کارش نباشد به برگ
جس سپاہی کا ساز و سامان درست نہو
چرا دل نهد روز هیجا بمرگ
کیون لڑائی کے دن جان دینے پر مستعد ہوگا

نواحی ملک از کف بد سگال
ملک کے اطراف دشمنون کے ہاتھون سے
بلشکر نگهدار و لشکر بمال
لشکر کی مدد سے بچا اور لشکر کو مال سے

ملک را بود بر عدو دست چیر
وہ بادشاہ ہمیشہ دشمن پر غالب رہیگا
چو لشکر دل آسوده باشند و سیر
جسکا لشکر آرام اور آسودگی مین ہوگا

بهای سر خویشتن میخورد
اپنے سر کی قیمت لیتا ہے
نه انصاف باشد که سختی برد
پس انصاف نہین کہ سختی سے بسر کرے

چو دارند گنج از سپاهی دریغ
جب خزانہ کو سپاہی سے دریغ کرینگے
دریغ آیدش دست بردن به تیغ
تو وہ تلوار اٹھانے مین کوتاہی کریگا

چه مردی کند در صف کارزار
میدان جنگ مین کیا جوانمردی کریگا
چو دستش تهی باشد و کار زار
جس سپاہی کا ہاتھ خالی ہو اور بیٹھے حال ہو

گفتار
قول

به پیکار دشمن دلیران فرست
دشمن کے مقابلہ پر بہادرون کو روانہ کر
هژبران بنا ورد شیران فرست
شیرون کے مقابلہ مین شیرون کو بھیجنا چاہیے

برای جهاندیدگان کارکن
تجربہ کارون کی راے سے کام کر
که صید آزمودست گرگ کهن
کیونکہ پرانا بھیڑیا شکار کی خوب تدبیرین جانتا ہے

مترس از جوانان شمشیرزن
لڑنے والے جوانون سے ڈرنا نچاہیے
حذر کن ز پیران بسیار فن
بلکہ مکار بڈھون سے ڈرنا چاہیے

جوانان پیل افکن و شیرگیر
جوان زبردست اور بہادر
ندانند دستان روباه پیر
بڈھی لومڑی کے مکر نہین جانتے

خردمند باشد جهاندیده مرد
جہاندیدہ آدمی بڑا عقلمند ہوتا ہے
که بسیار گرم آزمودست و سرد
کیونکہ بہت گرم اور سرد آزمائے رہتا ہے

جوانان شایسته بخت ور
جوان لیق نصیبہ ور
ز گفتار پیران نه پیچند سر
بڈھون کے قول مان لیتے ہین

گرت مملکت باید آراسته — مده کار معظم بنوخاسته
اگر سلطنت تو آباد چاہتا ہے — تو عمدہ کام جوانون کو نہ دے

سپہ را مکن پیشرو جز کسے — کہ در جنگہا بودہ باشد بسے
سپہ کا سردار اوس شخص کو کرنا چاہیے — جو اکثر لڑائیون مین رہا ہو

نتابد سگ صید روے از پلنگ — ز روبہ رمد شیر نادیدہ جنگ
شکاری کتا چیتے کے مقابلے سے نہین ہٹتا — شیر کہ جسنے کبھی لڑائی نہ دیکھی ہو لومڑی سے بھاگتا ہے

چو پروردہ باشد پسر در شکار — نترسد چو پیش آیدش کارزار
جب لڑکے نے شکار ہی مین پرورش پائی ہو — تو لڑائی کے میدان مین کبھی نہ ڈریگا

بکشتی و نخجیر و آماج و گوے — دلاور شود مرد پرخاشجوے
کشتی اور شکار اور نشانہ اور گیند کھیلنے سے — سپاہی بہادر ہوتا ہے

بگرمابہ پروردہ و عیش و ناز — برنجد چو بیند در جنگ باز
حمام مین جسنے آرام اور عیش سے پرورش پائی ہو — وہ لڑائی دیکھ کے ڈرے گا

دو مردش نشانند بر پشت زین — بود کش زند کودکی بر زمین
دو مرد جسکو زین پر سوار کرین — اوسکو ایک لڑکا دے مارے گا

یکی را کہ دیدی تو در جنگ پشت — بکش گر عدو در مصافش نکشت
جس شخص کو تونے لڑائی مین بھاگتے ہوے دیکھا — تو اوسے مار ڈال اگر دشمن نے اوسے نہین مارا

مخنث بہ از مرد شمشیر زن — کہ روز وغا سر بتابد چو زن
ہیجڑا اوس سپاہی سے بہتر ہے — جو لڑائی کے دن عورتون کیطرح بھاگ کھڑا ہو

حکایت
قصہ

چہ خوش گفت گرگین بفرزند خویش — چو قربان پیکار بربست و کیش
گرگین نے اپنے لڑکے سے کیا اچھی بات کہی — جب اوسنے لڑائی کے واسطے تیر و ترکش نکالا

اگر چون زنان جست خواہی گریز — مرو آب مردان جنگی مریز
اگر عورتون کیطرح بھاگنے کا ارادہ ہو — تو جا اور بہادرون کی آبرو نہ مٹا

سواری کہ بنمود در جنگ پشت — نہ خود را کہ نام آوران را بکشت
جب سوار نے لڑائی مین پیٹھ دکھائی — آپ کو نہین بلکہ سب بہادرون کو ہلاک کیا

تہور نیاید ز گرزان دو یار — کہ افتند در حلقہ کارزار
بہادری نہین ہوتی مگر اون دو دوستون سے — جو لڑائی کے حلقہ مین پہنس جاتے ہین

دو همجنس و همسفره و همزبان
دو یار ہم نوالہ اور ایک زبان

بکوشند در قلب هیجا بجان
معرکہ لڑائی مین جان سے کوشش کرتے ہین

که ننگ آیدش رفتن از پیش تیر
کیونکہ انکو تیرون سے بچتے ہوئے شرم آتی ہے

برادر بچنگال دشمن اسیر
ایسی حالتمین جب بھائی دشمن کے پنجہ مین پھنسا ہو

چو بینی که یاران نباشند یار
جب تو دیکھے کہ دوستون نے مددگاری چھوڑ دی

هزیمت بجای غنیمت شمار
اوسوقت بھاگنا ہی غنیمت سمجھ

گفتار
قول

دو تن پرور ای شاه کشورگشای
اے بادشاہ غریب پرور دو آدمیون کی پرورش کر

یکی اهل همت دگر اهل رای
ایک سپاہی دوسرا عقلمند

ز نام آوران گوی دولت برند
بادشاہون مین اوسکو سبقت حاصل ہوتی ہے

که دانا و شمشیرزن پرورند
جو عقلمند اور بہادر دونکی پرورش کرتا ہے

هر آنکو قلم را نورزید و تیغ
جسنے اہل سیف اور اہل قلم کی خاطر نکی

بر و گر بمیرد مگو ای دریغ
اگر وہ مرجاوے تو واہ افسوس نکرنا چاہیے

قلمزن نگهدار و شمشیرزن
اہل قلم اور اہل سیف کی خاطر کر

نه مطرب که مردی نیاید ز زن
نہ گویونکی کیونکہ عورتون سے جوانمردی نہین ہوتی

نه مردیست دشمن بد اسباب جنگ
یہ بات جوانمردی کی نہین ہے کہ دشمن لڑنیکا سامان تیار کرے

تو مدهوش ساقی و آواز چنگ
اور تو ساقی اور چنگ کی آواز پر مدہوش رہے

بسا اهل دولت ببازی نشست
بہت صاحب دل کھیل مین مصروف ہوئے

که دولت برفتش ببازی ز دست
ناگاہ دولت مفت ہاتھ سے کھو بیٹھے

گفتار
قول

نگویم ز جنگ بداندیش ترس
مین یہ نہین کہتا کہ دشمن کی لڑائی سے ڈر

در آوازهٔ صلح ازو بیش ترس
بلکہ صلح کے وقت مین اوس سے زائد ڈر

بسا کس بروز آیت صلح خواند
بہت آدمی دن کو صلح کر لیتے ہین

چو شب شد سپه بر سر خفته راند
رات کو سوتے ہوؤنپر شبخون مارتے ہین

زره پوش خسپند مرد اوژنان
جوانمرد زرہ پہنے سوتے ہین

که بستر بود خوابگاه زنان
کیونکہ بستر عورتون کی خوابگاہ ہے

بخیمه درون مرد شمشیر زن — برهنه نخسپد چو در خانه زن
خیمہ میں مرد بہادر — ننگے نہیں سوتے جیسے گھر میں عورتیں

بباید نهان جنگ را ساختن — که دشمن نهان آورد تاختن
پوشیدہ لڑائی کا سامان تیار رکھنا چاہیے — کیونکہ شاید دشمن پوشیدہ چڑھائی کرے

حذر کار مردان کار آگهست — یزک سد رویین لشکر گهست
ہوشیاری ہوشیار آدمیوں کا کام ہے — جیسے طلایہ لشکر کی دیوار ہوتا ہے

گفتار
قول

میان دو بدخواه کوتاه دست — نه فرزانگی باشد ایمن نشست
دو کمزور دشمنوں کے درمیان — نڈر ہو کر رہنا عقلمندی نہیں

که گر هر دو باهم سگالند راز — شود دست کوتاه ایشان دراز
کیونکہ اگر دونوں آپسمیں مشورہ کر لینگے — تو اونکا کمزور ہاتھ زبردست ہو جائیگا

یکی را به نیرنگ مشغول دار — دگر را برآور ز هستی دمار
ایک کو حیلہ میں پھنسا رکھ — دوسرے کی ہستی کا دماغ نکال دے یعنے ہلاک کر

اگر دشمنی پیش گیرد ستیز — به شمشیر تدبیر خونش بریز
اگر کوئی دشمن مقابلہ کے واسطے تیار ہو — تو تدبیر کی تلوار سے اوسے قتل کر

برو دوستی گیر با دشمنش — که زندان شود پیرهن بر تنش
جا اور اوسکے دشمنوں سے مل جا — تاکہ کپڑے اوسکے بدن پر قید خانہ ہو جائیں یعنے زندگی وبال ہو

چو در لشکر دشمن افتد خلاف — تو بگذار شمشیر خود در غلاف
جب دشمن کے لشکر میں عداوت ہو جاوے — تو تو اپنی تلوار میان میں کرے

چو گرگان پسندند برهم گزند — برآساید اندر میان گوسپند
جب بھیڑیے آپسمیں لڑائی پسند کرینگے — تو درمیان میں بکریاں آسودہ ہونگی

چو دشمن بدشمن شود مشتغل — تو با دوست بنشین بآرام دل
جب دشمنوں دشمنوں سے بھڑ جاے — تو دوستوں کے ساتھ بیٹھ چین کر

گفتار اندر ملاطفت دشمن و در عاقبت اندیشی
قول خاطر داری دشمن کی عاقبت اندیشی کی راہ سے

چو شمشیر پیکار برداشتی — نگهدار پنهان ره آشتی
جب لڑائی کے واسطے تلوار نکالی جاے — تو در پردہ صلح کا خیال رکھنا چاہیے

اگر لشکر کشایان مغفر شگاف
که سردار لشکر اور بہادر
نهان صلح جویند و پیدا مصاف
در پردہ صلح اور ظاہر لڑائی چاہتے ہیں

دل مرد میدان نہانی بجوی
دشمن کے سپاہیوں کی در پردہ خاطر کرنا چاہیے
که باشد که در پایت افتد چو گوی
کیونکہ شاید تیرے قدموں پر گیند کی طرح آگرین

چو سالاری از دشمن افتد بجنگ
جب دشمن کا کوئی سردار گرفتار ہو
بکشتن بر آشس گر باید درنگ
تو اوسکے قتل میں دیر کرنا چاہیے

که افتد کزین نیمه هم سروری
کیونکہ شاید ادھر کا بھی کوئی سردار
بماند گرفتار در چنبری
قیدخانہ میں گرفتار ہو جاوے

وگر کشتی این بندی ریش را
اگر تو نے اوس غریب قیدی کو ہلاک کیا
نه بینی و گر بندی خویش را
پھر اپنے قیدی کی کبھی صورت نہ دیکھیگا

نترسد که دوران بندی کند
وہ شخص شاید اس بات سے نہیں ڈرتا کہ زمانہ کی گردش
که بر بندیان زور مندی کند
جو قیدیوں پر طاقت جتاتا ہے

کسی بندیان را بود دستگیر
وہ شخص قیدیوں کی مدد کریگا
که خود بوده باشد به بندی اسیر
جو خود کبھی قید میں پھنسا ہوگا

اگر سر نهد بر خط سروری
اگر کوئی سردار تیری اطاعت کرے
چو نیکش بداری نهد دیگری
جو اوسکو خاطر سے رکھیگا تو اور بھی اطاعت کرینگے

وگر خفیه ده دل بدست آوری
اگر پوشیدہ دس دل قابو میں آئیں
از آن به که صد ره شبیخون بری
اس سے بہتر ہے کہ سو شبخون مارے جائیں

گفتار اندر حذر کردن از دشمنی که در طاعت آید
قول جو دشمن ملجاوے اوس سے پرہیز کرنے کے بیان میں

اگر خویش دشمن شود دوستدار
اگر تیرا دشمن دوست ہو جاوے
ز تلبیس ایمن مشو زینهار
تو اوسکے فریب سے ڈرتا رہ

که گردد درونش بکین تو ریش
کیونکہ اوسکا دل تیری عداوت سے زخمی ہوگا
چو یاد آیدش مهر پیوند خویش
جب اوسکو دوست اور عزیز یاد آئینگے

بد اندیش را لفظ شیرین مبین
دشمن کی میٹھی بات تو نہ بھول
که ممکن بود زهر در انگبین
کہ شہد میں بھی زہر ممکن ہے

کسی جان از آسیب دشمن نبرد
وہ شخص دشمن کے صدموں سے جان بچاتا ہے
که مر دوستان را بدشمن شمرد
جو دوستوں کو بھی دشمن سمجھتا ہے

نگهدارد آن شوخ در کیسه در
وہ چالاک تھیلی کے موتی بچاتا ہے

سپاہی کہ عاصی شود در امیر
جو سپاہی کسی رئیس کا گنہگار رہو

ندانست سالار خود را سپاس
اوسنے اپنے سردار کی شکرگزاری نہین کی

بسوگند و عہد استوارش مدار
اوسکے اقرار اور قسم کا اعتبار نکر

نوآموز را ریسمان کن دراز
نئے سیکھنے والے کو مہلت دے

چو اقلیم دشمن بجنگ و حصار
جب دشمن کا ملک اور قلعہ

کہ بندی چو دندان بخون در برد
کہ قیدی جنھون نے محنت کی اور خون جگر کھایا ہی

چو بر کندی از دست دشمن درار
جب دشمن کا ملک فتح کیا تو قبضہ کر

کہ گر باز کوبد در کارزار
کیونکہ اگر پھر مقابلہ کریگا

وگر شہریان را رسانی گزند
اور اگر تو شہر والون کو صدمہ پہونچاتا ہے

مکو دشمن تیغ زن بر درست
نکہہ کہ دشمن مارنیوالا دروازے پر ہی

بتدبیر جنگ بداندیش کوش
دشمن کی لڑائی کی تدبیرین مشغول رہ

منہ در میان راز با ہر کسے
بھید ہر شخص سے ظاہر نہ کیا کر

سکندر کہ با شرقیان حرب داشت
سکندر جب پورب والونکا مقابلہ کرتا تھا

کہ بیند ہمہ خلق را کیسہ بر
جو تمام عالم کو گرہ کاٹ سمجھتا ہے ہر

ورا تا توانی بخدمت مگیر
جہانتک ممکن ہوا وسسے کوئی خدمت نہ لے

ترا ہم نداند ز غدرش ہراس
تیری بھی نہ کریگا اوسکی بیوفائی سے ڈرتا رہ

نگہبان نہان بر وی برگمار
پوشیدہ ایک نگہبان اوسپر مقرر کر

نہ بگسل کہ دیگر نہ بینیش باز
قطع مروت نہ کر نہین تیرے پاس کھڑا بھی نہوگا

بگیری بزندانیانش سپار
لڑائی سے فتح کیا تو وہانکے قیدیونکو دے

ز حلقوم بیداد گر خون خورد
وہ ظالم کی شہ رگ گردن کا خون چوس لینگے

رعیت بسامان ترا زوی مدار
اور رعیت کو اوس سے زیادہ آرام سے رکھ

بر آرند عام از دماغش دمار
تو رعیت ہی اوسکا مغز نکال لیگی

در شہر بر روی دشمن مبند
تو شہر کا دروازہ دشمن کیواسطے بند نہ سمجھ

کہ ہمباز دشمن بشہر اندرست
کیونکہ شریک دشمن کا شہر مین موجود ہے

مصالح بیندیش و نیت بپوش
مصلحت سوچا کر اور اپنی نیت ظاہر نہ کر

کہ جاسوس ہمکاسہ دیدم بسے
کیونکہ مینے بہت سے جاسوسونکی صحبت دیکھا ہے

در خیمہ گویند در غرب داشت
کہتے ہین کہ خیمہ کا منھ پچھم کی طرف رکھتا تھا

چو بهمن بزابلستان خواست شد
جب بہمن نے زابلستان پر چڑھائی کرنا چاہی
چپ آوازه افگند و از راست شد
بائیں طرف مشہور کیا اور داہنی طرف سے گیا

اگر جز تو داند که عزم تو چیست
اگر تیرے سوا کوئی تیرا ارادہ جان جاوے
بران رای و دانش بباید گریست
ایسی عقل اور تدبیر پر افسوس ہے

کرم کن نه پرخاش و کین آوری
بخشش کر نہ لڑائی اور فساد
که عالم بزیر نگین آوری
کیونکہ تمام عالم تیری نگین کے نیچے یعنے قبضہ میں ہوگا

چو کاری برآید بلطف و خوشی
جب کوئی کام مہربانی اور خوشی سے ہوجاے
چه حاجت به تندی و گردنکشی
تو غصے اور غرور کی کیا ضرورت ہی

نخواهی که باشد دلت دردمند
اگر تو چاہتا ہے کہ مجھے رنج نہو
دل دردمندان برآور ز بند
تو رنجیدہ دلوں کے رنج کو دفع کر

ببازو توانا نباشد سپاه
قوت سے سپاہ زبردست نہیں ہوتی
برو همت از ناتوانان بخواه
جا اور بیکسوں سے ہمت طلب کر یعنی دعاء خیر چاہ

دعای ضعیفان امیدوار
ضعیف امیدواروں کی دعا
ز بازوی مردی به آید بکار
جوانمردوں سے زیادہ کام آتی ہی

هر آنکه استعانت بدرویش برد
جس شخص نے فقیروں سے مدد طلب کی
اگر با فریدون زد از پیش برد
اگر فریدون سے بھی مقابلہ کیا غالب ہوا

باب دوم در احسان

دوسرا باب احسان کے بیان میں

اگر هوشمندی بمعنی گرای
اگر عقلمند ہے تو نیک عادت اختیار کر
که معنی ز صورت بماند بجای
کہ باطن ظاہر سے قائم ہوتا ہے

کرا دانش و جود و تقوی نبود
جسمیں عقل اور بخشش اور پرہیزگاری نہیں
بصورت درش هیچ معنی نبود
اوسکی صورت میں کچھ معنی نہیں ہیں وہ مثال نقش دیوار کے ہی

کسی خسپد آسوده در زیر گل
وہ شخص آرام سے قبر میں سوتا ہے
که خسپند ازو مردم آسوده دل
جسکے باعث سے خلق آرام میں رہی ہو

غم خویش در زندگی خور که خویش
اپنی فکر اپنی زندگی ہی میں کرلے کیونکہ عزیز
بمرده نپردازد از حرص خویش
بسبب طمع کے مردے کی کچھ خبر نہیں لیتے

زر و نعمت اکنون بده کان تست
جو کچھ دنیا ہووے دے تیرے اختیار میں ہے
که بعد از تو بیرون ز فرمان تست
بعد مرنے کے تیرے اختیار سے باہر ہوگا

نخواهی که باشی پراگنده دل
اگر تو چاہتا ہے کہ مین پریشان نہون
پراگندگان را ز خاطر مهل
تو مصیبت زدون کو دل سے نہ بھلا

پریشان کن امروز گنجینه چست
آج خزانہ پھرتی سے تقسیم کر
که فردا کلیدش نه در دست تست
کیونکہ کل اوسکی کنجی تیرے پاس نرہیگی

تو با خود ببر توشهٔ خویشتن
اپنا توشہ تو اپنے ساتھ لے لے
که شفقت نیاید ز فرزند و زن
کہ فرزند اور عورت کہان شفقت کرتے ہین

کسے گوے دولت ز دنیا برد
وہ شخص دولت دنیا کی بازی جیتا
که با خود نصیبے بعقبی برد
جو اپنا حصہ اپنے ساتھ لیگیا

بغمخوارگی جز سر انگشت من
غمخواری سے کوئی اپنی پورون کے سوا
نخارد کسی در جهان پشت من
میرے پیٹھ تک کھجلانے والا نہین

مکن بر کف دست نه هر چه هست
بخل نہ کر جو کچھ تیرے پاس ہو ہاتھ پر رکھدے
که فردا بدندان بری پشت دست
ایسا نہو کہ کل ہاتھ کی چیز دانتون سے کاٹنا پڑے

بپوشیدن ستر درویش کوش
فقیرون کی پردہ پوشی مین کوشش کر
که ستر خدایت بود پرده پوش
تاکہ خدا تیری پردہ پوشی کرے

مگردان غریب از درت بی نصیب
غریب کو اپنے دروازے سے مایوس نہ پھیر
مبادا که گردی بدرها غریب
شاید ایسا نہو کہ تجھے بھی غریب ہوکے کسی دروازے پر جانا پڑے

بزرگے رساند بمحتاج خیر
وہ بزرگ محتاجون کے ساتھ نیکی کریگا
که ترسد که محتاج گردد بغیر
جو ڈریگا کہ مین بھی کبھی محتاج ہو جاؤن

بحال دل خستگان در نگر
عاجزون کے حال کی خبر لے
که باری دل خسته باشی مگر
کبھی شاید تو بھی دل خستہ ہو

فرو ماندگان را درون شاد کن
غریبون کا دل خوش رکھ
ز روز فرو ماندگی یاد کن
اپنی غریبی کے دن کو یاد رکھ

نخواهنده بر در دیگران
اگر تو کسی کا محتاج نہین
بشکرانه خواهنده از در مران
تو خدا کا شکر کر اور کسی محتاج کا سوال رد نکر

گفتار اندر نواختن یتیمان و رحمت بر حال ایشان
قول یتیمون کی پرورش اور اونپر رحم کرنے مین

پدر مرده را سایه بر سر فکن
یتیمون پر شفقت کیا کر
غبارش بیفشان و خارش بکن
اوسکے جسم کی گرد جھاڑ اور تکلیف دفع کر

ندانی چه بودش فرو مانده سخت
کیا تو نہین جانتا کہ اوسے کیسی مایوسی ہوتی ہے
بود تازه بی بیخ هرگز درخت
بھلا کہین بغیر جڑ کے بھی درخت ہرا بھرا رہتا ہے

چو بینی یتیمی سرافگنده پیش
جب کسی یتیم بچے کو سر جھکائے دیکھے تو
مده بوسه بر روی فرزند خویش
تو اپنے لڑکے کے منہ پر بوسہ نہ دے

یتیم ار بگرید که نازش خرد
اگر یتیم روئے تو کون اوسکو بہلائے
وگر خشم گیرد که بارش برد
اگر وہ بگڑے تو کون اوسکا دولار کرے

الا تا نگرید که عرش عظیم
خبردار رونے نہ پائے کہ عرش معلے
بلرزد همی چون بگرید یتیم
یتیم کے رونے سے کانپتا ہے

برحمت بکن آبش از دیده پاک
رحم کرکے اوسکی آنکھ سے آنسو پونچھو
بشفقت بیفشانش از چهره خاک
پیار سے اوسکے چہرہ کی گرد جھاڑو

اگر سایهٔ خود برفت از سرش
اگر اوسکے باپ کا سایہ اوسکے سر سے اوٹھ گیا
تو در سایهٔ خویشتن پرورش
تو اپنی حمایت مین اوسکی پرورش کر

من آنگه سر تاجور داشتم
میرے سر پر اوسوقت تاج تھا
که سر در کنار پدر داشتم
جب میرا سر باپ کی گود مین تھا

اگر بر وجودم نشستی مگس
اگر میرے جسم پر مکھی بیٹھ جاتی یعنی ذرا بھی تکلیف ہوتی
پریشان شدی خاطر چند کس
تو سارے گھر کا دل پریشان ہوتا

کنون گر بزندان برندم اسیر
اب اگر مجھے گرفتار کرکے قید کرین
نباشد کس از دوستانم نصیر
تو بھی میرے دوستون مین سے کوئی مدد نہ کریگا

مرا باشد از درد طفلان خبر
میرے دل سے کوئی یتیم بچون کا درد پوچھے
که در طفلی از سر برفتم پدر
کیونکہ بچپن مین میرا باپ مر گیا

حکایت در ثمرهٔ نکوکاری

ذکر نیک اعمال کے عوض مین

کسی دید در خواب صدر خجند
ایک شخص نے خجند کے بادشاہ کو خواب مین دیکھا
ق که خاری ز پای یتیمی بکند
کبھی اوسنے ایک یتیم کے پیر کا کانٹا نکالا تھا

همی گفت و در روضها می چمید
باغ مین پھرتا تھا اور یہ کہتا تھا
کزان خار بر من چه گلها دمید
کہ اوس کانٹے سے میرے واسطے کیا کیا پھول کھلے

مشو تا توانی ز رحمت بری
جبتک ہو سکے رحمت نہ چھوڑ
که رحمت برندت چو رحمت بری
کیونکہ اگر تو رحم کریگا تو سب تجھپر رحم کرینگے

چو انعام کردی مشو خود پرست
انعام دیکر مغرور نہ ہونا چاہیے
که من سرورم دیگری زیر دست
کہ مین سردار ہون اور لوگ خادم

اگر تیغ دورانش انداختست
اگرچہ زمانہ کی تلوار نے اوسکے واسطے مار گرایا
نه شمشیر دوران هنوز آختست
کیا تیرے واسطے زمانہ کی تلوار نہیں کھینچی ہوئی ہے

ق

چو بینی دعاگوی دولت هزار
جب دولت کے دعاگو بہت ہوں
خداوند را شکر نعمت گزار
تو خدا کی نعمت کا شکر کرنا چاہیے

که چشم از تو دارند مردم بسی
کہ تیرے امیدوار اور لوگ ہیں
نه تو چشم داری بدست کسی
تو کسی کا محتاج نہیں

کرم خوانده ام سیرت سروران
بخشش کی عادت میں نے بادشاہوں کی نکی
غلط گفتم اخلاق پیغمبران
جھوٹ کہا ہے بلکہ پیغمبروں کی عادتیں ہیں

حکایت در اخلاق پیغمبران
ذکر پیغمبروں کے اخلاق میں

شنیدم که یک هفته ابن السبیل
میں نے سنا ہے کہ ایک ہفتہ تک مسافر
نیامد بمهمانسرای خلیل
حضرت خلیل علیہ السلام کے لنگر خانہ میں نہ آیا

ز فرخنده خوی نخوردی پگاه
مبارک عادت کے سبب سے صبحکو نہیں کھاتے تھے
مگر بینوایی در آید ز راه
کہ شاید کوئی محتاج مسافر آجاوے

برون رفت هر جانبی بنگرید
ہر طرف دیکھتے ہوئے باہر نکل گئے
بر اطراف وادی نگه کرد و دید
جنگل میں ہر طرف نگہ کی تو گیا دیکھا

به تنها یکی در بیابان چو بید
جنگل میں ایک شخص اکیلا بید کیطرح کانپتا ہوا
سر و مویش از برف پیری سفید
سر اور بال بڑھاپے کی برف سے سفید

بدلداریش مرحبای بگفت
بڑی دلداری کی اور دعا دے کے
برسم کریمان صلای بگفت
کریموں کیطرح دعوت کا نیوتا دیا

که ای چشمهای مرا مردمک
کہ اے میری آنکھوں کی پتلی
یکی مردمی کن بنان و نمک
ایک بار مروت سے نان و نمک میرا تھول کر

نعم گفت و برجست و برداشت گام
اچھا کہا اور خوش ہوا اور قدم بڑھایا
که دانست خلقش علیه السلام
اسواسطے کہ اونکی عمدہ عادتیں جانگیا اوسنے

رقیبان مهمانسرای خلیل
خلیل اللہ علیہ السلام کے گھر کا نوکر لنگر خانہ نے
بعزت نشاندند پیر ذلیل
عزت کے ساتھ اوس ذلیل بڑھے کو بٹھایا

بفرمود و ترتیب کردند خوان
حکم دیتے ہی دسترخوان بچھایا
نشستند بر هر طرف همگنان
ہر طرف لوگ بیٹھے

چو بسم اللہ آغاز کردند جمع
جب سب نے اللہ کا نام لیکر کھانا شروع کیا
نیامد ز پیرش حدیثی بسمع
بڈھے سے کچھ اوسکا ذکر نہ سنا

چنین گفت ای پیر دیرینہ روز
حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ای بڈھے ضعیف
چو پیران نمی بینمت صدق و سوز
بڈھوں کی طرح مین تجھمین نرمی اور راستی نہین پاتا

نہ شرطست وقتیکہ روزی خوری
شرط نہین ہے کہ کھانا کھاتے وقت
کہ نام خداوند روزی بری
رزق دینے والے کا نام نہ لے

بگفتا نگیرم طریقت بدست
کہا مین تیرا طریقہ اختیار نہین کرتا
کہ نشنیدم از پیر آذر پرست
اس سبب سے کہ مین نے پیر آذر پرست سے نہین سنا

بدانست پیغمبر نیک فال
پیغمبر نیک فال سمجھ گئے
کہ گبرست پیر تبہ بودہ حال
کہ یہ پریشان حال بڈھا گبر ہے

بخواری براندش چو بیگانہ دید
بیگانہ پاکے اوسے ذلت سے نکالدیا
کہ منکر بود پیش پاکان پلید
اسواسطے کہ پاکو نہین ناپاک اچھا نہین معلوم ہوتا

سروش آمد از کردگار جلیل
حضرت جبرئیل علیہ السلام خدا بزرگ کا پیغام لائے
بہیبت ملامت کنان کای خلیل
ڈراتے اور ملامت کرتے ہوے کہ ای خلیل

منش دادہ صد سالہ روزی و جان
مین نے اوسکو سو برس روزی اور جان دی
ترا نفرت آمد ازو یک زمان
اور تجکو دم بھر مین اوس سے نفرت ہوگئی

گر او میبرد پیش آتش سجود
اگر وہ آگ کو سجدہ کرتا ہے
تو واپس چرا میبری دست جود
تو تو کیون بخشش کا ہاتھ کوتاہ کرتا ہی

گفتار اندر احسان با مردم نیک و بد

قول احسان نیک اور بد آدمیونکے بیان مین

گرہ بر سر بند احسان مزن
اس بہانہ سے احسان کی تھیلی پر گرہ نہ لگا
کہ این زرق و شیدست و آن مکر و فن
کہ یہ مکار اور حیلہ گر ہی اور وہ فریب اور دھوکا کرتا ہی

زیان میکند مرد تفسیر دان
تفسیر دان آدمی برا کرتے ہین
کہ علم و ادب میفروشد بنان
جو علم اور ادب روٹی پر گنواتے ہین

کجا عقل یا شرع فتوی دہد
عقل یا شرع نے ساتھ کبھی حکم نہین دیتی
کہ مرد خرد دین بدنیا دہد
کہ عقلمند دین کو دنیا کے عوض کھووے

ولیکن تو بستان کہ صاحب خرد
مگر تو مول لے کیونکہ عقلمند
از ارزان فروشان برغبت خرد
سستی بیچنے والون سے خوشی سے لیتے ہین

حکایت عابد با شیاد و شوخ دیده

ذکر ایک عابد اور ایک مکار چالاک کا

زباندانی آمد بصاحبدلی
ایک شاعر ایک فقیر کے پاس آیا

که محکم فرو مانده ام در گلی
کہ مین کیچڑ مین مضبوط پھنسگیا ہون یعنی قرضدار ہوگیا ہون

یکی سفله را ده درم بر منست
ایک کمینہ کے دس درم کا قرضدار ہون

که دانگی از و بر دلم ده منست
کہ ایک دانگ بھی میرے واسطے دس من کے برابر ہے

همه شب پریشان ازو حال من
تمام رات اوسی فکر مین پریشان رہتا ہون

همه روز چون سایه دنبال من
تمام دن سایہ کیطرح میرے پیچھے رہتا ہے

بکرد از سخنهای خاطر پریش
اوسکی پریشان کرنیوالی باتون نے

درون دلم چون در خانه ریش
میرا دل دروازہ کیطرح چیر ڈالا

خدایش مگر تا ز مادر بزاد
جب سے ماکے پیٹ سے پیدا ہوا خدا نے

جز آن ده درم چیز دیگر نداد
اوسے ان دس درمون کے سوا اور کچھ نہین دیا

ندانسته از دفتر دین الف
دین کی کتاب سے الف بھی نہین جانتا

نخوانده بجز باب لا ینصرف
باب لا ینصرف کے سوا اور کچھ پڑھا نہین

خور از کوه یک روز سر بر نزد
سورج پہاڑ سے ایک روز بھی نکلنے نہ پایا

که آن قلتبان حلقه بر در نزد
کہ اوس بیحیا نے میرے دروازے کی زنجیر نہ کھٹکھٹائی ہو

در اندیشه ام تا کدام کریم
اس فکر مین ہون تا کہ کوئی سخی

از آن سنگدل دست گیرد بسیم
روپیہ دیکر اوس ظالم سے رہائی کرائے

شنید این سخن پیر فرخ نهاد
اوس بزرگ مبارک ذات نے جب یہ بات سنی

درستی دو در آستینش نهاد
دو اشرفیان اوسکے ہاتھ پر رکھدین

زر افتاد در دست افسانه گوی
اوس قصہ گو کے ہاتھ جبھی روپیہ لگا

برون رفت از آنجا چو خور تازه روی
وہان سے آفتاب کی طرح خوشی خوشی چلدیا

یکی گفت شیخ این ندانی که کیست
ایک شخص نے شیخ سے کہا آپکو نہین معلوم یہ کون ہے

برو گر بمیرد نباید گریست
اگر مرجاے تو اوسپر رونا بھی نچاہیے

گدائی که بر شیر نر زین نهد
جو فقیر کہ شیر نر پر سوار ہو

ابو زید را اسپ و فرزین نهد
ابوزید کے مقابلہ مین گھوڑا اور فرزین رکھدے یعنی شاطر بازی جیتے

بر آشفت عابد که خاموش باش
فقیر رنجیدہ ہوا اور کہا کہ چپ رہ

تو مرد زبان نیستی گوش باش
جب تجھے بات نہین کرنا آتی تو سن لے

اگر راست بود آنچه پنداشتم
جو کچھ معلوم ہوا اگر سچ کہتا تھا
ز خلق آبرویش نگہداشتم
تو گویا خلق مین مین نے اوسکی آبرو بچالی

اگر شوخ چشمی و سالوس کرد
اگر چالاکی اور مکر کیا
الا تا نپنداری افسوس کرد
تو بھی افسوس نکرنا چاہیے

که خود را نگہداشتم آبروی
اسواسطے کہ مین نے اپنی آبرو بچائی
ز دست چنان گربز یاوہ گوی
ایسے بیہودہ مکار کے ہاتھ سے

بد و نیک را بذل کن سیم و زر
نیک بد دونون کو چاندی سونا تقسیم کر
که این کسب خیرست و آن دفع شر
کہ اس سے ثواب ہوتا ہے اور اوس سے بلا ٹلتی ہے

خنک آنکه در صحبت عاقلان
اچھا وہ شخص ہے جو عقلمندون کی صحبت مین
بیاموزد اخلاق صاحبدلان
صاحبدلون کی عادت سیکھے

گرت عقل و رایست و تدبیر و ہوش
اگر تجھے عقل و شعور اور تدبیر اور ہوش ہو
بعزت کنی پند سعدی بگوش
دل سے سعدی کی نصیحت سن

که اغلب درین شیوه دارد مقال
کہ اکثر ایسے ہی طریقہ پر گفتگو کرتا ہے
نه در چشم و زلف و بناگوش و خال
نہ آنکھ اور زلف اور بناگوش اور تل کی تعریف مین

حکایت پدر ممسک و فرزند جوانمرد
باپ بخیل اور سخی بیٹے کا ذکر

یکی رفت و دینار ازو یادگار
ایک شخص مرا اور دینار یادگار چھوڑی
خلف بود صاحبدل و ہوشیار
اوسکا لڑکا صاحبدل اور ہوشیار تھا

نه چون ممسکان دست بر زر گرفت
بخیلون کیطرح روپیہ مٹھی مین نہین دبایا
چو آزادگان دست از زر گرفت
بلکہ آزادون کی طرح ہاتھ چھوڑ دیا

ز درویش خالی نبودی درش
فقیرون سے کبھی اوسکا دروازہ خالی نہ رہتا
مسافر بمہمان سرای اندرش
مسافر اوسکے لنگرخانہ مین رہتے

دل خویش و بیگانه خورسند کرد
اپنے اور غیرون کا دل خوش کیا
نه ہمچون پدر سیم و زر بند کرد
اپنے باپ کی طرح سے چاندی اور سونے پر قفل نہین لگایا

ملامت کنی گفتش ای باد دست
ایک ملامت کرنیوالے نے اوس سے کہا کہ اے فضول خرچ
بیکره پریشان مکن ہرچه ہست
جو کچھ ہے یکبارگی برباد نکر

بسالی توان خرمن اندوختن
سال بھر مین کھلیان جمع ہوتا ہے
بیکدم نه مردی بود سوختن
اسکو ایک دم مین جلا دینا جوانمردی نہین

چو در تنگدستی نداری شکیب / نگهدار وقتِ فراخی حسیب

جب مفلسی مین تجھسے صبر نہو سکیگا / تو فراغت کے وقت حساب پر خیال رکھ

مثل

کہاوت

بدختر چه خوش گفت بانوی ده / که روز نوا برگ سختی بنه

اپنی لڑکی سے کیا اچھی بات ایک دہقانی عورت نے کہی / کہ فراغت کے دنون مین تکلیف کا بھی خیال رکھنا چاہیے یعنی مال جمع کرنا چاہیے

همه وقت پر دار مشک و سبوی / که پیوسته در ده روان نیست جوی

ہر وقت مشک و گھڑے بھرے رہین / کیونکہ ہمیشہ گانون مین نہر جاری نہین رہتی

بدنیا توان آخرت یافتن / بزر پنجهٔ دیو بر تافتن

دنیا سے عقبےٰ حاصل ہوسکتی ہے / روپیے کے زور سے دیو کا پنجہ بھی پھیر سکتے ہین

ز دستِ تهی بر نیاید امید / بزر بر کنی چشم دیو سفید

خالی ہاتھ سے کوئی کام نہین نکلتا / روپیہ کے زور سے دیو سفید کی بھی آنکھ نکال سکتے ہین

اگر تنگدستی مرو پیش یار / وگر سیم داری بیا و بیار

مفلسی مین یار کے پاس بھی جانا نچاہیے / اگر روپیہ ہو آ اور لے آ

تهیدست در خوبرویان مپیچ / که بی هیچ مردم نیرزد بهیچ

محتاج کیواسطے معشوق بھی اچھی نہین / کیونکہ مفلس کسی لائق نہین ہوتا

وگر هرچه داری بکف بر نهی / کفت وقتِ حاجت بماند تهی

جو کچھ تیرے پاس ہو اگر دیتا رہیگا / تو تیرا ہاتھ ضرورت کیوقت خالی رہجاویگا

گدایان بسعی تو هرگز قوی / نگردند و ترسم تو لاغر شوی

نقیر تیری کوشش سے کبھی آسودہ نہونگے / بلکہ مین ڈرتا ہون کہ تو محتاج ہو جائیگا

باز آمدم بحکایت فرزند خلف

اب مین اوسی نالیق لڑکے کا پھر بیان کرتا ہون

چو منع خیر اینحکایت بگفت / زغیرت جوانمرد را رگ نخفت

جب نیک بات کے منع کرنیوالے نے یہ بات کہی / غیرت سے اوس جوانمرد کی رگ حمیت جوش مین آئی یعنی باز نہ آیا

پراگنده دل گشت ازان گفتگوی / بر آشفت و گفت ای پراگنده گوی

اوس گفتگو سے پریشان ہو کر کہا / تو کیا واہیات بکتا ہے

مرا دستگاهی که پیرامنست / پدر گفت میراث جدّ منست

میرے قبضہ مین جو مال ہے / میرا باپ کہتا تھا کہ میرے دادا کا ہے

نہ ایشان بخست نگہداشتند
کیا اونھون نے خست سے نہین جمع کیا تھا
بحسرت بمردند و بگذاشتند
جو حسرت مین مر گئے اور چھوڑ گئے

بدستم بیفتاد مال پدر
جسطرح میرے باپ کا مال میرے ہاتھ آیا
کہ بعد از من افتد بدست پسر
اوسیطرح میرے بعد میرے لڑکے کو ملیگا

همان به که امروز مردم خورند
بہتر یہ بات ہے کہ آج آدمی کھائین
کہ فردا پس از من بیغما برند
نہ کہ کل میرے بعد لوگ لوٹ لیجائین

خور و پوش بخشای و راحت رسان
کھا اور پہن اور بخشدے اور آرام پہونچا
نگہ می چہ داری ز بہر کسان
اور لوگون کے واسطے کیون جمع کرتا ہی

برند از جہان با خود اصحاب رای
عقلمند دنیا سے اپنے ساتھ لیجاتے ہین
فرومایہ ماند بحسرت بجای
کمینون کے دلمین حسرت رہجاتی ہی اور چھوڑ جاتے ہین

زر و نعمت اکنون بدہ کان تست
روپیہ و نعمت اب دیدے جب تو مالک ہی
کہ بعد از تو بیرون ز فرمان تست
کہ تیرے بعد تیرے قبضہ سے باہر ہے

بدنیا توانی کہ عقبی خری
دنیا سے عقبی حاصل ہوسکتی ہے
بخر جان من ورنہ حسرت بری
اگر لینا ہو تو لے ورنہ حسرت باقی رہیگی پچھتائیگا

حکایت اندر راحت رسانیدن ہمسایگان
ذکر ہمسایون کو آرام پہونچانے کے بیان مین

بزارید وقتی زنی پیش شوے
ایک عورت اپنے خاوند کے آگے روئی
کہ دیگر مخر نان ز بقال کوے
کہ اب محلے کے نان بائی سے روٹی مول نہ لیا کر

ببازار گندم فروشان گرای
گیہون بیچنے والون کے بازار مین جایا کر
کہ این جو فروشست و گندم نمای
کیونکہ یہ جو فروش گندم نما ہے

نہ از مشتری کز زحام مگس
خریدارون سے نہین بلکہ مکھیونکے سبب سے
بیک ہفتہ رویش ندیدست کس
ایک ہفتہ تک کوئی اوسکا منہ بھی نہین دیکھتا

بدلداری آن مرد صاحب نیاز
تسکین دیکے اوس حاجتمند مرد نے
بزن گفت کای روشنائی بساز
عورت سے کہا کہ اے میرے گھر کی رونق صبر کر

بامید ما کلبہ اینجا گرفت
ہمارے آسرے پر اوسنے یہان دوکان کھولی
نہ مردی بود نفع ازو وا گرفت
یہ کیا آدمیت ہی کہ ہم اوسکو نفع نہ پہونچائین

رہ نیکمردان آزادہ گیر
آزاد نیکمردون کی راہ چل
چو استادہ دست افتادہ گیر
اگر تو کھڑا ہے تو گرے ہوؤن کی دستگیری کر

بخشائے کانانکہ مرد حق اند
بخشش کر کہ جو مرد خدا ہین
خریدار دُکان بے رونق اند
وہ دُکان بے رونق سے مول لیتے ہین

جوانمرد اگر راست خواہی ولیست
صاحب مروت درحقیقت ولی ہے
کرم پیشۂ شاہ مردان علیست
سخاوت پیشہ حضرت علی شاہ مردان کا ہے

حکایت
قصہ

شنیدم کہ مردی براہ حجاز
مین نے سنا ہی کہ ایک مرد حجاز کی راہ مین
بہر خطوہ کردی دو رکعت نماز
ہر قدم پر دو رکعت نماز پڑھتا تھا

چنان گرم رو در طریق خدای
راہ خدا مین ایسا تیز رو تھا
کہ خار مغیلان نکندی ز پای
کہ ببول کا کانٹا بھی پیر سے نہ نکالتا

باخر ز وسواس خاطر پریش
پریشان دل کے اندیشے سے آخر کو
پسند آمدش در نظر کار خویش
اوسے اپنا کام اچھا معلوم ہوا

بتلبیس ابلیس در چاہ رفت
شیطان کے فریب سے کنوین گرا ای تباہ ہوا
کہ نتوان ازین خوبتر راہ رفت
کیونکہ وہ سمجھا کہ اس سے بہتر کوئی طریقہ نہین

گرش رحمت حق نہ دریافتی
اگر خدا کی رحمت اوسکی مدد نکرتی
غرورش سر از جادہ برتافتی
غرور اوسکا سیدھی راہ سے پھیر دیتا

یکی ہاتف از غیب آواز داد
ایک پکارنے والے نے غیب سے آواز دی
کہ ای نیکبخت مبارک نہاد
کہ اے نیکبخت مبارک ذات

مپندار اگر طاعتے کردۂ
اپنی عبادت پر گھمنڈ نکر
کہ نزلی بدین حضرت آوردۂ
کہ اوس بارگاہ کے لائق کوئی تحفہ لیکر حاضر ہوا ہے

باحسانی آسودہ کردن دلی
احسان سے ایک دلکو آرام ہونچانا
بہ از الف رکعت بہر منزلی
ہر منزل پر ہزار رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے

حکایت
قصہ

بسرہنگ سلطان چنین گفت زن
بادشاہی سپاہی سے اوسکی بی بی نے یہ بات کہی
کہ خیز ای مبارک در رزق زن
کہ اے بختاور اٹھ کے روزی تلاش کر

برو تا ز خوانت نصیبی دہند
جا تاکہ دسترخوان سے تجھے بھی حصہ دین
کہ فرزندگانت بسختی در اند
کہ تیرے لڑکے بھوکے ہین

بگفتا بود مطبخ امروز سرد
کہا کہ آج باورچیخانہ سرد ہے

کہ سلطان بشب نیت روزہ کرد
اسواسطے کہ بادشاہ نے رات کو روزے کی نیت کی

زن از ناامیدی سر اندر کشید
عورت نے مایوسی سے سر جھکا لیا

همی گفت با خود دل از فاقہ ریش
فاقہ کے رنج سے دل میں یہ بات کہتی تھی

کہ سلطان ازین روزہ گوئی چہ خواست
کہ بادشاہ کو اس روزے سے کیا حاصل ہوا اپنے بچوں کو فاقہ دیتے

کہ افطار او عید طفلان ماست
کہ اوسکا افطار ہمارے لڑکوں کی عید ہے

خورندہ کہ خیرش برآید ز دست
روزہ ترک کرنیوالا جسکی خیرات جاری ہو

بہ از صائم الدہر دنیا پرست
دنیا دار ہمیشہ روزہ رکھنے والے سے بہتر ہے

مسلم کسی را بود روزہ داشت
اوس شخص کا روزہ صحیح ہے

کہ درماندہ را دہد نان چاشت
جو محتاج کو دن کا کھانا بانٹ دیا کرے

وگرنہ چہ حاجت کہ زحمت بری
نہیں تو تکلیف اوٹھانے کی کیا ضرورت ہے

ز خود بازگیری و ہم خود خوری
اپنے خرچ سے بچا کر آپ ہی کھاوے

خیالات نادان خلوت نشین
بیوقوف گوشہ نشین کے خیالات

بہم برکند عاقبت کفر و دین
آخرکار کفر اور دین کو ملا دیتے ہیں

صفائیست در آب و آئینہ نیز
پانی اور آئینہ دونون مین صفائی ہوتی ہے

ولیکن صفا را بباید تمیز
مگر صفائی کی تمیز بھی ہونا چاہیے

حکایت کریم تنگدست با سائل
ذکر سخی محتاج اور فقیر کا

یکی را کرم بود و قوت نبود
ایک شخص سخی تھا مگر محتاج تھا

کفافش بقدر مروت نبود
آمدنی خرچ کو کافی نہوتی

کہ سفلہ خداوند ہستی مباد
کمینہ کبھی مالدار نہو

جوانمرد را تنگدستی مباد
جوانمرد کبھی مفلس نہو

کسی را کہ ہمت بلند اوفتد
جسکی ہمت بلند ہوتی ہے

مرادش کم اندر کمند اوفتد
اوسکی حاجت بہت کم روا ہوتی ہے

چو سیلاب ریزان کہ بر کوہسار
جیسے پہاڑ کا سیلاب

نگیرد ہمی بر بلندی قرار
کہ کبھی بلندی پر نہین ٹھہرتا

نہ در خورد سرمایہ کردی کرم
مال کے اندازہ سے خرچ نکرتا

تنک مایہ بودی ازین لاجرم
اسی سبب سے مفلس رہتا

برش تنگدستی دو حرفی نبشت
اوسکے پاس ایک غریب نے رقعہ لکھا
که ای خوب فرجام فرخ سرشت
کہ اے نیکو مبارک پیدایش

یکی دست گیرم بچندین درم
تھوڑے درم سے ایکبار میری مدد کر
که چندیست تا من بزندان درم
اس سبب سے کہ تھوڑے دنون سے مین قید مین ہون

بچشم اندرش قدر چیزی نبود
گر اوسکے سامنے کچھ حقیقت نہ تھی
ولیکن بدستش پشیزی نبود
مگر اوسکے پاس ایک کوڑی بھی نہ تھی

بخصمان بندی فرستاد مرد
قیدخانہ کے ملازمون کے پاس آدمی بھیجا
که ای نیکنامان آزاد مرد
کہ اے نیک نام آزاد مرد

بدارید چندی کف از دامنش
تھوڑے دنون کے واسطے اوسکو چھوڑ دو
وگر میگریزد ضمان بر منش
اگر بھاگ جاویگا تو مین اسکا ضامن ہون

وز آنجا بزندان در آمد که خیز
اور وہان سے قیدخانہ مین پہونچا کہ اوٹھ
وزین شهر تا پای داری گریز
اور اس شہر سے جہانتک بھاگنے کی طاقت ہو بھاگ جا

چو گنجشک در باز دید از قفس
جیسے چڑیا پنجرے کا دروازہ کھلا پاتی ہے
قرارش نبود اندر یک نفس
وہ بھی دم بھر وہان نہ ٹھہرا

چو باد صبا زان زمین سیر کرد
ہوا کی طرح وہان سے ایسا بھاگا
نه سیری که بادش رسیدی بگرد
کہ ہوا بھی اوسکی گرد تک نہ پہونچی

گرفتند حالی جوانمرد را
فوراً جوانمرد کو پکڑ لیا
که حاصل کنی سیم یا مرد را
کہ اوس مرد کو حاضر کر یا روپیہ دے

چو بیچارگان راه زندان گرفت
غریبون کی طرح قیدخانہ کو گیا
که مرغ از قفس رفته نتوان گرفت
کیونکہ پنجرے کی چھوٹی چڑیا پھر ہاتھ نہین آتی

شنیدم که در حبس چندی بماند
مین نے سنا کہ تھوڑے دنتک قیدخانہ مین رہا
نه رقعه نبشت و نه فریاد خواند
نہ کسیکو رقعہ لکھا نہ فریاد کی

زمانها نیاسود و شبها نخفت
بہت دن تکلیف اوٹھائی راتون کو نہ سویا
برو پارسائی گذر کرد و گفت
ایک عابد اوسکی طرف سے نکلا اور یہ پوچھا

نپندارمت مال مردم خوری
مجھے تو مال مردم خور نہین معلوم ہوتا
چه پیش آمدت تا بزندان دری
کیا ہوا جو تو قیدخانہ مین آیا

بگفتا که هان ای مبارک نفس
کہا ہان اے مبارک ذات
نخوردم بحیلتگری مال کس
فریب سے مین نے کسیکا مال نہین کھایا

یکی ناتوان دیدم از بند ریش
ایک غریب کو پرانی قید کی تکلیف مین پایا
خلاصش ندیدم بجز بند خویش
اور اپنے قید کے سوا اوسکی رہائی بھی ندیکھی

ندیدم بنزدیک دانش پسند
مین عقل کے خلاف سمجھا
من آسوده و دیگری پای بند
کہ مین آرام سے رہون اور دوسرا قید مین

بمرد آخر و نیکنامی ببرد
آخر کو مر گیا اور نیکنامی حاصل کی
زهی زندگانی که نامش نمرد
کیا اچھی زندگانی اوس شخص کی کہ ابتک نام زندہ ہی

تن زنده دل خفته در زیر گل
زندہ دل کا بدن مٹی مین سویا ہوا
به از عالمی زنده مرده دل
ایک عالم زندہ مردہ دل سے اچھا ہی

دلِ زنده هرگز نگردد هلاک
دل زندہ دل کا ہرگز نہین مرتا
تن زنده دل گر بمیرد چه باک
تن زندہ دل کا اگر مر جاے کیا حرج ہے

حکایت در معنی احسان

قصہ احسان کے بیان مین

یکی در بیابان سگی تشنه یافت
ایک شخص کو ایک پیاسا کتا جنگل مین ملا
برون از رمق در حیاتش نیافت
تھوڑیسی جانکے سوا اوسمین کچھ نہتھا جینے سکتا تھا

کله دلو کرد آن پسندیده کیش
اوس نیک خونے ٹوپی کا ڈول بنایا
چو حبل اندران بست دستار خویش
اور رسی کی جگہ اپنی پگڑی باندھی

بخدمت میان بست و بازو کشاد
خدمت کے واسطے مستعد ہوا اور کوشش کی
سگِ ناتوان را دمی آب داد
مرتے ہوے کتے کو ایک گھونٹ پانی پلایا

خبر داد پیغمبر از حال مرد
وحی آئی پیغمبر کے پاس اوس نیکمرد کے واسطے
که داور گناهان او عفو کرد
کہ خدانے اوسکے گناہ معاف کیے

الا گر جفا کاری اندیشه کن
خبردار گناہون سے ڈرتا رہ
کرم پیشه گیر و وفا پیشه کن
بخشش اور وفاداری اختیار کر

کسی با سگی نیکوئی گم نکرد
جب اللہ نے کتے کے ساتھ نیکی کرنے کو ضائع نکیا
کجا گم شود خیر با نیکمرد
تو نیکمرد کے ساتھ کہان برباد جاسکتی ہی

کرم کن بر آن کت برآید ز دست
اسوقت بخشش کر کہ تجھسے ہو سکتا ہے
جهانبان در خیر بر کس نبست
خدانے نیکی کا دروازہ کسی پر بند نہین کیا

گرت در بیابان نباشد چهی
اگر جنگل مین کوآن نہین کھدا سکتا
چراغی بنه در زیارتگهی
کسی زیارتگاہ مین ایک چراغ ہی جلا دے

بقنطار زر بخش کردن ز گنج
گون بھر کے سونا لٹانا یعنے بہت اشرفیوں کا بانٹنا
نه چندانکه دیناری از دست رنج
مشقت کی ایک اشرفی کے برابر حقیقت نہیں رکھتا

برد هر کسی بار در خورد زور
ہر شخص طاقت کے موافق بوجھ اوٹھا سکتا ہے
گرانست پای ملخ پیش مور
ٹیڑی کا پیر چیونٹی کے آگے بھاری ہوتا ہے

تو با خلق نیکی کن ای نیکبخت
اے نیکبخت تو خلق کے ساتھ نیکی کرے
که فردا نگیرد خدا بر تو سخت
تاکہ کل قیامت کو خدا تجھپر سختی نکرے

گراز پا در آید نماند اسیر
اگر پیر سے گرے گا تو مجبور نہ رہے گا
که افتادگان را بود دستگیر
جو شخص عاجزوں کی دستگیری کرتا رہیگا

بآزار فرمان مده بر رهی
غلام کی تکلیف کے واسطے بھی حکم نہ دے
که باشد که افتد بفرماندهی
شاید وہ بھی کبھی حاکم ہو جاوے

چو تمکین وجاهت بود بر دوام
جو تو ہمیشہ عزت اور مرتبہ چاہتا ہے
مکن زور بر مرد درویش عام
محتاجوں پر ظلم نکر بلکہ کسی پر نہ کر

که افتد که باجاه و تمکین شود
شاید اوسے عزت اور مرتبہ حاصل ہو جاوے
چو بیذق که ناگاه فرزین شود
جیسے پیادہ یکایک وزیر ہو جاتا ہے

نصیحت شنو مردم نیک بین
نصیحت سننے والے اور نیک انجام سوچنے والے
نباشد در هیچ دل تخم کین
کسی طرفسے کسیکے دلمین فساد قائم نہین رکھتے

خداوند خرمن زیان میکند
کھریان کا مالک برا کرتا ہے
که بر خوشه چین سر گران میکند
جو بالی چننے والوں پر غصہ ہوتا ہے

نترسد که نعمت بمسکین دهد
نہیں ڈرتا ہے کہ غریب کو نعمت دیگا
وزان بار غم بر دل این نهد
جسکے سبب سے اوسکے دل کو ملال ہوگا

بسا زورمندا که افتاد سخت
بہت زور مند بالکل عاجز ہو گئے
بس افتاده را یاوری کرد بخت
بہت عاجزوں کے نصیب نے مدد کی

دل زیر دستان نباید شکست
زیر دستوں کا دل توڑنا نچاہئیے
مبادا که روزی شوی زیر دست
ایسا نہو کہ ایک دن تو بھی زیر دست ہو جاوے

حکایت
قصہ

بنالید درویشی از ضعف حال
رو دیا ایک فقیر پریشانی کے سبب سے
بر تند خوی خداوند مال
ایک بد خو مالدار کے آگے

نه دینار دادش سیه دل نه دانگ
اوس سیه دل نے دینار یا دانگ کچھ نه دیا
برو زد بسر باری از طیره بانگ
بلکه غصے سے اوسکو جھڑکیان دین

دل سائل از جور او خون گرفت
سائل کا دل اوسکے سبب سے خون ہوگیا یعنے رنجیدہ ہوا
سر از غم بر آورد و گفت ای شگفت
غم سے سر اوٹھا کر کہا کہ تعجب ہے

توانگر ترشروی باری چراست
توانگر اسقدر کیون خفا ہوتا ہے
مگر می نترسد ز تلخی خواست
شاید سوال کرنے کی تلخی سے نہین ڈرتا ہے

بفرمود کوته نظر تا غلام
اوس بخیل نے غلام کو حکم دیا
براندش بخواری و زجر تمام
اوسے ذلت سے جھڑک کے نکال دیا

بناکردن شکر پروردگار
خدا کا شکر نکرنے کے سبب سے
شنیدم که برگشت ازو روزگار
مین نے سُنا کہ اوس سے زمانہ برگشتہ ہوا

بزرگیش سر در تباهی نهاد
اوسکی امیری تباہ ہوگئی
عطارد قلم در سیاهی نهاد
عطارد نے اوسکا نصیب سیاہ کیا یعنے فروماندہ ہوا

شقاوت برهنه نشاندش چو سیر
کمبختی نے اوسکو لہسن کی طرح ننگا بٹھا دیا
نه بارش رها کرد و نی بارگیر
ساز و سواری کوئی چیز باقی نچھوڑی

فشاندش قضا بر سر از فاقه خاک
حکم خدا نے اوسکے سر فاقہ کی خاک ڈالی یعنے فاقہ کرنے لگا
مشعبد صفت کیسه و دست پاک
بازیگرون کی طرح ہاتھ اور تھیلی خالی تھی

سراپای حالش دگرگونه گشت
بالکل حال اوسکا بدل گیا
برین ماجرا مدتی برگذشت
انجام کار اسیطرح ایک مدت گزری

غلامش بدست کریمی فتاد
اوسکا غلام ایک امیر کے ہاتھ لگا
توانگر دل و دست و روشن نهاد
جو دل اور ہاتھ کا سخی اور روشن دلا تھا

بدیدار مسکین آشفته حال
پریشان غریب کی صورت دیکھکے
چنان شاد بودی که مسکین بمال
اسطرح خوش ہوجاتا جیسے غریب مال پاکے

شبانگه یکی بر درش لقمه جست
رات کو اوسکے دروازے پر ایک شخص نے سوال کیا
ز سختی کشیدن قدمهاش سست
جو فاقون کے مارے قدم نہین اوٹھا سکتا تھا

بفرمود صاحب نظر بنده را
اوس خداشناس نے اپنے غلام کو حکم دیا
که خشنود کن مرد درمانده را
کہ اس سوال کرنے والے کی حاجت رفع کر

چو نزدیک بردش ز خوان بهره
جب دسترخوان سے اوسکے واسطے حصہ لیگیا
بر آورد بی خویشتن نعره
تو بے اختیار ہوکے رو دیا

چو نزدیک آمد بر خواجه باز
جب پریشان دل مالک کے سامنے آیا

عیان کرد اشکش بدیباجه راز
رخسار کے آنسوؤں نے اوسکا بھید ظاہر کیا

بپرسید سالار فرخنده خوی
سردار مبارک خو نے پوچھا

که اشکت ز جور که آمد بروی
کہ کسکے ظلم سے تیرے چہرہ پر اشک جاری ہے

بگفت اندرونم بشورید سخت
کہا میرا دل سخت پریشان ہوا

بر احوال این پیر شوریده بخت
اس بڈھے بدنصیب کے حال پر

که مملوک وی بودم اندر قدیم
کہ پہلے میں اوسکا غلام تھا

خداوند املاک و اسباب و سیم
جسکے پاس جائداد اور اسباب اور چاندی غرضکہ سب کچھ تھا

چو کوتاه شد دستش از عز و ناز
جب دولت اور ثروت سے اوسکا ہاتھ خالی ہوا

کند دست خواهش بدرها دراز
تو دروازہ دروازہ ہاتھ پھیلانے لگا

بخندید و گفت ای پسر جور نیست
وہ سنکے ہنسا اور جواب دیا کہ اے لڑکے یہ ظلم نہیں ہے

ستم بر کس از گردش دور نیست
زمانہ کی گردش سے کسی پر ظلم نہیں ہوتا

نه آن تند روزیست بازارگان
یہ وہی غریب سوداگر ہے

که بردی سر از کبر بر آسمان
جو غرور سے سر آسمان پر اوٹھائے تھا

من آنم که آن روزم از در براند
میں وہی ہوں کہ ایکدن مجھے انہوں دروازے سے نکالدیا تھا

بروز منش دور گیتی نشاند
زمانہ کی گردش نے اوسے میرا دن دکھایا

نگه کرد باز آسمان سوی من
آسمان نے پھر میری طرف نظر عنایت کی

فروشست گرد غم از روی من
غم کی گرد میرے منہ سے دھو ڈالی

خدای ار بحکمت ببندد دری
اگر خدا حکمت سے ایک دروازہ بند کرتا ہے

گشاید بفضل و کرم دیگری
تو فضل و کرم سے دوسرا کھولتا ہے

بسا مفلس بینوا سیر شد
بہت غریب اور لاچار آسودہ حال ہوگئے

بسا کار منعم زبر زیر شد
بہت مالداروں کے کارخانے بگڑ گئے

حکایت

یکی سیرت نیکمردان شنو
ایک عادت نیکمردوں کی سن لے

اگر نیکبختی و پاکیزه رو
اگر تو نیک مرد اور نیک چال ہے

که شبلی ز حانوت گندم فروش
کہ حضرت شبلی گیہوں بیچنے والے کی دکان سے

بده برد انبان گندم بدوش
گیہوں کا ڈھیر گاؤں میں لے گئے

نگه کرد موری درآن غله دید
غور کر کے ایک چیونٹی کو اوس غلہ مین دیکھا
ز رحمت بر و شب نیارست خفت
رحم سے رات بھر نیند نہ آئی
مروت نباشد که این مور ریش
مروت نہین کہ اس چیونٹی پریشان کو
درون پراگندگان جمع دار
پریشانون کی دلجمعی کرتا رہ
چه خوش گفت فردوسی پاک زاد
فردوسی پاک ذات نے کیا اچھی بات کہی ہو
میازار موری که دانه کش است
دانہ اوٹھانیوالی چیونٹی کو پریشان نکر
سیاه اندرون باشد و سنگدل
وہ شخص بیرحم اور سنگدل ہے
مزن بر سر ناتوان دست زور
کمزورون کے سر پر زور سے ہاتھ نہ مار
نه بخشید بر حال پروانه شمع
شمع نے پروانہ کے حال پر رحم نہ کیا
گرفتم ز تو ناتوان تر بسی ست
بیشک مانا کہ تجھسے زیادہ کمزور بہت ہین

که سرگشته از هر طرف میدوید
کہ پریشان ہر طرف دوڑتی تھی
بمأوای خود بازش آورد و گفت
اوسکے گھر پھر لاکے رکھا
پراگنده گردانم از جای خویش
اپنی جگہ سے پریشان کرون
که جمعیت باشد از روزگار
تاکہ تجھکو زمانہ سے دلجمعی حاصل ہو
که رحمت بران تربت پاک باد
خدا کی رحمت اوسکی پاک قبر پر ہو
که جان دارد و جان شیرین خوش است
کہ جان رکھتی ہے اور جان پیاری ہوتی ہے
که خواهد که موری شود تنگدل
جو ایک چیونٹی کی پریشانی بھی چاہتا ہے
که روزی بپایش درافتی چو مور
ایسا نہو کہ شاید تو بھی چیونٹی کیطرح اونکے پیر کے نیچے پڑے
نگه کن که چون سوخت در پیش جمع
دیکھو کہ مجمع مین کیونکر جلی
توانا تر از تو هم آخر کسی ست
آخر تجھسے کوئی زبردست بھی ہے

گفتار اندر جوانمردی و ثمرهٔ آن
قول جوانمردی اور اوسکے عوض مین

ببخش ای پسر کآدمیزاده صید
بخشش اور رحم کر کر آدمی احسان سے تابع
عدو را بالطاف گردن ببند
دشمن کی گردن خاطرداری سے جھکا دے
چو دشمن کرم بیند و لطف وجود
جب دشمن خاطرداری و مہربانی اور بخشش دیکھتا ہو

باحسان توان کرد و وحشی بقید
اور وحشی قید سے ہوتے ہین
که نتوان بریدن به تیغ این کمند
کیونکہ یہ کمند تلوار سے بھی نہین کٹ سکتی
نیاید دگر خبث ازو در وجود
پھر بدی اوس سے ظاہر نہین ہوتی

مکن بد که بد بینی از یار نیک | نروید ز تخم بدی بار نیک

بدی مت کر نہین تو نیک بخت یار سے بھی بدی ظاہر ہوگی | کیونکہ برے بیج مین اچھا پھل نہین لگتا

چو با دوست دشوار گیری و تنگ | نخواهد که بیند ترا نقش و رنگ

جب تو دوست سے سختی اور بد خوئی کریگا | تو وہ بھی تیری رونق نچاہیگا

وگر خواجه با دشمنان نیک خوست | بسی بر نیاید که گردند دوست

اگر صاحب دشمنون کے ساتھ نیک خو ہوگا | بہت جلد وہ اوسکے دوست ہوجاینگے

حکایت در معنی صید کردن دلها باحسان

ذکر دل گرفتار کرنے مین احسان سے

بره در یکی پیشم آمد جوان | بتگ درپیش گوسفندی دوان

راہ مین ایک جوان میرے پاس آیا | اوسکے پیچھے قدم بقدم ایک بکری دوڑتی تھی

بدو گفتم این ریسمانست و بند | که می آرد اندر پیت گوسفند

مین نے اوس سے کہا اس رسی اور پھندے کی سبب سے | تیرے پیچھے بکری چلی آتی ہے

سبک طوق و زنجیر ازو باز کرد | چپ و راست پوئیدن آغاز کرد

اوسنے جلد اوسیوقت اوسکا پٹا اور زنجیر کھول لی | اور ادھر اودھر دوڑنا شروع کیا

بره همچنان درپیش می دوید | که جو خورده بود از کف مرد و خوید

وہ بچہ اوسکے پیچھے اوسیطرح دوڑتا تھا | اسوجہ سے کہ اوسنے اوسکے ہاتھ سے جو اور خوید کھائی تھی

چو باز آمد از عیش و بازی بجای | مرا دید و گفت ای خداوند رای

جب کھیل کود سے پھرا | مجھے دیکھا اور کہا کہ اے عقلمند

نه این ریسمان می برد بامنش | که احسان کمندیست در گردنش

یہ رسی اسے میرے ساتھ نہین لاتی | بلکہ احسان جسکی کمند اوسکی گردن مین پڑی ہے

بلطفی که دیدست پیل دمان | نیارد همی حمله بر پیلبان

خاطر داری وہ چیز ہے کہ مست ہاتھی کو جو دیکھا ہے | کہ پیلبان پر حملہ نہین کرتا

بدان را نوازش کن ای نیکمرد | که سگ پاس دارد چو نان تو خورد

اے نیکمرد بد دنیز بھی رعایت کر | کیونکہ کتا اگر تیری روٹی کھاتا ہے تو وہ بھی اوسکا پاس کرتا ہے

بران مرد کندست دندان یوز | که مالد زبان بر پنیرش دو روز

اوس مرد پر چیتے کے دانت بھی کند ہوتے ہین | جسکا پنیر دو روز چاٹتا ہے

حکایت درویش با روباه

قصہ فقیر اور لومڑی کا

یکی روبهی دید بی دست و پای
ایک شخص نے ایک لومڑی لنجی دیکھی
فرو ماند در صنع و لطف خدای
اوسکو خدا کی رحمت اور صنعت پر حیرت ہوئی

که چون زندگانی بسر میبرد
کہ یہ کیونکر زندگی بسر کرتی ہوگی
بدین دست و پا از کجا میخورد
ان ہاتھ پیرونپر کہان سے کھاتی ہوگی

درین بود درویش شوریده رنگ
وہ فقیر اسی حیرت مین تھا
که شیری درآمد شغالی به چنگ
ناگاہ ایک شیر ایک گیدڑ چنگل مین دابے ہوے آیا

شغال نگون بخت را شیر خورد
اوس گیدڑ بدبخت کو شیر نے کھایا
بماند آنچه روباه ازو سیر خورد
جو بچ رہا وہ لومڑی نے آسودہ ہوکے کھالیا

دگر روز باز اتفاق اوفتاد
دوسرے دن پھر ایسا ہی ہوا
که روزی رسان قوت روزش بداد
کہ رزق دینے والے نے اوسکو روزی مقرر پہونچائی

یقین مرد را دیده بیننده کرد
جب مرد نے اپنی آنکھونسے دیکھا تو یقین ہوگیا
شد و تکیه بر آفریننده کرد
پس وہان سے چلاگیا اور خدا پر بھروسہ کرکے بیٹھا

کزین پس بکنجی نشینم چو مور
کہ اب ایک گوشہ مین چیونٹی کی طرح سے بیٹھ رہون
که روزی نخوردند پیلان بزور
کیونکہ ہاتھیون کو طاقت سے روزی نہین ملتی

زنخدان فرو برد چندی بجیب
تھوڑے دنتک سر جھکائے گوشہ نشین رہا
که بخشنده روزی فرستد ز غیب
کہ بخشنے والا روزی غیب سے بھیجے

نه بیگانه تیمار خوردش نه دوست
نہ غیر نے اوسپر رحم کیا نہ دوست نے
چو چنگش رگ و استخوان ماند و پوست
چنگ کیطرح جسکی رگین نہ رہیں ہڈیان اور چمڑا رہگیا

چو صبرش نماند از ضعیفی و هوش
جب کمزوری کے سبب سے صبر اور ہوش نرہا
ز دیوار محرابش آمد بگوش
تو محراب کی دیوار سے اوسکو سنائی دیا

برو شیر درنده باش ای دغل
اے دغاباز اوٹھ جا اور شیر شکاری بن
مینداز خود را چو روباه شل
آپکو اپاہج لومڑی کی طرح نہ بنا

چنان سعی کن کز تو ماند چو شیر
ایسی کوشش کر کہ شیر کیطرح تجھسے بھی بچ رہے
چو روبه چه باشی بوامانده سیر
تو لومڑی کیطرح بچ رہے سے کیا آسودہ ہونا چاہتا ہے

چو شیران کرا گردن فربه است
جسکی شیرون کی طرح گردن موٹی ہو
گر افتد چو روبه سگ از وی به است
اگر وہ لومڑی کیطرح عاجز بنے تو اوس سے کتا اچھا ہے

بچنگ آر و با دیگران نوش کن
محنت کرکے کما اور غریبون کو دیکے کھا
نه بر فضلهٔ دیگران گوش کن
نہ اورون کے جھوٹے پر نظر لگا

بخور تا توانی ببازوی خویش　　که سعیت بود در ترازوی خویش
جب تک ہو سکے اپنی محنت سے حاصل کرکے کہا　　کہ تیرے اعمال اور کوشش مین کسیکی شرکت نہو

چو مردان ببر رنج و راحت رسان　　مخنث خورد دست رنج کسان
جوان مردون کیطرح رنج اوٹھا کر لوگونکو آرام دے　　ہیجڑا اور ونکی محنت کا کھاتا ہے

بگو دست گیر ای نصیحت پذیر　　نه خود را بیفگن که دستم بگیر
اے نصیحت ماننے والے جا اور ونکی مدد کر　　نہ آپ کو گرادے کہ کوئی میرا ہاتھ پکڑے

خدا را بران بنده بخشایشست　　که خلق از وجودش در آسایشست
خدا اوس بندے پر رحم کرتا ہے　　جسکے باعث سے خلق کو آرام ملتا ہے

کرم ورزد آن سر که مغزی دروست　　که دون همتانند بی مغز پوست
بخشش وہ شخص کرتا ہے جو پر مغز یعنے عاقل ہے　　کیونکہ پست ہمت بے مغز مثل چھلکے کے ہین

کسی نیک بیند بهر دو سرای　　که نیکی رساند بخلق خدای
وہ شخص دونون جہان مین نیکی پائیگا　　جو خلق خدا کے ساتھ نیکی کریگا

حکایت عابد بخیل

ذکر فقیر بخیل کا

شنیدم که مردیست پاکیزه بوم　　شناسا و رهرو در اقصای روم
مین نے سنا کہ ایک مرد نیک پیدایش　　عارف اور سالک روم کی سرزمین مین ہے

من و چند سالوک صحرا نورد　　برفتیم قاصد بدیدار مرد
مین اور چند مسافر سیاح　　قصد کرکے اوس جوانمرد کے دیکھنے کو گئے

سر و چشم هر یک ببوسید و دست　　بتمکین و عزت نشاند و نشست
اوس نے سب کے سر اور ہاتھ پر بوسہ دیا　　خاطر اور عزت سے بٹھایا اور بیٹھا

زرش دیدم و زرع و شاگرد و رخت　　ولی بی مروت چو بی بر درخت
مین نے اوسکا مال اور کھیتی اور خادم اور اسباب دیکھا　　مگر بے پھل درخت کیطرح اوسے بیمروت پایا

بخلق و لطف گرم رو مرد بود　　ولی دیگدانش قوی سرد بود
وہ مرد تواضع اور خاطرداری مین خوب تیز تھا　　مگر اوس کا چولھا بالکل ٹھنڈا تھا

همه شب نبودش قرار و هجوع　　ز تسبیح و تهلیل و ما از جوع
اوسکو تمام رات آرام اور قرار نہ تھا　　عبادت اور تسبیح سے اور ہم بھوک سے

سحرگه میان بست و در باز کرد　　همان لطف دوشینه آغاز کرد
صبح کو دروازہ کھولا اور مستعد خدمت ہوا　　وہی کل کی سی مہربانی پھر شروع کی

یکی بذله شیرین خوش طبع بود
ایک شخص لطیفہ گو اور شیرین زبان تھا
که با ما مسافر دران ربع بود
کہ ہمارے ساتھ وہ بھی تھا
مرا بوسه گفتا بتصحیف ده
کہا بوسہ مجھے تصحیف کے ساتھ دے یعنے توشہ دے
که درویش را توشه از بوسه به
کیونکہ فقیر کے واسطے توشہ بوسہ سے بہتر ہی
بخدمت منه دست بر کفش من
عاجزی کی راہ سے میری جوتیان نہ اوٹھاؤ
مرا نان ده و کفش بر سر بزن
مجھے روٹی دے اور جوتیان سر پر مار
بایثار مردان سبق برده اند
خیرات سے آدمیون کا نام ہوا ہے
نه شب زنده داران دل مرده اند
نہ رات کے جاگنے والون مردہ دل یعنی بخیلون کا
همی دیدم از پاسبان تتار
ایسا ہی حال یعنی تاتار کے پاسبانون کا بھی دیکھا
دل مرده و چشم شب زنده دار
کہ دل مرا ہوا اور رات کے جاگنے والے
کرامت جوانمردی و نان دهیست
سخاوت اور روٹی دینے کا کام جوانمردی ہے
مقالات بیهوده طبل تهی ست
صرف زبانی گفتگو بیفائدہ ہے جیسے خالی طبل کی آواز
قیامت کسی باشد اندر بهشت
قیامت کے دن وہ شخص بہشت مین ہوگا
که معنی طلب کرده دعوی بهشت
جسنے ظاہرداری چھوڑکے عمدہ عادتین سیکھین
بمعنی توان کرد دعوی درست
عمدہ عادتون سے دعوی صحیح ہو سکتا ہے
دم بی قدم تکیه گاهی سست
دعوی بے دلیل پر بھروسہ لائق اعتبار نہین

حکایت حاتم طائی و صفت جوانمردی وی

ذکر حاتم طائی اور اوسکی جوانمردی کی تعریف

شنیدم در ایام حاتم که بود
مین نے سنا ہے کہ حاتم کے زمانے مین
بخیل اندرش بادپائی چو دود
اوسکے گلہ مین ایک جنگلی گھوڑا تھا
صبا سرعتی رعد بانگ ادهمی
ہوا کی سی چال رعد کی آواز گھوڑا
که بر برق پیشی گرفتی همی
جو بجلی سے زیادہ تیز تھا
بتگ ژاله میریخت بر کوه و دشت
قدم سے پہاڑ اور جنگل مین کھٹکھٹ گویا اولے گرنیکی آواز معلوم ہوتی
تو گفتی مگر ابر نیسان گذشت
یا جیسے ابر نیسان کی جھڑی ہیم لگی ہوئی
یکی سیل رفتار هامون نورد
ایک ہی گھوڑا تھا جسکی چال سیلاب کی سی تھی اور بڑے دھاوے کا تھا
که باد از پیش باز ماندی چو گرد
کہ ہوا اوسکے ساتھ سے گرد کی طرح پیچھے رہجاتی
بگفتند مردان صاحب علوم
عقلمند عالمون نے بیان کیا
سخنهای حاتم بسلطان روم
حاتم کا ذکر سلطان روم سے

که همتای او در کرم مرد نیست — چو آهش بجولان و ناورد نیست

کہ سخاوت مین اوسکی طرح کوئی مرد نہین — اور یکے گھوڑے کا مثل بھی میدان و جولانگاہ مین نہین

بیابان نوردی چو کشتی بر آب — که بالای سیرش نپرد غراب

میدان مین ایسا چلتا ہے جیسے پانی مین کشتی — بلکہ کوا بھی اوسکی چال کو نہین پہونچتا

بدستور دانا چنین گفت شاه — که دعوی خجالت بود بی گواه

وزیر عقلمند سے بادشاہ نے یہ جواب دیا — کہ بے گواہ کے دعوی کرنے مین ندامت ہوتی ہے

من از حاتم آن اسپ تازی نژاد — بخواهم گر او مکرمت کرد وداد

مین حاتم سے وہ تازی نسل کا گھوڑا — مانگتا ہون اگر اوسنے سخاوت کی اور دیا

بدانم که در وی شکوه مهی ست — وگر رد کند بانگ طبل تهی ست

تو جانون کہ بیشک اوسمین سرداری کی بو ہے — اور اگر نہ دیا تو صرف خالی طبل کی آواز ہے

رسول هنرمند عالم بطی — روان کرد و ده مرد همراه وی

ایک بڑے عقلمند قاصد کو قبیلہ طے کیطرف — روانہ کیا اور دس آدمی اوسکے ساتھ کیے

زمین مرده و ابر گریان برو — صبا کرده بار دگر جان درو

زمین خشک تھی اور ابر اوسکے حال پر روتا تھا — گویا ہوا نے پھر اوسے زندہ کیا تھا

بمنزلگه حاتم آمد فرود — بر آسود چون تشنه بر زنده رود

جاے حاتم کے مکان پر اوترے — آرام پایا جیسے پیاسا نہر پر

سماطی بیفگند و اسپی بکشت — بدامن شکر دادشان زر بمشت

حاتم نے سماط بچھا کر گھوڑے کو ذبح کیا — اونکے دامن مین شکر بھری یعنے خوش کیا اور مٹھی

شب آنجا ببودند و روز دگر — بگفت آنچه دانست صاحب خبر

رات کو وہان رہے اور دوسرے دن — کہا جو صاحب خبر یعنے قاصد جانتا تھا

همی گفت حاتم پریشان چو مست — ز حسرت بدندان همی کند دست

حاتم مستون کیطرح پریشان تھا اور یہ بات کہتا تھا — اور حسرت سے ہاتھ کو دانتون سے چباتا تھا یعنے پشیمان تھا

که ای بهره ور موبد نیکنام — چرا پیش ازینم نگفتی پیام

کہ اے نصیبہ ور قاصد نیکنام — اس سے پہلے مجھے کیون پیغام نہ دیا

من آن بادرفتار دلدل شتاب — برای شما دوش کردم کباب

مین نے اوس ہوا کی سی چال دلدل سے قدم کو — تمہارے واسطے کل کباب کیا

که دانستم از دست باران و سیل — نشاید شدن در چراگاه خیل

کیونکہ مین سمجھا کہ سیلاب اور مینھ کے سبب سے — گلہ کی چراگاہ تک جانا دشوار ہے

[illegible]

بنوعی دگر روی و راهم نبود
اور کوئی فکر اور تدبیر مجھے نہ بن پڑی
جز این اسپ در بارگاهم نبود
اس گھوڑے کے سوا میری ڈیوڑھی پر اور نہ تھا

مروت ندیدم در آیین خویش
میں نے اپنے قاعدہ اور مروت کے خلاف پایا
که مهمان بخسپد دل از فاقه ریش
کہ مہمان فاقہ سے رنجیدہ سو رہے

مرا نام باید در اقلیم فاش
مجھے دنیا میں نام کی شہرت درکار ہے
دگر مرکب نامور گو مباش
پھر نامور گھوڑا چاہے نہو

کسان را درم داد و تشریف و اسب
آدمیوں کو روپیہ اور خلعت اور گھوڑا دیکر رخصت کیا
طبیعی ست اخلاق نیکو نه کسب
نیک عادت پیدایشی ہوتی ہے سیکھنے سے نہیں آتی

خبر شد بروم از جوانمرد طی
جوانمرد طے یعنی حاتم کے اس حال کی روم میں خبر ہوئی
هزار آفرین کرد بر طبع وی
بادشاہ نے اوسکی طبیعت پر ہزاروں آفرین کی

ز حاتم بدین نکته راضی مشو
حاتم سے صرف اسی بات پر خوش نہو
ازین نغزتر ماجرای شنو
اس سے اچھا اور ایک حال سنو

حکایت در آزمودن پادشاه یمن حاتم را بآزادمردی
ذکر آزمانا بادشاہ یمن کا حاتم کی جوانمردی کو

ندانم که گفت این حکایت بمن
مجھے یاد نہیں کس شخص نے یہ ذکر کیا
که بود ست فرماندهی در یمن
کہ ایک حاکم یمن میں تھا

ز نام آوران گوی دولت ربود
ناموروں سے دولت میں بازی لیگیا
که در گنج بخشی نظیرش نبود
کہ خزانہ لٹانے میں کوئی اوسکے مثل نہ تھا

توان گفت او را سحاب کرم
اوسکو سخاوت کی بدلی کہنا چاہیے
که دستش چو باران فشاندی درم
کیونکہ اوسکا ہاتھ مینہ کیطرح سے درم برساتا تھا

کسی نام حاتم نبردی برش
کوئی حاتم کا نام اوسکے سامنے نہ لیتا
که سودا فرو شد ازو در سرش
کہ اوس سے غصہ اوسکے سر میں ظاہر ہوتا یعنی ملول ہوتا

که چند از مقالات آن باد سنج
کہ کہاں تک اوس مفلس کی باتیں
که نه ملک دارد نه فرمان نه گنج
جسکے پاس نہ ملک نہ حکومت نہ خزانہ ہے

شنیدم که جشنی ملوکانه ساخت
میں نے سنا ہے کہ ایک بادشاہانہ جشن کیا
چو چنگ اندران بزم خلقی نواخت
چنگ کیطرح سے خلق کو نوازا یعنی اوسے سخاوت کی دی

در ذکر حاتم کسی باز کرد
کسی نے حاتم کا ذکر شروع کیا
دگر کس ثنا گفتن آغاز کرد
دوسرے نے تعریف کرنا شروع کی

حسد مرد را بر سر کینه داشت
رشک نے اوسکو فساد پر آمادہ کیا
که تا هست حاتم در ایام من
کہ جب تک حاتم میرے وقت مین رہیگا
بلاجوی راه بنی طے گرفت
قاتل نے قبیلہ طے کی راہ لی
جوانی بره پیش باز آمدش
ایک جوان راہ مین اوسکے سامنے آیا
نکوروی دانا و شیرین زبان
خوبصورت عقلمند شیرین زبان تھا
کرم کرد و غم خورد و پوزش نمود
مہربانی اور خاطر کی اور عذر کیا
نهادش سحر بوسه بر دست و پای
صبح کو اوسکے ہاتھ اور پیر چومے
بگفتا نیارم شد ایدر مقیم
کہا یہان مین نہین ٹھہر سکتا
بگفت ار نهی با من اندر میان
کہا اگر مجھے بھی معلوم ہو
بمن دار گفت ای جوانمرد گوش
کہا اے جوانمرد میری طرف مخاطب ہو
درین بوم حاتم شناسی مگر
اس سرزمین مین حاتم کو تو کیا پہچانتا ہے
سرش پادشاه یمن خواستست
اوسکا سر بادشاہ یمن نے مانگا ہے
گرم ره نمائی بدانجا که اوست
جہان وہ ہو وہانتک مجھے پہونچا دے
بخندید برنا که حاتم منم
اوس جوان نے ہنسکے کہا کہ مین ہی حاتم ہون

یکی را بخون خوردنش برگماشت
ایک شخص کو حاتم کے قتل کے واسطے مقرر کیا
نخواهد به نیکی شدن نام من
میرا نام نیک نہ مشہور ہوگا
بکشتن جوانمرد را پی گرفت
جوانمرد کے قتل کے واسطے قدم اوٹھایا
کزو بوی انسی فراز آمدش
کہ جس سے اوسکو محبت کی بو آئی
بر خویش برد آن شبش میهمان
اوسنے اپنے گھر اوسے رات کو مہمان رکھا
بد اندیش را دل به نیکی ربود
دشمن کا دل نیکی سے قابو مین کیا
که نزدیک ما چند روزی بپای
کہ میرے پاس تھوڑے دنون تک اور ٹھہر
که در پیش دارم مهمی عظیم
کیونکہ ایک بڑا مشکل کام مجھے درپیش ہے
چو یاران یکدل بکوشم بجان
تو مین بھی یکدل یارون کیطرح سے جان سے کوشش کرون
که دانم جوانمرد را پرده پوش
کیونکہ مین تجھے پردہ پوش جانتا ہون
که فرخنده نامست و نیکو سیر
جو کہ نیک نام اور نیک پیدایش ہے
ندانم چه کین در میان خواستست
نہین معلوم وہ کسوجہ سے دشمن ہوا ہے
همین چشم دارم ز لطف تو دوست
مجھے اے دوست تیری مہربانی سے یہ امید ہے
سر اینک جدا کن به تیغ از تنم
یہ سر حاضر ہے تلوار سے کاٹ لے

نباید که چون صبح گردد سپید
ایسا نہو کہ صبح کا سپیدہ ہو جائے
چو حاتم بآزادگی سر نهاد
جب حاتم نے باوصف جوانمردی کی سر جھکا دیا
بخاک اندر افتاد و بر پای جست
خاک مین لوٹ گیا اور بیخود ہوا
بینداخت شمشیر و ترکش نهاد
تلوار پھینکدی اور ترکش کھول ڈالا
که گر من گلی بر وجودت زنم
کہ اگر مین ایک پھول بھی تیرے بدن پر ارون
دو چشمش ببوسید و در بر گرفت
دونون آنکھون پر بوسہ دیا اور بغلگیر ہوا
ملک در میان در ابروی مرد
بادشاہ مرد کے تیور دیکھے
بگفتش بیا تا چه داری خبر
کہ آؤ کیا خبر ہے
مگر بر تو نام آورے حمله کرد
شاید تجھپر اوس بہادر نے حملہ کیا
جوانمرد شاطر زمین بوسه داد
اوس جوانمرد چالاک نے زمین پر بوسہ دیا
بدو گفت کای شاه باداد و هوش
اوس سے کہا کہ اے بادشاہ عادل و عقلمند
که دریافتم حاتم نامجوے
کہ مین نے حاتم نیک نام کو
جوانمرد صاحب خرد دیدمش
مین نے اوسکو جوانمرد اور عقلمند
مرا بار لطفش دوتا کرد پشت
اوسکے احسان نے میری پیٹھ خم کردی

گزندت رسد یا شوی ناامید
تو تجھکو کوئی صدمہ ہو جائے یا مایوس ہو
جوان را برآمد خروش از نهاد
تو وہ جوان بے اختیار رو دیا
گهش خاک بوسید و گه پا و دست
کبھی زمین چومی کبھی قدمو پر گرا کبھی ہاتھ پر بوسہ دیا
چو فرمان بران دست برکش نهاد
تابعدارون کیطرح ہاتھ باندھکے کھڑا ہوا
نه مردم که در کیش مردان زنم
جوانمرد نہین بلکہ بہادرون کے سامنے عورت ہون
وزانجا طریق یمن برگرفت
اور وہان سے یمن کی راہ لی
بدانست حالی که کاری نکرد
فوراً سمجھ گیا کہ اسنے کام تمام نہین کیا
چرا سر نبستی بفتراک بر
تو نے شکاربند مین کیون نہ سر لٹکایا
نیاوردی از ضعف تاب نبرد
تو کمزوری سے اوسکا مقابلہ نکر سکا
ملک را ثنا گفت و تمکین نهاد
بادشاہ کی تعریف کی اور سلام کیا
ازین ور سخنهاے حاتم نیوش
اسطرح سے حال حاتم کا سن
هنرمند و خوش منظر و خوبروی
ہنرمند اور نیک خو اور خوبصورت دیکھا
بمردانگی فوق خود دیدمش
اور بہادری مین آپ سے زیادہ دیکھا
بشمشیر احسان و فضلم بکشت
اوسنے احسان اور بخشش کی تلوار سے مجھے مارا

[illegible]

بگفت آنچه دیداز کرمهای وی | شهنشه ثنا گفت برآل طے

کہا جو کچھ اوسکی مہربانی دیکھی تھی | بادشاہ نے طے کے خاندان کی تعریف کی

فرستاده را داد مهر و درم | که مهرست بر نام حاتم کرم

قاصد کو اشرفی اور درم دیے | قائل ہوا کہ حاتم کے نام پر سخاوت ختم ہے

مراورا رسد گر گواهی دهند | که معنی و آوازه اش همرهند

بیشک خاص اوسی پر ختم ہے جیسا مشہور کرتے ہین | کیونکہ حقیقت اور شہرت دونوں اسکے ساتھ ہین

حکایت دختر حاتم در روزگار پیغمبر علیه السلام

ذکر حاتم کی لڑکی کا پیغمبر علیہ السلام کے زمانے مین

شنیدم که طی در زمان رسول | نکردند منشور ایمان قبول

مین نے سنا ہے کہ خاندان طے نے رسول اللہ صلعم کے زمانہ مین | ایمان کے فرمان کا حکم نہ قبول کیا

فرستاد لشکر بشیر و نذیر | گرفتند از ایشان گروهی اسیر

ایسا لشکر بھیجا جو اہل اسلام کو بشارت بہشت کی دیتا | کہ ایک قوم کو اون مین سے قید کرلاؤ

بفرمود کشتن بشمشیر کین | که ناپاک بودند و ناپاک دین

حکم فرمایا کہ قتل کیے جائین | کہ خدا سے نہین ڈرتے اور گمراہ ہین

زنی گفت من دختر حاتمم | بخواهید ازین نامور حاکمم

ایک عورت نے کہا کہ مین حاتم کی لڑکی ہون | میری اوس نامور حاکم سے سفارش کرو

کرم کن بجای من ای محترم | که مولای من بود از اهل کرم

اے ابزرگ میرے حال پر رحم کرنا چاہیے | کہ میرا باپ سخی تھا

بفرمان پیغمبر پاک رای | کشادند زنجیرش از دست و پای

جناب پیغمبر صاحب عقل نے | اوسکے ہاتھ اور پیر کی زنجیر کھلوا دی

در آن قوم باقی نهادند تیغ | که رانند سیلاب خون بی دریغ

اوس باقی قوم پر تلوار کھینچی | تاکہ بیدریغ سیلاب خون کا بہادین

بزاری بشمشیر زن گفت زن | مرا نیز با جمله گردن بزن

روکے جلاد سے اوس عورت نے کہا | میری بھی انہین سبکے ساتھ گردن مارو

مروت نه بینم رهائی ز بند | به تنها و یارانم اندر کمند

تنہا میرا قید سے چھوٹنا | اور یاروں کو قید مین چھوڑنا مروت نہین ہے

همی گفت و گریان بر اخوان طی | بسمع رسول آمد آواز وی

جب وہ اپنے قبیلہ طے سے روکے یہی بات کہتی تھی | رسول اللہ صلعم نے اوسکی آواز سنی

به بخشیدش آن قوم و دیگر عطا — که هرگز نگردد اصل و گوهر خطا
اوس تمام قوم کو بخشش کی اور کچھ اور بھی عطا کیا — کہ شریف اور اصیل سے خطا نہیں ہوتی

حکایت در آزادمردی حاتم و ذکر بادشاه اسلام
ذکر جوان مردی حاتم اور بادشاہ اسلام کا

ز بنگاه حاتم یکی پیرمرد — طلب ده درم سنگ فانید کرد
حاتم کی دیوڑھی پر سے ایک بڈھے نے — دس درم وزن امین شکر مانگی

ز راوی چنین یاد دارم خبر — که پیشش فرستاد تنگ شکر
نقل کرنے والے سے مجھے بیان کیا — کہ اوسکے پاس گون بھر شکر بھیجدی

زن از خیمه گفت این چه تدبیر بود — همان ده درم حاجت پیر بود
اوسکی عورت نے خیمہ سے کہا یہ کیا عقل تھی — کیونکہ صرف دس درم کی اوس بڈھے کو ضرورت تھی

شنید این سخن نامبردار طی — بخندید و گفت ای دلارام حی
جب نامور قبیلہ طے نے یہ بات سنی — ہنسکے کہا اے دل آرام قبیلہ کے

گر او در خور حاجت خویش خواست — جوانمردی آل حاتم کجاست
اگرچہ اوسنے اپنی ضرورت کے موافق طلب کیا — اولاد حاتم کی سخاوت کب اوسکو گوارا کریگی

چو حاتم بآزادمردی دگر — ز دوران گیتی نیامد مگر
حاتم کیطرح آزادمردی مین کوئی دوسرا — زمانہ مین نہین ہوا مگر

ابوبکر سعد آنکه دست نوال — نهد همتش بر دهان سوال
ابوبکر سعد ایسا ہے جسکی بخشش کا ہاتھ — اوسکی ہمت سوال کے منہ پر رکھتی ہے یعنی بے مانگے دیتا ہے

رعیت پناها دلت شاد باد — بسعیت مسلمانی آباد باد
اے رعیت کے پناہ تیرا دل خوش رہے — اور تیری کوشش سے دین اسلام آباد رہے

سرافراز دا این خاک فرخنده بوم — زعدلت بر اقلیم یونان و روم
اس مبارک سرزمین کی خاک — تیرے عدل کے سبب سے یونان اور روم پر فخر کرتی ہے

چو حاتم که گر نیستی فردی — نبردی کس اندر جهان نام طی
جیسے حاتم کہ اگر اوسمین یہ مردی نہوتی — کوئی دنیا مین طے کا نام نہ لیتا

ثنا ماند ازان نامور در کتاب — ترا هم ثنا ماند و هم ثواب
اس نامور کی تو صرف کتابون مین تعریف باقی ہے — تیری تعریف اور ثواب دونون باقی رہین گے

که حاتم بدان نام و آوازه خواست — ترا سعی و جهد از برای خداست
کیونکہ حاتم نے اوس سخاوت سے نام اور شہرت چاہی — تیری کوشش صرف خدا کے واسطے ہے

تکلف بر مرد درویش نیست
مرد درویش تکلف نہیں کرتے
که چندانکه جهدت بود خیر کن
کہ جہان تک ہو سکے بخشش کر

وصیت همین یک سخن بیش نیست
اس ایک بات کے سوا اور کوئی عہد و وصیت نہیں
ز تو خیر ماند ز سعدی سخن
تا تیری بخشش اور سعدی کا کلام باقی رہے

حکایت در حلم پادشاهان

ذکر بادشاہون کے حلم کا

یکی را خرے در گل افتاده بود
ایک شخص کا گدھا کیچڑ مین پھنس گیا تھا
ز سودای خون در دل افتاده بود
غصہ سے اوسکا دل خون ہو رہا تھا

بیابان و باران و سرما و سیل
جنگل مین جھڑی لگی ہوئی جاڑا اور سیلاب
فروهشته ظلمت بر آفاق ذیل
تاریکی کا پردہ جہان پر لٹکا ہوا

همه شب درین غصه تا بامداد
رات بھر وہ اس غصہ مین صبح تک
سقط گفت و نفرین و دشنام داد
واہیات اور گالیان بکتا اور لعنت کرتا رہا

نه دشمن برست از زبانش نه دوست
اوسکے ہاتھ سے نہ دشمن بچھوٹا نہ دوست
نه سلطان که آن بوم و بر زان اوست
نہ بادشاہ جو اوس سرزمین کا حاکم تھا

قضا شاه کشور ستانی نامجوی
اتفاقاً وہان کا بادشاہ جو ایک نامور شخص تھا
بنخچیر گه بد بچوگان و گوی
شکارگاہ اور چوگان اور گیند مین مشغول تھا

شنید آن سخنهای دور از صواب
اوسنے یہ سب باتین بیہودہ سنین
نه صبر شنیدن نه روی جواب
نہ صبر کی قوت دیکھی نہ جواب دینے کا موقع

نگه کرد سالار اقلیم و دید
حاکم نے سر اوٹھا کے دیکھا
که بر پشته ماجرا می شنید
کہ ایک ٹیلے پر سے یہ سب حال سنتا تھا

ملک شرمگین در حشم بنگریست
بادشاہ نے شرمندہ ہو کے صاحبون کی طرف دیکھا
که سودای این بر من از بهر چیست
کہ یہ میرے اوپر کیون غصہ ہوتا ہے

یکی گفت شاها به تیغش بزن
کوئی بولا کہ اے بادشاہ اسکی گردن مارنا چاہیے
که نگذاشت کس را نه دختر نه زن
کہ اسنے جورو اور بیٹی کسی کی نہ چھوڑی

نگه کرد سلطان عالی محل
جب بادشاہ بلند مرتبہ نے غور سے دیکھا
خودش در بلا دید و خر در وحل
اوسکو بلا مین اور گدھے کو کیچڑ مین گرفتار پایا

ببخشید بر حال مسکین مرد
اوس غریب مرد پر رحم کیا
فرو خورد خشم سخنهای سرد
بیہودہ باتون کے غصہ کو ضبط کیا

زرش داد و اسپ و قبا پوستین

اوسکو روپیہ اور گھوڑا اور پوستین کی قبا عطا کی

یکی گفتش ای پیر بیعقل و هوش

ایک شخص نے اوس سے کہا ای بڈھے نادان بیوقوف

اگر من بنالیدم از درد خویش

اگر مین رویا تو اپنے درد کے مارے

بدی را بدی سهل باشد جزا

بدی کا عوض بدی تو بہت آسان ہے

چه نیکو بود مهر در وقت کین

ہان غصہ کے وقت رحم کیا عمدہ ہے

عجب رستی از قتل گفتا خموش

تعجب ہے کہ تو قتل سے بچگیا اوسنے کہا چپ رہ

وی انعام فرمود در خورد خویش

اگر اوسنے انعام دیا تو اپنی لیاقت سے

اگر مردی احسن الی من اسا

اگر مرد ہے تو اوسکے ساتھ نیکی کر جو بدی کرے

حکایت توانگر سفله و درویش صاحبدل

ذکر مالدار کمینہ اور فقیر صاحبدل کا

شنیدم که مغروری از کبر مست

مین نے سنا ہے کہ ایک مغرور نے جو اپنے غرور مین مست تھا

در خانه بر روی سائل ببست

ایک فقیر کو کچھ ندیا اور دروازہ بند کر لیا

بکنجی فرو مانده بنشست مرد

مرد عاجز ہو کے ایک کنارے بیٹھ گیا

جگر گرم و آه از تف سینه سرد

غصے سے کلیجا جلتا تھا اور آہ سرد جلتی ہوئی سینے سے نکلتی تھی

شنیدش یکی مرد پوشیده چشم

اوسکی آواز ایک اندھے نے سنی

بگفتا چه در تابت آورد و خشم

پوچھا کیون اسقدر گرم اور غصہ ہے

فرو گفت و بگریست بر خاک کوی

مین نے حال بیان کیا اور آنسو زمین پر ٹپک پڑے

جفائی کز آن شخصش آمد بری

اوس شخص سے جو ظلم ظاہر ہوا تھا

بگفت ای فلان ترک آزار کن

کہا اے فلان شخص اس بات کا ملال نکر

یک امشب بنزد من افطار کن

ایکبار آج شب کو میرے یہان افطار کرکے کھانا کھا

بحلق و فریبش گریبان کشید

مہربانی اور خوشامد سے گریبان پکڑ کے کھینچا

بمنزل در آوردش و خوان کشید

اپنے گھر پر لا کے دسترخوان بچھایا

برآسود درویش روشن نهاد

فقیر روشندل جب آسودہ ہوا

بگفت ایزدت روشنائی دهاد

کہا خدا تیری آنکھ مین روشنی دے

شب از نرگسش قطره چندی چکید

رات کو اوسکی آنکھ سے چند قطرے ٹپکے

سحر دیده بر کرد و دنیا بدید

صبح کو جب آنکھ کھلی دنیا کو دیکھنے لگا

حکایت بشهر اندر افتاد و جوش

یہ ذکر شہر مین مشہور ہوا اور چرچا ہوا

که بی دیده دیده بر کرد دوش

کہ رات کو ایک اندھے کی آنکھین ہو گئین

شنید این سخن خواجۂ سنگدل
جب اوس مالدار سنگدل نے یہ بات سنی
کہ برگشت درویش از تنگدل
جبکے دروازے سے فقیر ملول پھر گیا تھا

بگفتا حکایت کن ای نیکبخت
کہا اے نیکبخت بیان کر
کہ چون سہل شد بر تو این کار سخت
کہ کیونکر یہ مشکل تجھپر آسان ہوئی

کہ بر کردت این شمع گیتی فروز
کسنے یہ شمع دنیا کا اوجالا یعنے آنکھیں تجھے دین
بگفت ای ستمگار آشفتہ روز
کہا اے ظالم پریشان زمانہ

تو کوتہ نظر بودی و سست رای
تیری اوچھی نظر اور عقل سست تھی
کہ مشغول گشتی بجغد از ہمای
کیونکہ تو نے ہما کو چھوڑکے الو پسند کیا

بروی من این در کسے کرد باز
میرے واسطے اوسی شخص نے دروازہ کھولا
کہ کردی تو بر روے او در فراز
جسکے واسطے تو نے دروازہ بخشش کا بند کیا تھا

اگر بوسہ بر خاک مردان زنی
اگر تو مردان خدا کی تربت پر بوسہ دیگا
بمردی کہ پیش آیدت روشنی
قسم ہے جوانمردی کی کہ تجھے بھی روشنی ملیگی

کسانیکہ پوشیدہ چشم دل اند
جن لوگون کے دل کی آنکھ بند ہے
ہمانا کزین توتیا غافل اند
درحقیقت وہ یہ سرمہ نہین جانتے

چو برگشتہ دولت ملامت شنید
جب اوس بدنصیب نے یہ ملامت سنی
سر انگشت حیرت بدندان گزید
افسوس اور حسرت سے دو انگلیون کی پورین اپنے دانتون سے کاٹین

کہ شہباز من صید دام تو شد
کہ میرا باز تیرے جال مین جا پھنسا
مرا بود دولت بنام تو شد
اور میری دولت تیرے نامزد ہوئی یعنے تجھے ملگئی

کسی چون بدست آورد جرہ باز
اوس شخص کے ہاتھ کیونکر جرہ باز آئیگا
فرو بردہ چون موش دندان آز
جو چوہے کی حرص مین دانت لگائے ہو

گفتار اندر دلداری خلقی تا برسند باہل دلی
قول یہ خلق کی دلجوئی کر شاید کسی اہل دل سے ملاقات ہوجائے

الا گر طلبگار اہل دلی
خبردار اگر اہل دل کا طالب ہے
ز خدمت مکن یک زمان غافلی
تو خدمت سے دم بھر غافل نہو

خورش دہ بدراج و کبک و حمام
تیتر اور چکور اور کبوتر کو دانہ دیاکر
کہ یک روزت افتد ہمای بدام
کہ شاید ایکدن ہما بھی تیرے جال مین پھنس جائے

چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی
جب ہر طرف عاجزی کا تیر پھینکتا رہیگا
امیدست ناگہ کہ صیدی کنی
امید ہے کہ شاید کوئی شکار ہوجائے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۳
جس سنگدل نے اوس فقیر کو اپنے دروازہ سے دھکے دیکر نکالدیا تھا وہ اس اندھے کے پاس دوڑا ہوا آیا اور کہا کہ تیری آنکھین کیونکر [illegible] ... جیسے تو نے ایسی [illegible] چھوڑدیا میری آنکھین [illegible] ... بدنصیب [illegible] ... دانتون [illegible] ... اور کہا میرا باز [illegible] ... کیونکر [illegible] ...

دری هم برآید ز چندین صدف بہت سی سیپیوں مین کبھی ایک موتی نکل ہی آتا ہے	ز صد چوبه آید یکی بر هدف سو تیر مین ایک نشانے پر لگ ہی جاتا ہے

حکایت در همین معنی

ذکر اسی بیان مین

یکی را پسر گم شد از راحله ایک شخص کا لڑکا حاجیوں کے قافلے مین گم ہوا	شبانگه بگردید در قافله وہ رات بھر قافلہ مین پھرا کیا
ز هر خیمه پرسید و هر سو شتافت ہر خیمہ مین پوچھا ہر طرف دوڑتا رہا	بتاریکی آن روشنائی بتافت اندھیرے مین وہ آنکھ کی روشنی نظر آیا
چو آمد بر مردم کاروان جب قافلہ کے لوگون مین پہونچا	شنیدم که میگفت با ساربان مین نے سنا کہ ساربان سے کہتا تھا
ندانی که چون راه بردم بدوست سمجھا کہ کیونکر مین دوست تک پہونچا	هر آنکس که پیش آمدم گفتم اوست جو شخص کہ میرے سامنے آیا مین نے کہا یہ وہی ہے
مشایخ بجان طالب هر کس اند بزرگ اسواسطے ہر شخص کی تلاش مین رہتے ہین	که باشد که وقتی بمردی رسند کہ شاید کبھی کسی مرد سے ملاقات ہو جاے
برند از برای دلی بارها ایکدل کے آرام کیواسطے بہت رنج سہتے ہین	خورند از برای گلی خارها ایک پھول ملنے کیواسطے بہت تکلیف اوٹھاتے ہین

حکایت هم در این معنی

ذکر اسی بیان مین

ز تاج ملک زاده در مناخ ایک شترخانہ مین کسی شہزادہ کے تاج سے	شبی لعلی افتاد در سنگلاخ ایک رات کو لعل بے بہا کنکریون مین گر گیا
پدر گفت اندر شب تیره رنگ اوسکے باپ نے کہا کہ اندھیری رات مین	چه دانی که گوهر کدامست سنگ کیا معلوم ہوگا کہ کون موتی ہے اور کون پتھر
همه سنگها گوش دار ای پسر اے لڑکے سب پتھر سمیٹ رکھ	که لعل از میانش نباشد بدر کیونکہ لعل بھی اونھین مین ہوگا
در اوباش پاکان شوریده رنگ بے وضع لوگون مین پاک دیوانہ وضع	همان جای تاریک لعلند و سنگ ایسی ہی تاریک جگہ لعل اور پتھر کیطرح ہین
برغبت بکش بار هر جاهلی خوشی کے ساتھ ہر جاہل کا بوجھ اوٹھا اور برداشت کر او خاطر کر	که افتی بسر وقت صاحبدلی کہ شاید تو کسی صاحبدل تک پہونچ جاے

کسی را که با دوستی سرخوش ست — نه بینی که چون بار دشمن کش ست
جو کوئی کسی دوست سے محبت کرتا ہے — نہین دیکھا کہ دشمنو نسے کیسی تکلیف اوٹھاتا ہے

بدرد چو گل جامه از دست خار — که خون در دل افتاد خندد چو نار
گلاب کیطرح لباس کانٹو نسے پھاڑتا ہے — بلکہ جگر مین خون رہوتا ہے اور انار کیطرح ہنستا ہے

غم جمله خور در هوای یکی — مراعات صد کن برای یکی
سبکی تکلیف برداشت کر ایک شخص کیواسطے — سیکڑون پر رعایت کر ایک کے واسطے

گرت خاکپایان شوریده سر — حقیر و فقیر اند اندر نظر
اگر خاکسار پریشان حال تیری نگاہ مین — ذلیل اور محتاج معلوم ہون

تو هرگز مبین شان بچشم پسند — که ایشان پسندیده حق بسند
تو ہرگز اونکی اس حالت کو ناپسند کر — کیونکہ اونکے واسطے خدا کی درگاہ مین مقبول ہونا کافی ہے

کسی کو بنزدیک ظنت بد اوست — چه دانی که صاحب ولایت خود اوست
کوئی شخص اگر تیرے گمان مین برا ہو — تجھے کیا معلوم اگر وہی قطب ہو

در معرفت بر کسانی ست باز — که درهاست بر روی ایشان فراز
معرفت کا دروازہ اون کے واسطے کشادہ ہے — جنکے واسطے اور دروازے بند ہین

بسا تلخ عیشان تلخی چشان — که آیند در حله دامن کشان
بہت سے تلخی اور برداشت کرنے والے — جو کہ حلہ بہشتی پہنے ہوے اور دامن اوٹھاے ہوے آئینگے

ببوسی گرت عقل و تدبیر ہست — ملک زاده را در نواخانه دست
اگر تجھ مین عقل اور تدبیر ہو — تو بادشاہزادہ کے ہاتھ پر قیدخانہ مین بوسہ دے یعنی بابین فقیرونکی تعظیم کر

که روزی برون آید از شهر بند — بلندیت بخشد چو گردد بلند
کہ جس روز اس قید خانہ سے رہا ہوگا — اگر اوسے رتبہ ملیگا تو تجھے بھی رتبہ دیگا

مسوزان درخت گل اندر خریف — که در نوبهارت نماید ظریف
گلاب کا درخت خزان مین نہ جلا — کیونکہ بہار مین تجکو بھلا معلوم ہوگا

حکایت پدر بخیل و فرزند لاابالی

ذکر بخیل باپ اور اوسکے فضول خرچ لڑکے کا

یکی زهره خرج کردن نداشت — زرش بود و یارای خوردن نداشت
ایک شخص کو خرچ کرنیکا حوصلہ نہ تھا — مالدار تھا مگر کھا نہین سکتا تھا

نخوردی که خاطر بیاسایدش — نه دادی که فردا بکار آیدش
نہ آپ کھاتا کہ دل خوش ہوتا — نہ اورونکو دیتا کہ قیامت مین کام آتا

شب و روز در بند زر بود و سیم
رات دن سونا چاندی جمع کرنیکی فکر مین رہتا
زر و سیم در بند مرد لئیم
اوس بخیل نے گویا چاندی کو قید کیا تھا

بدانست روزی پسر در کمین
ایک روز اوسکے لڑکے نے دیکھ لیا
که ممسک کجا کرد زر در زمین
جہان بخیل نے روپیہ گاڑا تھا

ز خاکش بر آورد و بر باد داد
زمین سے اوسکو کھود نکالا اور لٹا دیا
شنیدم که سنگی در انجا نہاد
مین نے سنا کہ ایک پتھر وہان رکھدیا

جوانمرد را زر بقائے نکرد
جوانمرد کو روپیہ کافی نہوا
بیکدستش آمد بدیگر بخورد
ایک ہاتھ سے آیا اور دوسرے ہاتھ سے کھایا پیا اوڑایا

کزین کم زنے بود ناپاک رو
کیونکہ فضول خرچ اور بد وضع تھا
کلاہش بہ بازار و میزر گرو
جسکی ٹوپی اور میزر بازار مین رہن تھی

نہادہ پدر چنگ در نای خویش
باپ نے اوسکے حلق پر چنگل رکھا
پسر چنگی و نائی آورد پیش
لڑکے نے خوب چنگ اور نے سنا

پدر زار و گریان ہمہ شب نخفت
باپ کو رنج اور غم سے رات بھر نیند نہ آئی
پسر بامدادان بخندید و گفت
لڑکے نے صبح کو ہنسکے کہا

زر از بہر خوردن بود ای پدر
اے باپ روپیہ کھانے کے واسطے ہے
ز بہر نہادن چہ سنگ و چہ زر
رکھنے کے واسطے جیسے روپیہ ویسے پتھر برابر ہے

زر از سنگ خارا برون آورند
سونا سخت پتھر سے نکالتے ہین
که بخشند و پوشند و آسان خورند
اسواسطے کہ بخشین اور پہنین اور آسانی سے صرف کرین

زر اندر کف مرد دنیا پرست
دنیادار کے ہاتھ مین سونا
ہنوز ای برادر بسنگ اندرست
اے بھائی جیسے ابھی تک پتھر مین ہے

چو در زندگانی بدی با عیال
اگر تو زندگی مین لڑکون سے برا ہے
گرت مرگ خواہند از ایشان منال
اگر تیری موت چاہین تو شکایت نکر

چو چشمدار روانگہ خورند از تو سیر
تو شکل چشمدار کیون ہے اوسوقت آسودہ ہوکے کھائینگے
که از بام پنجہ گز افتی بزیر
جب تو پچاس گز اونچے کوٹھے سے نیچے گریگا یعنے مرنے کے بعد

بخیل توانگر بدینار و سیم
جو بخیل اشرفی روپیہ سے مالدار ہے
طلسمی ست بالای گنجی مقیم
گویا وہ طلسم کیطرح ہے جو خزانہ پر قائم ہو

ازان سالہا مے بماند زرش
اس سبب سے اوسکا روپیہ برسون رہتا ہے
که لرزد طلسمی چنین بر سرش
کہ ایسا طلسم اوسکے سر پہ کانپتا رہتا ہے

بسنگ اجل ناگهان بشکنند
موت کے پتھر سے جب دفعۃً اوسکو توڑ ڈالتے ہین
بآسودگی گنج قسمت کنند
تو آرام سے اوس خزانہ کو بانٹ لیتے ہین

پس از بردن و گرد کردن چو مور
چیونٹی کی طرح لیجانے اور جمع کرنے سے
بخور پیش از آن کت خورد کرم گور
پہلے کھالے اوس سے کہ تجکو قبر کے کیڑے کھائین

سخنهای سعدی مثالست و پند
سعدی کی باتین ایک مثال اور نصیحت ہین
بکار آیدت گر شوی کاربند
اگر اوسپر عمل کریگا تو تیرے کام آئینگی

دریغست ازین روی برتافتن
افسوس ہے جو اونکو نا مانے
کزین روی دولت توان یافتن
کیونکہ اونکے سبب دولت ملنا ممکن ہے

حکایت احسان اندک و ثمرهٔ آن بی نهایت
ذکر تھوڑا احسان اور پھل اوسکا بہت

جوانی بدانگی کرم کرده بود
ایک جوان نے ایک دانگ خیرات کر دیا تھا
تمنای پیری برآورده بود
ایک ضعیف کا کام نکال دیا تھا

بجرمی گرفت آسمان ناگهش
دفعۃً کسی جرم مین آسمان نے اوسے پھنسا دیا
فرستاد سلطان بکشتن گهش
بادشاہ نے اوسے قتل گاہ مین بھیجا

تماشاکنان بر در و کوی و بام
تماشا دیکھنے والے دروازے اور گلی اور کوٹھے پر جمع تھے
تکاپوی ترکان و جوش عوام
سپاہیونکی دوڑ دھوپ اور خلق کا جوش

چو دید اندر آشوب درویش پیر
جب ہجوم مین اوس بڈھے فقیر نے
جوان را بدست خلائق اسیر
اوس جوان کو خلق کے ہاتھون مین گرفتار دیکھا

دلش بر جوانمرد مسکین بخست
جوانمرد غریب پر اوسکو ترس آیا
که باری دل آورده بودش بدست
کیونکہ ایکبار اوسنے ترس کھایا تھا

برآورد زاری که سلطان بمرد
اوسنے ایک چیخ ماری کہ بادشاہ مرگیا
جهان ماند و خوی پسندیده برد
جہان چھوڑا اور وہ عمدہ خو اپنے ساتھ لیگیا

بهم بر همی سود دست دریغ
افسوس کا ہاتھ پیہم ملتا تھا
شنیدند ترکان آهخته تیغ
جو سپاہی تلوار کھینچے ہوے تھے اونہون نے سنا

بفریاد ازیشان برآمد خروش
وہ بھی چلاکے رونے لگے
طپانچه زنان بر سر و روی و دوش
اپنا سر اور منہ اور کندھا پیٹتے تھے

پیاده بسر تا در بارگاه
پیادے سر کے بل یعنی بیخود ہوکر بارگاہ کے دروازہ تک
دویدند و بر تخت دیدند شاه
دوڑے اور بادشاہ کو تخت پر پایا

جوان از میان رفت و بردند پیر
جوان اونمین سے چلدیا اور بڈھے کو

بهوشش بپرسید و هیبت نمود
للکار کے اوس سے پوچھا اور ڈرایا

چو نیکست خوی من و راستی
جب میری خو نیک اور درست ہے

بر آورد پیر دلاور زبان
اوس بڈھے جوانمرد نے زبان کھولی

بقول دروغی که سلطان بمرد
ایک ایسی جھوٹھی بات پر کہ بادشاہ مر گیا

ملک زین حکایت چنان بر شگفت
بادشاہ اس بات سے ایسا خوش ہوا

وزین جانب افتان و خیزان جوان
اور اسطرف جوان گرتا پڑتا

یکی گفتش از چار سوی قصاص
ایک شخص نے اوس سے قتل گاہ کے چوراہے پر پوچھا

بگوشش فرو گفت کای هوشمند
اوسکے کان مین کہا کہ اے عقلمند

یکی تخم در خاک از آن می نهد
ایک شخص خاک مین اسواسطے بیج ڈالتا ہے

جوی باز دارد بلای درشت
ایک جو سخت بلا کو ٹال دیتا ہے

حدیث درست آخر از مصطفی است
بیشک پیغمبر صلعم کی حدیث صحیح ہے

عدو را نه بینی درین بقعه پای
اوس گھر مین دشمن کا قیام نہین ہو سکتا

بگیر ای جهانی بروی تو شاد
جہان کو اے جو تیرے سبب خوش ہے

بگردن بر تخت سلطان اسیر
گردن پکڑ کے بادشاہ کے تخت کے سامنے قید کر لیگئے

که مرگ منت خواستن بر چه بود
کہ تجھے میری موت چاہنے کا کیا سبب تھا

بد مردم آخر چرا خواستی
پس خلق کی تکلیف تو نے کیون چاہی

که ای حلقه در گوش حکمت جهان
کہ اے بادشاہ خلق تیری فرمانبردار رہے

نمردی و بیچاره جان ببرد
تو مرا نہین مگر ایک غریب کی بھی جان بچی

که چیزیش بخشید و چیزی نگفت
کہ کچھ اوسکو دیا اور کچھ نہ کہا

همی رفت بیچاره هر سو دوان
ہر طرف دوڑتا پھرتا تھا

چه کردی که آمد بجانت خلاص
تو نے کیا کیا جو تیری جان بچی

بجانی و دانگی رهیدم ز بند
ایک دانگ کے عوض مین قتل ہونے سے بچا

که روزی فرو ماندگی بر دهد
کہ پریشانی کے وقت اوسکا پھل ملے

عصای ندیدی که عوجی بکشت
عصا ے موسی کو نہین دیکھا کہ عوج کو مار ڈالا

که بخشایش و خیر دفع بلاست
کہ بخشش اور نیکی بلا ٹالتی ہے

که بوبکر سعد است کشور گشای
جہان ابوبکر سعد بادشاہ ہے

جهانی که شادی بروی تو باد
ہمیشہ جہان کی خوشی تیرے سبب سے ہے

کس از کس بدورِ تو باری نبرد
تیرے زمانہ مین کسیکو کسی سے رنج نہوا
گلی در چمن جور خاری نبرد
کسی گل کو چمن مین صدمہ کانٹے کا نہ پہونچا

توئی سایۂ لطف حق بر زمین
تیری ذات زمین پر سایۂ خدا ہے
پیمبر صفت رحمۃ العالمین
جو پیمبر کیطرح تمام عالم کیواسطے رحمت ہو

ترا قدر اگر کس نداند چہ غم
اگر کوئی تیری قدر نجانے کیا غم ہے
شب قدر را می نداند ہم
لوگ شب قدر کو بھی نہین جانتے ہین

حکایت در معنے ثمرۂ نیکوکاری

ذکر نیک کام کے عوض کا

کسی دید صحرای محشر بخواب
کسی نے قیامت کا جنگل خواب مین دیکھا
مس تفتہ روی زمین آفتاب
کہ زمین آفتاب کی گرمی سے مثل تانبے کے گرم تھی

ہمی بر فلک شد ز مردم خروش
آدمیون کی فریاد آسمان تک بلند تھی
دماغ از تپش می بر آمد بجوش
بھیجا گرمی سے پکتا تھا

یکی شخص ازین جملہ در سایۂ
اون سب مین سے ایک شخص سایہ مین تھا
بگردن بر از خلد پیرایۂ
جسکے گلے مین بہشت کا لباس تھا

بپرسید کای مجلس آرای مرد
پوچھا کہ اے شخص اس مجلس کی زینت
کہ بود اندرین مجلست پای مرد
کیا اس مجلس مین تیرا دستگیر ہے

رزی داشتم بر در خانہ گفت
کہا میرے دروازہ پر ایک انگور کا درخت تھا
بسایہ درش نیکمردی بخفت
جسکے سایہ مین ایک نیکمرد سو رہا

درینوقت نومیدی آن مرد راست
اس ناامیدی کے وقت مین اوس نیکمرد نے
گناہم ز دادار داور بخواست
میرے عفو گناہ ہون کیواسطے خدا سے دعا کی

کہ یارب برین بندہ بخشایشی
کہ اے خدا اس بندہ پر رحم کر
کزو دیدہ ام وقتی آسایشی
کہ اسکے سبب سے مین نے ایکوقت آرام پایا تھا

چہ گفتم چو حل کردم این راز را
کیا کہون کہ جب مجھے یہ بھید معلوم ہوا
بشارت خداوند شیراز را
بس شیراز کے حاکم کو بشارت ہو

کہ آفاق در سایۂ ہمتش
کیونکر زمانہ اوسکی ہمت بلند کے سایہ مین
مقیم اند بر سفرۂ نعمتش
اوسکے دستارخوان نعمت پر جمع ہین

درختیست مرد کرم باردار
مرد سخی مثل ایک پھلے ہوے درخت کے ہے
ورو بگذری ہیزم کوہسار
اور جسمین سخاوت نہین وہ مثل ایک پہاڑی خشک لکڑی کے ہے

حطب را اگر تیشه بر پی زنند
خشک درخت کو جڑ سے کاٹتے ہین

درختی برومند را کی زنند
پھلے ہوے درخت کو کبھی نہین کاٹتے

بسی پایدارای درخت ہنر
اے ہنر کے درخت تو ہمیشہ قائم رہ

کہ ہم میوہ داری وہم سایہ ور
کیونکہ تجھ مین میوہ اور سایہ دونون ہین

گفتار اندر ہیبت ملوک و سیاست ملک

قول بادشاہون کی ہیبت اور انتظام مملکت کے بیان مین

بگفتیم در باب احسان بسے
مین نے احسان کے بارہ مین بہت کچھ بیان کیا ہے

ولیکن نہ شرطست با ہر کسی
مگر ہر شخص کے ساتھ شرط نہین ہے

بخور مردم آزار را خون و مال
جو آدمیون کو ستاوے اسے قتل کر اور مال اوسکا چھین لے

کہ از مرغ بد کندہ بہ پر و بال
کہ برے پرند کے بازو اور پر اوکھڑے ہوئے اچھے ہین

کسی را کہ با خواجہ تست جنگ
جو شخص تیرے مالک سے لڑنے کو مستعد ہو

بدستش چرا میدہی چوب و سنگ
اوسکے ہاتھ مین پتھر اور لکڑی نہ دینا چاہیے

بر انداز بیخے کہ خار آورد
جس جڑ مین کانٹے لگین اوسے نکال ڈال

درختے بپرور کہ بار آورد
جو درخت پھلے اوسی کی پرورش کر

کسے را بدہ پایۂ مہتران
اوسی شخص کو سرداری کی عزت دے

کہ بر کہتران سر ندارد گران
جو غریبون کو نہ ستاتا ہو

مبخشای بر ہر کجا ظالمست
جو ظالم ہو اوس پر رحم نہ کر

کہ رحمت برو جور بر عالمست
کیونکہ اوس پر رحم خلق پر ظلم ہے

جہانسوز را کشتہ بہتر چراغ
ظالم کا چراغ گل بہتر ہے

یکی بہ در آتش کہ خلقے بداغ
ایک شخص کا جلا دینا بہتر ہے نہ تمام خلق کا داغنا

ہر آنکہ کہ بر دزد رحمت کنے
اگر تو چور پر رحم کرے گا

بہ بازوی خود کاروان میزنی
گویا اپنے ہاتھ سے قافلہ لٹوائے گا

جفا پیشگان را بدہ سر بباد
ظالمون کا سر کاٹ

ستم بر ستم پیشہ عدلست و داد
کیونکہ ظالمون پر ظلم ہی انصاف ہے

گفتار در معنی احسان با کسیکہ سزاوار باشد

قول جو لائق احسان کے ہون اونپر احسان کے بیان مین

شنیدم کہ مردی غم خانہ خورد
مین نے سنا ہے کہ ایک شخص نے گھر کی فکر کی

کہ زنبور در سقف او لانہ کرد
جب بھڑون نے اوسکی چھت مین چھتہ لگایا

زنش گفت ازین نان چه خواهی مکن
اوسکی عورت نے کہا اسنے کیا اسے ہے غم او جا ٹ

بشد مرد نادان بر کار خویش
وہ مرد بیوقوف اپنے کام کو گیا

زن بیخرد بر در و بام و کوے
عورت بیوقوف دروازے اور کوٹھے پر اور گلی مین

بیامد ز دکان سوی خانه مرد
دکان سے مرد گھر مین آیا

مکن روی بر مردم ای زن ترش
اے عورت آدمیوں پر خفا نہو

کسی با بدان نیکوئی چون کند
کوئی شخص برے پر نیکی کیون کرے

چو اندر سری بینی آزار خلق
اگر تو کسیکے سر مین خلق کی تکلیف پاوے

سگ آخر که باشد که خوانش نهند
کتے کی آخر کیا حقیقت ہے جسکے واسطے دستار خوان بچھائین

چه نیکو زدست این مثل پیر ده
بڈھے گنوار کی کیا اچھی یہ مثل مشہور ہے

اگر نیکمردی نماید عسس
اگر کوتوال نیکمردی کرے

نی نیزه در حلقهٔ کارزار
نیزے کا نرکل لڑائی کے میدان مین

نه هر کس سزاوار باشد بمال
ہر شخص مال دینے کے لائق نہین ہے

چو گربه نوازی کبوتر برد
اگر بلی کی پرورش کرین تو کبوتر کھائیگی

بنائے که محکم ندارد اساس
جس عمارت کی جڑ مضبوط نہو

که مسکین پریشان شوند از وطن
کہ غریب اپنے وطن سے آوارہ ہوجا ینگے

گرفتند یک روز زن را به نیش
انھون نے ایک روز عورت کو ڈنک مارنا شروع کیا

همیکرد فریاد و میگفت شوے
روتی بھرتی اور اپنے خاوند کو پکارتی

بران بیخرد زن بسے طیره کرد
تو اوس بیوقوف عورت کو بہت ملامت کی

تو گفتی که زنبور مسکین مکش
تونے خود کہا تھا کہ غریبون کو نہ ستا

بدان را تحمل بد افزون کند
کیونکہ برون پر رعایت اونکی بدی کو اور بڑھاتی ہے

بشمشیر تیزش بیازار حلق
تو تیز تلوار سے اوسکے حلق کو تکلیف دے یعنے قتل کر

بفرمای تا استخوانش دهند
بلکہ اوسکو ہڈی دینے کا حکم دینا چاہیے

ستور لگد زن گرانبار به
لاتو بیل پر بہت بوجھ لادنا بہتر ہے

نیارد بشب خفتن از دزد کس
تو چورونکے خوف سے کوئی رات کو نہ سوسکے گا

بقیمت تر از نیشکر صد هزار
گنے سے ہزار درجہ قیمت مین زیادہ ہے

یکی مال خواهد یکے گوشمال
ایک مال کے اور ایک گوشمال کے لائق ہے

چو فربه کنی گرگ یوسف درد
اگر بھیڑیا موٹا کرین تو یوسف کو ماریگا

بلندش مکن ور کنی زو هراس
اوسکو بلند نکرے اگر کرے اوس سے ڈرتا رہے

گفتار اندر پیش بینی و عاقبت اندیشی

قول - پیش بینی اور عاقبت اندیشی کے بیان مین

چه خوش گفت بهرام صحرانشین
بہرام جنگل کے رہنے والے نے کیا اچھی بات کہی
چو یکران توسن زدش بر زمین
جب ایک رات گھوڑے نے اوسے گرا دیا

دگر اسپی از گله باید گرفت
اور گھوڑا گلے سے لانا چاہیے
که گر سرکشد باز شاید گرفت
اگر وہ شرارت کرے تو اوسے لینا چاہیے

سرچشمه شاید گرفتن به بیل
سرچشمہ کا ایک لوہے مٹی سے بند ہو سکتا ہے
چو پر شد نشاید گذشتن به پیل
جب بھر گیا ہاتھی پر بھی نہین گذر سکتے

به بند ای پسر دجله گر آب کاست
اے لڑکے پانی گھٹنے پر نہر بند کر دینا چاہیے
که سودی ندارد چو سیلاب خاست
کیونکہ سیلاب کے وقت کچھ فائدہ نہوگا

چو گرگ خبیث آمد اندر کمند
جب بھیڑیا خبیث کمند مین پھنس جائے
بکش ورنه دل برکن از گوسفند
اوسے مار ڈال نہین تو بکریون سے ہاتھ اوٹھا

از ابلیس هرگز نیاید سجود
شیطان سے کبھی سجدہ نہوگا
نه از بدگهر نیکوئی در وجود
نہ بد ذات سے نیکی ظاہر ہوگی

بد اندیش را جای و فرصت مده
دشمن کو جگہ اور فرصت نہ دے
عدو در چه و دیو در شیشه به
دشمن کنوے مین اور دیو شیشہ مین قید بہتر ہے

مگو شاید این مار کشتن بچوب
کبھی نہ کہہ کہ اس سانپ کو لاٹھی سے مارنا چاہیے
چو سر زیر سنگ تو دارد بکوب
جب سر تیرے پتھر کے نیچے پڑے کچل دے

قلم زن که بد کرد با زیر دست
جس اہل قلم نے زیر دستون پر ظلم کیا
قلم بهتر او را بشمشیر دست
اوسکے ہاتھ تلوار سے قلم بہتر ہین

مدبر که قانون بد می نهد
جو انتظام کرنے والا برا قاعدہ جاری کرتا ہے
ترا می برد تا بآتش دهد
تجھے لیے جاتا ہے تاکہ آگ مین ڈھکیل دے

مگو ملک را این مدبر بس است
نہ کہہ کہ ملک کیواسطے یہ انتظام کرنیوالا کافی ہے
مدبر مخوانش که مدبر کس است
بدبخت کو انتظام کرنیوالا نہ سمجھ

سعید آورد قول سعدی بجای
نیکبخت سعدی کے قول پر عمل کریگا
که توفیر ملک است و تدبیر و رای
کہ سبب ملک کی ترقی اور تدبیر اور عقل کا ہے

باب سوم در عشق

تیسرا باب عشق کے بیان مین

خوشا وقت شوریدگان غمش
بھلا اوسکے عشق کے دیوانے ہین اون کا کیا اچھا زمانہ ہی

گدایانی از پادشاہی نفور
محتاج ہین مگر بادشاہی سے نفرت کرنیوالے

و با دم شراب الم درکشند
ہر وقت غم کی شراب پیا کرتے ہین

بلا ہی خمارست در عیش مل
شراب کی سرخوشی مین خمار ہی بلا ہے

نہ تلخست صبری کہ بر یاد اوست
جو اوسکی یاد مین خوش ہو وہ تلخ نہین معلوم ہوتا

اسیرش نخواہد رہائی ز بند
جو اوسکا اسیر ہے وہ اس قید سے رہائی نہین چاہتا

سلاطین عزلت گدایان حی
تنہائی کے بادشاہ خدا کے فقیر

ملامت کشانند مستان یار
یار کے مست رسوائی کو پسند کرتے ہین

بیکوقت شان خلق کی رہ برند
اون کے حال سے کب خلق آگاہ ہو سکتی ہے

چو بیت المقدس درون پر ز تاب
بیت المقدس کیطرح اندر سے چمکتی ہوئی

چو پروانہ آتش بخود در زنند
پروانے کی طرح سے آپ کو جلاتے ہین

دلارام در بر دلارام جوی
دلارام ہے بغل مین دلارام کے متلاشی

نگویم کہ بر آب قادر نیند
نہین یہ کہتا کہ پانی پر اختیار نہین

اگر ریش بینند وگر مرہمش
وہ زخم یا مرہم یعنے تکلیف و آرام جو دیکھتے اوسکی طرف سے جانتے ہین

بامیدش اندر گدائی صبور
اوسی کی امید پر فقیری پر صبر کرنیوالے

وگر تلخ بینند دم درکشند
اور اگر کڑوی معلوم ہوتی ہی تو خاموش ہو جاتے ہین یعنے ضبط کر جاتے ہین

سلیدار خارست با شاخ گل
گلاب کی شاخ کے ساتھ کانٹا بھی ہے

کہ تلخی شکر باشد از دست دوست
کیونکہ دوست کے ہاتھ کی تلخ چیز بھی مثل شکر کے ہوتی ہے

شکارش نجوید خلاص از کمند
جو اوسکا شکار ہے وہ کمند سے خلاصی نہین چاہتا

منازل شناسان گم کردہ پی
حقیقت کی منزل پہچاننے والے جنکے پیر کا نشان بھی کسی کو نہین معلوم

سبکتر برد اشتر مست بار
جیسے مست اونٹ بلند بوجھ لیجاتا ہے

کہ چون آب حیوان بظلمت درند
کیونکہ وہ مثل آب حیات کے تاریکی مین ہین

رہا کردہ دیوار بیرون خراب
اندر باہر کی دیوار میلی

نہ چون کرم پیلہ بخود در تنند
ریشم کے کیڑے کیطرح سے زینت نہین پسند کرتے

لب از تشنگی خشک بر طرف جوی
پیاس سے لب خشک نہر کے کنارے

کہ بر ساحل نیل مستسقی اند
بلکہ نیل کے کنارے بھی استسقا والے کیطرح آسودہ نہین

گفتار اندر ثبوت عشق حقیقی بدلیل مجازی

قول۔ ثبوت عشق حقیقی کا عشق مجازی کی دلیل سے

ترا عشق ہمچون خودی ز آب و گل
تجکو اپنے آپ سے پانی اور مٹی کا عشق ہے
رباید ہمی صبر و آرام دل
جو تیرا صبر اور آرام کھوتا ہے

بیداریش فتنہ بر خد و خال
جاگتے مین اوسکے خد اور خال کا فساد
بخواب اندرش پای بند خیال
سونے مین اوسکے خیال کا پابند

بصدقش چنان سر نہی بر قدم
سچے دل سے اسطرح اوسکے قدمون پڑتا ہے
کہ بینی جہان با وجودش عدم
کہ جہان کو اوسکے سامنے نیست سمجھتا ہے

چو در چشم شاہد نیاید زرت
اگر معشوق کی آنکھ مین تیرا مال نہ جچے
زر و خاک یکسان نماید برت
تو وہ مال اور خاک تیرے نزدیک برابر ہے

دگر با کست بر نیاید نفس
اور کسیکے ساتھ تو دم نہین مار سکتا
کہ با او نماند دگر جای کس
کیونکہ اوسکے ساتھ کسی اور کی گنجایش نہین

تو گوئی بچشم اندرش منزلست
گویا تیری آنکھون مین اوسکا گھر ہے
وگر چشم بر ہم نہی در دلست
اگر آنکھین بند ہون تو دل مین ہے

نہ اندیشہ از کس کہ رسوا شوی
نہ کسی کا ڈر کہ رسوائی کریگا
نہ قوت کہ یکدم شکیبا شوی
نہ اسقدر طاقت کہ بے اوسکے دم بھر صبر آئے

گرت جان بخواہد بکف بر نہی
اگر جان مانگے ہتیلی پر رکھے تیار
ورت تیغ بر سر نہد سر نہی
اگر سر پر تلوار رکھے تو سر جھکا دے رضامند

چو عشقی کہ بنیاد او بر ہواست
وہ عشق جسکی اصل ہوا اور ہوس پر ہے
چنین فتنہ انگیز و فرمانرواست
ایسا مفسد اور حاکم ہے جیسا بیان ہوا

عجب داری از سالکان طریق
بس تجھے سالکان طریقت کا حال دیکھکے کیون تعجب آتا ہے
کہ باشند در بحر معنی غریق
جو بالکل دریاے معرفت مین ڈوبے ہوے ہین

بسودای جانان ز جان مشتغل
معشوق کے عشق مین جان سے کھیلے ہوے
بذکر حبیب از جہان مشتغل
دوست کے ذکر مین جہان سے بے پروا

بیاد حق از خلق بگریختہ
خدا کی یاد مین خلق سے علحدہ
چنان مست ساقی کہ می ریختہ
ساقی کی صورت پر ایسے مست کہ شراب بھی پھینکدی

نشاید بدارو دوا کردشان
دوا سے اون کا علاج نہین کر سکتے
کہ کس مطلع نیست بر دردشان
کیونکہ اونکے درد سے کوئی آگاہ نہین ہے

الست از ازل ہمچنان شان بگوش
الست روز ازل سے اون کو یاد ہے
بفریاد قالوا بلی در خروش
ہمیشہ قالوا بلی کہکے چلاتے مین

گروهی عملدار عزلت نشین
وہ ایک گروہ عملداروں کی ہے جنکی حکومت تمام عالم پر ہو مگر تنہائی پسند
قدمهای خاکی دم آتشین
جنکے قدم خاکی یعنے جسم خاکی ہو مگر پرتپش اور دم آتشین یعنی تیز

بیک نعره کوهی زجا بر کنند
ایک آواز میں پہاڑ کو جڑ سے اوکھیڑ دیں
بیک ناله ملکی بهم بر کنند
ایک آہ میں تمام ملک کو تہ و بالا کر دیں

چو باد اند پنهان و چالاک پوی
ہوا کیطرح پوشیدہ اور چستی سے دوڑنے میں
چو سنگ اند خاموش و تسبیح گوی
سنگ کیطرح خاموش ہیں مگر تسبیح زبان پر جاری

سحرها بگریند چندانکه آب
پچھلی رات کو اسطرح روتے ہیں کہ آنسو
فرو شوید از دیده شان کحل خواب
انکی آنکھوں سے نیند کا سرمہ دہو ڈالتے ہیں یعنی نیند دہیات چلی جاتی ہے

فرس کشته از بسکه شب رانده اند
گھوڑا دوڑاتے رات بھر چلے گئے
سحرگه خروشان که وا مانده اند
صبح کیوقت فریاد کرتے ہیں کہ خوب تھکے اور منزل پر نہ پہونچے

شب و روز در بحر سودا و سوز
رات دن عشق اور غم کے دریا میں غرق
ندانند از آشفتگی شب ز روز
کہ بیہوشی میں رات دن نہیں جانتے

چنان فتنه بر حسن صورت نگار
مصور کی خوبی پر ایسے عاشق
که با حسن صورت ندارند کار
کہ ظاہری حسن سے کچھ سروکار نہیں

ندادند صاحبدلان دل به پوست
صاحبدلوں نے خوبصورتی جسم پر دل نہیں لگایا
وگر ابلهی داد بی مغز اوست
اور اگر کسی احمق نے دل دیا تو نادان ہے

می صرف وحدت کسی نوش کرد
خالص شراب وحدت کی اوس شخص نے پی
که دنیا و عقبی فراموش کرد
جسنے دنیا اور عقبےٰ دونوں کو بھلا دیا

حکایت گدازاده با بادشاهزاده

ذکر ایک فقیر کے لڑکے اور بادشاہزادہ کا

شنیدم که وقتی گدازاده
میں نے سنا ہے ایک زمانہ میں ایک فقیر
نظر داشت با بادشازاده
ایک شاہزادہ پر عاشق تھا

همی رفت و می پخت سودای خام
جاتا اور واہیات سوچا کرتا
خیالش فرو برد دندان بکام
خیال میں مطلب حاصل ہونیکا امیدوار رہتا

ز میدانش خالی نبودی چو میل
ہمیشہ اوسکی راہ میں میل کیطرح موجود
همه وقت پهلوی اسپش چو پیل
ہر وقت اوسکے گھوڑے کے پاس ہاتھی کیطرح سوار رہتا تھا

دلش خون شد و راز در دل بماند
اوسکا دل خون ہو گیا بہت تکلیف اوٹھائی مگر بھید ظاہر نہونے پایا
ولی پایش از گریه در گل بماند
لیکن رونے کے سبب پیر کیچڑ میں پھنس گیا یعنی بھید ظاہر ہو گیا

رقیبان خبر یافتندش ز درد
نگہبانون نے جب اوسکے درد کی خبر پائی
دگر رفت و یاد آمدش روی دوست
دم بھر کیواسطے چلا گیا مگر جب دوست کی صورت یاد آئی
غلامی شکستش سر و دست و پای
ایک غلام نے اوسکا سر اور ہاتھ اور پیر توڑ دیے
دگر رفت و صبر و قرارش نبود
پھر چلا گیا مگر اوسے ضبط اور قرار کہان تھا
مگس وارش از پیش شکر بجور
اور مکھی جیسے اسطرح ہنکاتے تھے جیسے شکر پرسے مکھی کو
کسی گفتش ای شوخ دیوانہ رنگ
کسی نے اوس سے پوچھا کہ اے شوخ دیوانہ صورت
بگفت این جفا بر من از دست اوست
کہا مجھپر یہ ظلم اوسکے باعث سے ہوتا ہے
من اینک دم دوستی میزنم
مین اب تک محبت کا دم بھرتا ہون
ز من صبر بی او توقع مدار
مجھسے بغیر اوسکے صبر کی امید نرکھو
نہ نیروی صبرم نہ جای ستیز
نہ مجھمین صبر کی قدرت نہ مقابلہ کی قوت
مگوزین در بارگہ سر بتاب
مجھسے نہ کہو اس بارگاہ سے سر پھرا لے
نہ پروانہ جان دادہ در پای دوست
نہین پروانے نے دوست کے قدمونپر جان دی
بگفت ار خوری زخم چوگان او
کہا اگر زخم چوگان کا لگے
بگفتا سرت گر ببرد بہ تیغ
کہا اگر تلوار سے سر کاٹ لے

دگر بارہ گفتندش اینجا مگرد
اوسکو منع کیا کہ پھر یہان نہ آنا
دگر خیمہ زد بر سر کوی دوست
اوسنے یار کی گلی مین پھر خیمہ گاڑا اسلیئے پھر ہونکا
کہ باری نگفتیمت ایدر مپای
اور کہا کہ مین نے تجھسے کہدیا تھا کہ یہان نہ آنا
شکیبائی از روی یارش نبود
بغیر یار کی صورت دیکھے اوسے صبر نہ آتا تھا
براندندی و باز گشتی بفور
نکروہ جاتا اور فورًا پھر آتا
عجب صبر داری تو بر چوب و سنگ
تعجب ہے کہ تجھے لکڑی اور پتھر پر بھی صبر نہین آتا
نہ شرط است نالیدن از دست دوست
دوست کے ظلم سے رونا شرط محبت نہین
گر او دوست دارد و گر دشمنم
چاہے وہ مجھے دوست سمجھے یا دشمن
کہ با او هم امکان ندارد قرار
بلکہ اوسکے وصل مین بھی قرار نہوگا
نہ امکان بودن نہ پای گریز
نہ لڑنے کا زور نہ بھاگنے کی طاقت
و گر سر چو میخم کشد در طناب
چاہے میرا سر میخ کیطرح رسی سے باندھین
بہ از زندہ در کنج تاریک اوست
اب وہ گوشہ تاریک مین زندہ سے بہتر ہے
بگفتا بپایش در افتم چو گو
کہا گیند کیطرح اوسکے قدمونپر گر پڑونگا
بگفت اینقدر نبود از وی دریغ
کہا اسپر بھی اوس سے مجھے دریغ نہوگا

[illegible]

یکی را کہ معشوق باشد یکی
ایک شخص کا جب ایک ہی معشوق ہو
نیازارد از وے بہر اندکی
تو تھوڑی سی بات پر اوس سے کیون رنجیدہ ہو

مرا خود ز سر نیست چندان خبر
مجھے خود اپنے ہی سر کی خبر نہین
کہ تاج است بر تارکم یا تبر
کہ میرے سر پر تاج ہے یا تبر

مکن با من ناشکیبا عتیب
مجھ بے صبر پر عتاب نہ کر
کہ در عشق صورت نہ بندد شکیب
کہ عشق مین صبر نہین ہو سکتا

چو یعقوبم ار دیدہ گردد سپید
روتے روتے یعقوب کیطرح اگر میری آنکھین بھی سفید ہون
نبرم ز دیدار یوسف امید
تو بھی مجھے یوسف کے دیدار سے ناامیدی نہوگی

رکابش ببوسید روزی جوان
ایک روز جوان نے اوسکی رکاب پر بوسہ دیا
برآشفت و برتافت از وی عنان
اوسنے پریشان ہوکے اوسکی طرف سے باگ پھیری

بخندید و گفتا عنان بر مپیچ
ہنسکے اوسنے کہا کہ باگ نہ پھیر
کہ سلطان عنان بر نپیچد ز ہیچ
کہ بادشاہ کو کسی سے باگ پھیرنا نہ چاہیے

مرا با وجود تو ہستی نماند
مین تیری ہستی کے سامنے اپنی ہستی بھول گیا
بیاد توام خود پرستی نماند
تیری یاد مین مین خودی سے گذر گیا

گرم جرم بینی مکن عیب من
اگر مجھسے کوئی خطا ہو جائے تو عیب جوئی کر
تویی سر برآوردہ از جیب من
کیونکہ میرے دلمین اب تو ہی تو سمایا ہے

بدان زہرہ دستت زدم در رکاب
اسوجہ سے مین نے تیری رکاب پکڑ لی
کہ خود را نیاوردم اندر حساب
کہ مین آپکو کسی حساب مین نہین سمجھتا

کشیدم قلم در سر نام خویش
جب مین نے اپنے نام کے سر پر قلم کھینچدیا یعنے اپنے مٹا دیا
نہادم قدم بر سر کام خویش
تب مین مطلب پر قدم مارا یعنے اوسوقت مطلب حاصل ہوا

مرا خود کشد تیر آن چشم مست
میرے مارنیکو اوسکی مست آنکھ کے تیر ہی کافی ہین
چہ حاجت کہ آری بشمشیر دست
تلوار کھینچنے کی کچھ حاجت نہین

تو آتش بہ نی در زن و درگذر
تو نرکلون مین آگ لگاکے چلا کھڑا ہو
کہ نہ خشک در بیشہ ماند نہ تر
تاکہ جنگلون مین سوکھا اور گیلا کچھ نہ بچے

حکایت در معنی فنای اہل محبت

ذکر عاشقون کے فنا ہونے کے بیان مین

شنیدم کہ بر لحن خنیاگری
مین نے سنا ہے کہ ایک گویّے کی سریلی آواز پر
برقص اندر آمد پری پیکری
ایک خوبصورت کو وجد آیا

زدلهاے شوریدہ پیرامنش
بہت سے عاشق اوسکے گرد تھے

گرفت آتش شمع در دامنش
ناگاہ شمع کی آگ اوسکے دامن مین لگی

پراگندہ خاطر شد و خشمناک
پریشان دل اور غصہ ہوا

یکی گفتش از دوستاران چہ باک
ایک شخص نے اوسکے دوستون سے کہا کیا ڈر ہے

ترا آتش اے دوست دامن بسوخت
اے دوست آگ نے صرف تیرا دامن جلایا

مرا خود بیکبار از من بسوخت
مگر مجھکو بالکل جلا دیا

اگر یاری از خویشتن دم مزن
اگر محبت ہے تو خودی چھوڑ دے

کہ شرکست با یار و با خویشتن
کہ معشوق کے ساتھ خودی کفر ہے

حکایت در معنی اشتغال اہل محبت

قصہ اہل محبت کے اشتغال مین

چنین دارم از پیر داننده یاد
مجھے یاد ہے کہ بڈھے عقلمند سے مین نے ایسا سنا ہے

کہ شوریدہ سر بصحرا نہاد
کہ ایک مست جنگل مین نکل گیا

پدر در فراقش نخورد و نخفت
اوسکا باپ اوسکی جدائی مین رات بھر نہ سویا

پسر را ملامت بکردند و گفت
لڑکے کو ملامت کی تو اوسنے جواب دیا

ازانگہ کہ یارم کس خویش خواند
جبسے مجھے دوست نے اپنا دوست سمجھا

دگر با کسم آشنائی نماند
مجھے اور کسیکی محبت نہین باقی رہی

بحقش کہ تا حق جمالم نمود
قسم خدا کی جب سے خدانے مجھے جمال دکھایا

دگر ہرچہ دیدم خیالم نمود
مین نے اور جو کچھ دیکھا خیال معلوم ہوا

نشد گم کہ روز از خلائق بتافت
جسنے خلق سے منھ پھیر لیا وہ بھولا نہین

کہ گم کردۂ خویش را باز یافت
بلکہ وہ اپنے بھولے ہوے کو پا گیا

پراگندگانند زیر فلک
دنیا مین تو وہ دیوانے ہین

کہ ہم دد توان خواندشان ہم ملک
کہ باعتبار ظاہر انکو درندہ اور باعتبار صفت اون کو [illegible]

ز یاد ملک چون ملک نارمند
خدا کی یاد مین فرشتون کیطرح دم نہین لیتے

شب و روز چون دد ز مردم رمند
رات دن وحشیون کیطرح آدمیون سے بھاگتے ہین

قوی بازوانند کوتاہ دست
باعتبار کرامت کے اونکے بازو قوی اور دنیا سے [illegible]

خردمند شیدا و ہوشیار مست
عشق خدا مین ہوشیار محبت دنیا سے بیخبر

گہ آسودہ در گوشۂ خرقہ دوز
کبھی آرام سے ایک گوشہ مین خرقہ سیتے ہین

گہ آشفتہ در مجلسی خرقہ سوز
کبھی دیوانہ ہوکر کسی محفل مین خرقہ جلا دیتے ہین

نہ سودای خودشان نہ پروای کس
نہ ان کو اپنا خیال نہ کسیکی پروا
نہ در کنج توحیدشان جای کس
نہ اون کے گوشۂ توحید مین کسی کا دخل

پریشیدہ عقل و پراگندہ ہوش
عقل اور ہوش پریشان ہین
ز قول نصیحتگر آگندہ گوش
نصیحت کرنیوالون کے قول سے کان بھرے ہوے ہین

بدریا نخواہد شدن بط غریق
دریامین بط نہین ڈوب سکتی
سمندر چہ داند عذاب الحریق
سمندر آگ کا عذاب کچھ نہین سمجھتا

تہیدست مردان پر حوصلہ
مفلس مگر حوصلہ مین جوانمرد
بیابان نوردان بی قافلہ
تنہا جنگل مین بے قافلہ چلنے والے

ندارند چشم از خلائق پسند
خلق کی امیدواری پسند نہین کرتے
کہ ایشان پسندیدۂ حق بسند
کیونکہ اونکو خدا کی پسندیدگی کافی ہے

عزیزان پوشیدہ از چشم خلق
خدا کے پیارے خلق کی آنکھ سے چھپے ہوے
نہ زنار داران پوشیدہ دلق
نہ کہ جنیو پہنے یا گدڑی اوڑھے ہوے

پر از میوہ و سایہ ور چون رزند
میوہ اور سایہ اور انگور کی طرح
نہ چون ما سیہ کار و ازرق رزند
نہ ہمسے گنہگار اور نہ نیلے رنگ کی چادر اوڑھے ہوے

بخود سر فرو بردہ ہمچون صدف
سیپی کیطرح سر جھکائے ہوے
نہ مانند دریا برآوردہ کف
نہ دریا کیطرح جوش مین

نہ مردم ہمین استخوانند و پوست
صرف ہڈی اور چمڑے کا نام آدمی نہین
نہ ہر صورتی جان معنی دروست
نہ ہر صورت مین پوشیدہ جان ہوتی یعنے معرفت الٰہی

نہ سلطان خریدار ہر بندہ ایست
بادشاہ ہر غلام کا خریدار نہین ہوتا
نہ در زیر ہر ژندہ زندہ ایست
نہ ہر گدڑی کے اندر زندہ دل ہوتا ہے

اگر ژالہ ہر قطرۂ درشدی
اگر اولے کا ہر قطرہ موتی ہو جاتا
چو خرمہرہ بازار ازو پرشدی
تو کوڑیون کیطرح بازار اوس سے بھر جاتے

چو غازی بخود بر نہ بندند پای
نٹ کیطرح لکڑی کا پیر نہین باندھتے یعنے فریب نہین کرتے
کہ محکم رود پای چوبین زجای
کیونکہ لکڑی کا پیر اکثر پھسل جاتا ہے یعنی ریاکو فروغ نہین ہوتا

حریفان خلوتسرای الست
خلوت سرائے الست کے حریف
بیک جرعہ تا نفخۂ صور مست
جو صرف ایک گھونٹ مین صور پھنکنے تک مست ہین

بہ تیغ از غرض بر نگیرند چنگ
تلوار کے خوف سے بھی غرض سے ہاتھ نہین اوٹھاتے یعنے باز نہین آتے
کہ پرہیز و عشق آبگینہ ست و سنگ
کیونکہ عشق اور پرہیز کا علاقہ جیسے شیشہ اور پتھر یعنے جمع نہین ہوسکتے

حکایت در معنی غلبهٔ وجد و سلطنت عشق

قصہ بیتابی کے غلبہ اور سلطنت عشق کے بیان مین

یکی شاهدی در سمرقند داشت
ایک شخص کا ایک معشوق شہر سمرقند مین تھا

که گفتی بجای سمرقند داشت
جسکی باتون مین گویا قند ملا تھا

جمالی گرو برده از آفتاب
جسکا حسن آفتاب سے بڑھا ہوا

ز شوخیش بنیاد تقوی خراب
جسکی بیباکی سے بنیاد پرہیزگاری کی ویران

تعالی الله از حسن تا غایتی
سبحان اللہ بے انتہا حسین تھا

که پنداری از رحمت آیتی
اوسکو گویا آیۂ رحمت سمجھنا چاہیے

همی رفتی و دیدها در پیش
جب وہ جاتا تو لوگ اوسکے قدمون کے نیچے

دل دوستان کرده جان بر خیشش
دوستون کے دل نے آمادہ کیا تھا کہ جان اوسکا

نظر کرده این دوست در وی نهفت
یہ عاشق چھپ کے اوسکو دیکھتا

نگه کرد باری به تندی و گفت
ایک مرتبہ اوسنے خفگی کی نظر سے دیکھ کے کہا

که ای خیره سر چند پویی پیم
کہ اے دیوانہ کہان میرے پیچھے دوڑیگا

ندانی که من مرغ دامت نیم
نہین جانتا کہ مین تیرے جال مین نہین پھنستا

گرت بار دیگر ببینم به تیغ
اگر پھر تجھے دیکھونگا تو تلوار سے

چو دشمن ببرم سرت بی دریغ
دشمن کی طرح تیرا سر کاٹ لونگا

کسی گفتش اکنون سر خویش گیر
کسی نے اوسکو سمجھایا کہ اب اپنی راہ لے

ازین سهل‌تر مطلبی پیش گیر
اس سے کوئی آسان سلیقہ تلاش کر

نه پندارم این کام حاصل کنی
مین نہین دیکھتا ہون کہ یہان تیرا مطلب حاصل ہو

مبادا که جان در سر دل کنی
ایسا نہو کہ دل کی لگی کے پیچھے جان جاے

چو مفتون صادق ملامت شنید
جب اوس عاشق صادق نے یہ ملامت سنی

به درد از درون ناله‌ای برکشید
درد کے ساتھ دل سے ایک آہ کھینچی

که بگذار تا زخم تیغ هلاک
کہ معذور رکھ تاکہ تیغ ہلاکت کا زخم

بغلطاندم لاشه در خون و خاک
میری لاش کو خاک اور خون مین ملا دے بیشک مین قتل ہون

مگر پیش دشمن بگویند دوست
ہان دشمنون کے سامنے دوست کہینگے

که این کشتهٔ دست شمشیر اوست
کہ یہ اوسکے ہاتھ اور تلوار کا قتل کیا ہوا ہے

نمی بینم از خاک کویش گریز
به بیداد گو آبرویم بریز

مرا توبه فرمائی ای خود پرست
اے مغرور تو مجھکو توبہ کر نیکو کہتا ہے
ترا توبه زین گفتن اولی ترست
تجھے اس قول سے خود توبہ کرنا چاہیے

ببخشای بر من که هرچه او کند
مجھے معاف کر جو اوسکا جی چاہے کرے
دگر قصد خون است نیکو کند
اگر قتل کا ارادہ ہے بہت اچھا

بسوزاندم هر شبی آتشش
مجھے ہر رات کو اوسکی آتش ہجر جلا دیتی ہے
سحر زنده گردم ببوی خوشش
مگر صبح کو اوسکی خوشبو سے زندہ ہو جاتا ہون

اگر میرم امروز در کوی دوست
اگر آج مین یار کے کوچہ مین مر جاؤنگا
قیامت زنم خیمه پهلوی دوست
قیامت مین مجھے اوسکے پہلو مین جگہ ملیگی

مده تا توانی درین جنگ پشت
جب تک ہو سکے اس معرکے سے منہ نہ پھیر
که زنده است سعدی که عشقش بکشت
کیونکہ سعدی اس سبب سے زندہ ہے کہ عشق نے اوسکی جان لی

حکایت فنا شدن اهل محبت و هلاک را غنیمت شمردن

قصہ۔ عاشقون کا عشق مین برباد ہونا اور ہلاک ہونیکو غنیمت سمجھنا

یکی تشنه میرفت و جان می سپرد
ایک شخص پیاسا جاتا تھا اور دم توڑتا تھا
خنک نیک بختی که در آب مرد
آسودہ وہ نیک بخت ہے جو ڈوب مرا

بدو گفت نابالغی کای عجب
اوس سے ایک نادان نے کہا تعجب ہے
چو مردی چه سیراب و چه خشک لب
جب مرتا ہے تو کیا پیاسا اور کیا سیراب

بگفتا نه آخر دهان تر کنم
کہا آخر منہ تر کرونگا اس سے ایک غرض و منفعت یہ ہے
که تا جان شیرینش در سر کنم
تاکہ جان شیرین اوسکی یاد مین فدا کرون

فتد تشنه در آبدان عمیق
پیاسا گہرے حوض مین اسواسطے گرتا ہے
که داند که سیراب میرد غریق
کہ جانتا ہے کہ ڈوبنے والا آسودہ ہوکے مرتا ہے

اگر عاشقی دامن او بگیر
اگر عاشق ہے اوسکا دامن پکڑ لے
وگر گویدت جان بده گو بگیر
اور اگر جان دینے کو کہے جان دیدے

بهشت تن آسانی آنگه خوری
آرام بہشت کا اوسوقت حاصل ہوگا جب بہشت ملیگی
که بر دوزخ نیستی بگذری
جبکہ ہستی کے دوزخ سے گذر جائیگا اپکو نیست کریگا

دل تخم کاران بود بار کش
کسانون کے دل کو کھٹکا رہتا ہے
چو خرمن برآید بخسپند خوش
جب کھریان لگالیتے ہین تو آرام سے سوتے ہین

درین مجلس آنکس بکامی رسید
اس محفل مین وہ شخص کامیاب ہوا
که در دور آخر بجامی رسید
جسکو دور آخر کا پیالہ ملا اسے خاتمہ بخیر ہوا

حکایت در صبر و ثبات روندگان

قصه مسافرون کے صبر اور استقلال کے بیان مین

چنین نقل دارم ز مردان راه
مردان طریقت سے مین نے یہ نقل سنی ہے
فقیران منعم گدایان شاه
جو محتاجی مین مالدار اور فقیری مین بادشاہ ہین

که پیری بدریوزه شد بامداد
کہ ایک بڈھا صبح کے وقت بھیک مانگنے گیا
در مسجدی دید و آواز داد
ایک مسجد کا دروازہ دیکھا اور سوال کیا

یکی گفتش این خانه خلق نیست
ایک شخص نے اوس سے کہا یہ خلق کا گھر نہین
که چیزی دهندت بشوخی مایست
کہ کچھ تجھے دین ڈھیٹہ ہوکے کھڑا نہ رہ

بپرسید این خانه کیست پس
اوسنے پوچھا کہ پھر یہ کسکا گھر ہے
که بخشایشش نیست برحال کس
جسکو کسیکے حال پر رحم نہین

بگفتا خموش این چه لفظ خطاست
کہا چپ یہ کیا گناہ کی بات ہے
خداوند خانه خداوند ماست
اس گھر کا مالک ہمارا مالک ہے

نگه کرد قندیل و محراب دید
اوسنے سر اوٹھاکے قندیل اور محراب دیکھی
بسوز از جگر نعره برکشید
سوز دل کے ساتھ رونے لگا

که حیفست ازینجا فراتر شدن
کہ حیف ہے یہانسے کہین اور جانا
دریغست محروم ازین در شدن
افسوس ہے یہانسے محروم پھر جانا

نرفتم بنومیدی از هیچ کوی
جب مین کسی کوچہ سے مایوس نہین پھرا
چرا از در حق روم زردروی
کیون خدا کی درگاہ سے شرمندہ پھر جاؤن

هم آنجا کنم دست خواهش دراز
وہین حاجت کا ہاتھ پھیلاؤن
که دانم نگردم تهیدست باز
کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہانسے خالی ہاتھ نہ پھرونگا

شنیدم که سالی مجاور نشست
مین نے سنا ہے کہ سال بھر اعتکاف رہا مین
چو فریادخواهان برآورده دست
فریادیون کیطرح ہاتھ پھیلائے بیٹھا رہا

شبی پای عمرش فرو شد بگل
ایک رات اوسکی عمر کا پیر کیچڑ مین پھنسا
طپیدن گرفت از ضعیفیش دل
ضعیفی سے اوسکا دل تڑپنے لگا

سحر برد شخصی چراغش بسر
صبح کو ایک شخص اوسکے سرہانے چراغ لیگیا
رمق دیدازو چون چراغ سحر
چراغ سحر کیطرح تھوڑی سی جان اوسمین پائی

همی گفت غلغل کنان از فرح
خوشی سے پکارکے یہ کہتا تھا
و من دق باب الکریم انفتح
جسنے سخی کا دروازہ کھٹکایا فوراً کھل گیا

طلبگار باید صبور و حمول
چاہنے والے کو صبر اور قرار چاہئے
که نشنیده ام کیمیاگر ملول
کہ مین نے کیمیاگر کو ملول نہین سنا

چه زرها بخاک سیه در کند
بہت سونا خاک مین ڈالتا ہے
که باشد که روزی مسی زر کند
اس امید پر کہ ایک روز تانبے کا سونا بنالے گا

زر از بهر چیزی خریدن نکوست
زر کچھ مول لینے کیواسطے خوب ہے یعنے کام آتا ہے
نخواهی خریدن به از ناز دوست
اگر خریدنا ہی تو معشوق کا ناز سے زیادہ عمدہ کوئی چیز نہین

گر از دلبری دل بتنگ آیدت
اگر کسی معشوق سے دل کو نفرت ہو جائے
دگر غمگساری بچنگ آیدت
تو کوئی اور دوست ملجائے گا

مبر تلخ عیشی ز روی ترش
بدخو کے ساتھ عیش تلخ نہ کر
بآبی دگر آتشش بازکش
دوسری پانی سے اوسکی آگ بجھادے یعنے اور ڈھونڈلے

و لیکن گر بخوبی ندارد نظیر
مگر جسکا حسن مین مثل نہو
باندک دل آزار ترکش مگیر
تھوڑے سے رنج مین اوسکو نہ چھوڑنا چاہئے

توان از کسی دل بپرداختن
اوس شخص سے دل پھیر سکتے ہین
که دانی که بی او توان ساختن
جسکو جانتے ہین کہ بغیر اوسکے بسر ہو جائیگی

حکایت در معنی آنکه طالب صادق بجفا برنگردد

قصہ اس بیان مین کہ عاشق صادق ظلم پر بھی عشق سے باز نہین آتے

شبی تا سحر صالحی زنده داشت
ایک متقی عابد ایک رات کو صبح تک جاگتا رہا
سحر دستهای دعا برفراشت
صبح کو دعا کیواسطے ہاتھ اوٹھایا

یکی هاتف انداخت در گوش پیر
ایک ہاتف غیب نے اوس بڈھے کے کان مین کہا
که بیحاصلی رو سر خویش گیر
کہ بیفائدہ ہے جا اپنی راہ لے

برین در دعای تو مقبول نیست
اس بارگاہ مین تیری دعا قبول نہو گی
بخواری برو یا بزاری بایست
ذلت کے ساتھ چلا جا یا کھڑا رویا کر

شبی دیگر از ذکر و طاعت نخفت
دوسری رات کو بھی ذکر اور عبادت مین جاگتا رہا
مریدی ز حالش خبر داشت گفت
ایک مرید اوسکے حال سے واقف تھا اوسنے کہا

چو دیدی کزان روی بستست در
جب تجھے معلوم ہو گیا کہ ادھر کا دروازہ بند ہے
به بیحاصلی سعی چندین مبر
تو اسقدر کوشش بیکار ہے

بدیباچه بر اشک یاقوت فام
سر نیچے کئے ساتھ اوسکے رخسار پر خون کے آنسو
بحسرت ببارید و گفت ای غلام
اور کہا کہ اے لڑکے

پندار اگر وی عنان شکست برست
اگرچہ اوسنے باگ پھیر لی مگر یہ نہ سمجھ
کہ من باز دارم ز فتراک دست
کہ میں اوسکا شکاربند چھوڑدونگا یعنے

بنومیدی آنگہ بگردیدمی
مایوسی سے میں اوسوقت پھر جاتا
ازین رہ کہ راہ دگر دیدمی
جب اس دروازہ سے بہتر اور کوئی دوسرا دروازہ پاتا

چو خواہندہ محروم گشت از دری
اگر سائل ایک دروازہ سے مایوس پھرے
چہ غم گر شناسد در دیگری
توکیا غم ہی جب اور دروازہ معلوم ہے

شنیدم کہ راہم درین کوی نیست
مین نے سنا ہے کہ اس کوچہ مین مجھے راہ نہ ملیگی
ولی ہیچ راہی دگر روی نیست
مگر اور طرف بھی میرے واسطے کوئی راہ نہین ہے

درین بود سر بر زمین فدی
اسی حالت مین سر سجدہ مین رکھے تھا
کہ گفتند در گوش جانش ندی
کہ اوسکے گوش دل مین یہ آواز آئی

قبولست گرچہ ہنر نیستش
قبول ہے اگرچہ اوسمین لیاقت نہین
کہ جز ما پناہی دگر نیستش
کیونکہ میرے سوا اوسکو کہین اور پناہ بھی نہین

حکایت
قصہ

یکی در نشاپور دانی چہ گفت
تجھے معلوم ہے کہ ایک شخص نے نیشاپور مین کیا بات کہی
چو فرزندش از فرض خفتن بخفت
جب اوسکا لڑکا عشا کی نماز سے پہلے سو گیا

توقع مدار ای پسر گر کسی
اگر عقل ہے تو اے لڑکے اس بات پر کبھی توقع نہ رکھنا
کہ بی سعی ہرگز بجایی رسی
کہ بغیر کوشش کے منزل پر پہونچ جائیگا

سمیلان چو برنگیرد قدم
جو جو کاٹنے سے رہجائے وہ ہمیشہ سرسبز نہین رہتا
وجودیست بی منفعت چون عدم
ہستی بیفائدہ و بیکار مثل نہونے کے ہے

طمع دار سود و بترس از زیان
فائدہ سے طمع رکھے اور نقصان سے ڈرتا رہے
کہ بی بہرہ باشند فارغ زیان
کہ بے فکر بدنصیب رہتے ہین

حکایت در صبر بر جفای آنکہ از و صبر نتوان کرد
قصہ جس ظلم پر صبر نہو سکے اوسپر صبر کے بیان مین

شکایت کند نوعروسی جوان
ایک دولھن جوان نے
بہ پیری ز داماد نامہربان
اپنے باپ سے اوسکے داماد نامہربان کی شکایت کی

کہ مپسند چندین کہ با این پسر
کہ یہ بات گوارا نہ کر کہ اس لڑکے کے ساتھ
بتلخی رود روزگارم بسر
میری عمر بدمزگی سے بسر ہوگی

کسانیکه با من درین منزل اند
جو لوگ میرے ساتھ اس گھر میں ہیں
نه بینم که چون من پریشان دل اند
میں کسی کو اپنا سا پریشان نہیں پاتی

زن و مرد با هم چنان دوستند
عورت اور مرد اسطرح محبت رکھتے ہیں
که گوئی دو مغز و یکی پوستند
اگر گویا ایک جان دو قالب ہیں

ندیدم درین مدت از شوی من
میں نے اتنی مدت میں اپنے خاوند کو کبھی نہیں دیکھا
که باری بخندید بر روی من
کہ میری طرف مخاطب ہو کر کبھی ہنسا ہو

شنید این سخن پیر فرخنده فال
اوس بڈھے مبارک قسمت نے یہ بات سنی
سخندان بود مرد دیرینه سال
بوڑھے آدمی خوب بات سمجھتے ہیں

جوابی چه پیرانه اش گفت خوش
بزرگوں کیطرح کیا اچھا اسکو جواب دیا
که گر خوبرو هست بارش بکش
اگر خوبصورت ہے اوسکا ناز اوٹھا

دریغست روی از کسی تافتن
اوس شخص سے منہ پھیر لینا افسوس ہے
که دیگر نشاید چنو یافتن
کہ جسکے مثل دوسرا نہیں ملسکتا

چه سر کشی زانکه گر سر کشد
ایسے شخص سے تو کیوں منحرف ہو اسی لیے کہ اگر وہ تجھسے پھر جاویگا
بحرف وجودت قلم در کشد
تو تیری ہستی کا حرف قلم زد کردیگا یعنی زندگی مشکل ہوگی

رضا ده بفرمان حق بنده وار
غلاموں کی طرح خدا کے حکم پر راضی رہ
که چون او نه بینی خداوندگار
کیونکہ تو اوس ایسا مالک نپاویگی

حکایت
قصہ

یکم روزه بر بنده دل بسوخت
ایکدن ایک غلام پر مجھے بڑا رحم آیا
که میگفت و فرماندهش میفروخت
کہ وہ یہ بات کہتا تھا اور اسکا مالک اوسکو بیچتا تھا

ترا بنده از من به افتد بسی
تجھے مجھ ایسے غلام بہت مل جاینگے
مرا چون تو دیگر نیفتد کسی
مگر مجھے تجھ سا مالک دوسرا نہ ملے گا

حکایت در معنی اختیار درد بر درمان از قبل دوست
قصہ۔ دوست کے دیکھنے کے واسطے درد سہنا اور علاج نکرنا

طبیبی پریچهره در مرو بود
ملک مرو میں ایک طبیب پری چہرہ تھا
که در باغ دل قامتش سرو بود
کہ باغ دلمیں اوسکا قد سرو سا خوشنما تھا

نه از درد دلهای ریشش خبر
نہ اوسے اپنے زخمی دلوں کے درد کی خبر
نه از چشم بیمار خویشش خبر
نہ اپنے آنکھ کے بیماروں پر نظر

حکایت کند دردمندی غریب
ایک بیمار مسافر بیان کرتا ہے
که خوش بود چندی بهم با طبیب
کہ مین چند روز اسی خیال مین اس طبیب کے ساتھ خوش تھا

نمیخواستم تندرستی خویش
مین اپنی صحت نہین چاہتا تھا
که دیگر نیاید طبیبم به پیش
اسواسطے کہ پھر طبیب میرے پاس نہ آئیگا

بسا عقل زورآور چیردست
بہت سے عقل کے زبردست زور آور
که سودای عشقش کند زیردست
کہ انکو عشق کا سودا کمزور کر دیتا ہے

چو سودا خرد را بمالید گوش
جب عشق کے سودے نے عقل کے کان اینٹھے
نیارد دگر سر برآورد ز هوش
پھر ہوشیاری سے سر نہین اٹھا سکتے

حکایت در معنی استیلای عشق بر عقل

قصہ۔ عقل پر غلبہ عشق کے بیان مین

یکی پنجه آهنین راست کرد
ایک شخص نے لوہے کا پنجہ بنوایا
که با شیر زورآوری خواست کرد
کیونکہ شیر سے زور کرنے کا قصد کیا تھا

چو شیرش بسرپنجه درخود کشید
جب اسکو شیر نے پنجہ کے زور سے اپنی طرف کھینچ لیا
دگر زور در پنجهٔ خود ندید
پھر اسنے اپنے پنجہ مین کچھ زور نہ پایا

یکی گفتش آخر چه خسپی چو زن
ایک شخص نے اس سے کہا کہ آخر عورتون کی طرح کیون پڑا ہے
بسرپنجهٔ آهنینش بزن
اب لوہے کے پنجہ سے اسکو مار

شنیدم که مسکین دران زیر گفت
مینے سنا کہ اس غریب نے شیر کے نیچے سے جواب دیا
نشاید بدین پنجه با شیر گفت
اس پنجہ سے شیر کا مقابلہ نہین ہو سکتا

چو بر عقل دانا شود عشق چیر
جب عقلمند کی عقل پر عشق غالب ہو جاتا ہے
همان پنجهٔ آهنین است و شیر
تب یہی لوہے کا پنجہ اور شیر کی مثال صادق آتی ہے

تو در پنجهٔ شیر مردا وژنی
جب پنجہ سے شیر مردون کو گرا دیتا ہے
چه سود دست کند پنجهٔ آهنی
تو تجکو لوہے کا پنجہ کیا فائدہ کریگا

چو عشق آمد از عقل دیگر مگوی
جب عشق ہوا تو عقل کا کیا ذکر ہے
که در دست چوگان اسیرست گوی
کیونکہ گیند چوگان کے اختیار مین ہوتا ہے

حکایت در معنی عزت محبوب در نظر محب

قصہ۔ عاشق کی نظر مین معشوق کی عزت کے بیان مین

میان دو عم زاده وصلت فتاد
دو چچا زادون مین شادی ہوئی
دو خورشید سیمای مهتر نژاد
دونون آفتاب چہرہ اور رئیس زادے

یکی را بغایت خوش افتاده بود
ایک نہایت محبت کرتی
دگر نافرو بر کشش افتاده بود
دوسرا ناراضی اور نفرت ظاہر کرتا تھا

یکی لطف و خلق پری وار داشت
ایک پری کی طرح لطف و محبت سے پیش آتی
یکی روی در روی دیوار داشت
ایک منہ پھیر کے دیوار کی طرف دیکھا کرتا

یکی خویشتن را بیاراستی
ایک اپنے جسم کو آراستہ کرتی
دگر مرگ خویش از خدا خواستی
ایک اپنی موت خدا سے چاہتا

پسر را نشاندند پیران ده
لڑکے کو گانوں کے بزرگوں نے بٹھایا
که مہرت برو نیست مہرش بده
کہ جب تجھے اس سے محبت نہیں تو اسکا مہر دے

بخندید گفتا بصد گوسفند
اوسنے ہنسکے کہا کہ سو بکریاں دے کے
تغابن نباشد رہائی ز بند
قید سے رہائی پانے میں کچھ افسوس نہیں

بناخن پری چہره می کند پوست
وہ پری چہرہ ناخونوں سے کھال نوچتی تھی
که ہرگز بدین کی شکیبم ز دوست
کہ مجھے اس بات پر دوست سے ہرگز صبر نہو سکیگا

کند ترک مہر و وفا و وصول
چلہے وہ محبت اور وفاداری اور ملاقات ترک کردے
مرا زان چه گر رد کند یا قبول
مجھے اس سے کیا چاہے رد کرے چاہے قبول

بیا ہمچنین زندگانی کنیم
آ اسیطرح عمر بسر کریں گے
جفا بینم و مہربانی کنم
میں ظلم جھیلوں گی اور محبت کرونگی

نه صد گوسفندم که سی صد ہزار
سو بکریاں نہیں بلکہ تیس لاکھ بھی
نباید بنادیدن روی یار
یار کی جدائی سے مجھے اچھی نہ معلوم ہونگی

ترا ہرچه مشغول دارد ز دوست
تجھے جو دوست کی طرف مشغول رکھے
گر انصاف پرسی دلارام تست
اگر انصاف سے پوچھو تو دل کا آرام دینے والا وہی ہے

یکی پیش شوریده حالی نبشت
ایک شخص نے ایک دیوانہ کو لکھا
که دوزخ تمنا کنی یا بہشت
کہ تجھے دوزخ کی تمنا ہے یا بہشت کی

بگفتا مپرس از من این ماجرا
کہا مجھسے اسکا کچھ حال نہ پوچھو
پسندیدم آنچه او پسندد مرا
جو اسنے میرے واسطے پسند کیا وہی مجھے پسند ہے

حکایت مجنون در صدق محبت او با لیلی

قصہ مجنون اور اسکی سچی محبت لیلا کے ساتھ

مجنون کسی گفت کای نیک پی
مجنون سے کسی نے پوچھا کہ اے مبارک قدم
چه بودت که دیگر نیائی بحی
تجھکو کیا ہوا جو قبیلہ ہی کی طرف اب نہیں آتا

مگر در سرت شور لیلی نماند
شاید تیرے دل میں لیلی کا عشق باقی نہیں رہا
خیالت دگرگشت و میلی نماند
خیال بدل گیا اب کچھ خواہش نہیں رہی

چو بشنید بیچارہ بگریست زار
جب اس بیچارہ نے یہ سنا خوب بلک بلک کر رویا
کہ ای خواجہ دستم ز دامن بدار
کہ اے صاحب میرا دامن چھوڑ دے کیونکہ مجھپر اعتراض مکر

مرا خود دل دردمند ست خیز
میرا دل خود دردمند ہے
تو نیزم نمک بر جراحت مریز
تو میرے زخم پر نمک نہ چھڑک

نہ دوری دلیل صبوری بود
دور رہنا صبر کی دلیل نہیں ہے
کہ بسیار دوری ضروری بود
بلکہ اکثر دوری مجبوری سے بھی ہوتی ہے

بگفت ای وفادار فرخندہ خوی
کہا اے وفادار مبارک خو
پیامی کہ داری بلیلی بگوی
لیلی سے کوئی پیغام کہنا ہو تو کہہ

بگفتا مبر نام من پیش دوست
کہا میرا نام اسکے سامنے نہ لینا
کہ حیف ست نام من آنجا کہ اوست
اوسکے سامنے میرا ذکر بڑا افسوس کی بات ہے

حکایت سلطان محمود و صدق محبت او در سیرت ایاز

قصہ سلطان محمود کا اور اوسکی سچی محبت ایاز کے ساتھ

یکی خردہ بر شاہ غزنین گرفت
ایک شخص نے سلطان محمود پر اعتراض کیا
کہ حسنی ندارد ایاز ای شگفت
کہ ایاز کچھ ایسا حسین نہیں مگر تعجب ہے

گلی را کہ نہ رنگ باشد نہ بو
جس گل میں رنگ اور خوشبو نہو
غریب ست سودای بلبل برو
بلبل کا عشق اوسپر تعجب ہے

بمحمود گفت این حکایت کسی
محمود سے بھی کسی نے یہ ذکر کیا
بپیچید از اندیشہ بر خود بسی
فکر سے دل میں بہت رنجیدہ ہوا

کہ عشق من ای خواجہ بر خوی اوست
کہ اے صاحب میں اسکی عادت کا عاشق ہوں
نہ بر قد و بالای نیکوی اوست
نہ اوسکے قد اور اچھی صورت کا

شنیدم کہ در تنگنای شتر
میں نے سنا ہے کہ ایک تنگ گلی میں
بیفتاد و بشکست صندوق در
ایک اونٹ گر گیا اور موتیوں کا بھرا صندوق ٹوٹ گیا

بیغما ملک آستین برفشاند
بادشاہ نے اوسکے لوٹنے کے واسطے حکم دیا
وز آنجا بتعجیل مرکب براند
اور جلد وہاں سے گھوڑا دوڑایا

سواران پی در و مرجان شدند
سوار موتی اور مونگے کے پیچھے دوڑ پڑے
ز سلطان بہ یغما پریشان شدند
لوٹنے کے باعث بادشاہ سے چھوٹ گئے

نماند از وشاقان گردن فراز — کسی در قفای ملک جز ایاز

عزت دار تابعداروں مین سے کوئی — ایاز کے سوا بادشاہ کے پیچھے نہ تھا

نگہ کرد کای دلبر پیچ پیچ — ز یغما چہ آوردہ گفت ہیچ

بادشاہ نے دیکھکر کہا کہ اے معشوق گھونگر بال والے — تو کیا لوٹ کے لایا اوسنے جواب دیا کچھ نہیں

من اندر قفای تو می تاختم — ز خدمت بہ نعمت نپرداختم

مین تیرے پیچھے دوڑتا تھا — تیری خدمت کے آگے مینے لوٹ کی کچھ حقیقت نہ سمجھی

گرت قربتی ہست در بارگاہ — بخلعت مشو غافل از پادشاہ

اگر تجکو بارگاہ مین قربت حاصل ہو — خلعت پانے پر بھی بادشاہ کی خدمت سے غافل نہ ہو

خلاف طریقت بود کاولیا — تمنا کنند از خدا جز خدا

طریقت کے خلاف ہے اگر اولیا — خدا سے سوائے خدا ملنے کے اور کچھ مانگے

گر از دوست چشمت بر احسان اوست — تو در بند خویشی نہ در بند دوست

اگر دوست سے تو احسان کا امیدوار ہے — تو اپنی فکر مین ہے نہ دوست کی اطاعت مین

ترا تا دہن باشد از حرص باز — نیاید بگوش دل از غیب راز

جبتک تیرا منہ حرص سے کھلا رہیگا — جبتک غیب سے راز کی بات تیرے کان مین نہ سنائی دیگی

حقیقت سرایست آراستہ — ہوا و ہوس گرد برخاستہ

حقیقت کا گھر ایسا آراستہ ہے — ہوا و حرص جسکے پاس نہین اسے چھو نہین گئی

نہ بینی کہ جای کہ برخاست گرد — نہ بیند نظر گرچہ بیناست مرد

نہین دیکھا کہ جب غبار اوٹھتا ہے — دیکھنے والون کو بھی سجھائی نہین دیتا

حکایت در معنی قدم درست مردان

قصہ مردون کی ثابت قدمی کے بیان مین

قضا را من و پیری از فاریاب — رسیدیم در خاک مغرب بآب

اتفاقا مین اور ایک بڈھا مقام فاریاب سے — ملک مغرب مین دریا کے کنارے پہونچا

مرا یک درم بود برداشتند — بکشتی و درویش بگذاشتند

میرے پاس ایک درم تھا مجھے کشتی پر سوار کرلیا — اور اوس فقیر کو چھوڑ دیا

سیاہان براندند کشتی چو دود — کہ آن ناخدا ناخدا ترس بود

سیاہ دلون نے کشتی دھوئین کی طرح دوڑائی — کیونکہ اوس کشتی کا ناخدا بیرحم تھا

مرا گریہ آمد ز تیمار جفت — بر آن گریہ قہقہ بخندید و گفت

ساتھی کے غم سے میرے آنسو ٹپک پڑے — میرے رونے پر وہ ہنسے قہقہہ مارکے کہا

حاشیہ بقیہ صفحہ ۱۳۹ تم اسکا جواب محمود نے دیکھا ایاز ایاز کے اور کوئی ساتھ نہ تھا محمود نے ایاز سے دریافت کیا کہ کسقدر لوٹ سے لایا ایاز نے جواب دیا کہ نہیں محمود نے کہا تو دولت مین کیون نہ شریک ہوا ایاز نے کہا کہ حضور کی صحبت کی نسبت سے ساری دنیا [illegible]

مخور غم برای من ای پر خرد
اے عقلمند میرے واسطے غم نہ کھا
بگسترد سجاده بر روی آب
اوسنے اپنا مصلا پانی پر بچھا دیا
زمدهوشیم دیده آن شب نخفت
تعجب سے مجھے رات بھر نیند نہ آئی
عجب ماندی ای یار فرخنده رای
اے یار مبارک عقل تجھے کیون تعجب آیا
مر اہل صورت بدین نگروند
میری نسبت اہل دنیا یہ اعتقاد نہ کرین
نه طفلی کز آتش ندارد خبر
کیا ایسا نہین ہوتا جو لڑکا آگ کو نہین جانتا
پس آنانکه در وجد مستغرق اند
پس جو لوگ دریائے بیخودی مین ڈوبے ہوئے ہین
نگهدارد از تاب آتش خلیل
خلیل اللہ علیہ السلام کو آگ کے صدمہ سے بچایا ہے
چو کودک بدست شناور برست
جیسے کوئی لڑکا پیرنے والے کے ہاتھ مین ہو
تو بر روی دریا قدم چون زنی
تو دریا مین کیونکر قدم اوٹھا سکیگا

مرا آنکس آرد که کشتی برد
مجھے وہ شخص لائیگا جو کشتی پار لگاتا ہے
خیالست پنداشتم یا بخواب
مین سمجھا کہ یہ خواب دیکھتا ہون یا خیال ہے
نگه بامدادان بمن کرد و گفت
اوسنے صبح کو مجھکو دیکھکے کہا
ترا کشتی آورد و ما را خدای
تجھے کشتی لائی اور مجھے خدا لایا
که ابدال در آب و آتش روند
کہ ابدال پانی اور آگ پر چلتے ہین
نگهداردش مادر مهرور
تو اوسکو مادر مہربان حفاظت مین رکھتی ہے
چنین دان که منظور عین الحق اند
وہ خدا کی نظر حفاظت مین محفوظ ہین
چو تابوت موسی ز غرقاب نیل
جیسے حضرت موسی کا صندوق نیل مین ڈوبنے سے
نترسد وگر دجله پهناور است
وہ کبھی نہ ڈریگا چاہے دریا کا کیسا ہی پاٹ ہو
چو مردان که بر خشک تر دامنی
جب تو ایسے مردون کی طرح ہو کہ تیرا سوکھے مین دامن تر ہے

گفتار اندر معنی فنای موجودات با کبریای باری عز اسمه

قول اس بیان مین کہ جمیع موجودات سوای ذات خدا کہ جسکا نام غالب ہے نیست ہونیوالے ہین

ره عقل جز پیچ بر پیچ نیست
حکما اور متکلمین کی عقل کی راہ پیچ در پیچ سے خالی نہین
توان گفتن این با حقایق شناس
اہل حقیقت سے یہ بات بیشک کہہ سکتے ہین
که پس آسمان و زمین چیستند
کہ آسمان اور زمین کیا ہین

بر عارفان جز خدا هیچ نیست
عارفون یعنی بزرگون کی نظر مین خدا کے سوا اور کچھ نہین
ولے خرده گیرند اهل قیاس
مگر اہل قیاس یعنی حکیم اور متکلمین عیب پکڑینگے
بنی آدم و دام و دد کیستند
یہ آدمی چرند اور درند کیا چیز ہین

پسندیده پرسیدی ای هوشمند
اے عقلمند تو نے کیا اچھا سوال کیا ہے
بگویم گر آید جوابت پسند
مین تجھے جواب دیتا ہون اگر پسند ہو

که هامون و دریا و کوه و فلک
کہ جنگل اور دریا پہاڑ اور آسمان
پری و آدمی زاد و دیو و ملک
پری اور انسان دیو اور فرشتے

همه هرچه هستند ازان کمتراند
یہ سب جو کچھ ہین ایسے لائق نہین
که با هستیش نام هستی برند
کہ اسکی ہستی کے مقابل انکی ہستی کسی شمار مین ہو

عظیمست پیش تو دریا بموج
صرف تجھے دریا کی موج بڑی معلوم ہوتی ہے
بلندست گردون گردان باوج
آسمان گردش کرنیوالا بلند دکھائی دیتا ہے

ولے اہل صورت کجا پی برند
مگر اہل دنیا اسکا سراغ کہان پا سکتے ہین
که ارباب معنی بملکے درند
کیونکہ اہل حقیقت کسی اور ہی ملک مین ہین

که گر آفتابست یکذره نیست
کیونکہ اگر آفتاب ہو تو وہ ایک ذرہ سے کم ہے
دگر هفت دریاست یکقطره نیست
اور ساتون سمندر ایک قطرہ کے برابر بھی نہین

چو سلطان عزت علم بر کشد
جب عزت والے بادشاہ کا نشان بلند ہوگا
جهان سر بجیب عدم در کشد
جہان ہستی کے گریبان مین سر چھپائیگا اور فنا ہو جائیگا

حکایت دهقان در لشکر سلطان

قصہ - ایک گنوار کا جو بادشاہی لشکر مین نکلا

رئیسے دهے با پسر در رهی
کسی گانون کا ایک رئیس اپنے لڑکے کے ساتھ جاتا تھا
گذشتند بر قلب شاهنشهی
کسی بادشاہ کے بیچ لشکر سے نکلا

پسر چاوشان دید و تیغ و تبر
لڑکے نے دھوم دھڑکا تلوار اور تبر
قباهای اطلس کمرهای زر
اطلس کی قبائین سنہری کمربند دیکھے

یلان کماندار نخجیر زن
شکاری پہلوان کمان باندھے
غلامان ترکش کش تیر زن
تیرانداز غلام ترکش لگائے ہوئے

یکی در برش پرنیانی قباه
ایک شخص کے گلے مین اطلس کی قبا
یکی بر سرش خسروانی کلاه
ایک کے سر پر بادشاہی تاج

پسر کان همه شوکت و پایه دید
لڑکے نے جب وہ سامان اور عزت دیکھی
پدر را بغایت فرومایه دید
تو اپنے باپ کو نہایت ہی کم حقیقت سمجھا

که حالش بگردید و رنگش بریخت
کیونکہ ناگاہ حال اسکا بدلا اور رنگ اڑ گیا
ز هیبت به بیغوله در گریخت
ڈر کے مارے ایک گوشہ مین دبک رہا

پسر گفتش آخر بزرگ دہی
لڑکے نے پوچھا اوس سے آخر تو بھی گانون کا رئیس ہے
بسر داری از سر بزرگان مہی
حکومت مین بڑے بڑے سردارون کا سردار ہے

چہ بودت کہ بیریدی از جان امید
تجھے کیا ہوگیا کہ جان سے نا امید ہوگیا
بلرزیدی از بادشاہی چو بید
ایک بادشاہ سے تو بید کی طرح کانپنے لگا

بلی گفت سالار و فرماندہم
اوسنے جواب دیا ہان مین سردار اور حاکم ہون
ولے عزتم ہست تا در دہم
مگر گانون کے اندر ہی میری عزت ہے

بزرگان ازان وحشت آلودہ اند
بزرگ اس سبب سے ڈرتے رہتے ہین
کہ در بارگاہ ملک بودہ اند
کہ بارگاہ خدا مین رہتے ہین

تو ای بیخبر ہمچنان در دہے
ایسے نادان تو ابھی اوسیطرح گانون مین ہے
کہ بر خویشتن منصبی می نہی
جو آپ کو عزت والا جانتا ہے

نگفتند حرفی زبان آوران
شاعرون نے کوئی ایسی بات نہین کہی
کہ سعدی نگوید مثالی بران
جسپر سعدی نے ایک مثال نہ دی ہو

حکایت کرم شب تاب

قصہ جگنو کا

سلہ مگر دیدہ باشی کہ در باغ و راغ
ہارن تونے باغ اور جنگل مین دیکھا ہوگا
بتابد بشب کرمکی چون چراغ
ایک کیڑا رات کو چراغ کی طرح چمکتا ہے یعنی جگنو

یکی گفتش ای مرغک شب فروز
ایک شخص نے اوس سے پوچھا کہ اے رات کو چمکنے والے
چہ بودت کہ بیرون نیائی بروز
مگر کیا وجہ ہے کہ دن کو نہین دکھائی دیتا

بہ بین کآتشین کرمک خاکزاد
خیال کرنا چاہیے کہ اس کیڑے نے جو مٹی سے پیدا ہوا تھا
جواب از سر روشنائی چہ داد
عقلمندی سے کیا خوب جواب دیا

کہ من روز و شب جز بصحرا نیم
کہ مین رات دن جنگل مین رہتا ہون
ولے پیش خورشید پیدا نیم
مگر سورج کے سامنے معلوم نہین ہوتا

حکایت دانشمند با اتابک سعد بن زنگی غفر اللہ لہ

قصہ ایک عقلمند اور اتابک سعد بیٹے زنگی کا اللہ اوسے بخشے

ثنا گفت بر سعد زنگی کسی
کسی نے سعد زنگی کی تعریف کی
کہ بر تربتش باد رحمت بسی
کہ اوسکی قبر پر ہمیشہ رحمت ہو

درم داد و تشریف و بنواختش
اوسکو درم اور خلعت دیا اور خاطر کی
بمقدار خود منزلت ساختش
اپنے حوصلے کے موافق خوب عزت دی

چو الله و بس دید بر نقش زر
جب اوسنے شہری خط سے خلعت پر لفظ الله بس دیکھا
ز سوزش چنان شعله در جان گرفت
اوس گرمی سے اوسکی جان میں ایسی آگ بھڑک اوٹھی
یکی گفتش از همنشینان دشت
ایک جنگل کے رہنے والے نے اوس سے پوچھا
تو اول زمین بوسه دادی سه جای
تو نے پہلے تین جگہ زمین پر بوسہ دیا تھا
بخندید کاول ز بیم و امید
اوسنے ہنسکر جواب دیا کہ پہلے خوف اور امید میں
بآخر ز تمکین الله و بس
پھر آخر کو الله ۔۔۔ کی عزت کے سامنے

بشورید و بر کند خلعت ز بر
بیخود ہوگیا اور اوس خلعت کو بدن سے اوتارا
که بر جست و راه بیابان گرفت
کہ اوچھلا کودا اور جنگل کو چلا گیا
چه دیدی که حالت دگرگونه گشت
تو نے کیا دیکھا جو غیر حالت ہوگئی
نبایستی آخر زدن پشت پای
پھر اسطرح ٹھوکر مارنا نہ چاہیے یعنی اسقدر بےپروائی مناسب نہیں
همی لرزه بر تن فتادم چو بید
میرا بدن بید کی طرح کانپتا تھا
نه چیزم بچشم اندر آمد نه کس
میری آنکھ میں نہ کسی چیز اور نہ کسی آدمی کی حقیقت باقی

حکایت مرد حق شناس

قصہ ایک مرد حق شناس کا

بشهری در از شام غوغا فتاد
شام کے ملکون مین کسی شہر مین شور ہوا
هنوز آن حدیثم بگوش اندر است
ابھی تک مجھے وہ بات یاد ہے
که گفت ار نه سلطان اشارت کند
اوسنے کہا جو بادشاہ کا اشارہ نہو
بباید چنین دشمنی دوست داشت
ایسے دشمن کو بھی دوست جاننا چاہیے
اگر عز و جاه است و گر ذل و قید
اگر عزت اور مرتبہ یا ذلت اور قید ہو
ز علت مدارای خردمند بیم
اے عقلمند بیماری کا اندیشہ نکر
بخور هر چه آید ز دست حبیب
دوست کے ہاتھ سے جو ملے کھا لے

گرفتند پیری مبارک نهاد
ایک بڈھے بھلے آدمی کو پکڑ لیا
چو قیدش نهادند بر پا و دست
جبکہ اوسکے پیر میں بیڑیاں اور ہاتھ میں ہتکڑیاں ڈالیں
کرا زهره باشد که غارت کند
کس کی مجال ہے جو مار سکے
که میدانمش دوست بر من گماشت
جبکہ سمجھیں کہ دوست نے بھیجا ہے
من از حق شناسم نه از عمر و زید
مین خدا کی طرف سے سمجھتا ہون نہ عمر و زید کیطرف سے
چو داروی تلخت فرستد حکیم
اگر تجھے حکیم کڑوی دوا دیتا ہے اوس سے شفا ہو جاویگی
نه بیمار دانا تر است از طبیب
کیونکہ بیمار طبیب سے زیادہ عقلمند نہیں ہوتا

حکایت صاحب نظر پارسا

قصہ فقیر عاشق کا

یکی را چو من دل بدست کسی
میری طرحسے ایک شخص کا دل کسیکے ہاتھ مین

گرو بود و می برد خواری بسی
گرفتار تھا اور بہت ذلت اوٹھاتا تھا

پس از هوشمندی و فرزانگی
عقلمندی اور ہوشیاری سکے بعد

هدف بر زدندش ز دیوانگی
اوسکی دیوانگی مشہور ہوگئی

قفا خوردی از دست یاران خویش
اپنے یارون کے ہاتھ کی دھولین کھاتا

چو مسمار پیشانی آورده پیش
میخ کی طرح سے جھکا دیتا

خیالش چنان بر سر آشوب کرد
اوسی معشوق کے خیال نے اوسکا دماغ پریشان کردیا

که بام دماغش لکدکوب کرد
کہ اوسکی کھوپری پامال ہوگئی

ز دشمن جفا بردی از بهر دوست
دوست کے واسطے دشمنون کا ظلم سہتا

که تریاک اکبر بود زهر دوست
بلکہ دوست کے ہاتھ کا زہر بھی تریاک اکبر ہے

نبودش ز تشنیع یاران خبر
دوستونکو ملامت کی اوسے پرواہ نہین

که غرقه ندارد ز باران خبر
کیونکہ ڈوبنے والا بارش کے پانی کی پرواہ نہین کرتا

کرا پای خاطر برآید بسنگ
جیسکے دلکے پیر پر عشق کا پتھر گرتا ہے

نیندیشد از شیشهٔ نام و ننگ
اوسے شرم وحیا کے شیشہ ٹوٹنے کا اندیشہ نہین ہوتا

شبی دیو خود را پریچهره ساخت
ایک رات کو شیطان اوس معشوق پریچہرہ کی صورت بنکے

در آغوش آن مرد برمی بتاخت
اوس مرد کے گلے لگا اور اوسکے ہوش حواس جاتے رہے

سحرگه مجال نمازش نبود
صبح کو اوسے نماز کی طاقت نہ رہی

ز یاران کس آگه ز رازش نبود
یارون مین سے کوئی اوسکا بھید نہین جانتا تھا

بآبی فرو رفت نزدیک بام
صبح کے وقت ایسے پانی مین نہایا

بر او بسته سرما دری از رخام
کہ برف سے وہ مثل سنگ مرمر کے جمگیا تھا

نصیحتگری لومش آغاز کرد
ایک نصیحت کرنیوالا اوسے ملامت کرنے لگا

که خود را بکشتی درین آب سرد
کہ تونے اس ٹھنڈے پانی مین آپ کو ہلاک کیا

ز برنای منصف برآمد خروش
جوان انصاف پسند نے پکار کے کہا

که زنهار ازین حرف منکر خموش
کہ خبردار ایسی بری بات زبان پر نہ لانا

مرا پنج روز این پسر دل فریفت
اس لڑکے نے تھوڑے دنونسے میرا دل دیوانہ کیا

ز مهرش چنانم که نتوان شکیفت
جسکی محبت مین ایسا گرویدہ ہون کہ صبر نہین ہوسکتا

نپرسید باری بخلق خوشم
اوسنے ایکبار بھی مجھسے دل کی بات نہین کی

نگر تا چه نازش بجان میکشم
دیکھ مین کسطرح اوسکی نازبرداری کرتا ہون

پس آنگه که شخصم زخاک آفرید
پس جبتک کہ میرا جسم خاک سے بنایا

بقدرت درو جان پاک آفرید
اور اپنی قدرت سے اوسمین عمدہ جان ڈالی

عجب داری ار بار امرش برم
مجھے کیا تعجب آیا اگر مین نے اوسکا حکم بجا لایا

که دائم باحسان و فضلش درم
کیونکہ مین ہمیشہ درہون او سکے فضل و احسان کا ہون

گفتار اندر سماع اہل دل و تقریر حق و باطل آن

قول۔ صاحبدلون کے راگ سننے اور اونکے حق اور باطل تقریر کے بیان مین

اگر مرد عشقی کم خویش گیر
اگر عاشق ہے تو آپ کو نیست سمجھ

وگرنه ره عافیت پیش گیر
نہین تو عافیت کی راہ چل یعنے گوشہ نشینی اختیار کر

مترس از محبت که خاکت کند
محبت مین اس بات کا خوف نکر کہ خاک مین ملجائیگا

که باقی شوی گر هلاکت کند
کیونکہ توٹ جانے پر بھی ہمیشہ باقی رہیگا

نروید حباب از حبوب درست
عمدہ تخم سے بھی کوئی گھانس نہین جمتی

مگر خاک بر وی بگردد نخست
جبتک پہلے اوسپر خاک نہ ڈالدیجاے

ترا با حق آن آشنائی دهد
تجھے وہ چیز خدا سے ملائیگی

که از دست خویشت رہائی دهد
جو تجھے خودی سے چھڑا دیگی

که تا با خودی در خودت راه نیست
کیونکہ جبتک تجھ مین خودی ہے خدا کیطرف راہ نہین یعنی خدا نہ ملیگا

وزین نکته جز بیخود آگاه نیست
اور اس بات کو سوائے بیخود کے کوئی نہین جانتا

نه مطرب که آواز پای ستور
گانیوالا نہین بلکہ بیل کے پیر کی آواز

سماع ست اگر عشق داری و شور
راگ ہے اگر تجھمین عشق و محبت ہو

مگس پیش شوریده دل پر نزد
مکھی نے عاشق کے سامنے پر نہ ہلایا

که او چون مگس دست بر سر نزد
کہ اونے مکھی کی طرح سر پر ہاتھ نہ مارا اور بیخود ہوگیا ہو

نه بم داند آشفته سامان نه زیر
دیوانہ والہتنے اور بائین طبلہ کی آواز نہین جانتا

بآواز مرغی بنالد فقیر
فقیر مرغ کی آواز پر روتا ہے

سراینده خود می نگردد خموش
گانیوالا خود کبھی نہین چپ رہتا

ولیکن نه هر وقت باز ست گوش
لیکن ہر وقت کان کھلے نہین رہتے

چو شوریدگان می پرستی کنند
جب مست مستی پر آتے ہین

بر آواز دولاب مستی کنند
چرخی کی آواز پر مست ہوجاتے ہین

برقص اندر آیند دولاب وار
چرخی کی طرح ناچتے ہین

بتسلیم سر در گریبان برند
رضامندی سے سر گریبان مین لٹکاتے ہین

بگویم سماع ای برادر کہ چیست
مین راگ کو بتادون کہ وہ کیا چیز ہے

گر از برج معنے بود طیر او
اگر اوسکی روح برج حقیقت کی رہنے والی ہے

وگر مرد لہوست و بازی و لاغ
اور اگر کھلنڈرا ہے جسمین ہزل اور ظرافت ہے

چہ مرد سماعست شہوت پرست
شہوت پرست آدمی کی کیا حقیقت ہے وہ لائق سماع

پریشان شود گل بباد سحر
صبح کی ٹھنڈی ہوا سے گلاب کا پھول کھلتا ہے

جہان پر سماعست و مستی و شور
جہان راگ اور عشق اور دیوانگی سے بھرا ہے

مکن عیب درویش حیران مست
فقیر پریشان اور مست کو طعنہ ندے

نہ بینی شتر بر حدای عرب
اونٹ کو نہین دیکھا کہ عرب کے نغمہ پر

شتر را چو شور طرب در سرست
اونٹ کے سر مین جب عشق اور مستی ہے

چو دولاب بر خود بگریند زار
چرخی کی طرح آپ اپنے اوپر روتے ہین

چو طاقت نماند گریبان درند
جب بیخود ہو جاتے ہین تو گریبان پھاڑتے ہین

مگر مستمع را بدانم کہ کیست
مگر سننے والے کو بھی تو جان لون اگر وہ کون ہے

فرشتہ فرو ماند از سیر او
فرشتہ اوسکی سیر کے آگے مجبور رہوگا

قوی تر شود دیوش اندر دماغ
تو اوسکے دماغ کی بیہودگی اور بڑھجائیگی

بآواز خوش خفتہ خیزد نہ مست
کیونکہ اچھی آواز پر غافل چونکتا ہے نہ کہ مست

نہ ہیزم کہ نشکافدش جز تبر
نہ خشک لکڑی کہ جسکو سوائے کلہاڑی کے نہین چیر سکتے

ولیکن چہ بیند در آئینہ کور
مگر آئینہ مین اندھا کیا دیکھے گا

کہ غرقست ازان میزند پا و دست
کہ ڈوبا ہے اسوجہ سے ہاتھ پیر مارتا ہے

کہ چونش برقص اندر آرد طرب
خوشی کے مارے کیسا ناچنے لگتا ہے

اگر آدمی را نباشد خرست
اگر آدمی مین نہو تو بالکل گدھا ہے

حکایت
قصہ

شکر لب جوانی نے آموختی
ایک خوش آواز جوان بانسلی بجانا سیکھتا تھا

کہ دلہا در آتش چو نی سوختی
جو عاشقونکے دلونکو عشق کی آگ مین نرکل کیطرح جلاتا تھا

پدر بارہا بانگ بر وی زدی
اوسکا باپ اکثر اوسکو للکارتا

بتندی و آتش دران نی زدی
اور غصہ سے اوس بانسلی کو جلا دیتا

شبی بر ادای پسر گوش کرد
ایک رات کو اپنے لڑکے کا گانا اور بجانا سنا
سماعش پریشان و مدهوش کرد
اوسکی آواز نے اوسے حیران اور مست کردیا

همیگفت و بر چهره افگنده خوی
پیشانی پر عرق ندامت تھا جب وہ یہ بات کہتا تھا
که آتش بمن در زد این بار نی
کہ اس بانسلی کی آواز نے مجھے مست کردیا

ندانی که شوریده حالان مست
تجھے نہین معلوم کہ عاشق مست
چرا بر فشانند در رقص دست
کیون حال مین ہاتھ اوٹھاتے ہین

گشاید دری بر دل از واردات
معرفت کا ایک دروازہ اونپر کھل جاتا ہے
فشانند سر دست بر کائنات
اسواسطے دنیا سے بالکل ہاتھ اوٹھاتے ہین

حلالش بود رقص بر یاد دوست
ایسے لوگونکو دوست کی یاد مین حال حلال ہے
که هر آستینیش جانی در وست
کیونکہ ہر آستین مین ضرور جان ہوتی ہے لیکن اوسکی

گرفتم که خود چابکی در شنا
مین نے مانا کہ تو خوب پیر سکتا ہے
برهنه توانی زدن دست و پا
مگر برہنہ ہی ہاتھ پیر لگا سکتا ہے

بکن خرقهٔ نام و ناموس و زرق
عزت اور حرمت اور فریب کا خرقہ اوتار لے
که عاجز بود مرد با جامه غرق
کیونکہ کپڑے پہنکے مرد عاجز ہوکے ڈوب جاتا ہے

تعلق حجابست و بیحاصلی
دنیا کے تعلقات پردے اور بیفائدہ ہین
چو پیوندها بگسلی واصلی
جب تو ان پیوندونکو پھاڑ ڈالے تو وصل حاصل ہو

حکایت
قصہ

کسی گفت پروانه را کای حقیر
کسی نے پروانہ سے کہا کہ اے کم حقیقت
برو دوستی در خور خویش گیر
جا اپنے لائق دوست تلاش کرلے

رهی رو که بینی طریق رجا
ایسی راہ چل جہان تیری امید حاصل ہو
تو و مهر شمع از کجا تا کجا
تو اور شمع کی محبت کتنا بڑا فرق ہے

سمندر نهٔ گرد آتش مگرد
تو سمندر نہین جو آگ پر صدقہ ہو
که مردانگی باید آنگه نبرد
پہلے جوانمرد ہو بعد و لڑنا چاہیے

ز خورشید پنهان شود موش کور
آفتاب کے سامنے چھچھوندر چھپ جاتی ہے
که جهلست با آهنی پنجه زور
کہ آہنی پنجہ یعنی زبردست سے مقابلہ جہالت ہے

یکی را که دانی که خصم تو اوست
ایک شخص کو جب تو اپنا دشمن جانتا ہے
نه از عقل باشد گرفتن به دوست
اوسکو دوست بنانا عقل کے خلاف ہے

تراکس نگوید نکو میکنی
کبھی کوئی تجکو نکہیگا کہ تو اچھا کرتا ہے
کہ جان در سر و کار او میکنی
جب تو اوسکے خیال مین جان برباد کرتا ہے

گدائی کہ از پادشہ خواست دخت
جس فقیر نے بادشاہ کی لڑکی مانگی
قفا خورد و سودای بیہودہ پخت
دہولین کہائین اور بیہودہ خیال کیا

کجا در حساب آورد چون تو دوست
اوسکو تیری دوستی کا کب خیال آئیگا
کہ روی ملوک و سلاطین در وست
کہ جب بادشاہ اور سلاطین اوسکیطرف مخاطب ہین

مپندار کو در چنان مجلسے
کبھی نہ سمجھنا چاہیے کہ وہ ایسی مجلس مین
مدارا کند با تو چون مفلسے
تیرے سے مفلس کی خاطر کریگی

وگر با ہمہ خلق نرمے کند
اگرچہ تمام خلق کے ساتھ نرمی سے پیش آئیگی
تو بیچارہ بر تو گرمے کند
تو غریب ہی تجھپر گرمی اے سختی کریگی

نگہ کن کہ پروانہ سوزناک
خیال کرنا چاہیے کہ اوس پروانہ دل جلے نے کیا
چہ گفت ای عجب گر بسوزم چہ باک
کہا اگر مین جل جاؤن تو کچھ تعجب نہین

مرا چون خلیل آتشی در دلست
خلیل اللہ کیطرح جب میرے دل مین آگ لگی ہے
کہ پنداری این شعلہ بر من گلست
تو اس آگ کو میرے واسطے گلزار سمجھنا چاہیے

نہ دل دامن دلستان میکشد
میرا دل معشوق کا دامن نہین پکڑتا
کہ مہرش گریبان جان میکشد
بلکہ اوسکی محبت خود جان کا گریبان پکڑتی ہے

نہ خود را بآتش بخود میزنم
مین خود آگ کیطرف نہین جاتا
کہ زنجیر شوقست در گردنم
بلکہ شوق کی زنجیر جو میرے گلے مین پڑی ہے کھینچتی ہے

مرا ہمچنان دور بودم کہ سوخت
جب مین دور تھا تب ہی مجکو اوسنے جلا دیا
نہ این دم کہ آتش بمن در فروخت
نہ جسوقت کہ مجھپر آگ کا شعلہ اوٹھا

نہ آن میکند یار در شاہدے
یار معشوقانہ ادا سے ایسا نہین رکھتا
کہ با او توان گفتن از زاہدے
جسکے ساتھ تقوی اور پرہیزگاری کی دم مار سکے

کہ عیبم کند بر تولای دوست
یار کی محبت مین مجھپر کون طعن ماریگا
کہ من راضیم کشتہ در پای دوست
جبکہ مین خود اوسکے قدمون پر نثار ہونیپر راضی ہون

مرا بر تلف حرص دانی چرا ست
تو جانتا ہے کہ مجکو اپنے ضائع کرنیکی کیون حرص ہے
چو او ہست اگر من نباشم رواست
اوسکی ہستی کے سامنے میرا نہونا بہتر ہے

بسوزم کہ یار پسندیدہ اوست
جبکہ میرا وہ یار پسندیدہ باقی ہے تو مین اوسکے واسطے آپکو جلاتا ہون
کہ در وی سرایت کند سوز دوست
کہ شاید میرا سوز اوسکے دلمین کچھ اثر کرے

مرا چند گوئی که در خورد خویش
مجھکو تو کہانتک سمجھائیگا کہ اپنے لائق
بدان ماند اندرز شوریده حال
عاشق کو سمجھانا اسطرح پر ہے
کسی را نصیحت مگوی ای شگفت
اے نادان اوس شخص کو کبھی نصیحت نکر
وکف رفته بیچارهٔ را لگام
جب بیقابو کے ہاتھ سے لگام چھوٹ گئی ہو
چه نغز آمد این نکته در سندباد
کتاب سندباد مین کیا عمدہ یہ نکتہ لکھا ہے
بباد آتش تیز برتر شود
ہوا سے آگ اور بھڑک اوٹھتی ہے
چو نیکت بدیدم بدی میکنی
جب مین نے تجھکو نیک سمجھا تو کیون میرے سامنے بدی کرتا ہی
ز خود بهتری جوی و فرصت شمار
اپنے سے بہتر تلاش کر اور فرصت یعنی زندگی کو غنیمت سمجھ
پی چون خود آن خود پرستان روند
اپنے ایسے لوگونکے پیچھے پست ہمت چلتے ہین
من اول که این کار سر داشتم
مینے پہلے ہی جب یہ کام شروع کیا
سر انداز در عاشقی صادق است
عشق کی راہ مین سر دینے والا ہی عاشق
اجل ناگهی در کمینم کشد
موت مجھے دفعتہ دھوکے مین ہلاک کریگی
چو پیشانی نبشته ست بر سر هلاک
جب مرنا تقدیر ہی مین لکھا ہے
نه روزی به بیچارگی جان دهی
آخر بے بس ہوکے ایک دن جان جائیگی

حریفی بدست آر همدرد خویش
کوئی دوست اپنا ہمدرد تلاش کر
که گوئی بگژدم گزیده منال
جیسے کسیکو بچھو نے مارا ہو اوسکو رونے دینا
که دانی که دروی نخواهد گرفت
جسکو تو جانتا ہی کہ اوسکے دل مین اثر نکریگی
نگویند کاهسته ران ای غلام
اوس سے کبھی نہ کہینگے اے لڑکے گھوڑے کو نہ دوڑا
که عشق آتش است ای پسر پند باد
کہ اے لڑکے عشق مثل آگ اور نصیحت مثل ہوا کے ہی
پلنگ از زدن کینه ور تر شود
مارنے سے چیتا اور غصہ ہوتا ہی
که رویم فرا چون خودی میکنی
کیونکہ مجھکو اپنے ایسے کیطرف مخاطب کرتا ہی
که با چون خودی گم کنی روزگار
کیونکہ آپ نے اپنے کے ساتھ اوقات ضائع ہوگی
نگوی خطرناک مستان روند
خطرناک راستہ پر مست چلتے ہین
دل از سر بیکبار بر داشتم
اپنے سر سے یکبارگی دل اوٹھایا
که بد زهره بر خویشتن عاشق است
بلکہ کم حوصلہ خود اپنے نفس پر عاشق ہوتا ہی
همان به که آن نازنینم کشد
پس وہ ہی بہتر ہے کہ وہ معشوق خود قتل کرے
بدست دلارام خوشتر هلاک
تو یار کے ہاتھ موت اچھی ہے
پس آن به که در پای جانان دهی
پس یہی مناسب ہے کہ یار کے قدمونپر نثار ہو

مخاطبۂ شمع و پروانہ

پروانہ اور شمع کی باتچیت

شبی یاد دارم که چشمم نخفت
مجھے یاد ہی کہ ایک رات کو میری آنکھ نہ لگی یعنی نیند نہ آئی
شنیدم که پروانه با شمع گفت
مین نے سنا کہ پروانا نے شمع سے کہا

که من عاشقم گر بسوزم رواست
کہ مین عاشق ہو کے جلون تو درست ہی
ترا گریه و سوز باری چراست
تو کسواسطے جلتی اور روتی ہے

بگفت ای هوادار مسکین من
کہا اے میرے غریب دوست
برفت انگبین یار شیرین من
مجھسے شہد میرا یار شیرین چھوٹ گیا

چو شیرینی از من بدر میرود
جب شیرینی مجھسے چھوٹ جاتی ہی
چو فرهادم آتش بسر میرود
فرہاد کی طرح آگ میرے سر سے نکلتی ہے

همیگفت و هر لحظه سیلاب درد
یہی بات کہتی تھی اور ہر وقت درد کا سیلاب
فرو میدویدش برخسار زرد
اوسکے زرد رخسارہ پر جاری تھا

که ای مدعی عشق کار تو نیست
کہ اے دعوی کرنیوالے یعنے عاشق بنانیوالے عشق تیرا کام نہین
که نه صبر داری نه یارای ایست
کیونکہ تجھکو صبر اور قرار نہین

تو بگریزی از پیش یک شعله خام
اے بچے تو ایک شعلے سے بھی بھاگتا ہے
من استاده ام تا بسوزم تمام
اور مین کھڑے کھڑے بالکل جلجاتی ہون

ترا آتش عشق اگر پر بسوخت
عشق کی آگ تیرے صرف پر جلا دیتی ہے
مرا بین که از پای تا سر بسوخت
دیکھ مجھے سر سے پیر تک جلاتی ہے

نرفته ز شب همچنان بهره
ہنوز نہ تھوڑی سی رات بھی نہین گذری تھی
که ناگه بکشتش پریچهره
کہ دفعۃً اوسکو ایک معشوق نے خاموش کیا

همیگفت و میرفت دودش بسر
وہ یہی بات کہتی تھی اور دھوان اوسکے سر سے نکلتا تھا
همین بود پایان عشق ای پسر
اے لڑکے انتہاے عشق یہی ہے

اگر عاشقی خواهی آموختن
اگر تو عاشقی سیکھنا چاہتا ہے
بکشتن فرج یابی از سوختن
تو مرنے پر جلنے سے نجات ہو گی

مکن گریه بر گور مقتول دوست
جسکو یار نے قتل کیا ہو اوسکی قبر پر رونا نچاہیے
برو خرمی کن که مقبول اوست
اوسپر خوش ہونا چاہیے کہ وہ اوسکا مقبول ہے

اگر عاشقی سر مشوی از مرض
اگر عاشق ہے تو کہہ عشق کی بیماری سے
چو سعدی فرو شوی دست از غرض
سعدی کیطرح سے اپنی غرض سے ہاتھ دھو

[illegible]

۱۲

فدائی ندارد ز مقصود چنگ
عاشق اپنے مطلب سے ہاتھ نہین اوٹھاتے
وگر بر سرش تیر بارند و سنگ
رنج چاہے اونکے سر پر تیر اور پتھر برسین

بدریا مرو گفتمت زینہار
مین تجھسے کہتا ہون کہ دریا مین نجا
وگر میروی تن بطوفان سپار
اگر جاتا ہے طوفان پر رضامند رہ

باب چہارم در تواضع
چوتھا باب عاجزی کے بیان مین

ز خاک آفریدت خداوند پاک
خداپاک نے تجھے خاک سے بنایا ہے
پس ای بندہ افتادگی کن چو خاک
پس اے بندے تجھے خاک کیطرح عاجزی کرنا چاہیے

حریص و جہانسوز و سرکش مباش
حریص اور ظالم اور مغرور نہو
ز خاک آفریدت آتش مباش
خاک سے تجھے بنایا ہے آگ نہ بن جا

چو گردن کشید آتش ہولناک
جب ہولناک آگ نے غرور کیا
بہ بیچارگی تن بینداخت خاک
خاک نے غریبی سے عاجزی کی

چو این سرفرازی نمود آن کمی
جب اسنے غرور اور اوسنے عجز کیا
ازین دیو کردند ازان آدمی
اس سے دیو اور اوس سے آدمی کو بنایا

حکایت در ہمین معنی
قصہ۔ اسی بیان مین

یکی قطرہ باران ز ابری چکید
ایک بوند ساون کی بدلی سے برسی
خجل شد چو پہنای دریا بدید
وسعت سمندر کی دیکھکے شرمائی

کہ جائیکہ دریاست من کیستم
کہ سمندر کے سامنے میری کیا حقیقت ہے
گر او ہست حقا کہ من نیستم
خدا کی قسم مین اوسکی ہستی کے سامنے مثل نیستی کے ہون

چو خود را بچشم حقارت بدید
جب اوسنے اپنے آپکو عاجزی کی نظر سے دیکھا
صدف در کنارش بجان پرورید
سیپی نے اوسکو گود مین لیا اور اپنی جانکے برابر پرورش کیا

سپہرش بجائی رسانید کار
آسمان نے اوسکو نہایت عزت دی
کہ شد نامور لؤلؤ شاہوار
کہ وہ موتی بادشاہون کی پسند کے لائق ہوا

بلندی بدان یافت کو پست شد
عاجزی کے سبب اوسکی عزت ہوئی
در نیستی کوفت تا ہست شد
نیستی سے اوسکو ہستی حاصل ہوئی یعنی عاجزی سے ناموری پائی

حکایت در معنی نظر مردان حق در خویشتن بہ حقارت
قصہ۔ مردان خدا کا اپنی طرف نظر حقارت سے دیکھنا

جوانی خردمند پاکیزه بوم
ایک جوان عقلمند پاک سرشت
ز دریا برآمد بدربند روم
دریا سے دربند روم مین آیا

درو فضل دیدند و فقر و تمیز
اوسمین بزرگی اور فقر اور تمیز دیکھکے
نهادند رختش بجای عزیز
اوسکا اسباب ایک مسجد مین رکھا یعنے وہان اوتارا

سر صالحان گفت روزی بمرد
نیکبختون کے سردار یعنے امام نے ایک روز اوس مردسے کہا
که خاشاک مسجد بیفشان و گرد
کہ مسجد کا کوڑا اور گرد جھاڑ دے

همان کاین سخن مرد رهرو شنید
جسدم اوس مسافر نے یہ بات سنی
برون رفت و بازش کس آنجا ندید
وہان سے چلا گیا اور پھر کسینے اوسے وہان نپایا

بران حمل کردند یاران و پیر
امام اور اوسکے دوستون نے یہ گمان کیا
که پروای خدمت ندارد فقیر
کہ فقیر کو خدمت کی پروا نہین

دگر روز خادم گرفتش براه
دوسرے دن ایک مسجد کے خادم نے اوسکا ہاتھ راہ مین پکڑا
که ناخوب کردی برای تباه
کہ تو نے اپنی بدعقلی سے برا کیا

ندانستی ای کودک خودپسند
اے خودپسند لڑکے تو نے نہین سنا ہے
که مردان ز خدمت بجای رسند
کہ مردون کو خدمت سے عظمت ملتی ہے

گرستن گرفت از سر صدق و سوز
وہ شخص راہ صفائی اور سوز قلب سے رونے لگا
که ای یار جان پرور دلفروز
کہ اے یار باعث آرام جہان و روشنی قلب

نه گرد اندران بقعه دیدم نه خاک
مین نے اوس گھر مین گرد و غبار نہین پایا
من آلوده بودم دران جای پاک
اوس پاک جگہ مین ایک مین ہی گرد آلودہ یعنی گنہگار تھا

گرفتم قدم لاجرم باز پس
مجبور ہوکے باہر چلا گیا
که پاکیزه مسجد به از خاک و خس
کہ مسجد کا خاک اور کوڑے سے صاف رہنا اچھا

طریقت جزین نیست درویش را
فقیر کے واسطے اس سے بڑھکے کوئی طریقہ نہین
که افگنده دارد تن خویش را
کہ آپ کو عاجز سمجھتا رہے

بلندیت باید تواضع گزین
اگر تو بلندی چاہتا ہے تو عاجزی اختیار کر
که این بام را نیست سلم جزین
کہ اس کوٹھے کا زینہ اس سے بڑھکے نہین

حکایت سلطان بایزید بسطامی قدس الله سره در تواضع

قصہ سلطان بایزید بسطامی رح کا پاک کرے اللہ راز اون کا عاجزی کے بیان مین

شنیدم که وقتی سحرگاه عید
سنا مین نے کہ وقت عید کے روز
ز گرمابه آمد برون بایزید
حمام سے نہاکے بایزید بسطامی نکلے

یکی طشت خاکسترش بی خبر
ایک شخص نے بغیر سمجھے ایک تسلہ راکھ کا
فرو ریختند از سرایی بسر
ایک گھر سے پھینکا وہ اوسکے سر پر گرا

همیگفت ژولیده دستار و موی
بال پریشان تھے اور وہ یہ بات کہتے تھے
کف دست شکرانه مالان بروی
اور شکر کا ہاتھ منہ پر ملتے تھے

که ای نفس من در خور آتشم
کہ اے نفس مین آگ کے لائق ہون
بخاکستری روی درهم کشم
ذرا سی راکھ سے کیون رنجیدہ ہون

بزرگان نکردند در خود نگاه
بزرگون نے اپنی طرف نظر نہ کی
خدا بینی از خویشتن بین مخواه
خود بینی مین خدا کا ملنا ممکن نہین

بزرگی بناموس و گفتار نیست
باتون اور غرور سے بزرگی نہین حاصل ہوگی
بلندی بدعوی و پندار نیست
دعوے اور گھمنڈ سے عزت نہین ملتی

قیامت کسی بینی اندر بهشت
قیامت مین اوس شخص کو بہشت مین پائینگے
که معنی طلب کرد و دعوی بهشت
جسنے دعوے ظاہر چھوڑا اور باطن پر خیال رکھا

تواضع سر رفعت افرازدت
عاجزی سے تجھے سر بلندی حاصل ہوگی
تکبر بخاک اندر اندازدت
غرور تجھے خاک مین ملائیگا

بگردن فتد سرکش تندخوی
مغرور بدخو گردن کے بل گرتا ہے
بلندیت باید بلندی مجوی
اگر عزت چاہتا ہے تو کبھی غرور نہ کر

گفتار در عجب و عاقبت آن و شکستگی و برکت آن

قول۔ غرور اور اوسکے انجام اور عاجزی اور اوسکی برکت کے بیان مین

ز مغرور دنیا ره دین مجوی
دنیا دار مغرور کو سر دین کی راہ نہ ملیگی
خدا بینی از خویشتن بین مجوی
خود بینی سے خدا نہین ملتا

گرت جاه باید مکن چون خسان
اگر عزت چاہتا ہے تو کمینون کیطرح
بچشم حقارت نگه در کسان
حقارت کی آنکھ سے کسیکو نہ دیکھ

گمان کی برد مردم هوشمند
عقلمند آدمی کو کبھی یہ گمان نہ ہوگا
که در سرگرانی ست قدر بلند
کہ غرور سے عزت حاصل ہوتی ہے

ازین نامورتر محلی مجوی
اس سے بڑھکے اور کوئی مرتبہ سچا ہے
که خوانند خلقت پسندیده خوی
کہ خلق تجھے نیکخو یعنے اچھا کہے

نه گر چون تو یی بر تو کبر آورد
اگر تیری طرح کا کوئی آدمی تجھسے غرور کرے
بزرگش نه بینی بچشم خرد
اگر تو عقلمند ہے تو اپنی نظر مین کبھی اوسکو بزرگ نہ سمجھ

تو نیز ار تکبر کنی همچنان — نمائی که پیشت تکبر کنان

تو بھی اگر اوسیطرح سے گھمنڈ کرے گا — تو جیسے تیرے سامنے متکبر ہین ایسا تو بھی اونکے سامنے معلوم ہوگا

چو استادهٔ بر مقام بلند — بر افتاده گر هوشمندی مخند

اگر تو کسی بلند مقام پر کھڑا ہو یعنے عزت ملجاے — بس اگر تو عقلمند ہے تو عاجز دلیر نہ ہنس

بسا ایستاده در آمد ز پای — که افتادگانش گرفتند جای

بہت کھڑے ہوئے گر گئے یعنے عزت دار عاجز ہوگئے — اور عاجزون نے اونکا مرتبہ لیلیا یعنے عاجز عزت دار ہوگئے

گرفتم که خود هستی از عیب پاک — تعنت مکن بر من عیب ناک

مین نے مانا کہ تو عیب سے پاک ہے — مگر مجھ عیب بھرے ہوئے پر طعنہ زنی نکر

یکی حلقهٔ کعبه دارد بدست — یکی در خراباتی افتاده مست

ایک شخص کعبہ کی زنجیر پکڑے ہوئے ہے — ایک شرابخانہ مین مست پڑا ہے

گر آنرا بخواند که نگذاردش — ور این را براند که باز آردش

اگر اسکو بلائین کون نہ آنے دے — اور اگر اوسکو نکالین کون بلا سکتا ہے

نه مستظهرست این باعمال خویش — نه آنرا در توبه بستست پیش

نہ اسکو اپنے اعمال کا بھروسہ — نہ اوسکے واسطے توبہ کا دروازہ بند ہے

حکایت عیسی علیه السلام و عابد ناپارسا

قصہ حضرت عیسے علیہ السلام اور ایک عابد ناپارسا کا

شنیدستم از راویان کلام — که در عهد عیسی علیه السلام

مین نے بیان کرنے والون سے سنا ہے — کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین

یکی زندگانی تلف کرده بود — بجهل و ضلالت سر آورده بود

ایک شخص نے عمر برباد کی تھی — جہالت اور کفر مین انتہا کو پہونچا تھا

دلیری سیه نامهٔ سخت دل — ز ناپاکی ابلیس از وی خجل

شوخ گنہگار بے رحم — ناپاکی مین شیطان اوس سے شرمندہ

بسر برده ایام بیحاصلی — نیاسوده تا بوده از وی دلی

عمر بے فائدہ ضائع کی — جب تک زندہ رہا اوس سے کسیکو آرام نملا

سرش خالی از عقل و پر ز احتشام — شکم فربه از لقمهای حرام

سر اوسکا عقل سے خالی اور غرور سے بھرا — پیٹ حرام لقمون سے پھولا ہوا

بناراستی دامن آلوده — بناداشتی دوده اندوده

بیحیائی سے دامن مین دھبہ لگایا — بدکامون سے اپنے خاندان کو سیاہ کیا اور داغ لگایا

نہ پاے چو بینندگان راست رو
قدم اُن نظر کی طرح راستی پہ نہین آتا

نہ گوشی چو مردم نصیحت شنو
کان نوجوانون کی طرح نصیحت نہین سنتے

چو سال بد از وی خلائق نفور
قحط والے سال کیطرح خلقت اوس سے نفرت کرتی

نمایان بہم چون مہ نو ز دور
غرہ کی چاند کیطرح دور سے اوسپر انگلیان اوٹھتین

ہوا و ہوس خرمنش سوختہ
حرص اور طمع نے اوسکا کھریان جلا دیا

جوی نیکنامی نیندوختہ
جو بھر نیکنامی نہ حاصل کی

سیہ نامہ چندان تنعم براند
گنہگار نے اسقدر شہوت پرستی کی

کہ در نامہ جای نبشتن نماند
کہ نامۂ اعمال مین لکھنے کی جگہ باقی نرہی یعنے سیاہ ہوگیا

گنہگار و خود رای و شہوت پرست
گنہگار خواہش نفس کا مطیع اور شہوت پرست

بغفلت شب و روز مخمور و مست
غفلت مین رات دن مست اور مدہوش

شنیدم کہ عیسی در آمد ز دشت
مین نے سنا ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ جنگل سے آئے

بمقصورۂ عابدی برگذشت
اور عابد کے حجرہ کے نیچے سے نکلے

بزیر آمد از غرفہ خلوت نشین
وہ خلوت نشین عابد اپنے بالاخانہ سے نیچے اوترا

بپایش در افتاد سر بر زمین
اون کے قدمون پر گرا اور زمین پر سر جھکا دیا

گنہگار برگشتہ اختر ز دور
گنہگار بد نصیب دور سے

چو پروانہ حیران در ایشان ز نور
اونکے نور پر پروانہ کی طرح حیران تھا

تامل بحسرت کنان شرمسار
افسوس اور ندامت کے ساتھ غور سے دیکھتا

چو درویش در دست سرمایہ دار
جیسے کوئی فقیر کسی مالدار کو تکتا ہے

خجل زیر لب عذر خواہان بسوز
سوز دل اور ندامت سے آہستہ عذر خواہی کرتا

ز شبہای در غفلت آوردہ روز
اون راتون سے جو غفلت مین بسر کی تھین

سرشک غم از دیدہ باران چو میغ
غم کی جھڑی آنکھون سے برس رہی تھی

کہ عمرم بغفلت گذشت ای دریغ
کہ افسوس میری تمام عمر غفلت مین بسر ہوئی

برانداختم نقد عمر عزیز
مین نے عمر عزیز کی نقد پھینکدیا

بدست از نکوئی نیاوردہ چیز
کوئی عمدہ چیز ہاتھ نہ آئی

چو من زندہ ہرگز مبادا کسے
میری طرح کوئی جاندار نہو

کہ مرگش بہ از زندگانی بسے
کہ جسکی موت زندگی سے بہت بہتر ہے

برست آنکہ در عہد طفلی بمرد
جو لڑکپن مین مرگیا وہ خوب بچا

کہ پیرانہ سر شرمساری نبرد
کہ ضعیفی مین اوسے ندامت نہ اوٹھانا پڑی

گناهم ببخش ای جهان آفرین / که گر با من آید فبئس القرین
اے خدا جہان پیدا کرنے والے میرے گناہ بخشدے / کہ اگر قیامت مین وہ گناہ میرے ساتھ ہوئے تو بُرا ساتھی ہے

درین گوشه نالان گنهگار پیر / که فریاد حالم رس ای دستگیر
ادھر کونے مین وہ بڈھا گنہگار روتا تھا / کہ اے مددگار میری فریادرسی لے

نگون مانده از شرمساری سرش / روان آب حسرت بشیب برش
شرمندگی سے اسکا سر جھکا ہوا تھا / اور ندامت سے آنسو گریبان پر ٹپکتے تھے

وزان نیمه عابد سر پر غرور / ترش کرده بر فاسق ابرو ز دور
اور ادھر وہ عابد پرغرور / دور سے اوس بدکار پر تیوری چڑھائے تھا

که این مدبر اندر پی ما چراست / نگون بخت نادان چه همجنس ماست
کہ یہ کمبخت بھی کیون ہمارے پیچھے ہے / بدنصیب نادان کیون ہمسے ملا ہے

بگردن باتش در افتاده ئی / بباد هوا عمر بر داده ئی
وہ گردن کے بھل آگ یعنے دوزخ مین گریگا / جسنے خواہش نفس مین عمر برباد کی

چه خیر آمد از نفس تر دامنش / که صحبت بود با مسیح و منش
اوس نفس گنہگار سے کیا اچھا کام ہوا / جو میرے اور مسیح کی صحبت مین آ لے

چه بودی که زحمت ببردی ز پیش / بدوزخ برفتی پس کار خویش
کیا اچھی بات ہوتی اگر یہان کی زحمت سے چلا جاتا / آخرکار اپنے اعمال کی سبب دوزخ رستہ مین جاتا ہے

همی رنجم از طلعت ناخوشش / مبادا که در من فتد آتشش
مین اوسکی منحوس صورت سے اسواسطے ناراض ہون / ایسا نہو کہ اوسکی آگ مجھ مین لگ جائے

بمحشر که حاضر شود انجمن / خدایا تو با او مکن حشر من
قیامت مین جب سب کوئی دربار مین حاضر ہونگے / اے خدا تو اوسکے ساتھ میرا حشر نکرنا

درین بد که وحی از جلیل الصفات / در آمد به عیسی علیه الصلوة
وہ عابد اسی ذکر مین تھا کہ خدا بزرگ صفات کی طرف سے / وحی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوئی

که گر عالمست آن وگر وی جهول / مرا دعوت هر دو آمد قبول
اگر یہ عالم اور وہ جاہل ہے / مین نے دونون کی دعا قبول کی

تبه کرده ایام برگشته روز / بنالید بر من بزاری و سوز
جس بدبخت نے اپنی عمر برباد کی / وہ سوز دلسے میری طرف رجوع کرکے رویا

به بیچارگی هر که آمد برم / نیندازمش ز آستان کرم
غریبی سے جو میرے دربر آیا / اوسے مین اپنے آستانہ کرم سے محروم نہین پھیرتا

عفو کردم از وی عملهای زشت
مین نے اوسکے اعمال بد معاف کیے
در آرم بفضل خودش در بهشت
اپنے فضل سے اوسکو بہشت مین داخل کرونگا

وگر عار دارد عبادت پرست
اور اگر یہ عابد جسکو اپنی عبادت پر ناز ہے
که در خلد با وی بود هم نشست
بہشت مین اوسکی صحبت سے شرماتا ہے

بگو ننگ ازو در قیامت مدار
کہو قیامت مین اوس سے نہ شرمائے
که آنرا بجنت برند این بنار
کہ اوسکو جنت مین اور اسکو دوزخ مین لیجائینگے

که آنرا جگر خون شد از سوز و درد
اوسکا دل سوز اور درد سے خون ہو گیا
گر این تکیه بر طاعت خویش کرد
اگر اوسنے اپنی عبادت پر بھروسہ کیا

ندانست در بارگاه غنی
نہین جانتا ہے کہ میری بے پروا بارگاہ مین
که بیچارگی به ز کبر و منی
عاجزی غرور اور گھمنڈ سے زیادہ بہتر ہے

گرا جامه پاکست و سیرت پلید
جسکا لباس پاک اور دل ناپاک ہے
در دوزخش را نباید کلید
دوزخ کے دروازہ کی کنجی اوسکو کیا درکار ہے یعنے کھلا ہے

برین آستان عجز و مسکینیت
اس چوکھٹ پر تیری غریبی اور لاچاری
به از طاعت و خویشتن بینیت
عبادت اور خود پسندی کو دخل نہین

چو خود را ز نیکان شمردی بدی
اگر آپ کو تو نیک جانتا ہی تو تو بد ہے
نمی گنجد اندر خدائی خودی
درگاہ خدا مین خود پسندی کو دخل نہین

اگر مردی از مردی خود مگوی
اگر تو جوانمرد ہے اوسپر گھمنڈ نہ کر
نه هر شهسواری بدر برد گوی
ہر شہسوار کے ہاتھ نہین گیند لگتا ہے یعنے بازی

پیاز آمد آن بی هنر جمله پوست
وہ بے ہنر پیاز کیطرح پوست ہی پوست نکلا
که پنداشت چون پسته مغزی درو ست
جسکو پستہ کی طرح پر مغز سمجھتے تھے یعنے جسنے آپ کو

ازین نوع طاعت نیاید بکار
اس طرح کی عبادت کام نہین آتی
برو عذر تقصیر طاعت بیار
اس سے درگذر اور تقصیر عبادت کا عذر کر

نخورد از عبادت بر آن بیخرد
اوس بیوقوف نے عبادت کا پھل نہ پایا
که با حق نکو بود و با خلق بد
جو خدا کے ساتھ اچھا اور خلق سے برا تھا

سخن ماند از عاقلان یادگار
عقلمندون کی بات یادگار رہتی ہے
ز سعدی همین یک سخن یاددار
سعدی کی یہی ایک بات یاد رکھ

گنهگار اندیشه ناک از خدای
گنہگار جو خدا سے ڈرتا ہو
به از پارسای عبادت نمای
وہ اوس پارسا سے اچھا ہے جو دکھانے کو

حکایت دانشمند درویش وقاضی متکبر

قصہ ایک عقلمند فقیر اور قاضی مغرور کا

فقیهی کهن جامه تنگدست — در ایوان قاضی بصف بر نشست
ایک شخص علم فقہ جاننے والا جسکے کپڑے پرانے تھے اور مفلس تھا — قاضی کے محل مین اول صف مین بیٹھا

نگه کرد قاضی بر او تیز تیز — معرف گرفت آستینش که خیز
قاضی نے اوسے گھور گھور کے دیکھا — چوبدار نے اوسکی آستین پکڑی کہ اوٹھ

ندانی که برتر مقام تو نیست — فروتر نشین یا برو یا بایست
تجھے نہین معلوم کہ اول صف تیری جگہ نہین — نیچے بیٹھ یا چلا جا یا کھڑا رہ

بجای بزرگان دلیری مکن — چو سرپنجه ات نیست شیری مکن
بزرگون کے سامنے گستاخی نہ کر — جب پنجے مین طاقت نہو تو جوانمردی نہ جتا

نه هر کس سزاوار باشد بصدر — کرامت بجاهست و منزل بقدر
ہر شخص مسند کے لائق نہین ہوتا — عزت رتبہ کے موافق اور درجہ لیاقت پر موقوف ہی

وگر ره چه حاجت به پند کسست — همین شرمساری عقوبت بس است
پھر تجھکو سمجھانے کی حاجت نہو گی — یہی ندامت تیرے واسطے سزا کافی ہے

بعزت هر آنکو فروتر نشست — بخواری نیفتد ز بالا به پست
باوجود عزت کے جو شخص سب سے پیچھے بیٹھے گا — ذلت کے ساتھ آگے سے پیچھے نہ ہٹایا جائیگا

چو آتش بر آورد درویش دود — فروتر نشست از مقامی که بود
فقیر کے دلسے آگ کیطرح دھوان نکلا یعنے آہ کی — جہان بیٹھا تھا وہان سے نیچے ہٹکے بیٹھا

فقیهان طریق جدل ساختند — لم و لانسلم در انداختند
فقہ جاننے والون نے بحث شروع کی — لم اور لانسلم مین جھگڑے کوئی کہتا تھا کیون اور

گشادند در هم در فتنه باز — بلا و نعم کرده گردن فراز
باہم بحث کا دروازہ کھول دیا تھا — نہین اور ہان مین گردن دراز تھا یعنے نہین اور ہان کی

تو گفتی خروسان شاطر بجنگ — فتادند باهم بمنقار و چنگ
گویا لڑنے والے مرغون کیطرح معرکہ مین — چونچ اور پنجون سے خوب گتھے ہوئے تھے

یکی بیخود از خشمناکی چو مست — یکی بر زمین میزند هر دو دست
ایک غصہ سے مستون کیطرح بے اختیار تھا — کوئی زمین پر ہاتھ دے مارتا تھا

فتادند در عقده پیچ پیچ — که در حل آن ره نبردند هیچ
گرہ پیچ پیچ مین گرفتار تھے یعنے مشکل — کہ اوسکو حل کرنے مین کسیکو ذرا بھی راہ نملتی

کهن جامهٔ در صف آخرین
جسکے پرانے کپڑے تھے وہ آخر صف مین
بغرش در آمد چو شیر عرین
شیر نیستان کی طرح بول اوٹھا

که برهان قوی باید و معنوی
کہ دلیل زبردست اور حقیقی یعنے راست راست چاہیے
نه رگهای گردن بحجت قوی
نہ کہ گردنکی رگین دلیل سے پھولین ہوئین

مرا نیز چوگان حرفست و گوی
مجکو اس بحث کلام کا گیند اور چوگان ہے یعنے علم فقہ جانتا ہون
بگفتند ار نیک دانی بگوی
سبھون نے کہا اگر مدلل ہو تو بیان کر

بکلک فصاحت بیانی که داشت
اوسکا جو بیان تھا اوسکو فصاحت کے علم سے
بدلها چو نقش نگین برنگاشت
سبکے دلونپر اسیطرح کندہ کردیا جیسے نگینہ پر حرف اور سب کا اطمینان ہوگیا

سر از کوی صورت بمعنی کشید
کوچہ ظاہر سے باطن کیطرف رجوع کیا یعنے حقیقت واقعی بیان کردی
قلم بر سر حرف دعوی کشید
دعوی کے حرف پر قلم کھینچدیا یعنے رد کیا

بگفتندش از هر کنار آفرین
ہر طرف سے واہ واہ کی صدا بلند ہوئی
که بر عقل و طبعت هزار آفرین
کہ تیری ایسی عقل اور طبیعت پر ہزار آفرین

سمند سخن تا بجاے براند
کلام کے گھوڑے کو بیانتک دوڑایا
که قاضی چو خر در خلابی بماند
کہ قاضی ایسا ساکت اور مجبور ہوا جیسے کیچڑ مین پھنسکے گدھا

برون آمد از طاق و دستار خویش
قاضی محراب سے اوٹھا اور اپنی پگڑی اوتارکے
باکرام و لطفش فرستاد پیش
تعظیم اور لطف کے ساتھ اوسکے آگے رکھدی

که هیهات قدر تو نشناختم
کہ افسوس مین نے تیری قدر نہ پہچانی
بشکر قدومت نپرداختم
اور تیرے آنے سے شکرگزار نہوا

دریغ آیدم با چنین مایهٔ
مجھے افسوس آتا ہے کہ باوجود ایسے سرمایہ یعنے علم کے
که بینم ترا در چنین پایهٔ
تجھے ایسے درجہ مین دیکھون

معرف بدلداری آمد برش
چوبدار تعظیم سے اوسکے پاس آیا
که دستار قاضی نهد برسرش
تاکہ قاضی کی پگڑی اوسکے سرپر رکھدے

بدست و زبان منع کردش که دور
ہاتھ اور زبان سے منع کیا کہ دور رہو
منه بر سرم پای بند غرور
میرے سرپر نرکھنا کہ اسکے سبب سے انسان غرور کا پابند ہوجاتا ہے

که فردا شود بر کهن میزران
کہ کل یعنی قیامت مین پرانے تہبند والے محتاجون سے مین
بدستار پنجه گزم سروران
کہ اس پگڑی کی وجہ سے سرگرانی ہوگی اور ایک غرور پیدا ہوگا

چو مولام خوانند و صدر کبیر
جب لوگ مجھے مولانا اور صاحب بڑا صدر اور سردار اپنا جانین گے
نمایند مردم بچشمم حقیر
تو آدمی سب میری نظر یعنی آنکھ مین حقیر معلوم ہونے لگینگے

تفاوت کند ہرگز آب زلال

مجھے پانی مین کبھی فرق نہوگا

خرد باید اندر سر مرد و مغز

انسان کے سر مین عقل اور بھیجا ہونا چاہیے

کس از سر بزرگی نباشد بچیز

پگڑی باندھ کے بڑا سر کرلینے سے انسان لائق نہین ہوتا ہے

میفراز گردن بدستار و ریش

داڑھی اور پگڑی پر غرور اچھا نہین

بصورت کسانیکه مردم وش اند

صرف صورت مین جو آدمی انسان کیصورت ہین

بقدر هنر جست باید محل

ہنر کے موافق مرتبہ بھی چاہیے

نی بوریا را بلندی نکوست

چٹائی کے نرکل کی اگرچہ بلندی اچھی معلوم ہوتی ہے

بدین عقل و همت نخوانم کست

اس عقل وہمت پر مین تجھے آدمی نہین سمجھا

چه خوش گفت خرمهره در گلی

ایک کوڑی نے جو مٹی مین پڑی ہوئی تھی کیا اچھی بات کہی

مرا کس نخواهد خریدن بهیچ

مجھے کوئی مفت بھی نہ لیگا

نه منعم بمال از کسی بهترست

نہ امیر مالداری کے سبب ہر کسی سے بہتر ہے

بدین شیوه مرد سخنگوی چست

اسطرح اوس مرد سخنور چالاک نے

دل آزرده را سخت باشد سخن

رنجیدہ دل سخت کلامی کرتا ہے

چو دستت رسد مغز دشمن برآر

جب قابو مین ہو دشمن کا مغز نکال لے

گرش کوزه زرین بود یا سفال

چاہے وہ سونے مین ہو یا مٹی کے کوزے مین ہو

نباید مرا چون تو دستار نغز

مجھے تیری عمدہ پگڑی کی ضرورت نہین

کدو سر بزرگ ست و بی مغز نیز

کدو کا سر بڑا ہی مگر بالکل بے مغز ہے

که دستار پنبه است و سبلت حشیش

کہ پگڑی روئی ہے اور مونچھین سوکھی گھاس

چو صورت همان به که دم در کشند

ان کے واسطے چپ رہنا اچھا ہے کہ تصویر کیطرح خاموش ہین

بلندی و نحسی مکن چون زحل

زحل جیسے ستارے کیطرح بلند اور منحوس ہونا نہ چاہیے

که خاصیت نیشکر خود در وست

مگر کیا فائدہ جبکہ نیشکر کی خاصیت اوس مین نہین

وگر میرود صد غلام از پست

اگر سو غلام بھی تیرے پیچھے دوڑتے ہون

چو بر داشتش پر طمع جاهلی

جب اوسکو ایک جاہل لالچی نے اوٹھا لیا

بدیوانگی در حریرم مپیچ

دیوانہ ہوکے مجھے حریر مین نہ لپیٹ

خر ار جل اطلس بپوشد خرست

گدھے کو اطلس کی جھول پہنا دو تب بھی گدھا رہیگا

بآب سخن کینه از دل بشست

باتون کے پانی سے دل کا غبار دھو یا یعنی عوض لیا

چو خصمت بیفتاد سستی مکن

جب دشمن قابو مین ہو تو سستی نکرنا چاہیے یعنی

که فرصت فرو شوید از دل غبار

کیونکہ مہلت دینے سے دل کا غبار دھو جائیگا

چنان ماند قاضی بجورش اسیر
قاضی اوسکی سختی مین اسطرح پھنسا
که گفت ان هذا لیوم عسیر
که کہتا تھا آج کا دن بڑا سخت ہے

بدندان گزید از تعجب یدین
تعجب سے دونون ہاتھون کو چباتا تھا
بماندش در او دیده چون فرقدین
فرقدین کیطرح اوسکے منہ پر ٹکٹکی لگ گئی تھی

وزانجا جوان روی همت بتافت
اور وہانسے جوان نے ہمت کا منہ پھیر لینے قصد کیا
برون رفت و بازش نشان کس نیافت
باہر گیا اور پھر کسینے اوسکا پتا بھی نہ پایا

غریو از بزرگان مجلس بخاست
مجلس کے بزرگون نے شور مچایا
که گوئی چنین شوخ چشم از کجاست
کہ دریافت کرنا چاہیے کہ ایسا تیز آنکھ والا کہانسے آیا تھا

نقیب از پیش رفت و هر سو دوید
نقیب اوسکے پیچھے دوڑا اور تلاش کرتا رہا
که مردی بدین نعت و صورت که دید
کہ کسینے اس صفت اور صورت کا آدمی دیکھا ہے

یکی گفت ازین نوع شیرین نفس
ایک شخص نے کہا کہ اسطرح کا شیرین کلام
درین شهر سعدی شناسیم و بس
اس شہر مین تو فقط سعدی کو جانتا ہون

بران صد هزار آفرین کاین بگفت
اوسپر ہزار آفرین ہے جسنے یہ کہا تھا
حق تلخ بین تا چه شیرین بگفت
دیکھو سچی بات کڑوی ہوتی ہے مگر اوسنے کس

حکایت در توبه کردن پادشاهزاده گنجه

قصہ - بادشاہزادہ گنجہ کا اور توبہ کرنا اوسکا

یکی پادشاهزاده گنجه بود
ایک بادشاہزادہ گنجہ مین تھا
که نااهل و ناپاک و سرپنجه بود
کہ نادان اور ناپاک اور ظالم تھا

بمسجد درآمد سرایان و مست
مسجد کے اندر گاتا ہوا مست آیا
می اندر سر و ساتگینی بدست
سر مین شراب کا نشہ اور ہاتھ مین شراب کا پیالہ

بمقصوره در پارسائی مقیم
مسجد کے حجرہ مین ایک پارسا رہتا تھا
زبان دلاویز و قلبی سلیم
شیرین زبان اور صاف دل

تنی چند بر گفت او مجتمع
تھوڑے آدمی جمع ہوکے اوسکے وعظ سن رہے تھے
چو عالم نباشی کم از مستمع
اگر تجھکو علم نہو تو سننے والے سے کم نہونا چاہیے

چو بیعزتی پیشه کرد آن حرون
جبکہ اس ظالم نے بیعزتی کا پیشہ اختیار کیا یعنے بیعزتی کرنے لگا
شدند آن عزیزان خراب اندرون
اون دوستون کے دل پریشان ہوے

چو منکر بود پادشه را قدم
جب بادشاہ کے قدم بدراہ پر ہون
که یارد زد از امر معروف دم
تو کون امر معروف یعنے احکام شرع پر دم مار سکتا ہے

تحکم کند سیر بر بوے گل
لہسن کی بو گلاب پر غالب ہو جاتی ہے

گرت نہی منکر بر آید ز دست
اگر ہاتھ کی قوت سے تو زبردستی کسیکو باز رکھ سکتا ہے

وگر دست قوت نداری بگوی
اور اگر تیرے ہاتھ مین قوت نہو تو نصیحت کر

چو دست و زبان را نماند مجال
جب ہاتھ اور زبان مین قدرت نرہے یعنی طاقت نرہے

یکی پیش دانای خلوت نشین
ایک شخص نے اوس عقلمند تنہا رہنے والے کے پاس

کہ یکباری آخر برین رند مست
کہ آخر ایکبار اس رند مست کے واسطے بھی

دم سوزناک از دل با خبر
روشن دل کی ٹھنڈی آہ

بر آورد مرد جہاندیدہ دست
مرد جہاندیدہ نے ہاتھ اوٹھا کے

خوشست این پسر وقتش از روزگار
یہ لڑکا اچھا اور اسکا وقت اور حکومت اچھی ہو

کسی گفتش ای قدوۂ راستی
کسینے اوس سے پوچھا ای راستون کے پیشوا

چہ بد عہد را نیک خواہی ز بہر
کیونکہ نالائق کے واسطے نیکی چاہتا

چنین گفت بینندۂ تیز ہوش
اوس مرور وشندل عقلمند نے یہ جواب دیا

بطامات مجلس بیارا ستم
بلغو باتو نسے مینے محفل کو رونق دی یعنے جو کچھ

کہ ہر گہ کہ باز آید از خوی زشت
کہ جب بد خوئی سے باز آئیگا

فرو ماند آواز چنگ از دہل
چنگ کی آواز ڈھول کی آواز سے دبجاتی ہے

نشاید چو بدیست و پایان نشست
تو اگر بیج ہو تجھے خاموش نرہنا چاہیے یعنی کوشش کر

کہ پاکیزہ گردد باندرز خوی
کیونکہ نصیحت سے عادت نیک ہوتی ہے

بہمت نمایند مردی رجال
تو آدمی ہمت یعنے دعا سے جوانمردی دکھاتے ہین

بنالید و بگریست سر بر زمین
رو دیکے فریاد کی اور سر زمین پر رکھدیا یعنی آداب بجالایا

دعا کن کہ ما بی زبانیم و دست
دعا کر کیونکہ ہملوگ بے زبان اور بے قابو ہین

قوی تر کہ ہفتاد تیغ و تبر
ستر تلوار اور تبر سے بھی زیادہ پرتاثیر ہے

چہ گفت ای خداوند بالا و پست
کیا کہا کہا اے آسمان اور زمین کے مالک

خدایا ہمہ وقت او خوش بدار
اے خدا تو اوسے ہمیشہ خوش رکھ

بدین بد چرا نیکوئی خواستی
اس بد کے واسطے تو نے کیون نیک دعا کی

چو بد خواستن بر سر خلق شہر
شہر والون کے واسطے برا ہے

چو سر سخن در نیابی مجوش
کہ اگر کسی باتکا راز تجھے نہ معلوم ہو تو نارض ہو نا بیکار ہے

ز داد آفرین توبہ اش خواستم
داد دینے والے سے مینے اوسکی توبہ کیواسطے دعا کی ہے

بعیشی رسد جاودان در بہشت
بہشت مین داخل ہو کے ہمیشہ عیش مین رہیگا

چنین پنج روزست عیش مدام — به ترک اندرش عیشهای مدام

شراب کی عیش و عشرت ان پانچ دن کی زندگی ہے — اوس کے ترک کرنے میں ہمیشہ کی عیش و راحت ہوگی

حدیثی که مرد سخن ساز گفت — یکی زانمیان با ملک باز گفت

اوس شیرین بیان نے جو بات کہی — اونمین سے ایک شخص نے بادشاہ کے سامنے دہرائی

ز جد آب در چشمش آمد چو میغ — ببارید بر چهره سیل دریغ

بیخود ہوگیا اور اوسکی آنکھون سے آنسوؤن کی جھڑی لگ گئی — افسوس کا سیلاب رخسارون پر بہنے لگا

به نیران شوق اندرونش بسوخت — حیا دیده بر پشت پایش بدوخت

آتش شوق سے اوسکا دل جل گیا — شرم سے اوسکی آنکھین قدم پر جھک گئین یعنی سر [illegible]

بر نیک محضر فرستاد کس — در توبه کوبان که فریاد رس

اوس نیک محضر کے پاس کسی آدمی کو بھیجا — توبہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہوا کہ میری فریاد سن [illegible]

قدم رنجه فرمای تا سر نهم — سر جهل و ناراستی بر نهم

تکلیف فرماکر مین تیری اطاعت کرون — جہالت اور گمراہی کا سر تیرے قدمون پر رکھون

دو رویه ستادند بر در سپاه — سخن پرور آمد در ایوان شاه

دونون طرف دروازے پر فوج جمع ہوگئی اوسی تعظیم کے واسطے — وہ فصیح بادشاہ کے محل مین داخل ہوا

شکر دید و عناب و شمع و شراب — ده از نعمت آباد و مردم خراب

شکر اور عناب اور شراب اور شمع رکھی ہوئی دیکھی — گھر نعمت سے آباد اور آدمی بدمست

یکی غایب از خود یکی نیم مست — یکی شعر گویان صراحی بدست

کوئی بیخود اور کوئی تھوڑے نشے مین — کوئی ہاتھ مین صراحی لیے شعر پڑھتا

ز سویی برآورده مطرب خروش — ز دیگر سو آواز ساقی که نوش

ایک طرف گانے والے گا رہے تھے — دوسری طرف سے ساقی کہتا تھا کہ پیے جا

حریفان خراب از می لعل رنگ — سر چنگی از خواب در بر چو چنگ

شراب ناب سے یاران مجلس مست تھے — چنگ بجانے والا چنگ کی طرح خواب مین ہم آغوش

نبود از ندیمان گردن فراز — بجز نرگس آنجا کسی دیده باز

عزت دار مصاحبون مین — نرگس کے سوا اوس محفل مین کسی کی آنکھ بھی نہ کھلی تھی

دف و چنگ با یکدگر سازگار — برآورده زیر از میان ناله زار

دف اور چنگ باہم ملے ہوئے — اونمین سے ادنا طبلہ زار زار نالے کرتا تھا

بفرمود و در هم شکستند خرد — مبدل شد آن عیش صافی بدرد

بادشاہ کے حکم سے سبکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا — وہ عیش صافی کدورت سے بدل گیا یعنی مکدر ہوا

شکستند چنگ و گسستند رود
چنگ اور رود توڑ ڈالا
بمیخانه در سنگ بر دن زدند
شرابخانہ مین پتھر مارے
روان خمر و چنگ اوفتاده نگون
انگوری شراب بہتی تھی اور اوسمین چنگ اوندھے پڑے تھے
خم آبستن خمر نه ماهه بود
مٹکا اوسمین پرانی شراب بھری ہوئی گویا اوسکو نو مہینے کا حمل تھا
شکم تا بنافش دریدند و مشک
مشک کا پیٹ ناف تک چاک کیا
بفرمود تا سنگ صحن سرای
شہزادہ کے حکم سے صحن کا فرش پتھر کا
که گلگونه خمر یاقوت فام
کہ شراب خالص کا سرخ رنگ
عجب نیست بالوعه گر شد خراب
نابدان یا چہ بچہ کی خرابی کا عجب نہین تھا
دگر هر که بربط گرفتی بکف
پھر جو کوئی بربط ہاتھ مین لیتا
وگر فاسقی چنگ بردی بدوش
اور اگر کوئی فاسق چنگ سے ہم آغوش ہوتا
جوانی سر از کبر و پندار مست
وہ جوان جسکا سر غرور اور گھمنڈ سے بھرا تھا
پدر بارها گفته بودش بهول
اوسکے باپ نے اکثر اوسے دھمکایا اور سمجھایا
جفای پدر برد و زندان و بند
اوسنے اپنے باپ کے ظلم اور قید کی برداشت کی
گرش سخت گفتی سخنگوی و هل
اگر کوئی سمجھانیوالا ملامت سے سخت باتین کہتے سمجھاتا تھا

بدر کرده گوینده از سر سرود
گانے والے نے گانے کا خیال چھوڑا
کدو را نشاندند و گردن زدند
صراحی یا طنبور کو بٹھا کر گردن ماری یعنی صراحی توڑ ڈالی
تو گفتی شدست از بط کشته خون
گویا بط کو ذبح کیا اوسکا خون جاری تھا
دران فتنه دختر بینداخت زود
اوس حمل مین اوسکا حمل گر گیا اور لڑکی پیدا ہوئی یعنی شراب
قدح را بر و چشم خونین براشک
اوسکے غم مین پیالہ کے آنکھ خون کے آنسو ڈبڈبا آئے
بکندند و کردند نو باز جای
اوکھیڑ ڈالا گیا اور نو نصب کیا گیا کمال طہارت کیواسطے
بشستن نمیشد ز روی رخام
سنگ مرمر سے دھونے سے نہین چھٹتا
که خوردند اندران روز چندان شراب
کیونکہ اوسنے بہت دنون تک شراب پی تھی
قفا خوردی از دست مردم چو دف
دف کیطرح آدمی اوسے دھولین مارتے
بمالیدی او را چو طنبور گوش
طنبور کیطرح اوسکے کان اومیٹھے جاتے
چو پیران به کنج عبادت نشست
بڈھون کیطرح گوشہ عبادت مین بیٹھا
که پاکیزه رو باش و شایسته قول
کہ نیک عادت اور راستی اختیار کر
چنان سودمندش نیامد که پند
اور وہ ایسے فائدہ مند نہ ہوئی جیسے نصیحت
که بیرون کن از سر جوانی و جهل
کہ تو اپنے سر سے جہالت اور جوانی نکال یعنی جہالت و نادانی چھوڑ

خیال و غرورش بران داشتی
غرور اور خیال اوسکو اسپر آمادہ کرتا

که درویش را زنده نگذاشتی
کہ فقیر کو زندہ نہ چھوڑتا

سپر نفگند شیر غران ز جنگ
مست شیر لڑائی سے مجبور نہیں ہوتا

بیندیشد از تیغ بران چنگ
ان زبردست چنگل اور تیغ برّان سے ڈرتا ہے

بنرمی ز دشمن توان کرد دوست
ملائمت سے دشمن دوست ہوسکتا ہے

چو با دوست سختی کنی دشمن اوست
اگر دوستوں سے سختی کرو تو وہ بھی دشمن ہوجاتا ہے

چو سندان کسی سخت رویی نکرد
نہائی کی طرح کسی سے سختی ظاہر نہوئی

که خایسک تادیب بر سر نخورد
جسکے سر پر تادیب کا ہتھوڑا نہ لگا ہو

بگفتن درشتی مکن با امیر
گفتگو میں کسی امیر سے سختی نکرنا چاہیے

چو بینی که سختی کند سست گیر
جب تو دیکھے کہ وہ سخت ہوا تو نرمی اختیار کر

باخلاق با هر که بینی بساز
ہرشخص سے اخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہیے

اگر زیردست است و گر سرفراز
جب تو دیکھے کہ وہ سخت ہوا یا زبردست

که این گردن از نازکی برکشد
کیونکہ یہ اپنی نازک مزاجی سے گردن پھیرے یعنی

بگفتار خوش وان سر اندر کشد
اور اچھی باتوں سے وہ سر جھکائیگا یعنے مطیع ہوگا

بشیرین زبانی توان برد گوی
شیرین زبانی سے بازی جیت سکتے ہیں

که پیوسته تلخی برد تندخوی
کیونکہ تندخو ہمیشہ تکلیف اوٹھاتا ہے

تو شیرین زبانی ز سعدی بگیر
تو سعدی سے شیرین زبانی سیکھلے

ترشروی را گو بتلخی بمیر
تندخو سے کہو سختی میں مرے

حکایت طواف عسل

قصہ شہد بیچنے والے کا

یکی شکرخنده انگبین میفروخت
ایک شیرین دہن شہد بیچتا تھا

که دلها ز شیرینیش می بسوخت
کہ اوسکی شیرینی اوپر بہت لوگوں کے دل جلتے تھے

نباتی میان بسته چون نیشکر
خوبصورت گنے کی طرح کمر باندھے

بر و مشتری از مگس بیشتر
خریدار مکھیوں سے زیادہ اوسکے ہمراہ

گر او زهر برداشتی فی المثل
درحقیقت اگر وہ زہر بھی اوٹھاکے دیتا

بخوردندی از دست او چون عسل
تو لوگ شہد کی طرح اوسکے ہاتھ سے کھا لیتے

گرانی نظر کرد در کار او
ایک بدخو نے اوسکے کام کو دیکھا

حسد برد بر روز بازار او
اوسکی رونق بازار اوسے رشک آیا

وگر روز شد گرد گیتی دوان | عسل بر سر و سر که برابروان
دوسرے روز وہ تمام دنیا مین پھرا کیا | سر پر شہد اور پیشانی پر شکن

بسی گشت فریاد خوان پیش و پس | که ننشست بر انگبینش مگس
بڑا دہر ادہر بہت آواز لگاتا پھرتا | مگر اوسکے شہد پر ایک مکھی بھی نہ بیٹھی یعنے کسی نے نہ لیا

شبانگه چو نقدش نیامد بدست | بدلتنگ روی بکنجی نشست
جب اوسکو کچھ نقد نہ ملا تو رات کو | پریشان ہو کے ایک گوشہ مین بیٹھ رہا

چو عاصی ترش کرده رو از وعید | چو ابروی زندانیان روز عید
جیسے گنہگار رسول قیامت کے ڈرانیکا حال سننے سے | جیسے قیدیون کی پیشانی پر شکن عید کے دن

زنی گفت بازی کنان شوی را | عسل تلخ باشد ترشروی را
اوسکی عورت نے ہنسکے اپنے خاوند سے کہا | ترشرو کا شہد بھی کڑوا ہوتا ہے یعنے اسکا اچھا مین ہوتا بیکام ہے

حرامست بود نان آنکس چشید | که چون سفره ابرو بهم در کشید
اوس شخص کی روٹی کھانا حرام ہے | جسکی پیشانی دسترخوان کیطرح اینٹھی اسیطرح پر شکن رہے

مکن خواجه بر خویشتن کار سخت | که بدخوی باشد نگونسار بخت
اے صاحب ترشروئی اور بدخوئی سے اپنا کام سخت مکر | کیونکہ بدخو ہمیشہ بدبخت ہوتا ہے

گرفتم که سیم و زرت چیز نیست | چو سعدی زبان خوشت نیز نیست
مینے مانا اگر تیرے پاس روپیہ پیسا نہین | کیا سعدی کیطرح تو شیرین زبان بھی نہین ہو سکتا

حکایت در معنی تواضع نیکمردان

قصہ نیک مردون کی تواضع کے بیان مین

شنیدم که فرزانهٔ حق پرست | گریبان گرفتش یکی رند مست
مین نے سنا ہے کہ ایک خدا پرست عقلمند کا | ایک شرابخور مست نے گریبان پکڑ لیا

از آن تیره دل مرد صافی درون | قفا خورد و سر بر نکرد از سکون
مرد روشندل نے اوس سیاہ دل کے ہاتھ سے | دھولین کھائین مگر تحمل سے سر نہ اوٹھایا

یکی گفتش آخر نه مردی تو نیز | تحمل دریغست از این بی تمیز
ایک شخص نے کہا آخر کیا تو مرد نہین | اس بدتمیز پر تحمل کرنا افسوس ہے

شنید این سخن مرد پاکیزه خوی | بدو گفت از این نوع با من مگوی
اوس مرد پاکیزہ خو نے جب یہ بات سنی | کہا مجھسے اسطرح کی بات نہ کہہ

بدرد مست نادان گریبان مرد | که با شیر جنگی سگالد نبرد
بیوقوف مست جوانمردونکا بھی گریبان پھاڑتا ہے | کون شیر جنگی سے لڑنے کو تیار ہو

ز هشیار غافل نزیبد که دست / زند در گریبان نادان مست
عقلمند کو نہیں زیبا ہے جو ستم گستاخی کرے / مست یا کمینے یا بیوقوف سے
هنرور چنین زندگانی کند / جفا بیند و مهربانی کند
عقلمند اسطرح عمر بسر کرتے ہین / ظلم اوٹھاتے اور رحم کرتے ہین

حکایت در معنی عزت نفس مردان

قصہ۔ مردون کو اپنے نفس کی عزت کے بیان مین

سگی پای صحرانشینی گزید / بخشمی که خونش ز دندان چکید
ایک کتے نے ایک فقیر کے پیر میں اس زور سے کاٹا / کہ خون اوسکے منہ سے ٹپکا
شب از درد بیچاره خوابش نبرد / بخیل اندرش دختری بود خرد
غریب کو تمام رات درد سے نیند نہ آئی / اوسکے گھر مین ایک چھوٹی سی لڑکی تھی
پدر را جفا کرد و تندی نمود / که آخر ترا نیز دندان نبود
وہ اپنے باپ پر غصہ اور خفا ہوئی / کہ آخر کیا تیرے دانت نہین تھے
پس از گریه مرد پراگنده روز / بخندید کای بابک دلفروز
وہ مرد پریشان دل روتے روتے ہنس پڑا / اور کہا اے پیاری بیٹی
مرا گرچه هم سلطنت بود و بیش / دریغ آمدم کام و دندان خویش
مجھے بھی اگرچہ قوت زیادہ تھی / مگر مجھے اپنے دانتوں اور تالو پر افسوس معلوم ہوا
محالست اگر تیغ بر سر خورم / که دندان بپای سگ اندر برم
مجھے قتل کرین تب بھی مجھسے نہ ہوسکیگا / کہ کتے کے پیر کو اپنے دانتون سے کاٹون
توان کرد با ناکسان بدرگی / ولیکن نیاید ز مردم سگی
نالائقون کے ساتھ بدذاتی کرسکتے ہین / لیکن آدمی سے کتے کا کام نہین ہوسکتا

حکایت خواجه نیکوکار و بندهٔ نافرمان

قصہ۔ نیکبخت مالک اور غلام بدذات کا

بزرگی هنرمند آفاق بود / غلامش نکوهیده اخلاق بود
ایک بزرگ عقلمند زمانہ مین مشہور تھا / اوسکا غلام بدذات تھا
ازین خفرقی موی بالیده / بدی سرکه در روی مالیده
اوگے ہوے بال اور ایسا بیعزت تھا / جو پیشانی پہ ہمیشہ سرکہ ملے رہتا یعنی ملول
چو ثعبانش آلوده دندان بزهر / گرو برده از زشت رویان شهر
اژدہے کی طرح اوسکے دانتون مین زہر بھرا / شہر کے بدصورتون مین سب سے بڑھا ہوا

مدامش بروی آب چشم از سبل
ہمیشہ اوسکے چہرہ پر آنسو ڈہلکے سے جاری

دویدی و بوی پیاز از بغل
اور پیاز کی سی بو بغل سے آتی

گره وقت پختن بر ابرو زدی
پکانے وقت تیوری چڑہاتا یعنی خفا ہوتا اور کھانا پکاتا

چو پختند با خواجه زانو زدی
جب تیار ہوتا مالک کے برابر آ بیٹھتا

دمادم بنان خوردنش همنفس
ہر دم کھانا کھانے کو مستعد

وگر مردی آبی ندادی بکس
اگر کوئی پیاس سے مر ہی جاتا تو پانی نہ دیتا

نه گفت اندر و کار کردی نه چوب
اوسکو نصیحت اثر کرتی تھی نہ مار

شب و روز ازو خانه در کند کوب
اوسکے سبب سے دن رات گھر مین پریشانی رہتی

گهی خار و خس در ره انداختی
کبھی کوڑا اور کانٹے راہ مین پھیلاتا

گهی ماکیان در چه انداختی
کبھی مرغیان کنوے مین گرا دیتا

ز سیماش وحشت فراز آمدی
اوسکے چہرہ سے وحشت برستی تھی

نرفتی بکاری که باز آمدی
کسی کام کو جاتا ہی نہ تھا اور اگر جاتا تو انجام دیکے نہ آتا

کسی گفت ازین بنده بد خصال
کسی نے پوچھا اس بدخو غلام سے

چه خواهی ادب یا هنر یا جمال
ہنر یا حسن یا جمال کونسی چیز تجھے پسند ہے

نیرزد وجودی بدین ناخوشی
اس نالائق کی صورت اس لائق نہین

که جورش پسندی و بارش کشی
کہ اوسکا ظلم پسند اور باربرداری کرے

منت بنده خوب نیکو سیر
مین تیرے واسطے غلام خوبصورت اور نیک خو

بدست آرم این را بنخاس بر
مول لاتا ہون اسکو نخاس لیجا

وگر یک پشیز آورد سر مپیچ
اگر کوئی ایک کوڑی لگائے تو بھی انکار نہ کرنا

گرانست گر راست خواهی بهیچ
اگر سچ پوچھو تو مفت بھی گران ہے

شنید این سخن مرد نیکو نهاد
اوس مبارک ذات نے جب یہ بات سنی

بخندید کای یار فرخ نژاد
ہنسکے کہا کہ اے یار نیک خو

بد است این پسر طبع و خویش ولیک
یہ غلام بد اور عادتین اوسکی اگرچہ خراب ہین

مرا زو طبیعت شود خوی نیک
مگر اوسکے سبب سے میری طبیعت مین نیکخوئی آئی

چو زو کرده باشم تحمل بسی
اگر اوسکی باتونکی ہمیشہ برداشت اختیار ہو گئی

توانم جفا بردن از هر کسی
ہر کسی کے ظلم کی برداشت ہو سکے گی

مروت ندانم که بفروشمش
میرے نزدیک اوسکا بیچنا مروت کے خلاف ہے

بدیگر کسی عیب بر گویمش
بیچا اور لوگون کو اوسکے عیب سے آگاہ کرنا

چو من در بلایش تحمل کنم | بسی به بود گر تحول کنم

جب میں اوسکی ایذا کی برداشت کر سکتا ہوں | پس بہتر ہوگا کہ ...

چو خود را پسندی کسی را پسند | تو در زحمتی دیگری را مپسند

جو تو پسند کرے اپنے واسطے وہی اوروں کے واسطے بھی | اگر تو تکلیف میں ہو تو اوروں کے واسطے گوارا نہ کر

تحمل چو زهرت نماید نخست | ولی شهد گردد چو در طبع رست

پہلے پہل تو تجھے تحمل زہر سا معلوم ہوگا | مگر جب عادت ہو جائیگی تو شہد سے شیرین معلوم ہوگا

حکایت معروف کرخی و مسافر رنجور

قصہ معروف کرخی اور ایک مسافر رنجور کا

کسی راه معروف کرخی نجست | که بنهاد معروفی از سر نخست

اوس شخص کو معروف کرخی کا طریقہ نہ معلوم ہوگا | جسنے شہرت اور غرور کا دعوی سر سے باہر نہ کیا

شنیدم که مهمانش آمد یکی | ز بیماریش تا بمرگ اندکی

میں نے سنا ہے کہ اوکے یہاں ایک مہمان آیا | بیماری سے اوسکی موت میں تھوڑی دیر تھی

سر و موی و رویش صفا ریخته | بموئیش جان در تن آویخته

سر سے بال گر گئے مرونی چھاگئی | ایک بال کے جسم میں جان لگی ہوئی تھی یعنی ایک بال برابر جان باقی تھی

شب آنجا بیفکند و بالش نهاد | روان دست در بانگ و نالش نهاد

شیخ کی خوابگاہ میں رات کو رہا اور تکیہ لگایا | آتے کے ساتھ ہی داد بیداد شروع کی

نه خوابش گرفتی بشب یکنفس | نه از دست فریاد او خواب کس

تمام رات اوسکی ایک دم آنکھ نہ لگی | نہ اوسکی فریاد سے اوروں کو نیند آئی

نهادی پریشان و طبعی درشت | نمی مرد و خلقی بحجت بکشت

پریشان دل بد مزاج | مرتا نہ تھا اور خلق کو حجت سے مارتا یعنی عاجز کرتا تھا

ز فریاد و نالیدن و خفت و خیز | گرفتند از و خلق راه گریز

اوسکے چلانے اور رونے اور اوٹھنے بیٹھنے سے | گھر کے آدمی اوسکے پاس سے بھاگ گئے

ز دیار مردم در آن بقعه کس | همان ناتوان ماند و معروف بس

گھر والوں سے اوس گھر میں اور کوئی | فقط وہی بیمار اور معروف رہ گئے

شنیدم که شبها ز خدمت نخفت | چو مردان میان بست و کرد آنچه گفت

میں نے سنا کہ راتوں کو خدمت سے نہیں سوئے | جوانمردوں کی طرح کمر باندھی اور اوسنے جو کہا وہی کیا

شبی بر سرش لشکر آورد خواب | که چند آورد مرد ناخفته تاب

ایک رات کو اوسکے سر پر نیند نے غلبہ کیا یعنی سو گیا | کیونکہ آدمی بغیر سوئے ہوئے کہاں تک رہ سکتا ہے

همان دم که چشمانش خفتن گرفت | مسافر پراگنده گفتن گرفت

دم بھر جب اوسکی آنکھ لگ گئی | مسافر نے واہیات بکنا شروع کیا

که لعنت برین نسل ناپاک باد | که ناموس و ناموس و زرق اند باد

کہ ان بد نسلون پر لعنت ہو | جو کہ ناموری کا کام کرتے ہیں اور حیلہ و مکر اور غرور کرتے ہیں

بلند اعتقادان پاکیزه پوش | فریبندهٔ پارسائی فروش

بلند اعتقاد یعنے مغرور عمدہ لباس پہنے ہوئے | فریب دینے والے اور عبادت دکھانے والے

چه داند لت انبانی از خواب مست | که بیچارهٔ دیده بر هم نه بست

حریص جو نیند میں مست ہو | اوسکو کیا معلوم ہوگا کہ کسی غریب کی آنکھ نہیں لگی

سخنهای منکر بمعروف گفت | که یکدم چرا غافل از وی بخفت

بیہودہ باتیں معروف کو کہیں | کس واسطے کہ اوس سے غافل ہو کے دم بھر کیون سو گیا

فروخورد شیخ این حدیث از کرم | شنیدند پوشیدگان حرم

شیخ نے بمقتضائے کرم ان باتون کو بھی گوارا کیا | پردہ نشینون حرم نے یہ بات سنی

یکی گفت معروف را در نهفت | نه دیدی که درویش نالان چه گفت

ایک شخص نے معروف سے چپکے سے کہا | تو نے نہیں سنا کہ فقیر ملول نے کیا کہا

برو زین سپس گو سر خویش گیر | تعنت ببر جای دیگر بمیر

جا کے کہو کہ آپ اپنی راہ لے | زائد طعنے نہ دے اور کہیں جا کے مرے

نکوئی و رحمت بجای خود است | ولی با بدان نیکمردی بد است

نیکی اور رحم اپنے اپنے موقع پر خوب ہوتا ہے | مگر بدون کے ساتھ نیکی کرنا برا ہے

سر سفله را گرد بالش منه | سر مردم آزار بر سنگ به

کمینون کے سر کے نیچے تکیہ نہ رکھنا چاہیے | جو آدمیون کو تکلیف دے اوسکا سر پتھر سے کچلنا چاہیے

مکن با بدان نیکی ای نیکبخت | که در شوره نادان نشاند درخت

اے نیکبخت بدون کے ساتھ نیکی اچھی نہیں ہوتی | کیونکہ اوسر میں نادان درخت لگاتا ہے

نگویم مراعات مردم مکن | کرم پیش نامردمان گم مکن

میں نہیں کہتا کہ آدمیون کی رعایت ہی نہ کر | کمینون پر بخشش کو ضائع نہ کر

با خلاق نرمی مکن با درشت | که سگ را نمالند چون گربه پشت

بد آدمیون سے اخلاق اور نرمی سے پیش نہ آنا | کیونکہ بلی کی طرح کتے کی پیٹھ نہیں سہلاتے ہیں

گر انصاف خواهی سگ حق شناس | بسیرت به از مردم ناسپاس

اگر انصاف سے پوچھو تو کتا جو حق پہچانتا ہے | عادت میں ناشکر آدمی سے بہتر ہے

ببرف آب رحمت مکن بر خسیس
کمینون کو برف کا پانی نہ پلا اور اونپر رحم نکر
چو کردی مکافات بر یخ نویس
اور اگر کیا اوسکا عوض برف پر لکھ یعنے ضائع سمجھ

ندیدم چنین پیچ بر پیچ کس
مین نے ایسا بیمروت کسیکو بھی نہین دیکھا
مکن هیچ رحمت برین هیچکس
ایسے نالائق پر کچھ بھی رحم نہ کرنا چاہیے

بخندید و گفت ای دلارام جفت
ہنسکے کہا کہ اے پیاری بی بی
پریشان مشو زین پریشان که گفت
پریشان کی پریشان باتون سے خفا نہونا چاہیے

گر از ناخوشی کرد بر من خروش
اگر وہ ناراضی سے مجھپر خفا ہوا
مرا ناخوش از وی خوش آمد بگوش
مجھے اوسکی بری باتین اچھی معلوم ہوئین

جفای چنین کس بباید شنود
ایسے شخص کی بری باتین بھی سن لینا چاہیے
که نتواند از بیقراری غنود
جسکو بے قراری سے نیند نہین آتی

چو خود را قوی حال بینی و خوش
جب تو آپ کو زبردست اور خوش پاوے
بشکرانه بار ضعیفان بکش
شکر کر اور ضعیفون کی نازبرداری کر

اگر خود همین صورتی چون طلسم
اگر درحقیقت تو طلسم کی سی صورت ہے
بمیری و اسمت بمیرد چو جسم
تو تیرے مرنیکے بعد تیرے جسم کی طرح تیرا نام بھی مٹ جائیگا

دگر پروردانی درخت کرم
اور اگر تو درخت بخشش کا لگائیگا
بر نیکنامی خوری لاجرم
تو ضرور اوس سے نیکنامی کا پھل کھائیگا

نه بینی که در کرخ تربت بسیست
تجھے نہین معلوم کہ کرخ مین بہت سی قبرین ہین
بجز گور معروف معروف نیست
معروف کی قبر کے سوا کوئی مشہور نہین

بدولت کسانی سرافراختند
دولت کے سبب سے اون لوگون کو عزت حاصل ہوئی
که تاج تکبر بینداختند
جنھون نے غرور کا تاج اوتار ڈالا اسے ترک کیا

تکبر کند مرد حشمت پرست
غرور سے جو دولت چاہتا ہے
نداند که حشمت بحلم اندرست
وہ شاید یہ نہین جانتا کہ حلم سے دولت ملتی ہے

حکایت در معنی سفاهت نااهلان و تحمل نیکمردان

تذکرہ بے عقل نالائقون اور برداشت نیک مردون مین

طمع برد شوخی بصاحبدلی
ایک بے شرم نے ایک صاحب دل کے سامنے ایک حاجت بیان کی
نبود آن زمان در میان حاصلی
اوسوقت اوس کے پاس کچھ فائدہ نہ تھا

کمربند و دستش تهی بود و پاک
اوسکا کمربند اور ہاتھ بالکل خالی تھے
که زر بر فشاندی بر رویش چو خاک
کہ خاک کی طرح اوسکے سر پر وہ روپیہ نثار کردیتا

برون تاخت خواهنده تیره روی
وہ مانگنے والا بدخو باہر نکل کے
نکوهیدن آغاز کردش بکوی
کوچہ بکوچہ اوسکی مذمت کرنے لگا

که زنهار ازین کژدمان خموش
کہ ان خاموش بچھوؤں سے خدا کی پناہ
پلنگان درنده صوف پوش
چیتوں کیطرح درندہ ہیں اور اوپر سے گدڑی اوڑھے

که چون گربه زانو بدل بر نهند
بلاؤں کی طرح سینہ سے جو لگائے ہیں
وگر صیدی افتد چو سگ در جهند
اگر شکار ہاتھ آئے تو کتوں کی طرح دوڑتے ہیں

سوی مسجد آورده دکان شید
مسجد میں مکر کی دکان لگالی
که در خانه کمتر توان یافت صید
کہ گھر میں شکار بہت کم پھنستا ہے

ره کاروان شیر مردان زنند
مسافروں کو ٹھگ لوٹتے ہیں
ولی جامه مردم اینان کنند
مگر یہ لوگ آدمیوں کی کھال کھینچ لیتے ہیں

سپید و سیه پاره بر دوخته
سیاہ و سپید ٹکڑے طرح طرح کے سی کے
بسالوس و پنهان زر اندوخته
پوشیدہ اور سینہ میں سونا جمع کیا ہے

زهی جو فروشان گندم نمای
عجب جو فروش اور گندم نما دغاباز ہیں
جهانگرد و شبکوک و خرمن گدای
جہان میں پھرنے والے شب کوک یعنی رات کو صدا کرنے والے

مبین در عبادت که پیرند و سست
ہو بلا اعتبار عبادت کے وقت نکرنا چاہیے کیونکہ اوسوقت
که در رقص و حالت جوانند و چست
بلکہ ناچنے اور وجد میں جوان اور چالاک معلوم ہوتے ہیں

عصای کلیم اند بسیار خوار
حضرت موسیٰ کی لاٹھی کیطرح پرخوار ہیں
پس آنگه نمایند خود را نزار
اور بعد اوسکے آپ کو ضعیف بناتے ہیں

نه پرهیزگار و نه دانشور اند
نہ پرہیزگار اور نہ عقلمند ہیں
همین بس که دنیا بدین می خرند
انکے واسطے یہی کافی ہے کہ دین کی عوض دنیا کماتے ہیں

عبای بلیلا نه در تن کنند
آپ تو حضرت بلال کی سی عبا پہنتے ہیں
بدخل حبش جامه زن کنند
مگر بی بی کیواسطے حبش کے خراج کی مالیت کا جوڑا تیار کراتے ہیں

ز سنت نه بینی در ایشان اثر
سنت کا اور کوئی نشان تو اونمیں نہیں ملتا
مگر خواب پیشین و نان سحر
مگر قیلولہ اور چاشت کے ناشتے کا کھانا

شکم تا سر آگنده از لقمه تنگ
تنگ تنگ لقمے کھا کے پیٹ سر تک بھرا ہوا
چو زنبیل دریوزه هفتاد رنگ
جیسے بھیک مانگنے کی جھولی ستر طرح کے ٹکڑوں سے بھری ہوئی ہو

نخواهم درین باب ازین بیش گفت
اس سے زیادہ میں اس مقدمہ میں نہیں کہہ سکتا
که شنعت بود سیرت خویش گفت
کیونکہ اپنی عادت کا بیان کرنا برا ہے

فرو گفت ازین شیوۂ نادیدہ گوی
اسی طریقہ سے وہ جھوٹا بکتا رہا
یکی کردہ بے آبروئے بسی
ایک شخص نے جیسے خود ہی بہت ذلت اوٹھائی ہو
مریدی بشیخ این سخن نقل کرد
ایک مرید نے شیخ سے یہ بات جاکے بیان کی
بدی در قفا عیب من گفت و خفت
کسی بد آدمی نے پیچھے میرا عیب بیان کیا اور سو رہا
یکی تیرے افگند و در رہ فتاد
ایک شخص نے تیر مجھے مارا مگر راہ مین گر گیا
تو برداشتی و آمدی سوی من
تو اٹھا کے میرے پاس لے آیا
بخندید صاحبدل نیک خوی
اوس صاحبدل نیک خو نے ہنس کے جواب دیا
ہنوز آنچہ گفت از بدم اندکیست
یہان تک کہ جیسا اوس نے مجھے بد سمجھا ہی تھوڑا ہے
ز روی گمان بر من آنہا کہ بست
اوس نے جن باتون کا میری نسبت گمان کیا
وی امسال پیوست با ما وصال
اوس سے اور مجھسے تو ابکی برس ملاقات ہوئی
بجز من کسی ندر جہان عیب من
جہان مین مجھسے زیادہ کوئی میرا عیب نہین جانتا
ندیدم چنین نیک پندار کس
مین نے ایسا نیک گمان آدمی کوئی نہین دیکھا
بحشر ار گواہ گناہم گر اوست
قیامت مین اگر میرے گناہ کا وہ گواہ ہوگا
گرم عیب گوید بداندیش من
اگر دشمن میرا عیب بیان کرنا چاہتا ہو

نہ بیند ہنر دیدۂ عیب جوی
کیونکہ عیب جو کی آنکھ ہنر نہین دیکھتی ہے اے عیب جو
چہ غم دارد از آبروئے کسی
وہ کسیکی ذلت کی کیا پروا کریگا
اگر راست پرسی نہ از عقل کرد
اگر سچ پوچھو تو کچھ عقلمندی نہین کی
بتر زو قرینی کہ آورد و گفت
اوس سے بدتر وہ دوست ہے جو مجھسے آکر بیان کرے
وجودم نیازرد و رنجم نداد
نہ مجھے اوس نے صدمہ پہونچایا نہ تکلیف ہوئی
ہمی در سپوزی بپہلوی من
اور اوسے میرے پہلو مین بار بار گڑ چبھوتا ہے
کہ سہلست ازین بیشتر گو بگوی
کہ یہ بات تو آسان ہے کہو اس سے بھی سخت کہے
از آنہا کہ من دانم از صد یکیست
جن باتون کو مین جانتا ہون اونمین یہ سینکڑون مین ایک بھی نہین
من از خود یقین میشناسم کہ ہست
مجھے خود یقین ہے اور جانتا ہون کہ مجھمین موجود ہین
کجا داندم عیب ہفتاد سال
میرے ستر برس کے عیب اوسے کہان سے معلوم ہونگے
نداند بجز عالم الغیب من
سوائے خدا کے کہ وہ عیب کی باتین جانتا ہے
کہ پنداشت عیب منست این و بس
کہ وہ میرے عیب صرف اسیقدر سمجھا
نہ دوزخ نترسم کہ حالم نکوست
تو مین دوزخ سے نہین ڈرتا ہون کہ حال میرا اچھا
بیا گو ببر نسخہ از پیش من
کہ آکے ایک کتاب میرے پاس سے لیجائے

کسان مردِ راهِ خدا بوده اند
وہ لوگ مردِ راہِ خدا کے ہین
که برجاس تیرِ بلا بوده اند
جو تیرِ بلا کا نشانہ ہوئے ہین

زبان باش تا پوستینت درند
خاموش رہ تاکہ لوگ تیرا عیب ظاہر کرین
که صاحبدلان بارِ شوخان برند
کیونکہ صاحبدل بیباکون کے ظلم کی برداشت کرتے ہین

گر از خاکِ مردم سبوئی کنند
اگر مرنے کے بعد آدمی کی خاک کا گھڑا بنائین
بسنگش ملامت کنان بشکنند
ملامت کرنے والے سنگِ ملامت سے اوسے بھی توڑ دینگے

حکایت در گستاخی درویشان و حلمِ پادشاهان

قصہ۔ فقیرون کی گستاخی اور بادشاہون کے حلم کے بیان مین

ملک صالح از پادشاهانِ شام
شام کے بادشاہون مین ایک بادشاہ ملک صالح نام تھا
برون آمدی صبحدم با غلام
وہ صبح کیوقت اپنے غلام کے ساتھ باہر نکلا

بگشتی در اطرافِ بازار و کوی
ہر طرف بازار اور کوچہ مین پھرتا تھا
برسمِ عرب نیمه بربسته روی
عرب کے لوگون کی طرح منھ چھپا کے یعنے جیسا اہلِ عرب کا

که صاحب نظر بود درویش دوست
کیونکہ مردم شناس اور فقیر دوست تھا
هر آن کاین دو دارد ملک صالح اوست
جسمین یہ دو خصلتین ہون وہ نیکبخت بادشاہ ہے

دو درویش در مسجدی خفته یافت
دو فقیرون کو ایک مسجد مین سوتے ہوئے دیکھا
پریشان دل و خاطر آشفته یافت
پریشان حال اور پریشان دل پایا

شب از سردی آن دیده نابرده خواب
رات کو مارے سردی کے ان کو نیند نہ آئی
چو حربا تأمل کنان آفتاب
گرگٹ کی طرح آفتاب کے منتظر تھے

یکی زان دو میگفت با دیگری
ایک ان مین سے دوسرے سے کہتا تھا
که هم روزِ محشر بود داوری
کہ جب قیامت کے دن انصاف ہوگا

گر این پادشاهانِ گردن فراز
اگر یہ مغرور بادشاہ
که در لهو و عیش اند با کام و ناز
جو راحت اور آرام اور چین اور خوشی سے بسر کرتے ہین

در آیند با عاجزان در بهشت
غریبون کے ساتھ بہشت مین داخل ہون گے
من از گور سر برنگیرم ز خشت
مین قبر کے پتھر کے نیچے سے سر بھی نہ اٹھاؤن گا

بهشتِ برین ملک و ماوای ماست
اول درجہ بہشت کا ہمارا ملک اور جگہ ہے
که بندِ غمِ امروز بر پای ماست
کیونکہ غم کی بیڑی آج ہمارے پیر مین ہے

همه عمر ازینان چه دیدی خوشی
تمام عمر ان سے کیا آرام ملا
که در آخرت نیز زحمت کشی
جو قیامت مین انکے سبب سے تکلیف اٹھائین

اگر صالح آنجا بدیوار باغ
اگر صالح اوس باغ کی دیوار تک بھی آئے
چو مرد این سخن گفت و صالح شنید
جب اوس مرد نے یہ بات کہی اور ملک صالح نے سنی
دمی رفت تا چشمۂ آفتاب
تھوڑی دیر کے بعد جب چشمہ آفتاب بر
روان هر دو کس را فرستاد و خواند
فوراً ایک شخص کو بھیجکے دونون آدمیون کو بلایا
برایشان ببارید باران جود
اون پر بخشش کا مینھ برسایا یعنے بخشش کی
پس از رنج سرما و باران و سیل
جاڑے اور برسات اور سیلاب کی تکلیف کے بعد
گدایان بی جامہ شب کردہ روز
جن فقیرون کے پاس کپڑا بھی نہتھا اور بعینہٖ رات کو دن کر
یکی گفت از اینان ملک را نهان
اون مین سے ایک شخص نے چپکے سے بادشاہ سے
پسندیدگان در بزرگی رسند
اچھے لوگ عزت پاتے ہین
شهنشه ز شادی چو گل بر شگفت
بادشاہ خوشی سے گلاب کی طرح کھِل گیا
من آنکس نیم کز غرور حشم
مین ایسا آدمی نہین کہ کوچ اور غلامونکے غرور سے
تو هم با من از سر بنه خوی زشت
تو بھی امیری طرف سے وہ بدگمانی منع کر
من امروز کردم در صلح باز
مین نے آج صلح کا دروازہ کھولا ہے تو بھی صلح کر لی
چنین راه گر مقبلی پیش گیر
اگر تو صاحب اقبال ہے تو ایسی راہ پر چل

در آید بکفشش بدرم دماغ
تو مارے جوتیون کے اوسکا بھیجا نکالون
دگر بودن آنجا مصالح ندید
پھر وہان ٹھہرنا مناسب نجانا
ز چشم خلایق فرو شست خواب
خلق کی آنکھون سے نیند دھو ڈالی یعنے بیدار ہوے
بهیبت نشست و بحرمت نشاند
خود برعب کے ساتھ بیٹھا اور اون کو عزت سے بٹھایا
فرو شست شان گرد ذل از وجود
ذلت کی گرد اون کے بدن سے دھو ڈالی یعنے روپیہ دیا
نشستند با نامداران خیل
دربار کے سردارون کے ساتھ بیٹھے
معطر کنان جامہ بر عود سوز
اب وہ اپنے لباس کو انگیٹھی پر رکھکے بسانے لگے
که ای حلقه در گوش حکمت جهان
کہ اے بادشاہ جہان تیرے حکم کا مطیع ہے
ز ما بندگانت چه آمد پسند
ہم غلامونکی آپ کو کون بات اچھی معلوم ہوئی
بخندید در روی درویش گفت
ہنسا اور فقیرون سے مخاطب ہوکے کہا
ز بیچارگان روی درهم کشم
غریبون سے ناخوش ہون
که ناسازگاری کنی در بهشت
کہ جسکے سبب سے بہشت مین ناموافقت نہو
تو فردا مکن در برویم فراز
تو کل قیامت مین دروازہ بند نہ کرنا یعنے نفرت نکرنا
شرف بایدت دست درویش گیر
اگر عزت چاہتا ہے تو فقیرون کی دستگیری کر

برازشاخ طوبی کسی برنداشت — که امروز تخم ارادت نکاشت

اوسکو شاخ طوبی کا پھل نہین مل سکتا ہی — جسنے آج نیکی کا بیج نہ بویا ہو

ارادت نداری سعادت مجوی — بچوگان خدمت توان برد گوی

جو صاحب اعتقاد نہین وہ نیکبخت بھی نہین ہوسکتا — خدمت کے چوگان سے گیند پاسکتے ہین

تراکی بود چون چراغ التهاب — که از خود پری همچو قندیل از آب

تیرے دل مین چراغ کیطرح کب سوز ہوگا — جبکہ تو خودی سے بھرا ہی مثل قندیل کے پانی سے

وجودی دهد روشنائی بجمع — که سوزیش در سینه باشد چو شمع

اوس شخص سے محفل کو روشنی یعنی فیض رونق حاصل ہوگی — کہ جسکے سینہ مین شمع کی طرح سوز ہو

حکایت اندر محرومی خویشتن بینان

قصہ۔ خودپسندون کے محروم رہنے کا

یکی در نجوم اندکی دست داشت — ولیک از تکبر سرمست داشت

ایک شخص تھوڑا علم نجوم جانتا تھا — مگر غرور سے سرمست یعنے دیوانہ تھا

بر کوشیار آمد از راه دور — دلی پر ارادت سری پر غرور

وہ حکیم کوشیار کے پاس دور سے آیا — دل مین خوش اعتقاد مگر سر مین غرور تھا

خردمند ازو دیده در دوختی — یکش حرف خدمت نیاموختی

عقلمند یعنے حکیم نے اوس سے آنکھ چرائی یعنے اغماض کیا — ایک حرف حکمت کا بھی اوسے نہ بتایا

چو بی بهره عزم سفر کرد باز — بدو گفت دانای گردن فراز

جب کہ خالی یعنے بے حاصل اوسنے جانیکا قصد کیا — تب اوس سے اوس عقلمند بزرگ نے کہا

تو خود را گمان برده پر خرد — انائی که پر شد دگر چون برد

تو آپ کو عقلمند سمجھتا ہے — جو کوزہ بھرا ہوتا ہے وہ پھر نہین سکتا

ز دعوی تهی آی تا پر شوی — تو از خود پری زان تهی میروی

دعوے سے خالی ہوکے آ تاکہ پر ہو جاے — تو خودی سے بھرا ہے اسواسطے خالی جاتا ہی

ز هستی در آفاق سعدی صفت — تهی گرد و باز آی پر معرفت

زمانہ مین خودی سے سعدی کیطرح — چھوڑدے تاکہ معرفت سے بھر جاے

حکایت در معنی تسلیم و حق شناسی آن

قصہ۔ بات مان لینا اور اوسکی حق شناسی کے بیان مین

بخشم از ملک بنده سر تافت — بفرمود جستن کسش در نیافت

ایک غلام بادشاہ سے خفا ہوکے بھاگ گیا — بادشاہ نے تلاش کرنیکو حکم دیا مگر کسینے اوسے نپایا

چو باز آمد از راه خشم و ستیز
جب وہ پھر آیا تو بادشاہ نے عتاب اور غصہ سے

به شمشیر زن گفت خونش بریز
جلاد سے کہا کہ اسے قتل کر

بخون تشنه جلاد نامهربان
جلاد بیرحم نے جو اوسکے خون کا پیاسا تھا

برون کرد چون تشنه دشنه زبان
خنجر نیام سے باہر نکالا جیسے پیاسا زبان باہر نکالتا ہے

شنیدم که گفت از دل تنگ ریش
سنا ہے کہ وہ غلام مایوسی اور رنج سے کہتا تھا

خدایا بحل کردمش خون خویش
کہ اے خدا میں نے اپنا خون اوسے معاف کیا

که پیوسته در نعمت و ناز و نام
کہ ہمیشہ نعمت اور ناز اور ناموری میں

در اقبال و بوده ام دوستکام
اوسکی بدولت میں خوش رہا

مبادا که فردا بخون منش
ایسا نہو کہ کل قیامت کو میرے خون کے عوض

بگیرند و خرم شود دشمنش
ایسے گرفتار کر کے عذاب کریں اور اوسکا دشمن

ملک را چو گفت وی آمد بگوش
بادشاہ نے جب اوسکا قول سنا

دگر دیگ خشمش نیاورد جوش
پھر اوسکے غصہ کی دیگ میں جوش نہ آیا

بسی بر سرش داد و بر دیده بوس
اوسکے سر اور آنکھوں پر بہت سے بوسے دیے

خداوند رایت شد و طبل و کوس
نشان اور ڈنکے اور نقارہ کا مالک ہوا

برفق از جهان شد همین جایگاه
ملائمت کے سبب ایسی خونخوار جگہ سے

رسانید دهرش بدان پایگاه
زمانہ نے اوسکو اس مرتبہ پر پہونچایا

غرض زین حدیث آنکه گفتار نرم
اس ذکر سے یہ غرض ہے کہ نرم باتیں

چو آب است بر آتش مرد گرم
غضبناک آدمی کی غضب کی آگ پر مثل پانی کے ہوتی ہیں

نه بینی که در معرض تیغ و تیر
نہیں دیکھا ہے تلوار اور تیر کے موقع پر

بپوشند خفتان صد تو حریر
چلتہ سو پرت حریر کا نرم پہن لیتے ہیں

تواضع کن ای دوست با خصم تند
تند خو دشمن سے فروتنی کرنا چاہیے

که نرمی کند تیغ برنده کند
کیونکہ نرمی تیز تلوار کو بھی کند کر دیتی ہے

حکایت در عجز و نیازمندی صالحان
قصہ نیکبختوں کی عاجزی اور نیازمندی کے بیان میں

ز ویرانه عارف ژنده پوش
کسی ویرانہ میں جہاں ایک عارف خرقہ پوش رہتا تھا

یکی را بناج سگ آمد بگوش
ایک شخص کو کتے کی آواز سنائی دی

بدل گفت کوی سگ اینجا چراست
وہ اپنے دلمیں سوچا کہ کتا یہاں کہاں سے آیا

در آمد که درویش صالح کجاست
اندر گیا کہ وہ نیکبخت فقیر کہاں گیا

نشان سگ از پیش و از پس ندید
ادھر ادھر دیکھا مگر کہین کتے کا پتا نملا
بجز عارف آنجا دگر کس ندید
اوس فقیر کے سوا وہان کسی اور کو نہ پایا

خجل باز گردیدن آغاز کرد
اوسنے نادم ہوکے پھرنا چاہا
که شرم آمدش بحث آن راز کرد
کیونکہ اوسکو اس بھید کے پوچھنے سے شرم آئی

شنید از درون عارف آواز پای
فقیر نے اندر سے پیر کی آہٹ سنی
ہلا گفت بر در چه پائی درآی
پکارکے کہا کہ باہر کیون کھڑا ہے اندر آ

نه پنداری ای دیدهٔ روشنم
کہا اے میری آنکھ کی پتلی اور کچھ گمان نکر
کزاید رگ آواز کرد این منم
کہ یہان کتے کی آواز جو سنائی دی تھی وہ مین تھا

چو دیدم که بیچارگی می خرد
جب مینے دیکھا کہ وہان عاجزی پسند ہے
نهادم ز سر کبر و رای و خرد
تو غرور رای اور عقل اور دانائی سر سے نکال ڈالی

چو سگ بر درش بانگ کردم بسی
مین کتون کیطرح اوسکے دروازہ پر بہت چلایا
که مسکین تر از سگ ندیدم کسی
کیونکہ کتے سے زیادہ غریب مین کسیکو نہین پاتا

چو خواهی که در قدر والا رسی
اگر مرتبہ بلند حاصل کرنا چاہتا ہے
ز شیب تواضع بہ بالا رسی
عاجزی کی پستی سے بلندی حاصل ہوتی ہے

درین حضرت آنان گرفتند صدر
اس بارگاہ مین اون لوگونکو مرتبہ حاصل ہوا
که خود را فروتر نهادند قدر
جنہون نے اپنی عزت پیچھے چھوڑ دی

چو سیل اندر آمد بهول و نهیب
جب سیلاب نے رعب اور دبدبہ دکھایا
فتاد از بلندی بسر در نشیب
بلندی نے سر کے بل نیچے گرایا

چو شبنم بیفتاد مسکین و خرد
جب شبنم غریبی سے قطرہ قطرہ بحقیقت ہوکے گری
نگر کآفتابش بعیوق برد
خیال کرکہ آفتاب اوسکو کسطرح عیوق تک لیگیا

حکایت حاتم اصم و سیرت او در تواضع

قصہ حاتم بہرے اور اوسکی عاجزی کے بیان مین

گروهی برآنند ز اهل سخن
بعض مورخ اس امر پر متفق الرائے ہین
که حاتم اصم بود باور مکن
کہ حاتم بہرا تھا مگر یہ بات یقین نکرنا چاہیے

بر آمد طنین مگس بامداد
صبح کو ایک مکھی کی آواز اونے سنی
که در چنبر عنکبوتی فتاد
جو جالے مین مکڑی کے پھنس گئی تھی

همه ضعف و خاموشیش کید بود
مکڑی کا ضعف اور خاموشی بالکل مکر تھا
مگس قند پنداشتش قید بود
مکھی جسے قند سمجھی تھی وہ قید تھی

نگه کرد شیخ از سر اعتبار
شیخ نے اوسکو دیکھکے عبرت کی راہ یہ کہا
که ای پای بند طمع پایدار
کہ اے گرفتار طمع ذرا ٹھہر

نه هر جا شکر باشد و شهد و قند
ہر جگہ شکر اور شہد اور قند نہیں ہوتا ہے
که در گوشها دام یارست و بند
بلکہ اکثر گوشوں میں چھپا ہوا جال ہوتا ہے

یکی گفت ازان حلقهٔ اهل رای
فقیروں کے جلسہ میں سے ایک شخص نے اوس سے کہا
عجب دارم ای مرد راه خدای
کہ اے مرد راہ خدا مجھے بڑا تعجب ہے

مگس را تو چون فهم کردی خروش
تو نے مکھی کی آواز کیونکر سن لی
که ما را بدشواری آمد بگوش
کیونکہ ہمیں دشواری سے سنائی دی

تو کاگاه گردی به بانگ مگس
جبکہ تو مکھی کی آواز سن لیتا ہے
نشاید اصم خواندنت زین سپس
تو اب سے تجھے بہرا نکہنا چاہیے

تبسم کنان گفتش ای تیز هوش
شیخ نے ہنس کے جواب دیا کہ اے تیز عقل
اصم به که گفتار باطل نیوش
بہرا بہتر ہے اگر جھوٹی باتیں سننے والا

کسانی که با من بخلوت درند
جو لوگ تنہائی میں میرے ساتھ ہیں
مرا عیب پوش و هنر گسترند
وہ میرا عیب چھپاتے ہیں اور ہنر ظاہر کرتے ہیں

چو پوشیده دارندم اخلاق دون
جب وہ میرے عیب چھپاتے ہیں
کند هستیم زیر و نخوت زبون
تو خودنمائی مجھے زبردست اور غرور عجب کرتا ہے

فرا مینمایم که می نشنوم
میں نے اسواسطے ظاہر کیا ہے کہ میں نہیں سنتا ہوں
مگر کز تکلف مبرا شوم
کہ شاید تکلف سے چھوٹ جاؤں یعنی خودنمائی اور غرور سے

چو کالیوه دانندم اهل نشست
جب مجھے دیوانہ مزاج یا بہرا میری صحبت کے لوگ سمجھینگے
بگویند نیک و بدم هر چه هست
تو بے تکلف میرا عیب صواب جو کچھ ہوگا بیان کیا کرینگے

اگر بد شنیدن نیاید خوشم
اگر مجھے اپنا عیب سننا پسند نہ آئیگا
ز کردار بد دامن اندر کشم
تو بد کاموں سے دامن سمیٹ لونگا یعنے پرہیز کرونگا

بحبل ستایش فرا چه مشو
تعریف کی رسی سے کنوئیں میں نہ گر یعنے فعل بد نکر
چو حاتم اصم باش و غیبت شنو
حاتم کیطرح بہرا بنکے عیب سنا کر

سعادت بجست و سلامت نیافت
اوس شخص کو نیکبختی اور سلامتی نہیں چاہیے
که گردن ز گفتار سعدی بتافت
جسنے سعدی کے قول سے گردن پھیری یعنے نمانا

ازین به نصیحتگری بایدت
اس سے زیادہ نصیحت کرنے والے کی تجھے ضرورت ہے
ندانم پس از وی چه پیش آیدت
نہیں معلوم کہ اوسکے بعد کیسا تیرے آگے آئے

حکایت زاهد و دزد

قصہ - ایک فقیر اور چور کا

عزیزی در اقصای تبریز بود — که همواره بیدار و شب خیز بود

نواح تبریز مین ایک عابد تھا — ہمیشہ شب بیداری اور عبادت کرتا تھا

شبی دید جایی که دزدی کمند — بپیچید و بر طرف بامی فگند

ایکرات اوسنے دیکھا کہ ایک چورنے کمند لپیٹ کے — ایک شخص کے گھر کے کوٹھے پر پھینکی

کسان را خبر کرد و آشوب خاست — ز هر جانبی مرد با چوب خاست

اوسنے آدمیون کو خبر دی اور غل ہوا — ہر طرف سے لوگ لکڑی لیکے اوٹھے

چو نامردم آواز مردم شنید — میان خطر جای بودن ندید

جب اوس نامرد نے مردون کی آواز سنی — خوفناک جگہ مین ٹھہرنا مناسب نسمجھا

نهیبی از آن گیر و دار آمدش — گریزی بوقت اختیار آمدش

لینا اور پکڑنے کا غل سنکے اوسے خوف معلوم ہوا — اوسوقت وہ بھاگنے کو غنیمت سمجھا

ز رحمت دل پارسا موم شد — که شب دزد بیچاره محروم شد

رحم سے بیچارے فقیر کا دل موم کیطرح پگھل گیا — کہ رات کو چور غریب مایوس پھر جائے

بتاریکی از وی فراز آمدش — براه دگر پیش باز آمدش

اندھیری رات مین اور طرف سے جاکے — اوس سے ملاقات کی

که یارا مرو کآشنای توام — بمردانگی خاک پای توام

کہ اے یار نجا مین بھی تیرا جان پہچان ہون — جوان مردی مین تیری خاکپا یعنے تابعدار

ندیدم بمردانگی چون تو کس — که جنگ آوری بر دو نوع است و بس

تیری طرح مین نے کسیکو جوان مرد نہین دیکھا — جوان مردی کے صرف دوہی طور ہوتے ہین

یکی پیش خصم آمدن مردوار — دوم جان بدر بردن از کارزار

ایک جوان مردی کیطرح دشمن سے مقابلہ کرنا — دوسرے لڑائی سے جان بچائے جانا

بدین هر دو خصلت غلام توام — چه نامی که مولای نام توام

ان دونون عادتون مین تیرا غلام ہون — تیرا کیا نام ہے کہ مین تیرے نام کا غلام ہون

گرت رای باشد بحکم کرم — بجایی که میدانمت ره برم

اگر تیری رائے ہو تو کرم کی راہ سے — جو جگہ مجھے معلوم ہے وہان تجھے لیچلون

سرایی است کوتاه و دربسته سخت — نپندارم آنجا خداوند رخت

ایک چھوٹا سا گھر ہے جہان کا دروازہ بند ہے — اسباب کا مالک مجھے وہان کوئی معلوم نہین ہوتا

کلوخی دو بالای هم بر نهیم — یکی پای بر دوش دیگر نهیم
ڈھیلے اوپر دو ڈھیلے ہم رکھ لین — ایک شخص دوسرے کے کندھے پر سوار رہو

بچندانکه در دستت افتد بساز — ازان به که گردی تهیدست باز
پس جسقدر تیرے ہاتھ آئے اوسپر قناعت کر — اوس سے بہتر ہوگا کہ خالی ہاتھ گھر پھر جائے

بدلداری و چاپلوسی و فن — کشیدش سوی خانهٔ خویشتن
تسلی اور خوشامد اور حیلے سے — اوسکو اپنے گھر لے گیا

جوانمرد شب رو فرو داشت دوش — بکتفش درآمد خداوند هوش
اوس چور جوان مرد نے اپنا کندھا جھکایا — اور وہ ہوشیار اوسکے کندھے پر سوار رہوا

بغلطاق و دستار و رختی که داشت — ز بالا بدامان او در گذاشت
کرتہ پگڑی اور جو اسباب تھا — اوپر سے اوسکے دامن مین چھوڑ دیا

وز آنجا بر آورد غوغا که دزد — ثواب ای جوانان و یاری و مزد
اور وہان سے چلایا کہ چور چور — اے جوانو میری مدد کرو اوسکے عوض ثواب پاؤ گے

بدر جست از آشوب دزد دغل — دوان جامهٔ پارسا در بغل
چور مکار تو اوس ہنگامہ سے نکل گیا — عابد کے کپڑے بغل مین دبائے ہوے

دل آسوده شد مرد نیک اعتقاد — که سرگشته را برآمد مراد
اوس مرد نیک اعتقاد کو اطمینان ہوا — کہ ایک پریشان کی مراد برآئی

خبیثی که بر کس ترحم نکرد — ببخشود بر وی دل نیکمرد
جس خبیث نے کسی پر بھی رحم نہ کیا ہوگا — نیک مرد کے دل کو اوسپر بھی رحم آگیا

عجب نیست در سیرت بخردان — که نیکی کنند از کرم با بدان
عقلمندون کی عادت سے کچھ تعجب نہین — اگر وہ اپنے کرم سے بدونپر رحم کرین

در اقبال نیکان بدان میزیند — وگرچه بدان اهل نیکی نیند
نیکون کی بدولت بد زندگی بسر کرتے ہین — اگرچہ بد نیکی کرنے کے لائق نہین

حکایت در معنی جفای دشمن از بهر دوست

قصہ دشمنون کے ظلم کی برداشت دوستون کے واسطے

یکی را چو سعدی دلی ساده بود — که با ساده روئی در افتاده بود
ایک شخص سعدی کی طرح سادہ دل یعنی بیگناہ اور بھولا تھا — کہ وہ ایک خوبصورت کا گرفتار تھا

جفا بردی از دشمن سخت گوی — ز چوگان سختی بخستی چو گوی
دشمنون کے ظلم اور سخت کلامی کی برداشت کرتا — سختی کے چوگان سے گیند کیطرح ادھر کبھی ادھر پریشان پھرتا

نرگس چین برابرو نینداختی
کسیبات سے اوسکی بھنویں پر شکن تک نہ آئی

زبازی بہ تندی نپرداختی
سوائے ہنسنے کے کبھی غصہ نہ کرتا

یکی گفتش آخر ترا ننگ نیست
ایک شخص نے پوچھا آخر کیا تجھے شرم نہیں آتی

خبر زین ہمہ سیلی و سنگ نیست
یہ دھولین اور پتھر کچھہ اثر نہین کرتے

تن خویشتن سغبہ و ناکسان کنند
کمینے اپنے جسم کو آماجگاہ

ز دشمن تحمل زبونان کنند
اور کمزور دشمنوں کی برداشت کرتے ہین

نشاید زجاہل خطا درگذاشت
جاہل کی خطا پر طرح دینا نہ چاہیے

کہ گویند یارا و مردی نداشت
کیونکہ لوگ کہینگے کہ جوانمردی در قوت نہین جو بدلا لیتا

چہ خوش گفت شیدای شوریدہ سر
اوس عاشق دیوانہ نے کیا اچھی بات کہی

جوابی کہ شاید نبشتن بزر
ایسا عمدہ جواب یا کہ سونیکے حرفونسے لکھنا چاہیے

دلم خانۂ مہر یارست و بس
میرا دل یار کی محبت کا گھر ہے

ازان می نگنجد درو کین و کس
اسی سبب سے اوسمین کسیکی بدیکی گنجایش نہین

حکایت

قصہ

چہ خوش گفت بہلول فرخندہ خوی
بہلول دانا نے کیا اچھی بات کہی

چو بگذشت بر عارف جنگجوی
جب وہ کسی فقیر جنگجو کی طرف سے نکلا

گراین مدعی دوست بشناختی
اگر یہ مدعی دوست کو پہچان لیتا

بہ پیگار دشمن نپرداختی
پھر کبھی دشمن کے مقابلہ پر مخاطب ہوتا

گر از ہستی حق خبر داشتی
اگر اوسکو خدا کی بقا کی خبر ہوتی

ہمہ خلق را نیست پنداشتی
تو تمام مخلوق کو نیست سمجھتا

حکایت لقمان حکیم با بغدادی

قصہ۔ لقمان حکیم کا اور بغداد کے رہنے والے کا

شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود
مین نے سنا ہے کہ لقمان کا رنگ کالا تھا

نہ تن پرور و نازک اندام بود
تن پرور اور نازک بدن یعنے آرام طلب نہ تھا

یکی بندۂ خویش پنداشتش
ایک شخص نے اوسکو اپنا غلام سمجھ کے

بہ بغداد در کار گل داشتش
بغداد مین اوسے مٹی کے کام پر رکھا

بسالی سرای بپرداختش
ایک سال مین اوس کے واسطے گھر بنایا

کس از بندۂ خواجہ نشناختش
اور مالک کے غلاموں مین کسیسے اوسے نہ پہچانا

چو پیش آمدش بندهٔ رفته باز ز لقمانش آمد نهیبی فراز

جب بھاگا ہوا غلام پھر اوسکے پاس آیا تب اوسکو لقمان سے خوف پیدا ہوا

بپایش در افتاد و پوزش نمود بخندید لقمان که پوزش چه سود

اوسکے قدمو نپر گرا اور عذر کیا لقمان نے ہنسکے کہا کہ عذر سے کیا فائدہ

بسالی ز جورت جگر خون کنم بیکساعت از دل بدر چون کنم

سال بھر تیرے ظلم سے میرا جگر خون ہوا ایک دم مین کیونکر دل سے نکال ڈالونگا

ولی هم ببخشایم ای نیکمرد که سود تو ما را زیانی نکرد

مگر اے نیکمرد مین جب بھی معاف کرتا ہون کیونکہ تیرے فائدہ مین میرا کچھ نقصان نہین ہوا

تو آباد کردی شبستان خویش مرا حکمت و معرفت گشت بیش

تو نے اپنا گھر آباد کیا میری عقل اور معرفت زیادہ ہوئی

غلامیست در خیلم ای نیکبخت که فرمایمش وقتها کار سخت

اے نیکبخت میرے ملک مین بھی ایک غلام ہے کہ مین اکثر اوقات اوس سے مشکل کام لیتا تھا

دگر ره نیازارمش سخت دل چو یاد آیدم سختی کار گل

اب کبھی اوسکو مین زیادہ تکلیف اور سخ نہ دونگا کیونکہ مجھے اس مٹی کے کام کی مصیبت یاد رہیگی

هر آنکس که جور بزرگان نبرد نسوزد دلش بر ضعیفان خرد

جسنے بزرگوں کے ظلم کی برداشت نہین کی ہے اوسکا دل غریب کمزوروں پر نہ جلیگا یعنے رحم نہ آئیگا

چنین گفت بهرام شه با وزیر که دشخوار بار زیردستان مگیر

بہرام شاہ نے اپنے وزیر کو سمجھایا کہ کمزوروں کو مشکل کام نہ دینا چاہیے

گر از حاکمان سختت آید سخن تو بر زیردستان درشتی مکن

اگر حاکمون کی بات تجھے سخت معلوم ہو تو بھی کمزوروں پر سختی نکر کیونکہ تیری طرح سے

حکایت جنید بغدادی و سیرت او در تواضع

قصہ جنید بغدادی اور اون کی عاجزی کی عادت مین

شنیدم که بر دشت صنعا جنید سگی دید برکنده دندان صید

مین نے سنا ہے کہ صنعا کے جنگل مین حضرت جنید نے ایک کتا دیکھا جسکے شکاری دانت گر گئے تھے

ز نیروی سرپنجهٔ شیرگیر فرومانده عاجز چو روباه پیر

شیر کے شکار کی قوت جو اوسے حاصل تھی وہ جاتی رہی اور بہ ضعف لومڑی کی طرح سخت مجبور ہو گیا

پس از غرم و آهو گرفتن به پی لگد خورده از گوسفندان حی

وہ قدموں کے نشان سے میش کو ہی اور ہرن کو پکڑ لیتا تھا اوسکے بعد وہ گھر کے خاندان کی بکریوں کی لاتین کھانے لگا

چو مسکین و بی طاقتش دید و ریش
جب اوسکو بھوکا اور کمزور اور رنجیدہ دیکھا
بدو داد یک نیمه از زاد خویش
تو اوسکو اپنے کھانے مین سے آدھا دیدیا

شنیدم که میگفت و خون میگریست
مین نے سنا کہ یہ بات کہتے اور خون کے انسوون سے
که داند که بهتر ز ما هر دو کیست
کیا معلوم کہ ہم دونون مین سے کون بہتر ہے

بظاهر من امروز ازین بهترم
گو ظاہر مین آج مین اس سے اچھا ہون
دگر تا چه راند قضا بر سرم
پھر جب حکم خدا جیسا جاری ہو یعنی موت آئیگی تو دیکھا چاہیے

گرم پای ایمان نلغزد ز جای
اگر میرے ایمان کا پیر نہ پھسلے گا
بسر بر نهم تاج عفو خدای
تو خدا کے عفو کا تاج میرے سر پر ہوگا

وگر کسوت معرفت در برم
اور اگر معرفت کا لباس میرے بدن مین نہ رہے یعنی معرفت نہ رہے
نماند به بسیار ازین کمترم
تو مین اس کتے سے بھی بدتر ہون

که سگ با همه زشت نامی چو مرد
کہ کتا باوجود سب خرابیون کے اگر مرجائیگا
مر او را بدوزخ نخواهند برد
تو اوسکو دوزخ مین نہ لیجائینگے

ره اینست سعدی که مردان راه
اے سعدی طریقہ یہی ہے کہ مردان خدا نے
بعزت نکردند در خود نگاه
اپنی طرف عزت کی نگاہ سے نہین دیکھا

ازین بر ملائک شرف داشتند
اسی سبب سے فرشتہ پر شرف پایا
که خود را به از سگ نپنداشتند
کیونکہ آپکو کتے سے بھی اچھا نہ سمجھا

حکایت پارسا و بربط زن
قصہ پارسا اور بربط بجانیوالے کا

یکی بربطی در بغل داشت مست
ایک شخص کی بغل مین سرود دبا تھا
بشب بر سر پارسائی شکست
رات کو ایک پارسا کے سر سے ٹکرا کے ٹوٹ گیا

چو روز آمد آن نیک مرد سلیم
جب صبح ہوئی تو وہ نیکمرد بردبار
بر سنگدل برد یک مشت سیم
اوس سنگدل کے پاس تھوڑا روپیہ لیکے گیا

که دوشینه مغرور بودی و مست
کہا کہ مین کل رات کو مغرور اور مست تھا
ترا و مرا بربط و سر شکست
تیرا سرود اور میرا سر ٹوٹا

مرا به شد آن زخم و برخاست بیم
میرا زخم تو اچھا ہوگیا ہلاکت کا خوف جاتا رہا
ترا به نخواهد شد الا به سیم
تیرا سرود روپیہ کے سوا اچھا نہین ہوسکتا ہے

ازین دوستان خدا بر سرند
اس سبب سے خدا کے دوست سب سے یعنی سب سے افضل ہین
که از خلق بسیار بر سر خورند
کہ خلق کا آزار سر پر اوٹھاتے یعنی برداشت کرتے ہین

حکایت در معنی صبر مردان بر جفای نااهلان

شنیدم که در خاک وخش از مهان — یکی بود در کنج خلوت نهان
میں نے سنا ہے کہ وخش کی سرزمین کے بزرگوں میں سے — ایک شخص گوشہ تنہائی میں گوشہ نشین تھا

مجرد بمعنی نه عارف بدلق — که بیرون کند دست حاجت بخلق
اوسے درحقیقت دنیا سے کچھ تعلق نہ تھا کہ دکھانے کے — ضرورت سے کا ہاتھ خلق کے آگے پھیلانے ہو

سعادت گشاده دری سوی او — دراز دیگران بسته بر روی او
نیکبختی کا دروازہ اوسپر کشادہ یعنے کھلا ہوا تھا — اور لوگوں سے دروازہ بند رکھنا یعنے اہل دنیا سے راہ و

زبان آوری بی خرد سعی کرد — ز شوخی به بدگفتن نیکمرد
ایک بات بنانے والے بیوقوف نے — بذاتی سے نیکمرد کی مذمت بیان کرنے میں کوشش کی

که زنهار ازین مکر و دستان و ریو — بجای سلیمان نشستن چو دیو
کہ ایسے مکار فریبی دھوکا دینے والوں سے خدا کی پناہ — دیو کیطرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت پر بیٹھے ہیں

دمادم بشویند چون گربه روی — طمع کرده در صید موشان کوی
بلی کیطرح ہر وقت منہ دھوتے یعنے منہ پر ہاتھ پھیرتے اور — مکر سے چوہوں یعنے اہل محلہ کی تاک میں

ریاضت کش از بهر نام و غرور — که طبل تهی را رود بانگ دور
شہرت اور فریب دینے کیواسطے عبادت کرتے ہیں — کہ خالی نقارہ کی آواز دور تک جاتی ہے

همی گفت و خلقی برو انجمن — بر ایشان تفرج کنان مرد و زن
جب وہ بات بیان کرتا تھا خلق کا اوسکے — اور سب مرد و عورت اونکا تماشا دیکھتے تھے

شنیدم که بگریست دانای وخش — که یارب مر این شخص را توبه بخش
میں نے سنا ہے کہ وخش کے عقلمند نے رو کے کہا — کہ اے خدا اس بندہ کو توبہ نصیب ہو تاکہ بد اور عیب مجھہ نہ کہے

وگر راست گفت ای خداوند پاک — مرا توبه ده تا نگردم هلاک
اور اگر اوسکا قول صحیح ہے تو اے خداوند پاک — مجھکو توبہ نصیب ہو تاکہ میں تباہ نہوں

پسند آمد از عیب جوی خودم — که معلوم من کرد خوی بدم
مجھے اپنے عیب جو کی بات پسند آئی — کیونکہ اوسنے مجھے بری عادت سے آگاہ کیا

گر آنی که دشمنت گوید مرنج — وگر نیستی گو برو باد سنج
اگر تو ویسا ہی ہے جیسا برا دشمن کہتا ہے تو ملال نکر — اور اگر نہیں ہے تو کہو کہ جا بیہودہ بکا کر

وگر ابلهی مشک را گنده گفت — تو مجموع شو کو پراگنده گفت
اور اگر کسی احمق نے مشک کو گندہ بتایا ہو — تو خاطر جمع رکھہ وہ واہیات بکا کرے

دگر میرود در پیا نا این سخن
اور اگر پیا نہ کی نسبت ایسا ہی بیان کرے
چنین ست گو گنده مغزی مکن
تو کہدے کہ ایسا صحیح ہے ناحق اپنا مغز پریشان کرتا ہے

نه آئین عقلست و رای خرد
دانائی اور عقل کے طریقہ کے خلاف ہے
که دانا فریب مشعبد خورد
کہ عقلمند بازیگر کے فریب میں آجاے

پس کار خویش آنکه عاقل نشست
جو شخص اپنے انجام پر خیال کر کے ہشیار ہوا
زبان بد اندیش بر خود ببست
اوسنے دشمنوں کی زبان اپنے اوپر بند کی

تو نیکو روش باش تا بدسگال
تو سیدھی راہ چل تاکہ دشمن کو
نیابد بنقص تو گفتن مجال
تیرے عیب بیان کرنے کی مجال نہو

چو دشخوارت آید ز دشمن سخن
جب دشمن کی بات تجھے بری معلوم ہو
تو بر زیر دستان درشتی مکن
تو کمزوروں پر سختی نہ کر

جز آنکس ندانم نکوگوی من
میں کسی شخص کو سوا اسکے اپنا خیرخواہ نہیں سمجھتا
که روشن کند بر من آهوی من
کہ میرے اوپر میرا عیب ظاہر کرے

حکایت امیر المومنین علی رضی الله عنه و سیرت او در تواضع

نقل حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا اور ان کی تواضع کی عادت میں

کسی مشکلی برد پیش علی
کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھا
مگر مشکلش را کند منجلی
تاکہ اوسکی مشکل آسان اور مسئلہ حل ہو جاے

امیر عدو بند کشور گشای
دشمن کے زیر کرنے والے اور ملک کے فتح کرنیوالے
جوابش بگفت از سر علم و رای
علم اور عقل سے اوسکو جواب دیا

شنیدم که شخصی در آن انجمن
میں نے سنا ہے کہ اوس مجلس میں سے ایک شخص نے کہا
بگفتا چنین نیست یا باالحسن
کہ اے ابوالحسن یعنی حضرت حسن کے والد ایسا نہیں ہے

نرنجید ازو حیدر نامجوی
حیدر نامور اوس سے خفا نہوے
بگفت ار تو دانی ازین به بگوی
کہا اگر تو اس سے عمدہ جواب دے سکتا ہے تو دے

بگفت آنچه دانست و بایسته گفت
جو کچھ اوسے معلوم تھا وہ اوسنے بیان کیا اور معقول جواب دیا
بگل چشمهٔ خور نشاید نهفت
کیونکہ آفتاب کی روشنی غبار سے چھپ نہیں سکتی

پسندید ازو شاه مردان جواب
حضرت شاہ مرداں نے بھی اوسکا جواب پسند
که من بر خطا بودم او بر صواب
کہ میں غلطی پر اور وہ راستی پر تھا

به از من سخن گفت و دانا یکیست
اوسنے مجھسے عمدہ جواب دیا کہ خدا عالم ہے
که بالاتر از علم او علم نیست
کہ جسکے علم سے زیادہ اور کسی کا علم نہیں

گر امروز بودی خداوند جاه
اگر آج کوئی اور حاکم ہوتا
نکردی خود از کبر در وی نگاه
تو غرور سے اوسکی طرف مخاطب بھی نہیں ہوتا

بدر کردی از بارگه حاجبش
دربان اوسے وہاں سے نکال دیتے
فرو کوفتندی بناواجبش
اور ناحق اوسکو مارتے

که من بعد بی آبروئی مکن
کہ پھر ایسی بے ادبی نہ کرنا
ادب نیست پیش بزرگان سخن
بزرگوں کے سامنے زبان ہلانا ادب کے خلاف ہے

یکی را که پندار در سر بود
ایک شخص کے سر میں جبکہ غرور بھرا ہے
مپندار هرگز که حق بشنود
تو کبھی خیال نہ کرنا چاہیے کہ وہ حق بات سنے گا

ز علمش ملال آید از وعظ ننگ
جتانے سے اوسکو ملال ہوگا اور نصیحت سے شرم آئیگی
شقایق بباران نروید ز سنگ
پانی برسنے پر گل لالہ پتھر پر نہیں جمتا

نه بینی که از خاک افتاده خوار
کیا تو نے نہیں سنا کہ ذلیل اور ناچیز خاک پر
بروید گل و بشکفد نوبهار
گلاب جمتا ہے اور پھول پھولتے ہیں

مریز ای حکیم آستینهای دُر
اے دانا اپنی آستین کے موتی نہ گرا یعنے نصیحت برباد نکر
کجا بینی از خویشتن خواجه پُر
جہاں خواجہ کو خودی سے بھرا دیکھ

بچشم کسان در نیاید کسی
اوس شخص کی لوگوں کی نظر میں عزت نہیں ہوتی
که از خود بزرگی نماید بسی
جو خود پسندی سے آپکو سب سے اچھا سمجھتا ہے

مگو تا بگویند شکرت هزار
تو امیدوار خلقت اور شکر گذاری کا ہو کے بات نکہہ اگر
چو خود گفتی از کس توقع مدار
اگر آپ اپنی تعریف کی تو اور کسی سے تعریف کی امید نرکھ

حکایت امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه

قصہ امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کا

گدائی شنیدم که در تنگ جای
میں نے ایک فقیر کا ذکر سنا ہے کہ کسی تنگ جگہ میں
نهادش عمر پای بر پشت پای
حضرت عمر نے اوسکے پیر پر پیر رکھدیا

ندانست درویش بیچاره کوست
فقیر غریب نے یہ نجانا کہ عمر رض ہیں
که رنجیده دشمن نداند ز دوست
کیونکہ دشمن کا ستایا ہوا دوست کا بھی امتیاز نہیں رکھتا

برآشفت بروی که کوری مگر
غصہ ہوا کہ شاید تو اندھا ہے
بدو گفت سالار عادل عمر رض
سردار عادل حضرت عمر رض نے اوسکو جواب دیا

نه کورم ولیکن خطا رفت کار
میں اندھا نہیں ہوں مگر مجھسے خطا ہوئی
ندانستم از من گنه در گذار
میں نے دیکھا نہیں میرا قصور معاف کر

نه منصف بزرگان دین بوده اند — که با زیردستان چنین بوده اند

دین کے بزرگ کیسے منصف تھے — جو کمزوروں سے بھی ایسا برتاؤ کرتے تھے

فروتن بود هوشمند گزین — نهد شاخ پرمیوه سر بر زمین

عقلمند آدمی عاجزی اختیار کرتے ہیں — جیسے میوہ دار شاخ زمین پر سر رکھتی یعنی جھکتی ہے

بنازند فردا تواضع کنان — نگون از خجالت سر گردنان

کل قیامت میں عاجز فخر کرینگے — اور صاحب حشمت و مغرور سر جھکا لینگے یعنی نادم ہونگے

اگر می بترسی ز روز شمار — از ان کز تو ترسد خطا در گذار

اگر تجھے قیامت کے دن کا خوف ہے — تو جو لوگ تجھسے ڈرتے ہوں اونکا قصور معاف کر

مکن چیره بر زیردستان ستم — که دستی ست بالای دست تو هم

اے زبردست کمزوروں پر ظلم نہ کر — کیونکہ تجھسے بھی زبردست آخر کوئی ہے

حکایت

قصہ

یکی خوب کردار خوشخوی بود — که بدسیرتان را نکوگوی بود

ایک شخص نیک عمل اور خوشخو تھا — کہ بدسیرتوں سے بھی اچھا سلوک کرتا

بخوابش کسے دید چون در گذشت — که باری حکایت کن از سرگذشت

جب وہ مرا تو کسی شخص نے اوسے خواب میں دیکھا — کہا ذرا اپنی حقیقت حال بیان کر

دهانی بخنده چو گل باز کرد — چو بلبل بصوت خوش آواز کرد

اوسکا منہ گلاب سا کھل گیا یعنے ہنسا — اور بلبل کی طرح چہچہانا شروع کیا یعنے کمال خوش

نگفتند با من بسختی بسی — که من سخت نگرفتمی بر کسی

کہ مجھسے ملائکہ نے کچھ سختی نہیں کی — اسواسطے کہ میں بھی کسی پر سخت گیری نہیں کرتا تھا

حکایت ذوالنون مصری رحمة الله علیه و شکستگی او

قصہ حضرت ذوالنون مصری اور اونکی عاجزی کا

چنین یاد دارم که سقای نیل — نکرد آب بر مصر سالی سبیل

مجھے ایسا یاد ہے کہ سقای نیل یعنے ابر نے — ایکسال خلق پر پانی جاری کیا یعنے پانی نہ برسا

گروهی سوی کوهساران شدند — بزاری طلبگار باران شدند

ایک گروہ دعاے استسقا کیواسطے پہاڑ پر گیا — اور رو رو کے پانی برسنے کے واسطے دعا کی

گرستند و از گریه جوی روان — بیاید مگر گریه آسمان

ایسا روئے کہ اونکے آنسوؤں کی نہر جاری تھی یعنے — اسواسطے کہ شاید آسمان بھی ہمارے حال پر روئے

بذی النون خبر داد ازیشان کسی
حضرت ذوالنون کو بھی اون مین سے کسی نے خبر کی

کہ بر خلق رنجست و سختی بسے
کہ خلق بہت رنج اور تکلیف مین ہے

فرو ماندگان را دعاے بکن
عاجزون کے واسطے دعا کرو

کہ مقبول را رد نباشد سخن
کیونکہ مقبول کی دعا رد نہین ہوتی

شنیدم کہ ذوالنون بمدین گریخت
مین نے سنا ہے کہ ذوالنون شہر مدین کی طرف بھاگ گئے

بسی بر نیامد کہ باران بریخت
بہت دیر نہین گذری تھی کہ پانی برسا

خبر شد بمدین پس از روز بیست
بیس روز کے بعد مدین مین خبر ہوئی

کہ ابر سیہ دل بر ایشان گریست
کہ ابر سیہ دل اون کے حال پر رویا یعنے پانی برسا

سبک عزم باز آمدن کرد پیر
جلد اوس بزرگ نے واپسی کا قصد کیا

کہ پر شد بسیل بہاران غدیر
کیونکہ پہاڑ کے سیلاب سے تالاب لبالب ہوگئے تھے

بپرسید ازو عارفی در نہفت
ایک عارف نے چپکے سے اون سے پوچھا

چہ حکمت درین رفتنت بود گفت
اس چلے جانے مین کیا حکمت تھی تو جواب دیا

شنیدم کہ بر مرغ و مور و ددان
کہ مین نے سنا کہ پرندون اور چیونٹیون اور درندون پر

شود تنگ روزی بفعل بدان
گنہگارون کے برے کامون سے روزی تنگ ہوتی ہے

درین کشور اندیشہ کردم بسے
اس ملک مین مین نے بہت خیال کیا

پریشان تر از خود ندیدم کسے
آپ سے زیادہ کسی کو گنہگار نہ پایا

برفتم مبادا کہ از شر من
مین چلا گیا کہ شاید میرے اعمال بد سے

ببندد در خیر بر انجمن
یعنی رحم کا دروازہ سب لوگون پر بند ہو

تو آنگہ شوی پیش مردم عزیز
تو آدمیون کی نظرون مین جب پیارا ہوگا

کہ مر خویشتن را نگیری بچیز
جب اپنی حقیقت کو نہ سمجھے گا

بزرگی کہ خود را بخردی شمرد
جس بزرگ نے آپ کو عاجز جانا

بدنیا و عقبی بزرگی ببرد
دنیا اور عقبیٰ مین بزرگ ہوا

ازین خاندان بندۂ پاک شد
اس خاندان یعنے اولاد آدم مین وہ بندہ پاک ہوا

کہ در پای کمتر کسے خاک شد
جو کہ حقیر سے حقیر شخص کے پیر کی خاک ہوگیا

الا ای کہ بر خاک ما بگذری
خبردار اگر میری خاک یعنے میری قبر پر تیرا گذر ہو

بخاک عزیزان کہ یاد آوری
تجھے مزار بزرگون کی قسم ہے مجھے یاد کرنا

کہ گر خاک شد سعدی او را چہ غم
اگر جناب سعدی خاک ہوگیا اوسکا کیا غم ہے

کہ در زندگی خاک بود ست ہم
کیونکہ زندگی مین بھی خاکسار یعنے عاجز رہتا تھا

به بیچارگی تن فراخاک داد
او سنے زندگی مین عجز سے اپنا جسم خاک مین ملا دیا
وگر گرد عالم برآمد چو باد
تب چار طرف عالم مین ہوا کی طرح پھرا کیا اس سیر کی

بسے بر نیاید که خاکش خورد
بہت دن نہ گذرین گے کہ جب مٹی مین مل جاے گا
دگر باره بادش بعالم برد
پھر ہوا اوسکو تمام عالم مین پھیلا ئیگی یعنے مشہور ہوگا

نگر تا گلستان معنی شگفت
دیکھ جب سے کہ اوسنے گلستان سخن کھلایا
بر او هیچ بلبل چنین خوش نگفت
اوسکے بعد کوئی بلبل اوس سے بڑھ کے نہ چہچہایا

عجب گر بمیرد چنین بلبلی
تعجب ہے اگر ایسا بلبل مرجاے
که بر استخوانش نروید گلی
کہ جسکی ہڈیون یعنے قبر پر ایک پھول بھی نہ جمے

باب پنجم در رضا

پانچوان باب رضا کے بیان مین

شبی زیت فکرت همی سوختم
ایک رات کو مین فکر کا روغن جلاتا یعنے فکر سخن کرکے
چراغ بلاغت برافروختم
چراغ بلاغت روشن کرتا یعنے داد فصاحت کی دیتا تھا

پراگنده گوئی حدیثم شنید
ایک شاعر بیہودہ گو نے میرا کلام سنا
جز احسنت گفتن طریقی ندید
سواے واہ واہ کے اور کچھ نہ کہا

هم از خبث نوعی درو درج کرد
او سنے خباثت یعنی حسد کے سبب سے کچھ اعتراض کیا
که ناچار فریاد خیزد ز درد
کہ درد مین بے اختیار فریاد کرنے سے تشبیہ دیتے ہین

که فکرش بلیغست و رایش بلند
کہ اوسکی فکر بلیغ اور راے بلند صرف
درین شیوهٔ زهد و طامات و پند
زہد اور کلام صوفی اور نصیحت گوئی مین ہے

نه در خشت و گوپال و گرز گران
دنیرہ اور چھوٹے گرد اور گرز سپاہی یعنے رزم مین
که این شیوه ختمست بر دیگران
کہ یہ طریقہ اورون پر یعنے فردوسی اور نظامی پر ختم ہے

نداند که ما را سر جنگ نیست
وہ نہین جانتا تھا کہ مجھے رزم کا خیال نہین
وگرنه مجال سخن تنگ نیست
نہین تو وسعت کلام تنگ نہین یعنے مین عاجز نہین

توانم که تیغ زبان برکشم
میرے اختیار مین ہے کہ زبان کی تلوار کھینچ لون
جهان سخن را قلم درکشم
جہان سخن پر قلم کھینچ دون یعنے مسطح کر دون

بیا تا درین شیوه چالش کنیم
اچھا آؤ تاکہ اسی طریقہ پر خرام کرین
سر خصم را سنگ بالش کنیم
دشمن کے سر کو پتھر کا تکیہ دین یعنے سر پتھر سے کچلین

گفتار در صبر بر رضا و تسلیم بحکم قضا

قول حکم قضا پر رضا اور تسلیم کے بیان مین

سعادت بہ بخشایش داورست
خداکے فضل وکرم سے سعادت نصیب ہوتی ہے

نہ در چنگ و بازوی زور آورست
نہ لڑائی اور زور قوت بازو سے

چو دولت نہ بخشد سپہر بلند
اگر آسمان بلند یعنے قضا و قدر نے دولت نصیب نہ کی

نیاید بمردانگی در کمند
تو جوانمردی سے کمند مین نہین آسکتی

نہ سختی رسید از ضعیفی بمور
چیونٹی کو ضعیفی کے سبب کچھ تکلیف نہین ہوتی

نہ شیران بسرپنجہ خوردند زور
شیرون کا رزق زبردست پنجے اور زور پر موقوف نہین

چو نتوان برافلاک دست آختن
جب آسمان تک ہاتھ نہین پہونچ سکتا یعنی ایسی قدرت

ضرورست با گردشش ساختن
تو اوسکی گردش سے موافقت ضرور ہے

گرت زندگانی نبشتست دیر
اگر تیری زندگی بہت دنون تک لکھی ہے

نہ مارت گزاید نہ شمشیر و شیر
تجھکو نہ سانپ کاٹے گا نہ تلوار و شیر

وگر در حیاتت نماندست بہر
اور اگر تیری زندگی کا حصہ باقی نہین

چنانت کشد نوشدارو کہ زہر
تو نوشدارو اسطرح ہلاک کریگی جیسا زہر

نہ رستم چو پایان روزی بخورد
آیا نہین دیکھا کہ جب رستم نے آخر حصہ رزق کھا لیا

شغاد از نہادش برآورد گرد
شغاد نے اوسکا جسم برباد کیا یعنے مار ڈالا

حکایت شاطر سپاہانی

قصہ چالاک سپاہی کا

مرا در سپاہان یکی یار بود
شہر سپاہان مین میرا ایک شخص دوست تھا

کہ جنگ آور و شوخ و عیار بود
کہ بہادر اور بیباک اور عقلمند تھا

مدامش بخون دست و خنجر خضاب
ہمیشہ اوسکے ہاتھ اور خنجر پر خون کا خضاب لگا رہتا یعنی خون

بر آتش دل خصم ازو چون کباب
اس صدمہ سے دشمنون کا دل کباب کی طرح جلتا

ندیدمش روزی کہ ترکش نبست
مین نے اوسکو کبھی نہین دیکھا کہ اوسنے ترکش لگایا یعنی ہتیار

ز پولاد پیکانش آتش نجست
اور اوسکے فولادی تیر سے آگ نہ نکلی ہو یعنے معرکہ نہوا ہو

دلاوری بسرپنجہ گاو زور
ایسا بہادر تھا کہ اوسکے زبردست اور گاوزور پنجہ سے

ز ہولش بشیران در افتادہ شور
شیر یعنے بہادر اوسکے خوف سے تلملا رہو تے یعنے کانپتے تھے

بدعوی چنان ناوک انداختی
دعوی کر کے ایسا تیر لگاتا

کہ عذرا بہر یک یک انداختی
کہ بالی کا ایک ایک دانہ اوڑا دیتا

چنان خار در گل ندیدم کہ رفت
میرے کسی کانٹے کو بھی اسطرح پھول مین گھسے نہین دیکھا

کہ پیکان او در سپرہای جفت
جیسے اوسکا تیر ڈھال سے پار ہونا

نزد تارک جنگجوے بہ خشت

اوسنے کسی بہادر کے سر پر اینٹ نہیں ماری

چو گنجشک روز ملخ در نبرد

ٹیڈی آنیکے روز جیسے چڑیان جھپٹ مارتی ہین ایسی طرح وہ دشمن پر

گرش با فریدون بدی تاختن

اگر فریدون پر حملہ کرتا

پلنگانش از زور سرپنجہ زیر

اوسکے سرپنجہ کے زور سے چیتے بھی زیر یعنے عاجز تھے

گرفتی کمربند جنگ آزمای

جب کسی زبردست کا کمربند پکڑ لیتا

زرہ پوش را چون تبرزین زدی

تبرزین اگر زرہ پوش کے مارتا

نہ در مردی او را نہ در مردمی

نہ جوانمردی اور نہ انسانیت مین

مرا یکدم از دست نگذاشتی

ایکدم بھی میرا ساتھ چھوڑتا

سفر ناگہم زان زمین در ربود

ناگاہ سفر نے وہ زمین مجھسے چھڑائی

قضا نقل کرد از عراقم بشام

خواہش الٰہی نے مجھے عراق سے شام میں پہونچایا

دگر رشد از شام پیمانہ ام

پھر جب شام مین میرا پیمانہ آرزو بھر گیا

قضا را چنان اتفاق اوفتاد

مشیت ایزدی سے ایسا اتفاق ہوا

شبی سر فرو شد باندیشہ ام

ایک رات کو فکر سے مین سر جھکاے ہوے تھا

نمک ریش دیرینہ ام تازہ کرد

حق نمک نے گویا میرے اوس پرانے زخم کو تازہ کیا

کہ خود و سرش را نہ در ہم شکست

کہ اوسکا خود اور سر ٹکڑے ٹکڑے نہو گیا

بکشتن چہ گنجشک پیشش چہ مرد

مقابلہ کے وقت اوسکے سامنے مرد جیسے چڑیا

امانش ندادی بہ تیغ آختن

تو اوسکو بھی تلوار نکالنے کی مہلت نہ دیتا

فرو بردہ چنگال در مغز شیر

شیر کے مغز پر چنگل مارتا یعنے مغز نکال لیتا اور قتل کرتا

وگر کوہ بودی بکندی زجای

اگر پہاڑ بھی ہوتا تو جگہ سے اوکھاڑ لیتا یعنے گرا دیتا

گذر کردی از مرد و بر زین زدی

تو وہ مرد کے پہلو سے گذر کے زین سے نکل جاتا

دوم در جہان کس شنید آدمی

جہان مین ایسا دوسرا آدمی سُنا

کہ با راست طبعان سری داشتی

کیونکہ نیک سیرتون کی صحبت کا شوق تھا

کہ عیشم در آن بقعہ روزی نبود

کیونکہ وہان آرام میری قسمت مین نتھا

خوش آمد در آن خاک پاکم مقام

اوس خاک پاک مین رہنا مجھے پسند آیا

کشید آرزومندی خانہ ام

گھر کی محبت مجھے پھر کھینچ لائی

کہ بازم گذر در عراق اوفتاد

کہ پھر میرا گذر عراق مین ہوا

بدل بر گذشت آن ہنر پیشہ ام

کہ وہ ہنرمند مجھے یاد آ گیا

کہ بودم نمک خوردہ از دست مرد

کہ مین نے اوس مرد کے ہاتھ سے نمک کھایا تھا

بدیدار وی زی سپاهان شدم
مین اوسکے دیکھنے کیواسطے سپاہان کیطرف گیا
جوان دیدم از گردش دهر پیر
اوس جوان کو مین نے زمانہ کی گردش سے بڈھا پایا
چو کوه سپیدش سر از برف موی
اوسکا پہاڑ سا سر برف سفید یعنے بال سفید دیکھے
فلک دست قوت برو یافته
آسمان نے اوس پر قابو پایا
بدر کرده گیتی غرور از سرش
زمانہ نے اوسکے سر کا غرور نکالدیا
بدو گفتم ای سرور شیرگیر
مین نے اوس سے کہا کہ ای سردار شیر گیر
بخندید کز روز جنگ تتر
اوسنے ہنسکے جواب دیا کہ تاتار کی لڑائی کے دن سے
زمین دیدم از نیزه چون نیستان
بسبب نیزون کی کثرت سے زمین نیستان دکھائی دیتی
برانگیختم گرد هیجا چو دود
لڑائی کی گرد مین نے دھوئین کیطرح اوڑائی یعنی خوب شجاعت کی
من آنم که چون حمله آوردمی
مین وہ ہون کہ اگر حملہ کرتا
ولی چون نکرد اخترم یاوری
مگر جب نصیب نے مدد نکی
غنیمت شمردم طریق گریز
مین نے بھاگنا اوسوقت غنیمت جانا
چه یاری کند مغفر و جوشنم
خود اور بکتر میری کیا مدد کرسکتے
کلید ظفر چون نباشد بدست
جب فتح کی کنجی ہاتھ مین نہو

بمهرش طلبگار و خواهان شدم
بسبب محبت کے اوسکی جستجو اور تلاش کی
قد نخلش کمان ارغوانش زریر
تیر سا قد کمان اور سرخ رخسارے زرد ہوگئے تھے
دوان آبش از برف پیری بروی
بڑھاپے کی برف سے اوسکے منہ پر پانی جاری
سر دست مردیش بر تافته
اوسکی جوانمردی کا پنجہ پھیر دیا
سر ناتوانی بزانو برش
ناتوانی کا سر زانو پر لٹکائے ہوے
چه فرسوده کردت چو روباه پیر
تجھ کو بڈھی لومڑی کیطرح کسنے گھسکر کمزور کر دیا
بدر کردم آن جنگجوئی ز سر
مین نے اوس بہادری کا خیال دور کیا
گرفته علمها چو آتش در آن
اوسمین سرخ نشانون سے گویا آگ لگی تھی
چو دولت نباشد تهور چه سود
مگر جب فتح مقدر نہو تو بہادری سے کیا ہوسکتا ہے
برمح از کف انگشتری بردمی
تو نیزے سے ہتھیلی پر کی انگوٹھی صاف اوٹھا لیتا
گرفتند گردم چو انگشتری
تو انگوٹھی کیطرح سے مجھے چاروں طرف سے گھیر لیا
که نادان کند با قضا پنجه تیز
کہ قضا سے پنجہ لڑانا نادانون کا کام ہے
چو یاری نکرد اختر روشنم
جب میرے اختر روشن یعنے نصیبے مدد نہ کی
به بازو در فتح نتوان شکست
تو قوت بازو سے دروازہ فتح کا نہیں کھول سکتے

خلاصہ یہ کہ ایک بہادر دوست سپاہی جو تھا اوسکی ملاقات کے واسطے مین ملک سپاہان گیا وہان جا کے اوسکے ملاقات کی تو مین نے اوسکو دیکھا کہ وہ بالکل بڑھا کمزور ہو گیا ہے مین نے اوس سے حال دریافت کیا [illegible]

گروہی پلنگ افگن و پیل زور
دور سے ایک دیدہ دیکھا کہ ایک گروہ نہنگ افگن پیل سا زور آور تھا شیر سے بڑھکے تھے

ہمان دم کہ دیدیم گرد سپاہ
جیسے ہی مین نے دور سے سپاہ کی گرد یا غبار دیکھا

چو ابر اسپ تازی برانگیختیم
ابر کیطرح مین نے گھوڑا دوڑایا

دو لشکر بہم بر زدند از کمین
ادھر اودھر موقع سے دونون لشکر دوڑ پڑے

ز باریدن تیر ہمچون تگرگ
تیر جو اولون کیطرح برستے تھے اونکے سبب سے

بصید ہنربران پرخاش ساز
واسطے شکار شیرون کے یعنے بہادر دلکے

زمین آسمان شد ز گرد کبود
غبار تیرہ و تار سے زمین مثل آسمان کے سیاہ تھی

سواران دشمن چو دریا فتیم
مین دشمن کے سوارون سے لڑتا ہوا

چہ زور آورد پنجہ جہد مرد
مرد کی کوشش کا پنجہ کیا زور کر سکتا ہے یعنے مرد

نہ شمشیر کند آوران کند بود
بہادرون کی تلوار کند نہ تھی

کس از لشکر ما ز ہیجا برون
اوس لڑائی مین ہمارے لشکر کا کوئی آدمی

کسان را نشد ناوک اندر حریر
اون لوگون کا تیر حریر پر بھی کارگر ہوا

چو صد دانہ مجموع در خوشہ
ہم سیکڑون آدمی جو بالیون کے دانون کیطرح ایک جا تھے

بنامردی از ہم بدادیم دست
نامردی سے ہمنے بھی شکست کھائی جیسے مچھلی

در آہن سر کسرو سم ستور
سر سے گھوڑون کے سم تک لوہے سے چھپے

زرہ جامہ کردیم و مغفر کلاہ
زرہ پہنی اور خود سر پر رکھا

چو باران پیلالک فرو ریختیم
جیسے تلوار مین بوندون کیطرح جوہر تھے گویا سے گرے

تو گفتی زدند آسمان بر زمین
گویا آسمان اور زمین ملتے تھے یعنے قیامت برپا تھی

بہر گوشہ بر خاست طوفان مرگ
ہر طرف موت کا طوفان اٹھا تھا یعنے موت کا بازار گرم تھا

کمند اژدہای دہن کردہ باز
کمند مثل اژدہے کے منہ کھولے تھی

چو انجم درو برق شمشیر و خود
اوسمین تلوار اور خود تارون اور بجلی کیطرح چمکتے تھے

پیادہ سپر در سپر بافتیم
پیادون سے سپر بہ سپر ملگیا یعنے گتھ گیا

چو بازوی توفیق یاری نکرد
جب بازوے توفیق یعنے خدا مددگار نہو

کہ کین آوری ز اختر تند بود
بلکہ نحس ستارون یعنے بدقسمت سے مقابلہ تھا

نیامد جز آغشتہ خفتان بخون
بغیر چلتے خون سے سرخ کیے ... یعنے بے زخمی ہوے

کہ گفتیم بر دوزند سندان بہ تیر
جنکو مین سمجھا تھا کہ سندان تیر سے چھید دینگے

فتادیم ہر دانہ در گوشہ
ہر طرف دانون کا سا منتشر ہو گئے یعنے علیحدہ علیحدہ

چو ماہی کہ با جوشن افتد بشست
کہ با وجود جوشن پہنے کے شست مین پھنس جاتی ہے

چو طالع ز ما روی برپیچ بود — سپر پیش تیر قضا ہیچ بود

جب قسمت ہماری طرف سے منہ پھیرے ہوتی — پس تیر قضا کے سامنے سپر کی کیا حقیقت تھی یعنی بیکاری تھی

حکایت

قصہ

یکی آہنین پنجہ در اردبیل — ہمی بگذرانید بیلک ز پیل

اردبیل میں ایک آہنی پنجہ یعنے بہادر رہتا تھا — جسکا تیر بیلچہ کو ہاتھی سے چھیدتا تھا

نمد پوشی آمد بجنگش فراز — جوانی جہان سوز پیکار ساز

ایک شخص نمدہ پہنے ہوئے اوسکے ساتھ لڑنے کو آیا — پس اوس جوان بہادر جہان تباہ کرنے والے نے

بپرخاش جستن چو بہرام گور — کمندی بیفگند پر از خام گور

جو لڑنے میں بہرام گور کیطرح تھا — اور جلدی سے بازو پر ایک کمند گورخر کے کچے چمڑے کی تھی

به پنجاه تیر خدنگش بزد — که یک چوبه بیرون نرفت از نمد

اوسکو خدنگ کے پچاس تیر ایسے مارے — کہ ایک تیر بھی اوسکے نمدے میں اثر نہ کیا

دلاور در آمد چو دستان گرد — بخم کمندش در آورد و برد

دلاور یعنے نمدپوش زال پہلوان کیطرح جھپٹے — اور اوسکو کمند میں پھنسا لے گیا

بلشکرگہش برد در خیمہ دست — چو دزدان خونی بگردن ببست

لشکرگاہ میں اوسکو خیمہ کے دروازے پر — خونی چورون کیطرح اوسکے ہاتھ اوسکی گردن میں لٹکا دیا

شب از غیرت و شرمساری نخفت — سحرگہ پرستاری از خیمہ گفت

رات بھر اوسے غیرت اور ندامت سے نیند نہ آئی — صبح کو کسی لونڈی نے خیمہ کے اندر سے اوس سے کہا

تو کاہن بناوک بدوزی و تیر — نمد پوش را چون فتادی اسیر

جبکہ تو لوہا اور پتھر اپنے تیر سے چھیدتا تھا — ایک نمدپوش کے ہاتھ سے کیون گرفتار ہو گیا

شنیدم که میگفت و خون میگریست — ندانی که روز اجل کس نزیست

مین نے سنا کہ خون کے آنسوؤن سے روتا اور کہتا تھا — کیا تجھے نہیں معلوم کہ موت کے دن کوئی نہیں زندہ رہ سکتا

من آنم که در شیوهٔ طعن و ضرب — برستم در آموزم آداب حرب

مین وہ ہون کہ نیزہ بازی اور شمشیر زنی مین — رستم کو آداب حرب سکھاؤن

چو بازوی بختم قوی حال بود — ستبری پیلم نمد می نمود

جبتک میرے نصیب کا بازو زبردست تھا — ہاتھی کی موٹائی مجھے مثل نمد معلوم ہوتی تھی

کنونم که در پنجه اقبال نیست — نمد پیش تیرم کم از پیل نیست

اب جو اقبال میرے پنجہ مین نہیں ہے — نمد میرے تیر کے مقابلہ مین ہاتھی سے کم نہیں ہے

بروز اجل نیزه جوشن درد
جب موت آتی ہے تو نیزہ جوشن سے بھی گذر جاتا ہے

ز پیراهن بی اجل نگذرد
اور جسکی موت نہیں آتی ہے اوسکا پیراہن بھی نہیں چاک کر سکتا

کرا تیغ قهر اجل در قفاست
موت کی تلوار جسکی گردن پر ہے

برهنه است اگر جوشنش چند لاست
برہنہ ہے اگر چہ کئی جوشن اور زرہ پہنے ہے

ورش بخت یاور بود دهر پشت
اور اگر نصیب اور زمانہ اوسکا مددگار ہو

برهنه نشاید بساطور کشت
تو ننگے کو بھی خنجر سے نہیں مار سکتے ہین

نه دانا بسعی از اجل جان برد
موت سے کوشش یعنی محنت سے نہ کوئی دانا بسبب دانائی اپنی بچ سکا

نه نادان بناساز خوردن بمرد
نہ کوئی نادان بے اجل ناپرہیزی سے مرگیا

حکایت طبیب و کرد

قصہ طبیب اور کرد کا

شبی کردی از درد پهلو نخفت
ایک رات کو ایک کرد کو پہلو کے درد کے سبب سے نیند نہ آئی

طبیبی در ان ناحیت بود گفت
اوس طرف ایک طبیب تھا اوسنے کہا

ازین دست کو برگ رز میخورد
اسطرح پر جب وہ انگور کی پتی چباتا ہے

عجب دارم ار شب بپایان برد
تو مجھے تعجب ہے اگر اوسکی رات کیونکر بسر ہوئی

که در سینه پیکان تیر تتار
کیونکہ سینہ کے اندر تاتار کے تیر کے پیکان

به از ثقل ماکول ناسازگار
ناموافق غذا سے بہتر ہین

گر افتد بیک لقمه در روده پیچ
اگر ایک لقمہ کے سبب سے انتون مین پیچ ہو

همه عمر نادان بر آید بهیچ
نادان کی تمام عمر ضائع ہو جاتی

قضا را طبیب اندران شب بمرد
اتفاقا طبیب اوسی رات کو مرگیا

چهل سال ازین رفت و زنده است کرد
اور چالیس برس ہوے ابتک کرد زندہ ہے

حکایت

قصہ

یکی روستایی سقط شد خرش
ایک دہقان کا گدھا مرگیا

علم کرد بر تاک بستان سرش
اوسنے انگور کے باغ مین اوسکا سر لٹکایا

جهاندیده پیری برو برگذشت
ایک جہاندیدہ بڈھا اودھر سے نکلا

چنین گفت خندان بناطور دشت
اوس زراعت کے نگہبان کو ہنسکے کہا

مپندار جان پدر کاین حمار
اے جان پدر یہ نہ سمجھنا

کند دفع چشم بد از کشت زار
کہ یہ گدھا نظر بد کھیت کو بچایگا

که این دفع چوب از سر و گوش خویش — نمیکرد تا نان مرو و ریش

کیونکہ یہ اپنے سر اور کان کو لکڑی سے نہ بچا سکا — اس سبب سے ناتوان اور زخمی ہوکے مرا

چه داند طبیب از کسی رنج برد — که بیچاره خواهد خود از رنج مرد

وہ طبیب کسیکی تکلیف کیا دفع کرسکیگا — جو بیچارہ آپ بیماری سے مرتا ہوگا

حکایت

قصہ

شنیدم که دیناری از مفلسی — بیفتاد و مسکین بجستش بسی

مین نے سنا ہے کہ ایک مفلس کی ایک اشرفی گر پڑی — اور اوس غریب نے اوسے بہت ڈھونڈھا

بآخر سر از ناامیدی بتافت — یکی دیگرش ناطلب کرده یافت

جب نہ پایا تو آخر مایوس ہوکے چلا گیا — اور ایک شخص نے بغیر ڈھونڈے پا لیا

به بدبختی و نیکبختی قلم — بگردید و ما همچنان در شکم

بدبختی اور نیکبختی قلم سے نکل چکی یعنے لکھ گئی — جب ہم اپنی ماں کے پیٹ مین تھے

نه روزی بسرپنجگی میخورند — که سرپنجگان تنگ روزی ترند

قوت پر روزی موقوف نہین ہے — کیونکہ بہت زور آور تنگ روزی ہین

حکایت

قصہ

فروکوفت پیری پسر را بچوب — بگفت ای پدر بیگناهم مکوب

ایک شخص نے اپنے لڑکے کو لکڑی سے مارا — اوسنے کہا اے باپ مجھے بیقصور نہ مار

توان بر تو از جور مردم گریست — ولی چون تو جورم کنی چاره چیست

اور آدمیون کی تجھسے فریاد کرتا ہون — مگر جب تو مجھپر ظلم کریگا تو کیا علاج ہے

بداور خروش ای خداوند هوش — نه از دست داور برآور خروش

عقلمند آدمیون کے ظلم کی خدا سے فریاد کرتے ہین — حکم خدا سے صبر کے سوا کچھ چارہ نہین

حکایت

قصہ

بلند اختری نام او بختیار — قوی دستگه بود و سرمایه دار

ایک خوش نصیب جسکا نام بختیار تھا — بہت دولتمند اور مالدار تھا

همو را در آن بقعه زر بود و مال — دگر تنگدستان برگشته حال

فلان اوس کے پاس روپیہ اور مال تھا — اور سب لوگ مفلس اور پریشان تھے

زنی جنگ پیوست با شوی خویش
ایک عورت اپنے شوہر سے لڑی

شبانگه چو رفتش تهیدست پیش
جب رات کو وہ اوسکے پاس خالی ہاتھ گیا

که کس چو تو بدبخت درویش نیست
کہ کوئی تیری طرح محتاج بدنصیب نہیں

چو زنبور سرخت جز این نیش نیست
مثل بھڑ کی طرح اس ڈنک یعنی آزار دہی کے سوا تیرے پاس کچھ نہیں

بیاموز مردی ز همسایگان
ہمسایہ والون سے جوانمردی سیکھ لے

که آخر نیم قحبهٔ رایگان
کہ مین مفت کی بدکار نہین ہون یعنے حقوق میرے

کسان را زر و سیم و ملکست و رخت
اور لوگون کے پاس چاندی سونا اور اسباب ہر

چرا همچو ایشان نهٔ نیکبخت
تو ان کی طرح کیون نیکبخت نہین

برآورد صافی دل صوف پوش
اس صاف دل نے جو موٹے کپڑے پہنے ہوے تھا

چو طبل از تهی گاهِ خالی خروش
خالی طبل کی طرح سے فریاد کی

که من دست قدرت ندارم بهیچ
کہ مجکو کسی امر کی طاقت نہین ہے

بسر پنجه دست قضا بر مپیچ
زبردستی حکم خدا کا پنجہ نہ پھیر اس سے کچھ فائدہ نہین

نکردند در دست من اختیار
میرے قبضۂ قدرت مین یہ اختیار نہین دیا ہے

که من خویشتن را کنم بختیار
کہ مین آپکو بختیار بناؤن

حکایت

قصہ

یکی مرد درویش در خاک کیش
ایک فقیر آدمی نے ملک کیش مین

نکو گفت با همسر زشت خویش
اپنی بدصورت بی بی سے کیا اچھی بات کہی

چو دست قضا زشت روئیت نوشت
جب قضا کے ہاتھ نے تیری صورت بدلکھی ہے

میندای گلگونه بر روی زشت
پس اب بدصورت پر گلگونہ نہ مل

که حاصل کند نیکبختی بزور
زبردستی سے کون نیکبختی لے سکتا ہے

بسرمه که بینا کند چشم کور
اندھی آنکھین سرمہ سے کون بینا کرسکتا ہے

نیاید نکوکاری از بدرگان
بدکارون سے نیک کام نہین ہوسکتا

محالست دوزندگی از سگان
کتے سلائی کرین یہ امر محال ہے

همه فیلسوفان یونان و روم
یونان اور روم کے حکیم سے بھی

ندانند کرد انگبین از زقوم
تھوہر سے شہد نہین بنا سکتے

ز وحشی نیاید که مردم شود
وحشی کا آدمی ہونا محال ہے

بسعی اندر و تربیت گم شود
اگرچہ اسمین کوشش بھی کیجائے تو ایسی تعلیم بیفائدہ ہی

توان پاک کردن ز زنگ آئنه
آئنہ کا زنگ تو دور ہو سکتا ہے
ولیکن نیاید ز سنگ آئنه
ولیکن پتھر سے آئینہ نہیں بن سکتا

بکوشش نروید گل از شاخ بید
بید کی شاخ میں کوشش سے گلاب نہیں لگ سکتا
نه زنگی بگرمابه گردد سپید
نہ حبشی حمام میں نہانے سے سفید ہو سکتا ہے

چو رد می نگردد خدنگ قضا
جب قضا کا تیر پھر نہیں سکتا
سپر نیست مر بنده را جز رضا
پس بندہ کیواسطے صبر کے سوا کوئی سپر نہیں

حکایت کرکس و زغن
قصہ چیل اور گدھ کا

چنین گفت پیش زغن کرکسی
کسی گدھ نے چیل سے کہا
که نبود ز من دوربین ترکسی
کہ مجھسے زیادہ کوئی دوربین نہیں

زغن گفت ازین در نشاید گذشت
چیل نے کہا اچھا اسکو آزمانا چاہیے
بیا تا چه بینی در اطراف دشت
آ دیکھوں تو چار طرف جنگل میں تو کیا دیکھ سکتا ہے

شنیدم که مقدار یک روزه راه
میں نے سنا ہے کہ ایک دن کی راہ کے فاصلہ پر
بکرد از بلندی به پستی نگاه
بلند ہوئی اور وہاں سے نیچے دیکھا

چنین گفت دیدم گرت باورست
گدھ نے کہا میں دیکھتا ہوں اگر تجھے بھی یقین آوے
که یکدانه گندم به هامون برست
کہ ایک دانہ گیہوں کا ایک ہموار جنگل میں پڑا ہے

زغن را نماند از تعجب شکیب
چیل کو تعجب ہوا اور صبر نہ آیا
ز بالا نهادند سر در نشیب
پس اوپر سے نیچے اتری

چو کرکس بر دانه آمد فراز
جب گدھ دانے کے پاس آیا
بر او بر به پیچید قیدی دراز
ایک بڑی قید میں گرفتار ہوگیا

ندانست از آن دانه خوردنش
نہیں جانتا تھا کہ اوس دانے کے کھانے سے
که دهر افگند دام در گردنش
زمانہ اوسکے گلے میں جال ڈالے گا

نه آبستن در بود هر صدف
ہر سیپی میں موتی نہیں پیدا ہوتا
نه هربار شاطر زند بر هدف
کوئی شاطر جیسے قادر انداز ہر بار نشانہ نہیں مار سکتا

زغن گفت از آن دانه دیدن چه سود
چیل نے کہا اوس دانہ دیکھنے سے کیا فائدہ تھا
چو بینائی دام خصمت نبود
جب تجھے اپنے دشمن کا جال نظر نہ آیا

شنیدم که میگفت و گردن به بند
میں نے سنا ہے کہ اوسکی گردن پھنسی ہوئی تھی اور وہ یہ بات کہتا تھا
نباشد حذر با قدر سودمند
حکم خدا سے پرہیز بیفائدہ ہے

اجل چون بخونش بر آورد دست
موت نے جب اوسکے خون کی طرف ہاتھ لپکایا
قضا چشم باریک بینش ببست
قضا نے اوسکی باریک بین نظر بند کر دی

در آبی که پیدا ندارد کنار
جس پانی کا کنارہ ہی نہو
غرور شناور نیاید بکار
پیرنے والے کا غرور کچھ کام نہیں آتا

حکایت
قصہ

چه خوش گفت شاگرد منسوج باف
ایک زربفت بننے والیکے شاگرد نے کیا اچھی بات کہی
چو عنقا بر آورد و پیل و زراف
جب وہ عنقا اور ہاتھی اور زرافہ کی شکل بننے لگا

مرا صورتی بر نیاید ز دست
میرے ہاتھ سے کوئی ایسی صورت نہیں بنتی
که نقشش معلم ز بالا نبست
کہ اوسکی صورت اوپر سے معلم نہیں بنا دیتا

گرت صورت حال بد یا نکوست
اگر تیری اصلی صورت بد ہو یا نیک
نگاریدهٔ دست تقدیر اوست
پس وہ تقدیر یعنے حکم خدا کے ہاتھ کا لکھا ہے

درین نوعی از شرک پوشیده هست
اس بات میں ایک شرک چھپا ہے
که زیدم بیازرد و عمرم بخست
کہ کوئی کہے مجھے زید نے ستایا اور عمر نے رنجیدہ کیا

گرت دیده بخشد خداوند امر
اگر صاحب امر یعنے اللہ تعالی جل شانہ تیری حقیقت کی آنکھ کھولدے
نه بینی دگر صورت زید و عمر
پھر تجھے کبھی زید اور عمرو کی صورت نہ دکھائی دیگی

نپندارم ار بنده دم در کشد
مجھے کبھی یقین نہیں آتا ہے کہ اگر بندہ خاموش ہو رہے اپنے دوا دوش
خدایش بروزی قلم در کشد
تو خدا اوسکا رزق موقوف کر دے

جهان آفرینت گشایش دهاد
جہان کا پیدا کرنیوالا تیرے رزق میں وسعت دیگا
اگر وی ببندد نشاید گشاد
کیونکہ اگر وہ موقوف کریگا تو کون جاری کر سکیگا

حکایت
قصہ

شتر بچه با مادر خویش گفت
ایک اونٹنی کے بچے نے اپنی ماں سے کہا
پس از رفتن آخر زمانی بخفت
بس اب چلتے چلتے تھک گئے ذرا ٹھہر جا

بگفت ار بدست منستی مهار
کہا اگر میرے ہاتھ میں مہار ہوتی
ندیدی کسم بارکش در قطار
کوئی مجھے اس قطار میں لدا ہوا نپاتا

قضا کشتی آنجا که خواهد برد
قضا یعنے حکم خدا جدھر چاہتا ہے کشتی لیجاتا ہے
وگر ناخدا جامه بر خود درد
چاہے ناخدا اپنے کپڑے پھاڑے یعنی کتنا ہی بیقرار و مضطر ہو

مکن سعدیا دیدہ بر دست کس
اے سعدی کسیکا ہاتھ نہ دیکھ یعنے کسی سے امید نہ کر
کہ بخشندہ پروردگارست و بس
کیونکہ پروردگار تیرا رزق دینیوالا کافی ہے

اگر حق پرستی ز درہا بست
اگر تجھ خدا کی طرف رجوع کرے تو کافی ہے
کہ گر وی براند نخواند کست
کہ اگر خدا محروم کریگا تو کوئی سرفراز نہیں کرسکتا

گر او تیکبخت کند سر بر آر
اگر اوسنے تجھے نیکبخت کیا تو سربلند کر یعنے فخر کر
و گرنہ سر نا امیدی بخار
نہیں تو مایوسی اور شرمندگی کا سر جھکائے رہ

گفتار اندر اخلاص و برکت آن و ریا و آفت آن

قول۔ اخلاص درا وسکی برکت اور فریب اور اوسکی آفت کے بیان مین

عبادت باخلاص نیت نکوست
سچی نیت کے ساتھ عبادت کرنا اچھا ہے
و گرنہ چہ آید ز بی مغز پوست
نہیں پوست بے مغز یعنے عبادت بے اخلاص کیا حاصل

چہ زنار مغ بر میانت چہ دلق
تیری کمر مین چاہے جنبہ ہو یا جنیو دونون برابر ہین
کہ در پوشی از بہر پندار خلق
اگر خلق کے فریب دینیکو واسطے تونے یہ پارسائی کا کرتا پہنا ہے

مکن گفتمت مردی خویش فاش
مین تجھسے کہتا ہون کہ اپنی شجاعت ظاہر نکر یعنے پوشیدہ عبادت کر
چو مردی نمودی مخنث مباش
اور جب ظاہر کرے تو پھر نامرد نہ بن

باندازہ بود باید نمود
نمود سرمایہ کے موافق ہونا چاہیے
خجالت نبرد آنکہ بنمود بود
جسقدر پاس ہو اور ویسا ہی ظاہر کرے تو نہیں شرمندہ ہوگا

کہ چون عاریت برکشند از سرش
جبکہ جامہ عاریت اوسکے سر سے اوتار لیا جائیگا
بماند کہن جامہ در برش
پھر وہی پرانے کپڑے اوسکے جسم پر رہجائینگے

اگر کوتہی پای چوبین مبند
اگر تو قدر مین چھوٹا ہے تو لکڑی کا پیر نہ باندھ
کہ در چشم طفلان نمائی بلند
کیونکہ صرف لڑکے ہی تجھے بلند قد سمجھین گے

و گر نقرہ اندودہ باشد نحاس
اگر تانبے پر چاندی کا ملمع ہو
توان خرج کردن بر نا شناس
جو کھوٹا پیسا تھا ہوگا وہ لیگا نہ کہ جاننے والا

منہ جان من آب زر بر پشیز
میری جان پیسے پر سونیکا ملمع نکر یعنے ریاکاری نکر
کہ صراف دانا نگیرد بچیز
کیونکہ دانا صراف پرکھنے اہل حقیقت کے نزدیک وسکی

زر اندودگان را باتش برند
ملمع والی چیز کو جب آگ پر رکھتے ہین یعنے امتحان کرتے ہین
پدید آید آنگہ کہ مس یا زرند
تو اوسکی سونے اور تانبے کی حقیقت کھلجاتی ہے

حکایت

قصہ

ندانی که بابای کوهی چه گفت
تونے نہین سنا ہی کہ باباے کوہی یعنے اس بزرگ نے
بمردی که ناموس را شب نخفت
ایک مرد سے جسنے مکر اور خود نمائی سے تمام رات عبادت کی اور

برو جان بابا در اخلاص پیچ
ای جان بابا جا اور خالص نیت سے عبادت کر
که نتوانی از خلق بربست هیچ
کہ اس خود نمائی یعنے لوگ کی ظاہرداری سے کچھ فائدہ نہوگا

کسانیکه فعلت پسندیده اند
جو لوگ تیرے کام کو پسند کرتے ہین
هنوز از تو نقش برون دیده اند
ابھی اونھون نے صرف تیرے ظاہر پر نظر کی ہی

چه قدر آورد بندهٔ حور دیس
اوس غلام پاکیزہ حور صورت کی کب قدر ہوگی
که زیر قبا دارد اندام پیس
جسکا کوڑھی بدن قبا سے چھپا ہوگا

نشاید بدستان شدن در بهشت
ریا اور مکر سے بہشت مین نہین جا سکتے
که بازت رود چادر از روی زشت
کیونکہ قیامت مین تیری صورت بد سے چادر اوتاری

حکایت طفل روزه دار

قصہ ایک روزہ دار لڑکے کا

شنیدم که نابالغی روزه داشت
مین نے سنا ہے کہ ایک نابالغ نے روزہ رکھا
بصد محنت آورد روزی بچاشت
بہت تکلیف اور مصیبت سے دوپہر گذارا

بکتابش آن روز سابق نبرد
مکتب خانہ سے اوسدن سبق پڑھانیوالا اوسکو
بزرگ آمدش طاعت از طفل خرد
اس سبب کہ چھوٹے لڑکے کی عبادت اوسکو پسند آئی

پدر دیده بوسید و مادر سرش
باپ نے آنکھ چومی اور ماں نے سر پر بوسہ دیا
فشاندند بادام و زر بر سرش
اور بادام اور سونا اوسکے سر پر نثار کیا

چو بروی گذر کرد یک نیمه روز
جبکہ اوسپر آدھا دن یعنے دوپہر گذر گئے
فتاد اندرو زآتش معده سوز
تو اوسکے معدہ کی آگ خوب بھڑکی یعنے بھوکا ہوا

بدل گفت اگر لقمه چندی خورم
دل مین سوچا کہ اگر تھوڑے سے لقمے چھپا کر کھاؤن
چه داند پدر غیب یا مادرم
تو میرے ماں اور باپ کیا جانین گے

چو روی پسر در پدر بود و قوم
جیسا اوس لڑکے کا خیال اپنے باپ اور قوم
نهان خورد و پیدا بسر برد صوم
چھپاکے کھالیا مگر ظاہر مین روزہ رکھا

که داند چو در بند حق نیستی
اگر تجھے خدا کا خیال نہین تو کبھی کوئی نہین جان سکتا
اگر بی وضو در نماز ایستی
اگر تو بے وضو نماز مین کھڑا ہو

پس این پیر از آن طفل نادان ترست
بس یہ بڈھا اوس لڑکے سے بھی زیادہ نادان ہے
که از بهر مردم بطاعت درست
جو صرف آدمیون کے دکھانیکو عبادت کرتا ہے

کلید در دوزخ ست آن نماز
وہ نماز دوزخ کے دروازہ کی کنجی ہے
کہ در چشم مردم گزاری دراز
جو آپ یہ سوچ کر دکھانیکے واسطے اور بہت پڑھی جاوے

اگر جز بحق میرود جادہ ات
اگر تیرا طریقہ اور عمل خدا کے سوا اور کسیکے واسطے ہو
در آتش فشانند سجادہ ات
تو تیرے اوس مصلے کو آگ مین جلا دینگے

نکو سیرت بی تکلف برون
جس نیک سیرت کا ظاہر بے تکلف ہو
بہ از پارسائی خراب اندرون
وہ اوس پارسا سے اچھا ہی جسکا دل خراب ہو

بنزدیک من شب رو راہزن
میرے نزدیک عیار چور ڈاکو
بہ از فاسق پارسا پیرہن
اوس بدکار سے اچھا ہے جو لباس پارسائی پہنے ہو

یکی بر در خلق رنج آزمای
ایک شخص جو مخلوق کے دروازے پر محنت کرتا ہو
چو مزدش دہد در قیامت خدای
اور اوسکا خدا سے عوض چاہتا ہو تو خدا قیامت مین

زعمرو ای پسر چشم اجرت مدار
تجھے عمرو سے اجرت کی امید نہ رکھنا چاہیے
چو در خانۂ زید باشی بکار
اگر تو زید کے گھر مین کام کرتا ہے

نگویم توانند رسیدن بدوست
اس راہ مین اپنے دوست تک پہونچتے نہین دیکھتا
درین رہ جز آنکس کہ رویش بدوست
مگر ہان جو اوسکا طالب ہے اور محتاج

رہ راست رو تا بمنزل رسی
سیدھی راہ چل تا کہ منزل تک پہونچ جاوے
تو بر رہ نۂ زین قبل واپسی
تو راہ پر نہین ہے اس سبب سے پیچھے پڑا ہی

چو گاوی کہ عصار چشمش ببست
ریاکارون کا حال ایسا ہی ہے جیسے تیلی کا بیل کہ جب اوسکی
دوان تا بشب شب ہم آنجا کہ ہست
تو وہ روز رات چلتا ہی مگر تمام رات وہین

کسی گر بتابد ز محراب روی
مشہور ہے کہ کوئی شخص اگر محراب سے قبلہ سے منہ پھیرتا ہی
بکفرش گواہی دہند اہل کوی
تو اہل محلہ اوسکے کفر پر گواہی دیتے ہین

تو ہم پشت بر قبلہ در نماز
تو بھی قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے نماز پڑھتا ہے
گرت در خدا نیست روی نیاز
اگر خدا کیطرف تو عاجزی سے رجوع نہین کرتا

درختی کہ بیخش بود برقرار
جس درخت کی جڑ قائم ہو
بپرور کہ روزی دہد میوہ بار
اوسکی پرورش کر کہ ایک روز وہ پھلیگا

گرت بیخ اخلاص در بوم نیست
اگر تیرے اخلاص کی جڑ قائم نہو
از ین بر کسی چون تو محروم نیست
تو تیری طرح کوئی بھی اوسکے پھل سے محروم ہوگا

ہر آنکہ افگند تخم بر روی سنگ
جو شخص پتھر پر بیج بوئے گا
جوی وقت دخلش نیاید بچنگ
تو جمع کرنے کے وقت اوسکو جو بھی نہ ملیگا

بسے آبروی ریا را محل — که این آب در زیر دارد وحل

فریب اور ریاکاری سے آبرو کی وقعت بچان — کیونکہ اوس پانی کے نیچے بالکل کیچڑ ہے

چو در خفیه بد باشم و خاکسار — چه سود آب ناموس بر روی کار

اگر مین پوشیدہ بد اور گنہگار رہون — اور ظاہر مین عزت دار تو کچھ فائدہ نہین

بروی وریا خرقه سهلست دوخت — گرش با خدا در توانی فروخت

فریب اور مکر کا خرقہ سے لینا تو سہل ہے — اگر اوسکو خدا کے ہاتھ بیچ بھی سکین

چه دانند مردم که در جامه کیست — نویسنده داند که در نامه چیست

آدمی لباس کے اندر کا حال کیا جان سکتے ہین — لکھنے والا خط کا جانتا ہے جو کچھ اوسمین لکھا ہو

چه وزن آورد جای انبان باد — که میزان عدلست و دیوان داد

ہوا بھری ہوئی مشک یعنی ریا و مکر کی وہان کیا قدر ہوگی — جہان میزان عدل اور روز انصاف قائم ہوگا

مرائی که چندین ورع مینمود — بدیدند و هیچش در انبان نبود

جو ریاکار ایسی پرہیزگاری دکھلاتا تھا — آدمیون نے تو اوسکو سوا ہوا سے بھری ہوئی مشک

کنند ابره پاکیزه تر ز استر — که آن در حجابست و این در نظر

استر سے ابرہ عمدہ بناتے ہین — اس سبب سے کہ وہ پوشیدہ اور یہ ظاہر رہتا ہے

بزرگان فراغ از نظر داشتند — از آن پرنیان آستر داشتند

جو بزرگ ظاہری اور نمود کی پروا نہین کرتے ہین — وہ اسی سبب سے پرنیان کا استر لگاتے ہین کہ باطن خوب ہے

ور آوازه خواهی در اقلیم فاش — برون حله کن گو درون حشو باش

اگر ظاہر یعنے دنیا مین شہرت منظور ہو — تو اوپر کا لباس عمدہ ہو چاہے اندر بھرتی ہو

ببازی نگفت این سخن بایزید — که از منکر ایمن ترم کز مرید

حضرت بایزید بسطامی نے یہ بات کچھ مذاق کی راہ سے نہین کہی — کہ بنسبت مرید کے مجھے منکر سے زیادہ اطمینان ہے

کسانیکه سلطان و شاهنشه اند — سراسر گدایان این درگه اند

سلاطین اور شہنشاہ — بالکل اس بارگاہ کے محتاج ہین

طمع در گدا مرد معنی نبست — نشاید گرفتن در افتاده دست

اہل باطن نے فقیرون کی کچھ پروا نکی — گرا جز کسیکی دستگیری نہین کرسکتے

همان به گر آبستن جوهری — که همچون صدف سر بخود در بری

اگر جوہر حاصل کرنے کی امید ہو تو یہ بہتر ہے — تو سیپی کی طرح سے قناعت اختیار کر

چو روی پرستیدنت در خداست — اگر جبرئیلت نه بیند رواست

اگر خدا کی عبادت کا قصد رکھتا ہے — تو جبرئیل ہو بھی تجھکو نہ دیکھ پائے تو اچھا ہے

تراپند سعدی بس ست ای پسر
اے لڑکے تیرے واسطے سعدی کی نصیحت کافی ہو
اگر گوش گیری چو پند پدر
اگر اسنے باپ کی نصیحت کی طرح تو اوسے مانے

گر امروز گفتار ما نشنوی
اگر تو آج میرا کہنا نمانے گا
مبادا که فردا پشیمان شوی
تو ایسا ہو کہ کل قیامت مین پشیمان ہو

باب ششم در قناعت
چھٹا باب قناعت کے بیان مین

خدا را ندانست و طاعت نکرد
اوسنے خدا کو نہین پہچانا اور کچھ عبادت نکی
که بر بخت و روزی قناعت نکرد
جسنے اپنے نصیب اور روزی پر قناعت نکی

قناعت توانگر کند مرد را
قناعت سے مرد بے پروا ہو جاتا ہے
خبر کن حریص جهانگرد را
کہدو حریص جہان مین پھرنے والے سے

سکونی بدست آور ای بی ثبات
اے بیقرار صبر اختیار کرنا چاہیے
که بر سنگ گردان نروید نبات
اسوجہ سے کہ چکی پر گھاس نہین جمتی

مپرور تن ار مرد رای و هشی
اگر تو مرد ہشیار اور عاقل ہی تو تن پروری نکر
که او را چو می پروری میکشی
اسوجہ سے اگر تو اوسکی پرورش کرتا ہی تو گویا اوسے مارتا ہی

خردمند مردم هنر پرورند
عقلمند آدمی ہنر سیکھتے ہین
که تن پروران از هنر لاغرند
اسوجہ سے کہ تن پرور ہنر سے محروم رہتے ہین

کسی سیرت آدمی گوش کرد
وہ شخص آدمیون کی خصلت سیکھتا ہے
که اول سگ نفس خاموش کرد
جو پہلے نفس کے کتے کو خاموش کرلیتا ہے یعنے صبر کرتا ہی

خور و خواب تنها طریق دد است
فقط کھانا اور سونا درندون کی عادت ہی
برین بودن آیین نابخرد است
یہ طریقہ بیوقوفون کا ہے

خنک نیکبختی که در گوشهٔ
وہ نیکبخت کیا اچھا ہے جو کسی گوشہ مین
بدست آرد از معرفت توشهٔ
معرفت کا توشہ حاصل کرے

بر آنانکه شد سر حق آشکار
جنپر راز حق ظاہر ہوا
نکردند باطل بر او اختیار
وہ مقابلہ حق کے باطل پسند نہین کرتے

ولیکن چو ظلمت نداند ز نور
مگر جو تاریکی اور نور مین فرق نہین کرسکتا
چه دیدار دیوش چه رخسار حور
اوسکے سامنے دیو کی صورت اور حور کی برابر ہے

تو خود را از آن در چه انداختی
تو آپ اس سبب سے کنوئین مین گرا
که چه را ز ره باز نشناختی
کہ کوئین اور راہ مین سمجھے فرق نہ معلوم

ف قناعت کے معنی لغت مین راضی ہونا [illegible] ۱۲

[illegible]

براوج فلک چون پرد جره باز
وہ جرہ باز آسمان بلند تک کیونکر اُڑ سکتا ہے
که در شهپرش بسته سنگ آز
جبکہ شہپر مین حرص کا پتھر بندھا ہو

گرش دامن از چنگ شهوت رها
اگر اسکا دامن شہوت کی حرص کے چنگل سے چھوٹا ہو
کنی رفت تا سدرة المنتهی
تو وہ سدرة المنتہی یعنی مقام حضرت جبرئیل تک پہنچ سکتا ہے

بکم کردن از عادت خویش خورد
تھوڑا کھانے کی عادت سے
توان خویشتن را ملک خوی کرد
انسان آپ کو فرشتہ خو کر سکتا ہے

کجا سیر وحشی رسد در ملک
وحشی یعنے گرفتار غضب و شہوت سیر ملکوت کب کر سکتا ہے
نشاید پرید از ثری تا فلک
زمین کے نیچے سے آسمان تک نہین اوڑ سکتا

نخست آدمی سیرتی پیشه کن
پہلے آدمیونکی سی عادت سیکھے یعنی علم اور اخلاق
پس آنگه ملک خوی اندیشه کن
اوسکے بعد فرشتہ خو بنے

تو بر کره توسنی بر کمر
تو سرکش گھوڑے پر سوار ہے
نگر تا نپیچد ز حکم تو سر
دیکھتا رہ کہ وہ سرکشی کرکے تیرے حکم سے ... ہلاک نکرے

که گر پالهنگ از کفت در گسیخت
ہوشیار رہ کہ اگر باگ تیرے ہاتھ سے ٹوٹ جائیگی یعنے بے اختیار ہو جائیگا
تن خویشتن کشت و خون تو ریخت
تو آپ کو ضائع اور تجھے بھی ہلاک کریگا

باندازه خور زاد اگر مردمی
انسان کو موافق سے کھانا چاہیے
چنین پر شکم آدمی یا خمی
جب کھانے سے پیٹ پھولا ہو تو آدمی ہے یا مٹکا

درون جای ذکرست و قوت و نفس
پیٹ کے اندر ذکر الٰہی اور کھانے اور سانس لینے
تو پنداری از بهر نانست و بس
تو اوسے فقط کھانیکی جگہ سمجھتا ہے

کجا ذکر گنجد کز انبار آز
جبکہ حرص کا پشتہ بندھا ہوا ہو تو ذکر الٰہی کا کیا دخل ہو
بسختی نفس میکند پا دراز
بلکہ سانس بھی دقت سے سما سکتی ہے

ندارند تن پروران آگهی
تن پرور شاید اس بات سے آگاہ نہین ہین
که پر معده باشد ز حکمت تهی
کہ شکم سیر حکمت سے خالی رہتا ہے

دو چشم و شکم پر نگردد بهیچ
دونوں کمینی ... بھرا نہین سکتے
تهی بهتر این روده پیچ پیچ
پس انکا پیچ در پیچ آنتون کا خالی رہنا ہی بہتر ہے

چو دوزخ که سیرش کنند از وقید
جیسے دوزخ کہ جب وہ ... چھپٹیان ڈالین گے
دگر بانگ دارد که هل من مزید
بار بار چلائیگی کہ اور لاؤ

همی میردت عیسی از لاغری
تیرا عیسیٰ یعنے روح ضعیفی سے ہلاک ہوتی ہے
تو در بند آنی که خر پروری
جب تو اس گدھے یعنے نفس کی پرورش کی فکر مین رہتا ہے

بدین ای فرومایه دنیا مخر
دیکھ جو شخص ای کمینہ بنیاد مول لے یعنے دنیا داری میں دین برباد نکر

چو خر با انجیل عیسے مخر
حضرت عیسیٰ کی انجیل بیچ کے گدھے کا دانہ خرید

مگر می نداری که دد را دوام
کیا تو نہیں جانتا ہے کہ چارپایہ ہمیشہ

نینداخت جز حرص خوردن بدام
بغیر دانہ کی حرص کہ جال میں نہیں پھنستے

پلنگی که گردن کشد بر وحوش
چیتا جو وحشیوں میں متکبر ہے

بدام افتد از بهر خوردن چو موش
وہ دانہ کے لالچ سے چوہے کی طرح جال میں پھنستا ہے

چو موش آنکه نان و پنیرش خوری
جب چوہے کیطرح تو ہمیشہ اوسکی روٹی اور پنیر کھاتا رہیگا

بدامش در افتی و تیرش خوری
تو اسکے جال میں پھنسیگا اور اوسکا تیر بھی کھاویگا

حکایت

قصہ

مرا حاجیی شانهٔ عاج داد
مجھے ایک حاجی نے ہاتھی دانت کا ایک کنگھا دیا

که رحمت بر اخلاق حجاج باد
کہ حاجیوں کے اخلاق پر ہمیشہ خدا رحم کرے

شنیدم که باری سگم خوانده بود
میں نے سنا ہی کہ ایکبار مجھے اوسنے کتا کہا

که از من بنوعی دلش مانده بود
اسوجہ سے کہ مجھسے کچھ اوسکو ملال ہوا

بینداختم شانه کاین استخوان
میں اوسکے آگے وہ کنگھا پھینکدیا

نمی بایدم دیگرم سگ مخوان
کہ یہ ہڈی مجھے نہیں چاہیے مجھکو کتا نہ بنا

مپندار چون سرکه خود خورم
جب میں اپنی محنت کا سرکہ کھاتا ہوں

که جور خداوند حلوا برم
تو یہ کبھی نہ سمجھنا کہ میں صاحب حلوے کا ظلم اوٹھاؤنگا

قناعت کن ای نفس بر اندکی
اے نفس تھوڑے پر قناعت کر

که سلطان و درویش بینی یکی
تاکہ فقیر اور بادشاہ تجھے یکسان معلوم ہوں

چرا پیش خسرو بخواهش روی
تو بادشاہ کے سامنے کیوں مانگنے جائیگا

چو یکسو نهادی طمع خسروی
اگر تونے سلطنت کی طمع چھوڑدی

وگر خود پرستی شکم طبله کن
اور اگر تو خود پرست ہو تو طبلہ کیطرح پیٹ پھلا

در خانهٔ این و آن قبله کن
انکے اسکے دروازوں کو قبلۂ حاجت بنا

حکایت

قصہ

یکی با طمع پیش خوارزم شاه
ایک حریص خوارزم شاہ کے پاس

شنیدم که شد بامداد پگاه
میں نے سنا ہے کہ بہت تڑکے گیا

چو دیدش بخدمت دوتا گشت و راست
جب دیکھا کہ وہ اور بہی خمیدہ اور سیدھا ہوا

پسر گفتش ای بابک نامجوی
اوسکے لڑکے نے کہا کہ اے نامور پدر

نگفتی که قبله ست راه حجاز
تو نے مجھسے نہین کہا تھا کہ حجاز کی طرف قبلہ ہے

مبر طاعت نفس شهوت پرست
نفس حریص کی تابعداری ذکر

مبر ای برادر بفرمانش دست
بھائی صاحب نفس کی غلامی نکیجے

قناعت سرافرازد ای مرد هوش
اے مرد ہوشیار قناعت سے عزت حاصل ہوتی ہے

طمع آبروی توقر بریخت
طمع آبرو ضائع کرتی ہے

چو سیراب خواهی شدن زآب جوی
جب تو چشمہ کے پانی سے سیراب ہو سکتا ہے

مگر کز تنعم شکیبا شوی
اگر نعمت پانے سے تو صبر کرے تو بہتر ہے

برو خواجه کوتاه کن دست آز
جا اے صاحب حرص کا ہاتھ سمیٹ لے

کسی را که درج طمع در نوشت
جسنے طمع کے فرمان کو لپیٹ لیا یعنے حرص چھوڑ دی

توقع براند ز هر مجلست
طمع تجھے ہر مجلس سے نکلوائے گی

وگر روی بر خاک مالید و خاست
اور خاک پر سر جھکایا اور اوٹھ لیا

یکی مشکلت می بپرسم بگوی
ایک بات مجھ مشکل معلوم ہوئی ہے وہ مین تجھسے پوچھتا ہوں بیان کر

چرا کردی امروز ازین سو نماز
بس تو نے آج کیون ادھر نماز پڑھی

که هر ساعتش قبله دیگرست
کیونکہ ہمیشہ اوسکا قبلہ بدلتا رہتا ہے

که هر کس که فرمان نبردش برست
کیونکہ جسنے اوسکا حکم نہ مانا وہ خوب بچا

سر پر طمع بر نیاید ز دوش
جسکے سر مین طمع بھری ہوتی ہے اوسکا سر کندھے سے

برای دو جو دامن دُر بریخت
دو جو یعنے تھوڑی چاندی کے واسطے دامن کے بھرے

چرا ریزی از بهر برف آبروی
پھر کیون برف کیواسطے آبرو کھوتا ہے

وگر نه ضرورت بدر ها شوی
نہین تو بضرورت دروازہ بدر پھریگا یعنی گدائی کریگا

چه می بایدت زآستین دراز
لانبی آستین سے کیا حاصل یعنے طمع فضول سے کیا

نباید بکس عبد و خادم نبشت
اوسکو خوشامد کر کلمات یعنے عبد و خادم لکھنے کی ضرورت نہین

بران از خودش تا نرانند کست
اوسکو تو خود دور کر تا کہ تجھے کوئی نہ نکالے

حکایت

یکی را تب آمد ز صاحبدلان
صاحبدلون مین سے ایک شخص کو تب آئی

کسی گفت شکر بخواه از فلان
کسینے کہا کہ فلان شخص سے گلقند مانگ کے کھائے

بگفت ای پسر تلخی مردنم — به از جور روی ترش بردنم
کہا اے لڑکے مجھے سختی سے مرنا قبول ہے — مگر بخیل کی ترش روئی گوارا نہیں

شکر عاقل از دست آنکس نخورد — که روی از تکبر بر و سرکه کرد
عقلمند نے اوسکے ہاتھ کی شکر کھانا گوارا نہ کی — جو کہ غرور سے اسپر سرکہ روئیعنے چین بجبین یا بدمزاج ہو

مرو در پی هرچه دل خواهدت — که تمکین تن نور جان کاهدت
نفس کی تمناکی پیروی نہ کر — کہ نفس پروری جان کا نور کم کرتی ہے

کند مرد را نفس اماره خوار — اگر هوشمندی عزیزش مدار
نفس سرکش انسان کو ذلیل کرتا ہے — اگر تو عقلمند ہے تو اوسکو عزیز نہ رکھ

وگر هرچه باشد مرادش خوری — ز دوران بسی نامرادی بری
اور اگر اوسکی ہمیں خواہش کے موافق حاجت روائی کریگا — تو تو زمانہ میں بالکل نامرادی یعنے ناکام و ذلیل رہیگا

تنور شکم دم بدم تافتن — مصیبت بود روز نایافتن
پیٹ کا تنور ہردم گرم رکھنا یعنے ہر وقت کھانے دوڑنے سے — ناداری کے دن مصیبت ہوتی ہے

به تنگی بریزاندت روی رنگ — چو وقت فراخی کنی معده تنگ
تنگی کی حالت میں رنگ فق ہوگا — اگر وسعت کے وقت معدہ تنگ یعنے خوب بھرا رہیگا

کشد مرد پرخواره بار شکم — وگر در نیابد کشد بار غم
بہت کھانیوالا آدمی پیٹ کا بوجھ اوٹھاتا ہے — اور اگر نہیں پاتا ہے تو بھوک کا غم کھاتا ہے

شکم بنده بسیار بینی خجل — شکم پیش من تنگ بهتر که دل
شکم بندہ یعنے پیٹو حریص ہمیشہ ندامت اوٹھاتا ہے — میرے نزدیک پیٹ خالی رہنا بہتر ہے نہ کہ دل تنگ

حکایت در مذلت بسیار خواران

بہت کھانے والون کی ذلت مین

چه آوردم از بصره دانی عجب — حدیثی که شیرین‌تر است از رطب
تجھے معلوم کہ میں بصرہ سے کیا چیز عجیب لایا ہوں — وہ ایک ذکر ہے جو خرمے سے بھی شیرین زیادہ ہی

تنی چند در خرقهٔ راستان — گذشتیم بر طرف خرماستان
ہم چند آدمی صوفیوں کے خرقہ پہنے ہوئے — ایک خرمے کا باغ مین پہونچے

یکی در میان معده انبار بود — ز بیر خواری خویش پرخوار بود
ایک شخص انمین سے پیٹو تھا — بہت کھانیکے سبب ہمیشہ ذلیل و خراب رہتا

میان بست مسکین و شد بر درخت — وز آنجا بگردن در افتاد سخت
اس بھوکے نے کمر باندھی اور درخت پر چڑھ گیا — اور وہاں سے گردن کے بل زور سے گرا

نه هر بار خرما توان خورد و برد

ہر بار خرما کھا اور لیجا نہین سکتے

لت انبان بدعاقبت خورد و مرد

اوس حریص پرخوار بدانجام نے کھایا اور مرگیا

رئیس ده آمد که این را که کشت

اوس گانون کا رئیس ... پاس آیا کہ اسے کسنے مارڈالا

بگفتم مزن بانگ بر ما درشت

مین نے کہا مجھ پر خفا نہو

شکم دامن اندر کشید از شاخ

اوسکے پیٹ نے حرص کا دامن پھیلایا اور درخت پر

بود تنگدل روزگاری فراخ

جسکی آنتین بڑی ہون وہ ہمیشہ دلتنگ رہتا ہے

شکم بند دست ست و زنجیر پای

پیٹ ہاتھ کی ہتکڑی ہے اور پیر کی زنجیر ہے

شکم بنده نادر پرستد خدای

حریص پیٹو بہت کم خدا کی عبادت کرتا ہے

سراسر شکم شد بلا جرم

بیایش کشد مور کوچک شکم

چیونٹی جسکا پیٹ بہت چھوٹا ہوا اوسے کھینچتی ہے

برو اندرونی بدست آر پاک

جا نفس پاک کر

شکم پر نخواهد شد الا بخاک

کیونکہ اونکا پیٹ خاک کے سوا کسی سے پر نہوگا

حکایت

قصہ

شکم صوفیی را زبون کرد و فرج

ایک صوفی کو بھوک اور شہوت نے عاجز کیا

دو دینارش بد هر دو آن کرد خرج

اون دونون کیواسطے دو اشرفیان خرچ کین

یکی گفتش از دوستان در نهفت

دوستون مین سے ایک شخص نے چپکے سے پوچھا

چه کردی بدین هر دو دینار گفت

ان دونون اشرفیون مین تونے کیا کیا اوسنے کہا

بدیناری از پشت راندم نشاط

ایک اشرفی سے پیٹھ کا عیش حاصل کیا

بدیگر شکم را کشیدم سماط

دوسری سے پیٹ کیواسطے دسترخوان تیار کیا

فرومایگی کردم و ابلهی

مین نے کمینگی اور نادانی کی

که این همچنان پر نشد وان تهی

کہ یہ بھرا نہین اور وہ ویسا ہی خالی ہے

غذا گر لطیف ست و گر سرسری

غذا چاہے عمدہ ہو یا بد مزہ

چو دیرت بدست اوفتد خوش خوری

جب دیر کو ملیگی تو اوسے طبیعت گوارا کریگی

سر آنگه بیالین نهد هوشمند

عقلمند اوسوقت سر تکیہ پر رکھتے ہین

که خوابش بقهر آورد در کمند

جبکہ اچھی طرح سے نیند غالب ہوجاتی ہے

مجال سخن تا نیابی مگوی

بات کرنیکا جب تک موقع نہو زبان نہ ہلا

چو میدان نبینی نگهدار گوی

جب میدان نہو تو گیند نہ پھینک

مگوی و منه تا توانی قدم — از اندازه بیرون وز اندازه کم
جب تک ہو سکے نہ زبان اور نہ قدم بڑھاؤ — اندازہ سے زیادہ نہ اندازہ سے کم

حکایت

قصہ

یکی نیشکر داشت در طبقی — چپ و راست گردید بر مشتری
ایک شخص نے طبق میں گنے رکھے تھے — ادہر ادہر خریدار کی تلاش کرتا

بصاحبدلی گفت در کنج ده — که بستان و چون دست یابی بده
ایک صاحبدل سے گاؤں کے گوشہ میں کہا — کہ تو مول لے لے اور جب تیرے پاس ہو قیمت دینا

بگفت آن خردمند نیکو سرشت — جوابی که بر دل بباید نوشت
اوس عقلمند نیک سرشت نے کہا اچھی بات کہی — جو دل پر لکھنا چاہیے

ترا صبر بر من نباشد مگر — ولیکن مرا باشد از نیشکر
مجھ پر تجھ کو صبر نہ ہو سکے گا یعنی قیمت کا تقاضا کریگا — اگر مجھے نیشکر سے صبر ممکن ہے کیونکہ اب مجھے کچھ ضرورت نہیں

حلاوت ندارد شکر در نیش — چو باشد تقاضای تلخ از پیش
اوس شخص کو نیشکر میں بلکہ مزا نہ ملے گا — جسکے پیچھے تقاضے کی تلخی ہو

حکایت

قصہ

امیر ختن جامهٔ از حریر — به پیری فرستاد روشن ضمیر
ختن کے امیر نے حریر کا جامہ — ایک پیر روشن ضمیر کے پاس بھیجا

بپوشید و بوسید دست و زمین — که بر شاه عالم هزار آفرین
اوس نے اوسے پہنا اور ہاتھ پر بوسہ دیا اور آداب بجالایا — کہ شاہ عالم پر ہزار آفرین

چه خوبست تشریف شاه ختن — دزو خوبتر خرقهٔ خویشتن
بادشاہ ختن کا یہ خلعت بہت اچھا ہے — اور اس سے زیادہ عمدہ میرا خرقہ ہے

گر آزاده بر زمین خسپ و بس — مکن بهر قالی زمین بوس کس
تو اگر آزاد ہے تو خالی زمین پر سو جا — قالین کے واسطے کسیکے آگے سر نہ جھکا

حکایت

یکی نان خورش جز پیازی نداشت — چو دیگر کسان برگ و سازی نداشت
ایک شخص کو پیاز کے سوا کچھ روٹی کے ساتھ کھانیکو نہیں تھا — اوروں کی طرح عیش و عشرت کا سامان میسر نہ تھا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱۲

پراگندہ گفتش ای خاکسار
ایک بیہودہ گو نے اوس سے کہا کہ اے عاجز
بروطبخی از خوان یغما بیار
جا اور پکا ہوا کھانا بادشاہی لنگرخانہ سے لا

بخواہ و مدار از کس ای خواجہ باک
مانگنا اور اے صاحب کسی سے شرمانا نہین
کہ مقطوع روزی شود شرمناک
اسوجہ سے کہ شرم کرنے والیکو روزی بہت کم ملتا ہی

قبابست و چابک نوردید دست
اوسنے فوراً قبا پہنی اور آستین چڑھائی
قبایش دریدند و دستش شکست
لوگون نے اوسکی قبا پھاڑ ڈالی اور ہاتھ توڑ ڈالا

شنیدم کہ میگفت و خوش میگریست
مین نے سنا ہے کہ وہ یہ بات کہتا اور خوب روتا تھا
کہ ای نفس خود کردہ را چارہ چیست
کرلے نفس اپنے کیے کا کیا علاج

بلاجوی باشد گرفتار آز
گرفتار حرص خود اپنے اوپر بلا گوارا کرتا ہے
من و خانہ من بعد و نان و پیاز
اب مین ہونگا اور میرا گھر اور روٹی اور پیاز ہوگی

جوینی کہ از سعی بازو خورم
جو کی ایک روٹی جو مین اپنی محنت سے کھاؤن
بہ از میدہ برخوان اہل کرم
اہل کرم کے دسترخوان کی میدہ کی روٹی سے اچھی ہے

چہ دلتنگ خفت آن فرومایہ دوش
وہ کمینہ کل رات کو کیسا رنجیدہ سویا
کہ بر سفرۂ دیگران داشت گوش
جو اورنکے دسترخوان کا امیدوار تھا

حکایت
قصہ

یکی گربہ در خانۂ زال بود
ایک بڑھیا کے گھر ایک بلی تھی
کہ برگشتہ ایام و بدحال بود
جو بہت بدقسمت اور پریشان حال رہتی

روان شد بمہمانسرای امیر
وہ ایک امیر کی مہمانسرا کیطرف گئی
غلامان حاکم زدندش بہ تیر
اوس حاکم کے غلامون نے اوسے تیر مارا

چکان خونش از استخوان میدوید
اوسکی ہڈی سے خون ٹپکتا تھا اور بھاگتی تھی
ہمیگفت و از ہول جان میدوید
یہی بات کہتی اور جان کے خوف سے بھاگتی تھی

اگر جستم از دست این تیرزن
اگر مین اس تیرانداز کے ہاتھ سے بچ گئی
من و موش و ویرانۂ پیرزن
تو پھر مین ہونگی اور چوہے اور اوس بڑھیا کا

نیرزد عسل جان من زخم نیش
میری جان شہد اس لائق نہین کہ ڈنک کی اذیت اوسکے واسطے
قناعت نکوتر بدوشاب خویش
پس اپنے خرمے کے درخت کے اوپر قناعت بہتر ہے

خداوند از آن بندہ خرسند نیست
خدا اوس بندے سے خوش نہین
کہ راضی بقسم خداوند نیست
جو خدا کے دیے ہوئے حصہ پر رضامند نہین

حکایت مرد کوتاه نظر و زن عالی همت

قصہ کم ہمت مرد اور سخی عورت کا

یکی طفل دندان برآورده بود
ایک شخص کے لڑکے کے دانت نکلے تھے
پدر سر بفکرت فرو برده بود
اوسکا باپ فکر سے سر جھکائے تھا

که من نان و برگ از کجا آرمش
کہ اب مین کہا سے اسکے واسطے کھانا پینا لاؤن
مروت نباشد که بگذارمش
یہ مروت نہین ہے کہ اوس سے دست بردار ہون

چو بیچاره گفت این سخن پیش جفت
جب اوس بیچارے نے اپنی بی بی سے یہ بات کہی
نگر تا زن اوراچه مردانه گفت
خیال کر کہ اوسنے اوسے کیا مردانہ جواب دیا

مخور هول ابلیس تا جان دهد
اس شیطانی خیال سے خوف نکر اسو جہسے کہ جب تک زندگی ہی
هم آنکس که دندان دهد نان دهد
جو شخص دانت دیتا ہے کھانیکو بھی دیتا ہے

تواناست آخر خداوند زور
آخر وہ زبردست حاکم بڑی قدرت والا ہے
که روزی رساند تو چندین مشور
کہ بے سعی و تردد رزق دیتا ہی پس تو کیون اسقدر پریشان ہی

نگارنده کودک اندر شکم
جو لڑکے کی پیٹ مین صورت بناتا ہی
نویسنده عمر و روزیست هم
وہی عمر اور رزق بھی عطا فرماتا ہے

خداوندگاری که عبدی خرید
جو شخص غلام مول لیتا ہی تو اوسکا خبرگیران رہتا ہے
بدارد فکیف آنکه عبد آفرید
پس جسنے غلام کو پیدا کیا وہ کیون نہ خبر لیگا

ترا نیست آن تکیه بر کردگار
کیا تجھے خدا پر ایسا بھروسہ بھی نہین ہے
که مملوک را بر خداوندگار
جیسا غلام کو مالک پر ہوتا ہے

شنیدی که در روزگار قدیم
تو نے سنا ہے کہ ایک زمانہ مین
شدی سنگ در دست ابدال سیم
ابدال کے ہاتھ مین پتھر چاندی ہو جاتا تھا

نه پنداری این قول معقول نیست
کیا تجھے یقین نہین آتا کہ یہ بات عقل کے خلاف ہے
چو قانع شدی سیم و سنگت یکیست
بلکہ جب تو قناعت اختیار کریگا تو چاندی اور پتھر دونون

چو طفل اندرون دارد از حرص پاک
جب لڑکون کے دل مین ذرا حرص نہین ہے
چه مشتی زر و سیم پیشش چه مشت خاک
تو مٹھی بھر کے سونا اور خاک اوسکے سامنے دونون یکسان ہین

خبر ده بدرویش سلطان پرست
جو فقیر بادشاہ کی خاطر کرنے والے ہین بادشاہ سے
که سلطان ز درویش مسکین ترست
کہ بادشاہ فقیر سے بھی زیادہ محتاج ہے

گدا را کند یک درم سیم سیر
فقیر ایک درم چاندی مین آسودہ ہو جاتا ہے
فریدون بملک عجم نیم سیر
فریدون ملک عجم پانے پر بھی آسودہ ہوتا ہے

بقیہ صفحہ ۲۱۴

نگهبانی ملک و دولت بلاست
ملک و دولت کی نگہبانی یعنی حکومت بھی بلا یعنی سر آفت ہے

گدا پادشاهست و نامش گدست
گدا در حقیقت بادشاہ ہے اگرچہ نام اسکا فقیر ہے

گدائی که بر خاطرش بند نیست
جس فقیر کے دل کو کچھ فکر نہیں بے پروا ہے

که از پادشاهی که خرسند نیست
وہ اس بادشاہ سے اچھا ہے جو خوش نہو

بخسپند خوش روستائی و جفت
گنوار اپنی بی بی کے ساتھ چین سے سوتے ہیں

بذوقی که سلطان در ایوان تخت
کہ ایسے آرام سے بادشاہ اپنے محل میں بھی نہیں سوتا

چو سیلاب خواب آمد و مرد برد
جب نیند کے سیلاب نے غلبہ کیا اور بالکل غافل کر دیا

چه بر تخت سلطان چه بر دشت کرد
خواہ تخت پر بادشاہ ہو خواہ جنگل میں کرد ہو

اگر پادشاهست وگر پینه دوز
اگر چاہے بادشاہ ہو چاہے گدڑی یا پینہ یا کفش کا پیوند کرنیوالا ہو

چو خفتند گردد شب هر دو روز
جب سو گئے دونوں کی رات برابر ہو جاویگی

چو بینی توانگر سر از کبر مست
اگر تو کسی توانگر کا سر غرور سے مست دیکھے

برو شکر یزدان کن ای تنگدست
تو اے مفلس خدا کا شکر کر کہ تو اس امر سے اچھا ہے

نداری بحمد الله آن دسترس
خدا کا شکر ہے کہ تجھے اسقدر طاقت نہیں ہے

که بر خیزد از دستت آزار کس
کہ تیرے ہاتھ سے کسیکو تکلیف پہونچے

حکایت
قصہ

ربا خواری از نردبانی فتاد
ایک سود خوار سیڑھی پر سے گر پڑا

شنیدم که هم در نفس جان بداد
میں نے سنا کہ اسیوقت دم نکل گیا

پسر چند روزی گرستن گرفت
اوسکا لڑکا چند روز تو رویا کیا

دگر با حریفان نشستن گرفت
پھر دوستوں کی صحبت گرم ہونے لگی

بخواب اندرش دید و پرسید حال
اوسکو خواب میں دیکھا اور حال پوچھا

که چون رستی از حشر و نشر و سوال
کہ تجھکو حشر اور پریشانی اور سوال نکیرین سے کیونکر نجات ملی

بگفت ای پسر قصه بر من مخوان
کہا اے لڑکے یہ قصہ مجھسے نہ پوچھ

بدوزخ در افتادم از نردبان
میں زینے سے گرتے ہی دوزخ میں پہونچا

حکایت
قصہ

شنیدم که صاحبدلی نیکمرد
میں نے سنا ہے کہ ایک صاحبدل نیکمرد نے

یکی خانه بر قامت خویش کرد
اپنے قد کے برابر ایک گھر بنایا یعنی بہت چھوٹا سا

[illegible]

کسی گفت میدانمت دسترس
کسی نے اوس سے کہا کہ مجھے تیری مقدرت معلوم ہے
گزین خانه بهتر کنی گفت بس
کہ تو اوس سے عمدہ گھر بنا سکتا ہے اوسنے جواب دیا کہ یہ مجھے

چه میخواهم از طارم افراشتن
بلند شدہ مکان بنانے سے مجھے کیا فائدہ
همینم بس از بهر بگذاشتن
چھوڑ جانے کیواسطے یہ بھی بہت ہے

مکن خانه بر راه سیل ای غلام
اے فرزند سیلاب کی راہ مین گھر نہ بنا یعنے دنیا قابل گھر بنانے کے نہین ہے
که کس را نگشت این عمارت تمام
اسوجہسے کہ کسی کی یہ عمارت ختم نہین ہوئی

نه از معرفت باشد و عقل و رای
معرفت اور عقل اور دانائی کی بات نہین
که بر ره کند کاروانی سرای
کہ کوئی اہل قافلہ راہ مین گھر بنائے

حکایت
قصہ

یکی سلطنت ران صاحب شکوه
ایک بادشاہ اور صاحب حشمت تھا
فرو خواست رفت آفتابش بکوه
جسکا آفتاب سر کوہ ہوا یعنے عمر آخر ہوئی

بشیخی دران بقعه کشور گذاشت
ایک بزرگ کو اوس ملک کا حاکم مقرر کیا
که در دوده قائم مقامی نداشت
اسوجہسے کہ اوسکے خاندان مین کوئی قائم مقام نہ تھا یعنی اولاد نہ تھی

چو خلوت نشین کوس دولت شنید
جب خلوت نشین کے کانمین دولت کی آواز پہونچی
دگر ذوق در کنج خلوت ندید
پھر گوشہ تنہائی مین اوسے آرام نہ ملا

چپ و راست لشکر کشیدن گرفت
ادہر اودہر لشکر کشی شروع کی
دل پُردلان زو رمیدن گرفت
بہادرون کا دل اوس سے کانپتا تھا

چنان سخت بازو شد و تیز چنگ
ایسا سخت بازو اور پنجہ مین چالاک یعنے زبردست ہوا
که با جنگ جویان طلب کرد جنگ
کہ بڑے بڑے شورہ پشتون سے مقابلہ کرتا تھا

ز خصم پراگنده خلقی بکشت
پراگندہ دشمن کے ایک گروہ کو قتل کیا
دگر جمع گشتند هم رای و پشت
اور جو لوگ بچ رہے تھے وہ جمع اور باہم متفق و مددگار ہوئے

چنانش در حصار کشیدند تنگ
معلوم کرکے اوسکو قلعہ مین ایسا تنگ کیا
که عاجز شد از تیرباران و سنگ
کہ پتھر اور تیر کے مینہ سے عاجز ہوگیا

بر نیکمردی فرستاد کس
ایک نیکمرد کے پاس ایک آدمی بھیجا
که صعبم فرو مانده فریاد رس
کہ مین بہت پریشان ہوا ہون میری فریاد کو پہونچ

بهمت مدد کن که شمشیر و تیر
دعا سے میری مدد کر کہ تلوار اور تیر
نه در هر وغائی بود دستگیر
ہر لڑائی مین کام نہین آتے

چو بشنید عابد بخندید و گفت
جب اوس عابد نے سنا ہنسکے جواب دیا
چرا نیم نانے نخورد و نخفت
کہ کیون آدمی روٹی کھائی اور چین سے سویا

ندانست قارون نعمت پرست
قارون دولتمند دنیا پرست نہین سمجھا
کہ گنج سلامت بہ کنج اندرست
کہ عافیت کا خزانہ گوشۂ تنہائی مین ہے

گفتار اندر صبر بر ناتوانی بامید بہروزی

قول ـ بہتری کی امید پر ناتوانی مین صبر کرنا

کمالست در نفس مرد کریم
کریم کے نفس مین کرم خود ہی کمال ہے
گرش زر نباشد چہ نقصان و بیم
اگر اوسکے پاس دولت نہو تو کیا خوف اور نقصان ہے

مپندار گر سفلہ قارون شود
اگر کوئی کمینہ قارون یعنی امیر ہو جاوے تو کبھی یہ بات یقین نکرنا
کہ طبع لئیمش دگرگون شود
کہ اوسکی بخیلی کی عادت بدل جائیگی

وگر در نیابد کرم پیشہ نان
اور اگرچہ کوئی سخی روٹیوں کو محتاج ہو
نہادش توانگر بود ہمچنان
مگر اوسکا دل ویسا ہی مالدار ہوگا

سخاوت زمینست و سرمایہ زرع
سخاوت زمین ہے اور مال اوسکا تخم
بدہ کاصل خالی نماند ز فرع
بخشش کر کہ جڑ شاخون سے خالی نہین رہتی

خدائی کہ از خاک مردم کند
جس خدا نے خاک کم حقیقت سے آدمی کو صاحب عزت بنایا ہے
عجب دارم ار مردمی گم کند
مجھے تعجب ہے کہ آسمان آدمی جیسی بڑی چیز کو کبھی ضائع کریگا

ز نعمت نہادن بلندی مجوے
صرف مال اسباب جمع کرنے سے غرور نکر اور آپکو توانگر نہ جان
کہ ناخوش کند آب استادہ بوے
اسواسطے کہ بندھا ہوا پانی بدبو ہو جاتا ہے اور بدبودار ہو جاتا ہے

بہ بخشندگی کوش کاب روان
سخاوت کیا کر اسوجہ سے کہ چشمہ جاری رہتا ہے
بسیلش تفقد کنان آسمان
آسمان اوسکی رفاقت اور غمخواری کرکے سیلاب کرتا ہے

گر از جاہ و دولت بیفتد لئیم
اگر بخیل دولت اور مرتبہ سے گرجاتا ہے
دگر بارہ نادر شود مستقیم
تو دوبارہ پھر عروج اوسکا محال ہے

وگر قیمتی گوہری غم مدار
اگر تو گوہر قیمتی یعنے صاحب علم و ہنر ہے تنگی معاش
کہ ضائع نگرداندت روزگار
کہ زمانہ تیری قدر و قیمت برباد نہین کر سکتا ہے

کلوخ ار چہ افتادہ باشد براہ
ڈھیلا اگرچہ راہ مین پڑا ہو
نہ بینم کہ در وی کند کس نگاہ
مگر مین نہین جانتا کہ کوئی اودھر نگاہ کرتا ہو

وگر خردہ زر ز دندان گاز
اور اگر کوئی سونے کا ٹکڑا اکترنی کے منہ سے
بیفتد بشمعش بجویند باز
گر پڑتا ہے تو اوسکو شمع لیکے ڈھونڈھتے ہین

بدر می کنند آبگینہ زسنگ — کجا ماند آئینہ در زیر زنگ

شیشہ کو سبب جوہر کے پتھر سے علیحدہ کر لیتے ہین — پس آئینہ زنگ کے سبب سے چھپ نہین سکتا

پسندیدہ و نغز باید خصال — کہ گاہ آید و گہ رود جاہ و مال

عادت عمدہ اور پسندیدہ ہونا چاہیے — کہ دولت کبھی آتی اور کبھی چلی جاتی ہے

حکایت در معنی آسانی در پی دشواری

قصہ دشواری کے بعد آسانی کے بیان مین

شنیدم ز پیران شیرین سخن — کہ بود اندرین شہر پیری کہن

شیرین کلام بزرگون سے مین نے سنا ہی — کہ اس شہر یعنے شیراز مین ایک شخص بہت بڈھا تھا

بسی دیدہ شاہان و دوران و امر — سر آوردہ عمری ز تاریخ عمر

اوسنے بہت سی بادشاہت اور زمانے اور حکومت دیکھی تھین — عمر و لیث بانی شیراز کے زمانہ سے تا ابوبکر کے عہد تک عمر تھی

درختی کہن میوۂ تازہ داشت — کہ شہر از نکوئی پر آوازہ داشت

اوس پرانے درخت مین ایک نئے رس پھل پیدا ہوا تھا یعنے ایک فرزند تھا — جسکے حسن کا تمام شہر مین شہرہ تھا

عجب در زنخدان آن دلفریب — کہ ہرگز نبودست بر سرو سیب

اوس دلفریب کا زنخ ایسا عجیب تھا — کبھی نہ دیکھا ہوگا کسینے درخت سرو مین سیب

ز شوخی و مردم خراشیدنش — فرج دید در سر تراشیدنش

اوسکی شوخی اور زیادہ دلفریبی سے — اوسکے باپنے اوسکے بال ترشوانے مین بہتری دیکھی

بموسی کہن عمر کوتہ امید — سرش کرد چون دست موسی سپید

اوس ضعیف کوتاہ امید نے استرہ کی مدد سے — اوسکا سر مونڈکے سفید یعنے مثل ید بیضا کر دیا

ز سرتیزی آن آہن سنگ زاد — بعیب پریرخ زبان در نہاد

شوخی سے اوس آہن سنگ زاد یعنے استرہ نے — اوس پریرخ کے عیب پر زبان درازی کی یعنے عیب دار کر دیا

بموی کہ کرد از نکوئیش گم — نہادند حالی سرش در شکم

اوسکے سر کے بال تراش کے اوسکا حسن ایک بال برابر — اس سبب سے فوراً استرہ کا سر پیٹ کے اندر کر دیا یعنے بند کر دیا

چو چنگ از خجالت سر خوبروی — نگونسار و در پیشش افتادہ موی

وہ خوبرو چنگ کیطرح شرمندگی سے سر جھکائے تھا — اور اوسکے سامنے سر کے بال پڑے تھے

یکی را کہ خاطر درو رفتہ بود — چو چشمان دلبندش آشفتہ بود

ایک شخص کا دل اوسپر فریفتہ تھا — اوسکی مست آنکھون کی طرح بھی وہ دیوانہ تھا

کسی گفت جور آزمودی و درد — دگر گرد سودای باطل مگرد

کسینے اوسے سمجھایا کہ تو نے تکلیف سہی اور درد اوٹھایا — پھر اس سودائے باطل کے گرد مجا یعنے ترک محبت کر

ز مهرش بگردان چو پروانه پشت
اوسکی محبت مین جو تو پروانہ ہی اوس سے باز آ
که مقراض شمع جمالش بکشت
کہ مقراض نے اوسکے حسن کی شمع خاموش کردی

برآمد خروش از هوادار چست
اوس دوست سچے نے ایک چیخ ماری
که تردامنان را بود عهد سست
کہ فاسقون کا عہد سست ہوتا ہے

پسر خوش منش باید و خوبروی
لڑکا خوشخو اور خوبرو چاہیے
پدر گو بجهلش بیند از موی
اگرچہ اوسکا باپ جہالت سے بال منڈواڈالے

مرا جان بمهرش برآمیخته ست
میری جان اوسکی محبت مین گرفتار ہی
نه خاطر بموی درآویخته ست
نہ دل اوسکے بالون مین اولجھا ہوا

چو روی نکو داری انده مخور
جب تیری صورت اچھی ہو تو غم نکرنا
که موی ار بپیند بروید دگر
کہ بال اگر گرجائینگے تو پھر جمینگے

نه پیوسته رز خوشه تر دهد
انگور ہمیشہ نہین پھلا رہتا ہے
گهی برگ ریزد گهی بر دهد
کبھی پت جھاڑ ہوتا ہی اور کبھی پھلتا ہی

بزرگان چو خور در حجاب اوفتند
بزرگ حالت گرفتاری مین ایسے ہوتے ہین
حسودان چو اخگر در آب اوفتند
اور دشمن جیسے پانی مین انگارا

برون آید از زیر ابر آفتاب
رفتہ رفتہ بدلی سے آفتاب نکل آتا ہی
بتدریج و اخگر بمیرد در آب
اور انگارا پانی مین بجھ جاتا ہے

ز ظلمت مترس ای پسندیده دوست
ای دوست عزیز تاریکی یعنے تکلیف سے خوف کر
چه دانی که آب حیات اندر وست
کیا تجھے نہین معلوم کہ آب حیات اوسمین ہے

نه گیتی پس از جنبش آرام یافت
کیا دنیا کو جنبش کے بعد آرام نہین ملا ہی ای عزیز ملا
نه سعدی سفر کرد تا کام یافت
کیا سعدی نے سفر نہین کیا کہ اوسکا مقصد حاصل ہوا

دل از بیمرادی بفکرت مسوز
اگر تیری مراد نہ بر آئے تو دل جلا یعنے فکر نکر
شب آبستن است ای برادر بروز
رات حاملہ ہے روز کی ای عزیز دیکھا چاہیے

باب هفتم در تربیت
ساتوان باب تعلیم مین

سخن در صلاحست و تدبیر و خوی
اس باب مین اصلاح طبیعت اور سعی اور تدبیر اور عادت کے بیان مین ہے
نه در اسپ و میدان و چوگان و گوی
نہ کہ جنگ اور چوگان اور شہسواری کے ذکر مین

چو با دشمن نفس همخانهٔ
کیونکہ دشمن نفس کا ہمخانہ یعنی ساتھی اندر مطیع ہو رہا ہی
چه در بند بیگانهٔ
کیا بیگانہ غیر کی فکر کر رہا ہی کیون اپنا نقصان کرتا ہی

عنان باز پیچان نفس از حرام
جو لوگ اپنے نفس کی باگ حرام سے روکے ہوئے ہین

بمردی ز رستم گذشتند و سام
وہ دلیری مین رستم اور سام سے بھی بڑھے ہوئے ہین

کس از چو تو دشمن ندارد غمی
مجھ ایسے دشمن سے کوئی بھی نہ ڈریگا

که با خویشتن بر نیائی همی
جبکہ تو اپنے نفس سے بھی جیت نہین پاتا

تو خود را چو کودک ادب کن بچوب
تو لڑکون کی طرح اپنے نفس کو لکڑی سے تنبیہ کر

بگرز گران مغز مردم مکوب
گرزگران سے دشمن کا مغز نہ نکال

وجود تو شهریست پر نیک و بد
تیرا جسم ایک شہر کی طرح نیک و بد سے بھرا ہوا ہے

تو سلطان و دستور دانا خرد
جسمین تو بادشاہ اور تیری عقل وزیر عاقل ہے

همانا که دونان گردن فراز
بیشک مغرور کمینے جنکا اول قلع قمع واجب ہے

درین شهر کبرند و سودای و آز
اس شہر مین غرور اور غصہ اور حرص ہین

رضا و ورع نیکنامان حر
رضا اور پرہیزگاری نیکنام اور آزاد ہین

هوا و هوس رهزن و کیسه بر
جنکے واسطے حرص و شہوت راہزن اور گرہ کاٹ ہین

چو سلطان عنایت کند با بدان
جب بادشاہ بدون پر عنایت کریگا

کجا ماند آسایش بخردان
تو عقلمندون کو کب آرام ملے گا

ترا شهوت و حرص و کین و حسد
تیرے نفس مین شہوت اور حرص اور غصہ اور حسد ایسے ہی

چو خون در رگانند و جان در جسد
جیسے رگون مین خون اور جسم مین جان

گر این دشمنان تربیت یافتند
اگر ان دشمنون نے پرورش پائی

سر از حکم و رای تو بر تافتند
تیرے حکم اور رائے سے سر پھیر لین گے

هوا و هوس را نماند ستیز
شہوت اور حرص مقابلہ نہین کر سکتے

چو بینند سر پنجهٔ عقل تیز
جب عقل کا پنجہ زبردست دیکھتے ہین

نه بینی که شب دزد و اوباش و خس
کیا تونے نہین دیکھا کہ چور بدمعاش اور کمینہ

نگردند جائے که گردد عسس
جہان کوتوال روند کو جاتا ہے تو نہین جاتے

رئیسی که دشمن سیاست نکرد
جو رئیس دشمن پر سیاست نہین کرتا اپنے رعب نہین بٹھاتا

هم از دست دشمن ریاست نکرد
وہ اپنے دشمن کے مقابلہ مین حکومت نہین کر سکتا

نخواهم درین نوع گفتن بسے
اس بارہ مین مین زیادہ کہنا نہین چاہتا ہون

که حرفے بس از کار بندد کسے
اس وجہ سے کہ اگر کوئی عمل کرے تو اوسکے واسطے ایک

گفتار اندر فضیلت خاموشی و حلاوت خوشین وقار

قول خاموشی کی بزرگی اور اسکو سننے کے بیان مین

اگر پای در دامن آری چو کوه
اگر پہاڑ کیطرح تو اپنا پیر دامن میں سمیٹیگا

سرت ز آسمان بگذرد در شکوه
تو تیرا سر عظمت و ہیبت میں آسمان تک بلند ہوگا

زبان درکش ای مرد بسیار دان
اے مرد عاقل زبان بند کر

که فردا قلم نیست بر بی زبان
کیونکہ کل یعنے قیامت مین جانورون سے حساب نہوگا

صدف وار گوهرشناسان راز
راز کے موتی پرکھنے والے

دهن جز بلؤلؤ نکردند باز
سیپی کی طرح صرف موتی ہی کیواسطے منہ کھولتے ہین

فراوان سخن باشد آگنده گوش
بہت باتین ایسی ہوتی ہین جنسے کان بھرجاتے

نصیحت نگیرد مگر در خموش
مگر وہ خاموشی کے سوا کسیکو اثر نہین کرتین

چو خواهی که گویی نفس بر نفس
اگر تو چاہتا ہے کہ دمبدم بولے

حلاوت نیابی ز گفتار کس
تو تجھے کسیکی بات کا کبھی مزا نہ ملے گا

نباید سخن گفت ناساخته
بے سمجھی بات زبان سے نہ نکالنا چاہیے

نشاید بریدن نینداخته
بغیر ختم کلام کے کسیکی بات نہ کاٹنا چاہیے

تأمل کنان در خطا و صواب
جو لوگ نیک و بد بات مین سوچ لیتے ہین

به از ژاژخایان حاضر جواب
وہ بیہودہ گو حاضر جواب سے اچھے ہین

کمالست در نفس انسان سخن
جو کمال انسان کے نفس مین ہے خوبی کلام ہے

تو خود را بگفتار ناقص مکن
بس تو اپنے کو باتون سے ذلیل نہ کر

کم آواز هرگز نبینی خجل
کم سخن ہرگز شرمندہ نہین ہوتا

جوی مشک بهتر که یک توده گل
لیک جو بھر مشک بہتر ہے کہ ایک تودہ مٹی کا

حذر کن ز نادان ده مرده گوی
اوس بیوقوف سے جو دس بات بیہودہ کہے پرہیز چاہیے

چو دانا یکی گوی و پرورده گوی
عقلمندون کیطرح ایک ایسی بات کہ کہ معقول ہو

صد انداختی تیر و هر صد خطاست
سو تیر لگائے اور سب ادھر ادھر خالی گئے

اگر هوشمندی یک انداز راست
بس اگر تو عقلمند ہو تو سنبھال کے ایک تیر سیدھا لگا

چرا گوید آن چیز در خفیه مرد
عقلمند ایسی بات پوشیدہ کیون زبان سے نکالے

که گر فاش گردد شود روی زرد
کہ اگر ظاہر ہوجاے تو ندامت حاصل ہو

مکن پیش دیوار غیبت بسی
دیوار کے آگے بھی کسیکی غیبت نکر

بود کز پسش گوش دارد کسی
کہ شاید اوسکے پیچھے کوئی سنتا ہو

درون دلت شهربندست راز
دل کا جو قلعہ راز کا قیدخانہ ہے

نگر تا نبیند در شهر باز
جب تو نے اسے کہدیا یعنے چھوڑ دیا پھر قید مین نہیں آسکتا

ازان مرد دانا دہان دوختست
مرد عاقل اسی سبب سے زبان بند کیے اسے خاموش رہتا ہی
کہ بیند کہ شمع از زبان سوختست
کیونکہ دیکھتا ہے زبان نکالنے سے شمع جلائی جاتی ہے

حکایت در حفظ اسرار

قصہ راز کا نگاہ رکھنا

تکش با غلامان یکی راز گفت
تکش نے اپنے غلامون سے راز کی بات کہی
کہ این را نباید بکس باز گفت
کہ اسکو خبردار کسی سے دوہرانا نہین

بسالے نیامد ز دل بر دہان
وہ راز برسون زبان پر نہ آیا
بیک روز شد منتشر در جہان
مگر ایکدن مین تمام جہان مین مشہور ہوگیا

بفرمود جلاد را بے دریغ
جلاد کو حکم کیا کہ بلا رو و رعایت
کہ بردار سرہای اینان بہ تیغ
تلوار سے انکا سر کاٹ لے

یکی زان میان گفت و زنہار خواست
ایک شخص نے اونمین سے شفاعت چاہی اور یہ بات کہی
مکش بندگان کاین گناہ از تو خاست
غلامون کو قتل مکر کہ یہ تیرا قصور ہے

تو اول نبستی کہ سرچشمہ بود
تونے جب سرچشمہ یعنے سوتا تھا تو بند نہ کیا
چو سیلاب شد پیش بستن چہ سود
جب سیلاب ہوگیا بند باندھنے سے کیا فائدہ

تو پیدا مکن راز دل بر کسے
تو خود ہی راز دل کسی سے نکہہ
کہ او خود بگوید بر ہر کسے
تاکہ وہ اوسکو ہر شخص سے بیان کرے

جواہر بگنجینہ داران سپار
جواہر خزانچیوان کے سپرد کر
ولے راز را خویشتن پاس دار
مگر راز کو اپنی ہی حفاظت مین رکھ

سخن تا نگوئی بر او دست ہست
بات جبتک زبان سے نہین نکلتی اوسوقت تک اختیار ہی
چو گفتہ شود یابد او بر تو دست
اور جب زبان سے نکلی اوسوقت تو اوسکے اختیار مین ہی

سخن دیو بندیست در چاہ دل
راز گویا دل کے کنوے مین دیو قید ہے
بالای کام و زبانش مہل
اوسکو تالو اور زبان پر نہ آنے دے

توان باز دادن رہ نرہ دیو
کیونکہ دیو قیدی کا چھوڑ دینا تو آسان ہے
ولی باز نتوان گرفتن بریو
مگر دو فریب پھر اوسے گرفتار نہین کرسکتے

تو دانی کہ چون دیو رفت از قفس
تو خوب جانتا ہی کہ شیطان پنجرے سے رہا ہوکے
نیاید بلا حول کس باز پس
پھر کسیکے لا حول یعنے افسون سے پھر نہین آسکتا

یکی طفل بردارد از رخش بند
ایک بچہ رخش یعنے رستم کے گھوڑے کی رسی کھولدیتا ہے
نیاید بصد رستم اندر کمند
مگر سو رستم کی طاقت سے کمند مین نہین پھنس سکتا

مگوی آنکه گر بر ملا اوفتد
ایسی بات نہ کہہ کہ اگر وہ ظاہر ہو جاوے
وجودی از آن در بلا اوفتد
کسیکی جان پر بلا نازل ہو یعنے صدمہ پہونچے

بدهقان نادان چه خوش گفت زن
گنوار بیوقوف سے اوسکی بی بی نے کیا اچھی بات کہی
بدانش سخن گوی یا دم مزن
معقول بات کہہ ورنہ خاموش رہ

حکایت سلامت جاهل در حجاب خاموشی

قصہ۔ خاموشی کے پردے مین جاہلون کی سلامتی ہے

یکی خوب خلق و خلق پوش بود
ایک نیکخو اور کہنہ لباس تھا
که در مصر یک چند خاموش بود
جو ملک مصر مین تھوڑے دنون تک نہین بولتا تھا

خردمند مردم ز نزدیک و دور
نزدیک اور دور کے عقلمند اوسکے پاس جمع ہوتے
بگردش چو پروانه جویان نور
جیسے پروانہ روشنی کی تلاش مین

تفکر شبی بر دل خویش کرد
ایک روز وہ اپنے دل مین سوچا
که پوشیده زیر زبانست مرد
کہ انسان اپنی زبان سے چھپا رہتا ہے

اگر من چنین سر بجود دربرم
اگر مین اسیطرح سر جھکائے رہونگا
چه دانند مردم که دانشورم
تو لوگ مجھے کب عقلمند جانینگے

سخن گفت و دشمن بدانست و دوست
پس اوسنے باتین کی اور دوستون اور دشمنون کو
که در مصر نادان تر از وی هوست
کہ ملک مصر مین کوئی اوس سا ایسا بیوقوف نہین

حضورش پریشان شد و کار زشت
اوسکی محفل پریشان اور کام خراب ہوا
سفر کرد و بر طاق مسجد نبشت
پس وہان سے چلا گیا اور یہ مسجد کی محراب پر لکھدیا

در آئینه گر خویشتن دیدمی
آئینہ مین اگر مین اپنی صورت دیکھ لیتا یعنے تامل کرتا
به بیدانشی پرده ندریدمی
تو بیوقوفی سے اپنا عیب نہ ظاہر کرتا

چنین زشت از آن پرده بر داشتم
اس بدصورتی پر یہ سمجھکے مین نے پردہ اوٹھایا یعنے
که خود را نکو روی پنداشتم
کہ مین نے اپنے آپکو خوبصورت جانا تھا

کم آواز را باشد آوازه تیز
کم سخن کی شہرت زیادہ ہوتی ہے
چو گفتی و رونق نماندت گریز
جب تونے گفتگو کی اور لطف نہ حاصل ہوا

ترا خامشی ای خداوند هوش
اے ہوشیار خاموشی تیرے واسطے باعث عزت کا ہے
وقارست و نااهل را پرده پوش
اور جاہل کی پردہ پوش یعنے عیب چھپانیوالی ہے

اگر عالمی هیبت خود مبر
اگر تو عالم ہے تو اپنی ہیبت نہ کھو
وگر جاهلی پرده خود مدر
اور اگر تو جاہل ہے تو پردہ نہ پھاڑ یعنے عیب ظاہر کر

ضمیر دل خویش منمای زود
راز اپنے دل کا جلد نہ ظاہر کر اے بیوقت و محل ہو
که هرگه که خواهی توانی نمود
کیونکہ ہر وقت اوسکے ظاہر کرنیکا اختیار ہے

ولیکن چو پیدا شود راز مرد
مگر جب مرد کا راز ظاہر ہو جاتا ہے
بکوشش نشاید نهان باز کرد
تو کیسی ہی کوشش کیجائے مگر چھپ نہیں سکتا

قلم سر سلطان چه نیکو نهفت
قلم نے بادشاہی راز کیا اچھی طرح چھپایا ہے
که تا کارد بر سر نبودش نگفت
کہ جب تک سر پر چھری نہیں چلی نہیں بتاتا

بهائم خموشند و گویا بشر
چارپایہ چپ ہیں اور انسان گویا ہے
پراگنده گوی از بهائم بتر
واہیات بکنے والا چارپایوں سے بھی بدتر ہے

چو مردم سخن گفت باید بهوش
آدمی کی طرح ہوشیاری سے باتیں کرنا چاہیے
وگرنه شدن چون بهائم خموش
نہیں تو چارپایوں کیطرح خاموش ہو رہنا

بنطق است و عقل آدمیزاده فاش
گویائی اور عقل کے سبب انسان مشہور ہوا ہے
چو طوطی سخنگوی نادان مباش
پس طوطے کیطرح گویا مرد نادان نہ بن

حکایت

قصہ

یکی ناسزا گفت در وقت جنگ
ایک شخص نے لڑائی میں لوگونکو گالیاں دین
گریبان دریدند وی را بچنگ
پس لوگوں نے اوسکا گریبان پکڑ کے پھاڑ ڈالا

قفا خورده عریان و گریان نشست
گدی کھائے اور ننگا بیٹھا روتا تھا
جهاندیده‌ گفتش ای خودپرست
ایک جہاندیدہ نے اوسکو سمجھایا کہ اے نادان

چو غنچه گرت بسته بودی دهن
اگر کلی کیطرح تیرا منہ بند رہتا
دریده ندیدی چو گل پیرهن
تو اپنا پیراہن تو گلاب کی طرح پھٹتا نہ پاتا

سراسیمه گوید سخن بر گزاف
پریشان واہیات باتیں بکتا ہے
چو طنبور بی مغز بسیار لاف
جیسے بیمغز طنبور بہت لاف گوئی کرتا ہے

نبینی که آتش زبانست و بس
نہیں دیکھا کہ آگ کی صرف زبان ہی زبان ہے
به آبی توان کشتنش در نفس
پس فوراً اوسے پانی سے بجھا دیتے ہین

اگر هست مرد از هنر بهره ور
اگر مرد صاحب ہنر ہے
هنر خود بگوید نه صاحب هنر
تو اوسکا ہنر خود بیان کریگا نہ کہ صاحب ہنر خود کہے

اگر مشک خالص نداری مگوی
اگر تیرے پاس مشک خالص نہو اوسکی تعریف نہ کر
گرت هست خود فاش گردد ببوی
اور جو خالص ہے تو خوشبو سے آپ ظاہر ہو جائیگا

بسوگند گفتن که زر مغربیست
قسم کھا کے کہنا سونا خالص ہی

چہ حاجت محک خود بگوید که چیست
کیا ضرورت ہو کسوٹی خود بیان کردیگی جیسا ہوگا

بگویند ازین حرف گیران هزار
اسیطرح عیب جو ہزار باتین بناتے ہونگے

که سعدی نه اهلست و آمیزگار
کہ سعدی مین اہلیت ولیاقت نہین نہ موافقت وظرافت ہی

روا باشد ار پوستینم درند
مجہپر اگر ایسی طعنہ زنی کرین تو بہتر ہے

که طاقت ندارم که مغزم برند
کیونکہ مجہہ ایسی قوت نہین کہ امیر ابیہودہ باتون سے

حکایت
قصہ

عضد را پسر نیک رنجور بود
عضد الدولہ دیلمی بادشاہ شیراز کا ایک پیارا بیٹا بیمار تھا

شکیب از نهاد پدر دور بود
اوسکے باپ سے صبر نہین ہوسکتا تھا

یکی پارسا گفتش از روی پند
ایک پرہیزگار نے اوسے نصیحت کی اور سمجھایا

که بگذار مرغان وحشی ز بند
کہ وحشی چڑیون کو چھوڑ دے

قفسهای مرغ سحرخوان شکست
جو چڑیان خوش آواز صبح کو چہچہاتی تہین انکو پنجرے سے توڑ دیگئے

که در بند ماند چو زندان شکست
جب قیدخانہ ٹوٹا تو کون قید مین رہ سکتا ہے یعنے اڑ گئین

نگهداشت بر طاق بستانسرای
خانہ باغ کے محل مین رکھ لیا

یکی نامور بلبل خوش سرای
ایک نامور بلبل خوش آواز کو

پسر صبحدم سوی بستان شتافت
اوسکا لڑکا صبح کو جب باغ مین گیا

جز آن مرغ بر طاق ایوان نیافت
محل کے طاق پر سوائے اوس بلبل کے اور کوئی نہ پایا

بخندید کای بلبل خوش نفس
اوسنے ہنس کے کہا کہ اے بلبل خوش آواز

تو از گفت خود مانده در قفس
تو گرفتار رہی اپنی صدا کے باعث

ندارد کسی با تو ناگفته کار
جبتک تیری بات ہی کوئی بات نہین نکلتی کسیکو کچھ غرض نہین

ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
مگر جب زبان سے نکلے تو اوسکی دلیل ضرور دینا چاہیے

چو سعدی که چندی زبان بسته بود
جیسے سعدی کہ تھوڑے دنتک خاموش تھا

ز طعن زبان آوران رسته بود
تو شاعرون کی طعنہ زنی سے بچا ہوا تھا

کسی گیرد آرام دل در کنار
وہ شخص آرام دل سے بغلگیر ہوگا یعنے اوسکو آرام ملیگا

که از صحبت خلق گیرد کنار
جو خلق کی صحبت سے علحدہ ہو

مکن عیب خلق ای خردمند فاش
اے عقلمند خلق کا عیب ظاہر نہ کر

بعیب خود از خلق مشغول باش
بلکہ اپنا عیب خلق سے سنتا رہ

چو باطل سرایند مگمار گوش | چو بی ستر بینی بصیرت بپوش
اگر جھوٹھ بولین تو کان نہ لگا | اگر برہنہ یعنے پر عیب دیکھ تو آنکھین بند کرلے

حکایت
قصہ

شنیدم کہ در بزم ترکان مست | مریدی دف و چنگ مطرب شکست
مین نے سُنا ہے کہ مست عاشقون کی مجلس مین | ایک مرید نے دف و چنگ توڑ ڈالا
چو چنگش کشیدند حالی بموی | غلامان و چون دف زدندش بروی
فوراً چنگ کی طرح اوسکے بال پکڑکے کھینچا | مریدون نے دف کی طرح اوسکے منہ پر تھپڑ مارے
شب از درد چوگان و سیلی نخفت | دگر روز پیرش بتعلیم گفت
رات بھر گھونسون کی اور تھپڑون کے درد سے نیند نہ آئی | دوسرے دن اوسکے پیر نے نصیحت کی راہ سے سمجھایا
نخواہی کہ باشی چو دف روی ریش | چو چنگ ای برادر سر انداز پیش
اگر تو دف کی طرح اپنا منہ تھپڑون سے زخمی نہین چاہتا | تو چنگ کی طرح سر جھکائے رہ یعنے خاموش رہ

مثل
کہاوت

دو کس گرد دیدند و آشوب و جنگ | پراگندہ نعلین و پرندہ سنگ
دو آدمیون نے غبار اور شور اور غوغا لڑائی کا دیکھا | جوتیان اور پتھر ایک دوسرے پر پھینکتے ہوے
یکی فتنہ دید از طرف بر شکست | یکی در میان آمد و سر شکست
ایک شخص فساد دیکھکے وہان سے علیحدہ ہوگیا | ایک درمیان مین پھر بچا اور سر پھوڑوایا
کسی خوشتر از خویشتن دار نیست | کہ با خوب و زشت کسش کار نیست
جو شخص اپکو حفاظت مین رکھے اوس سے کوئی اچھا نہین | کہ کسیکی بھلائی برائی سے اوسے کچھ واسطہ نہین
ترا دیدہ در سر نہادند و گوش | دہن جای گفتار و دل جای ہوش
تیرے سر مین آنکھ اور کان دئیے ہین | باتین کرنے کو منہ اور سمجھنے کو دل
مگر باز دانی نشیب از فراز | نگوئی کہ این کوتہ است آن دراز
اسواسطے کہ تو زمانہ کا نشیب و فراز سمجھے | بیہودہ اندر بانی درازی سے تو کسیکو چھوٹا اور کسیکو بڑا نہ بتائے

حکایت در معنی راحت خاموشی و آفت بسیار سخنی
قصہ۔ خاموشی سے آرام اور بک بک مین آفت کے بیان مین

چنین گفت پیری پسندیدہ ہوش | خوش آید سخنہای پیران بگوش
ایک بڈھے نیک عقل نے کیا اچھی بات کہی | بڈھون کی باتین بھی کیا اچھی معلوم ہوتی ہین

که در هند رفتم بکنجی فراز
کہ ملک ہند مین ایک گوشہ مین گیا تھا
چه دیدم چو یلدا سیاهی دراز
کیا دیکھتا ہون کہ اوس شب تاریک کیطرح ایک سیہ فام

در آغوش او دختری چون قمر
پایا صورت آغوش مین ایک لڑکی تھی
فرو برده دندان بلبهاش در
اور اسکے لبون پر دانت لگائے اسے اختلاط کرتا تھا

چنان تنگش آورده اندر کنار
اسے خوب تنگ دبوچے ہوئے ہم آغوش تھا
که پنداری اللیل یغشی النهار
کہ معلوم ہوتا کہ رات نے دن کو چھپایا

مرا امر معروف دامن گرفت
حکم شرع میرا دامنگیر ہوا یعنی یکبارگی خلاف شرع
فضول آتشی گشت و در من گرفت
بیفائدہ میرے دل مین غصہ کی آگ بھڑک اوٹھی

طلب کردم از پیش و پس چوب و سنگ
ادھر اودھر سے یعنی لکڑی اور پتھر اوٹھائے
که ای ناخدا ترس بی نام و ننگ
اور کہا کہ اے ناخدا ترس بیشرم و بےحیا

بتشنیع و دشنام و آشوب و زجر
ملامت اور گالیون اور شورا اور تنبیہ سے
سپید از سیه فرق کردم چو فجر
مین نے سفید کو سیاہ سے مثل صبح کے علیحدہ کردیا

شد آن ابر ناخوش ز بالای باغ
اوس باغ سے اسطرح کالی گھٹا نکلی
پدید آمد آن بیضه از زیر زاغ
جیسے زاغ کے نیچے سے انڈا نکل آتا ہے

ز لاحولم آن دیو هیکل بجست
میری لاحول سے وہ شیطان کی صورت بھاگ گیا
پری پیکر اندر من آویخت دست
اوس پری پیکر نے میرا دامن پکڑ لیا

که ای زرق سجاده ازرق پوش
کہ اے مصلے کے دغاباز نیلے رنگ کا لباس پہنے ہوے
سیه کار دنیا خر دین فروش
بدکار دین بیچ کے دنیا لینے والے

مرا عمر با دل ز کف رفته بود
عمر گذر گئی کہ میرا دل دیوانہ
برین شخص و جان بر وی آشفته بود
اوس شخص پر تھا اور اسپر جان جاتی تھی

کنون پخته شد لقمهٔ خام من
اب میرا لقمہ خام پک کے تیار تھا
که گرمش بدر کردی از کام من
ناگاہ اوس گرم لقمہ کو تونے میرے منھ سے نکال لیا

تظلم بر آورد و فریاد خواند
زار نالے کرکے فریاد کی
که شفقت بر افتاد و رحمت نماند
کہ ہائے دنیا سے شفقت اور رحمت اوٹھ گئی

نماند از جوانان کسی دستگیر
کوئی جوان میرا مددگار نہین ہوتا
که بستاندم داد ازین مرد پیر
جو اس بڈھے سے میرا عوض لے

که ترسش نیاید ز پیری همی
کہ اوسکو اس بڑھاپے مین شرم نہین آتی
زدن دست در ستر نامحرمی
کسی نامحرم کے ستر پر ہاتھ لگانے سے

همی کرد فریاد دامن بچنگ
وہ دامن پکڑے ہوئے یہی فریاد کرتی تھی

مرا مانده سر در گریبان ز ننگ
مین شرم سے سر گریبان مین جھکائے تھا

برون رفتم از جامه در دم چو سیر
لہسن کیطرح مین فوراً لباس سے باہر ہو گیا

که ترسیدم از زجر برنا و پیر
اسوجہسے کہ مجھے جوان اور بڈھونکی تنبیہ کا خوف تھا

برهنه دوان رفتم از پیش زن
عورت کے سامنے سے ننگا بھاگا

که در دست او جامه بهتر که من
کیونکہ میرا لباس اوسکے ہاتھ مین بہتر تھا نہ کہ مین

پس از مدتی کرد بر من گذار
ایک مدت کے بعد میرے پاس آئی

که میدانیم گفتمش زینهار
کہ تو مجھے پہچانتا ہے مین نے کہا ہان تجھسے خدا کی پناہ

که من توبه کردم بدست تو بر
کہ مین نے تیرے باعث توبہ کی تھی

که گرد فضولی نگردم دگر
کہ آیندہ فضول باتون کے پاس نہ جاؤنگا

کسی را نیاید چنین کار پیش
اوس شخص کو ایسا کام نہین پڑتا ہے

که عاقل نشیند پس کار خویش
جو اپنے کام یعنے فکر سے غافل رہے مینے اپنے کام سے کام

ازین شنعت این پند بر داشتم
اس ملامت سے مجھے یہ نصیحت ہوئی

دگر دیده نادیده انگاشتم
کہ آیندہ دیکھے ہوکو نادیدہ سمجھا یعنے اوس سے چشم پوشی کی

گرت عقل و رایست و تدبیر و هوش
اگر تیری عقل و رائے اور تدبیر اور ہوش درست ہون

چو سعدی سخن گوی ورنه خموش
تو سعدی کیطرح تو بھی نصیحت کر ورنہ خاموش رہ

حکایت در فضیلت ستر پوشی

قصہ پردہ پوشی کی فضیلت مین

یکی پیش داؤد طائی نشست
ایک شخص داؤد طائی کے پاس آکے بیٹھا

که دیدم فلان صوفی افتاده مست
اور کہا کہ مین نے فلانے صوفی کو نشہ مین مست دیکھا

قی آلوده دستار و پیراهنش
کثرت شرابخواری سے اوسکی پگڑی اور پیراہن قے آلودہ تھا

گروهی سگان حلقه پیرامنش
بہت سے کتے اوسکے گرد حلقہ باندھے ہوئے

چو فرخنده خوی این حکایت شنید
جب اوس مبارک خو نے یہ ذکر سنا

ز گوینده ابرو بهم در کشید
اوس کہنے والے پر تیوری چڑھائی

زمانی بر آشفت و گفت ای رفیق
تھوڑی دیر تک پریشان رہا اور کہا اے دوست

بکار آید امروز یار شفیق
یار وفادار اسی دن کام آتے ہین

برو زان مقام شنیعش بیار
جا اور وہ بد مقام سے ایسے بیتاب کو اوٹھا لا

که در شرع نهی ست و بر خرقه عار
کیونکہ شرع مین شرابخواری حرام اور فقیر دن

به پشتش برآور چو مردان که مست
جوان مردون کی طرح اوسکو اپنی پیٹھ پر لادلے کہ مست

عنان طریقت ندارد بدست
طریقت کی باگ اختیار مین نہین رکھتا اور راہ سے نہین چل سکتا

نیوشنده شد زین سخن تنگدل
سننے والا اس بات سے ملول ہوا

بفکرت فرورفت چون خر بگل
فکر سے ششدر تھا جیسے کیچڑ مین گدھا

نه یارا که فرمان نگیرد بگوش
نہ ایسی قدرت تھی کہ داؤد کا حکم نہ مانتا

نه رغبت که مست اندر آرد بدوش
نہ رغبت تھی کہ اوس مست کو پیٹھ پر لادتا

زمانے به پیچید و درمان ندید
تھوڑی دیر تک سوچا کیا اور کوئی علاج نہ دیکھا

ره سرکشیدن ز فرمان ندید
اور داؤد کے حکم سے انحراف کی مجال نہوئی

میان بست و بی اختیارش بدوش
کمر باندھی اور کراہت کے ساتھ اوسے پیٹھ پر

در آورد و شهری برو عام جوش
اور خلق کا گرد اوسکے ہجوم تھا

یکی طعنه میزد که درویش بین
ایک طعنہ زنی کرتا تھا کہ ذرا اس فقیر کو تو دیکھ

زهی پارسائی و تقوی و دین
واہ کیا پارسائی اور پرہیزگاری اور دینداری ہے

یکی صوفیان بین که می خورده اند
کوئی کہتا کہ ان صوفیون کو دیکھو کہ شراب پی ہے

مرقع به سیکی گرو کرده اند
خرقہ شراب مثلث پینے کے واسطے رہن کیا

اشارت کنان این و آن را بدست
اسے اور اوسے ہاتھ کے اشارے سے بتاتے تھے

که این سرگرانست و آن نیم مست
کہ یہ بالکل بیہوش اور وہ نیم مست ہے

بگردن بر از جور دشمن حسام
دشمن کے ظلم کی تلوار گردن پر چلنا

به از شنعت شهر و جوش عوام
شہر والون کی ملامت اور طعنہ زنی خلق سے بہتر ہے

بلا خورد و روزی بمحنت گذاشت
تکلیف اور رنج کی برداشت کی اور تمام دن گزری

بناکام بردش بجائیکه داشت
ناچار جہان لیجانا تھا پہونچایا

شب از شرمساری و فکرت نخفت
اوسے تمام رات ندامت اور فکر سے نیند نہ آئی

بخندید طائی دگر روز و گفت
داؤد طائی نے دوسرے روز ہنس کے کہا

مریز آبروے برادر بکوے
کسی کوچہ مین تو کسی بھائی کی آبرو نہ برباد کر

که دهر ت بریزد بشهر آبروے
تاکہ زمانہ تمام شہر مین تجھے بے آبرو نکرے

حکایت

قصہ

بد اندر حق مردم نیک و بد
بدی نیک اور بد آدمی کے حق مین یعنے غیبت

مگو ای جوانمرد صاحب خرد
اے جوانمرد عقلمند کبھی نہ کر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۸
[illegible]

که بد مرد را خصم خود میکنی
بمرد کی غیبت سے گویا اوسے اپنا دشمن بناتا ہی

وگر نیکمردست بدمی کنی
اور اگر نیکمرد ہی تو غیبت گویا اپنے حق مین بدی کرتا ہے

ترا هر که گوید فلان کس بدست
اگر تجھسے کوئی شخص کہے کہ فلان شخص برا ہی

چنین دان که در پوستین خودست
ایسا سمجھنا چاہیے کہ اپنا عیب خود ظاہر کرتا ہے

که فعل فلان را بباید بیان
اسواسطے کہ جسکو وہ کہتا ہی اوسکی دلیل بھی چاہیے

وزین فعل بدمے ترا بد عیان
اور اس سے برے فعل کا ظاہر ہوتا ہی

به بد گفتن خلق چون دم زدی
اگر تو خلق کی بدگوئی کیواسطے دم مارتا ہے یعنے زبان ہلاتا ہے

اگر راست گولی سخن هم بدے
پس اگر سچ بات بھی کہتا ہی تو بھی برا ہی

حکایت

قصہ

زبان کرد شخصی بغیبت دراز
ایک شخص نے کسی پر زبان درازی کی یعنے غیبت کی

بدو گفت دانندهٔ سرفراز
اوس سے ایک عقلمند عزت دار نے کہا

که یاد کسان پیش من بد مکن
کہ لوگون کو میرے سامنے برائی سے نہ یاد کر

مرا بدگمان در حق خود مکن
اور مجھے اپنے حق مین بدگمان نہ کر

گرفتم ز تمکین او کم بود
مین نے مانا کہ اوسکی عزت کم ہو گئی

نخواهد بجاه تو اندر فرود
مگر اس سے تیری بھی عزت نہ بڑھ جائیگی

حکایت

قصہ

کسی گفت و پنداشتم طیبت ست
ایک شخص نے مجھسے بیان کیا کہ مگر مین اوسے

که دزدی بسامان تر از غیبت ست
ہنسی سمجھا کہ غیبت سے تو چوری اچھی ہے

بدو گفتم ای یار آشفته هوش
مین نے اوس سے کہا کہ اے یار پریشان عقل

شگفت آمد این داستانم بگوش
اس بات کے سننے سے مجھے تعجب ہوا

بناراستی در چه بینی بهی
چوری مین تونے کیا خوبی پائی

که بر غیبتش مرتبت می نهی
جو اوسکو غیبت سے بہتر سمجھا ہے

بلی گفت دزدان تهور کنند
اوسنے کہا ہان اس سبب سے افضل ہے کہ چور بہادری کرتے ہین

ببازوی مردی شکم پر کنند
اور قوت بازو یعنے جوانمردی سے پیٹ بھرتے ہین

نه غیبت کن ناسزاوار مرد
نہ مثل غیبت کرنے والے نالائقون کے

که دیوان سیه کرد و چیزی نخورد
مفت و بیکار نامۂ اعمال سیاہ کرتے یعنی گنہگار ہوتے

حکایت

تتمہ

مرا در نظامیہ ادرار بود
مدرسہ نظامیہ مین میرا وظیفہ مقرر تھا

شب و روز تلقین و تکرار بود
دن رات درس تدریس اور بحث رہتی تھی

مر استاد را گفتم اے پر خرد
ایک روز مین نے اپنے استاد سے کہا کہ اے دانشمند

فلان یار بر من حسد مے برد
فلان دوست مجھپر حسد کرتا ہے

چو من داد معنی دہم در حدیث
جب مین فصاحت اور اچھی طرح حدیث کے مطالب حل دیتا ہون

بر آید بہم اندرون خبیث
تو اوس خبیث کا دل برہم ہو جاتا ہی اسے حسد کرتا ہے

شنید این سخن پیشوای ادب
اوس پیشوا ے ادب یعنی سردار مدرسہ نے یہ بات سُنی

بتندی بر آشفت و گفت ای عجب
غصہ سے خفا ہو کے کہا کہ تعجب ہی

حسودی پسندت نیاید ز دوست
جب تجھکو دوست کا حسد گوارا نہین

ندانم کہ گفتت کہ غیبت نکوست
نہ معلوم اکسنے تجھے بتایا ہی کہ غیبت اچھی ہی

گر او راہ دوزخ گرفت از خسی
اگر وہ کمینگی یعنے حسد سے دوزخ کی راہ چلا

ازین راہ دیگر تو در وی رسی
تو اس دوسری راہ یعنے غیبت سے وہان پہونچیگا

حکایت

تتمہ

کسی گفت حجاج خونخوارہ ایست
کسی نے کہا کہ حجاج ظالم ہے

دلش ہمچو سنگ سیہ پارہ ایست
اوسکا دل سیاہ ہی پارۂ سیاہ سنگ کیطرح

نترسد ہمی ز آہ و فریاد خلق
وہ آہ اور فریاد خلق سے نہین ڈرتا

خدایا تو بستان از و داد خلق
اے خدا تو اوس سے خلق کی داد لے

جہاندیدۂ پیر دیرینہ زاد
ایک بڈہے سن رسیدہ اور جہاندیدہ نے

جوان را یکے پند پیرانہ داد
اوس جوان کو بزرگون کیطرح ایک نصیحت کی

کز و داد مظلوم مسکین او
کہ اوس سے عوض اون غریب اور مظلومون کا لینگے

بخواہند و از دیگران کین او
اور لوگون سے اوسکی عداوت کا

تو دست از وی و روزگارش بدار
تو اوس سے اور اوسکی حکومت سے ہاتھ اوٹھا لے

کہ خود زیر دستش کند روزگار
کہ زمانہ اوسے خود زیر دست کریگا

نہ بیداد ازو و بہرہ مند آمدم
نہ اوسکا ظلم مجھے اچھا معلوم ہوا

تو نیز از تو غیبت پسند آمدم
نہ تیری غیبت مجھے پسند آئی

بدوزخ برد مدبری را گناه
اوس بدبخت کو گناہ دوزخ تک پہونچاتا ہی

که پیمانه پر کرد و دیوان سیاه
کہ پیمانہ پر اور نامۂ اعمال سیاہ ہوتے ہین

دگر کس بغیبت پیش می دود
اور غیبت کرنے والا بھی اوسکے پیچھے ہوتا ہے

مبادا که تنها بدوزخ رود
مبادا کہ وہ اکیلا دوزخ مین جاے

حکایت
قصہ

شنیدم که از پارسایان یکی
مین نے سنا ہی کہ پارسایون مین سے ایک شخص

بطیبت بخندید با کودکی
خوش طبعی سے ایک لڑکے سے ہنسا

دگر پارسایان خلوت نشین
اور پارسا خلوت نشین

بغیبش فتادند در پوستین
غائبانہ اوسپر عیب جوئی کرنے لگے

باخر نماند اینحکایت نهفت
آخر کو یہ بات چھپی نہ رہی

بصاحب نظر باز گفتند و گفت
اوس پارسا سے بھی لوگون نے بیان کیا اور اوسنے یہ جواب دیا

مدر پرده بر یار شوریده حال
پریشان حال دوستون کی عیب جوئی اور غیبت نہ کر

نه طیبت حرامست و غیبت حلال
اسوجہ سے خوش طبعی حرام نہین نہ غیبت حلال ہے

حکایت
قصہ

بطفلی درم رغبت روزه خاست
لڑکپن مین میرے دل مین آیا کہ روزہ رکھون

ندانستمی چپ کدامست و راست
جب مین بالکل نادان تھا داہنا بایان کہ کونسا ہے یہ بھی نہین جانتا تھا

یکی عابد از پارسایان کوی
محلے کے پارسایون سے ایک عابد

همی شستن آموختم دست و روی
مجھے وضو کرنا سکھاتا تھا

که بسم الله اول بسنت بگوی
کہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا

دوم نیت آور سوم کف بشوی
دوسرے نیت کرنا تیسرے ہاتھ دھونا

پس آنگه دهن شوی و بینی سه بار
اوسکے بعد تین کلی کرنا پھر تین بار نتھنون مین پانی چھوڑنا

مناخر بانگشت کوچک بخاره
اور بائین چھنگلیا سے نتھنے صاف کرنا

بسبابه دندان پیشین بمال
کلمہ کی انگلی سے اگلے دانت صاف کر

که نهیست در روزه بعد از زوال
کیونکہ مسواک کرنا روزہ مین بعد دوپہر کے منع ہے

وز آن پس سه مشت آب بر روی زن
اوسکے بعد تین بار منھ پانی سے تر کر

ز رستنگه موی سر تا ذقن
اسطرح کہ سر کے بال کی جڑ سے ٹھوڑی تک سب دھوجاے

دگر دستها تا بمرفق بشوی
پھر کہنی تک ہاتھ دھو
ز تسبیح و ذکر آنکه دانی بگوی
اور جو تسبیح اور دعا تجھے آتی ہیں پڑھا کر

دگر مسح سر بعد ازان غسل پای
پھر مسح کرنا تمام سر کا اور ٹخنوں تک پیر دھونا
همینست ختمش بنام خدای
بس وضو اسی کا نام ہے اور سے دعا پر ختم کر

کس از من ندارد درین شیوه به
پھر کہا کہ یہ طریقہ مجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا
نه بینی که فرتوت شد پیر ده
تو نہیں جانتا کہ اس گاؤں کا بڈھا یعنی قاضی بہت بڈھا ہوا

شنید این سخن ده خدای قدیم
اس محلہ کے قدیم رئیس نے جب یہ بات سنی
بشورید و گفت ای خبیث رجیم
بہت غصہ ہو کے کہا کہ پلید مردود

نه مسواک در روزه گفتی خطاست
تو نے مسواک کرنا روزہ میں منع کیا ہی بوجہ خون نکلنے کے
بنی آدم مرده خوردن رواست
مگر تیرے واسطے آدمی اور مردہ کھانا درست ہی

دهان گر ز ناگفتنیها بشست
پہلے منہ ایسی باتوں سے دھوای مسافر جو منہ میں لانیکے لائق نہیں
بشوی که از خوردنیها بشست
کیونکہ کھانیکے بعد کون منہ نہیں دھو ڈالتا ہے

کسے را که نام آمد اندر میان
جس شخص کا نام منہ سے نکلے
به نیکوترین نام و نعتش بخوان
اچھی طرح سے تعریف کے ساتھ اوسے یاد کر

چو همواره گوئے که مردم خرند
اگر تو ہمیشہ آدمیوں کو گدھا بنایا کرے گا
مبر ظن که نامت چو مردم برند
تو کبھی یہ گمان نہ کرنا کہ آدمیونکی طرح لوگ تمہارا نام لین

چنان گوی سیرت بکوی اندرم
محلہ میں میری عادتوں کو اسطرح بیان کر
که گفتن توانے بروی اندرم
جسطرح میرے منہ پر بیان کرسکتا ہو

وگر شرمت از دیدهٔ ناظرست
اور اگر تجھے ہمارے آنکھوں کا ملاحظہ اور شرم ہے
نه بی بصر غیب دان حاضرست
تو کچھ اندھا نہیں دیکھ لے خدا حاضر و ناظر ہے

نیاید همی شرمت از خویشتن
تجھے اپنے فعلوں سے شرم نہیں آتی ہی
کزو فارغ و شرم داری ز من
کہ تجھے خدا کا کچھ خوف نہیں اور مجھ سے شرماتا ہی

حکایت
قصہ

طریقت شناسان ثابت قدم
چند عارف بات کے دھنی
بخلوت نشستند چندی بهم
تھوڑے سے دنوں تک اکٹھا گوشہ میں رہے

یکے زانمیان غیبت آغاز کرد
ایک شخص نے اونمیں سے غیبت شروع کی
در ذکر بیچارهٔ باز کرد
کسی غریب کے ذکر کا دروازہ کھولا

کسی گفتش ای یار شوریده رنگ
کسی نے اوس سے کہا کہ اے یار دیوانہ وضع
تو هرگز غزا کردهٔ در فرنگ
تو نے کبھی فرنگ یعنی نصارىٰ پر جہاد کیا ہی

بگفت از پس چار دیوار خویش
کہا اپنے گھر کی چار دیواری سے
همه عمر ننهاده ام پای پیش
مین نے کبھی قدم باہر نہین نکالا

چنین گفت درویش صادق نفس
اوس فقیر سچے دل نے یہ بات کہی
ندیدم چنین بخت برگشته کس
کہ تیری طرح مین نے کوئی بدبخت نہین دیکھا

که کافر ز پیکارش ایمن نشست
کہ کافر اوسکی لڑائی سے نڈر رہا
مسلمان ز جور زبانش نرست
مگر مسلمان اوسکی زبان کے ظلم سے نہ بچا

حکایت

قصہ

چه خوش گفت دیوانهٔ مرغزی
کسی دیوانہ مرغز کے رہنے والے نے کیا اچھی بات کہی
حدیثی کزان لب بدندان گزی
کہ جسکی لذت وشیرینی پر لوگ ہونٹھ چاٹتے ہین

من ار نام مردم بزشتی برم
کہ اگر مین خلق کو بدنام کرون اے غیبت کرون
نگویم بجز غیبت مادرم
پس گویا اپنی مان کی غیبت کرتا ہون

که دانند پرورد گان خرد
اسوجہ سے کہ عقلمند جانتے ہین
که طاعت همان به که مادر برد
کہ عبادت وہی اچھی جسکا ثواب اوسکی مان کو ملے

رفیقی که غائب شد ای نیکنام
جو رفیق غائب ہو جاے
دو چیزست ازو بر رفیقان حرام
تو اوسکے بعد دو چیزین نیکنام رفیقون پر حرام ہین

یکی آنکه مالش بباطل خورند
ایک اوسکے مال کہا جانا
دوم آنکه نامش بزشتی برند
دوسرے اوسکو بدنام کرنا اے غیبت کرنا

هر آنکو برد نام مردم بعار
جو شخص کسیکو بدنام کرتا اے غیبت کرتا ہی
تو چشم نکوگوی ازوی مدار
اپنی تعریف کی تو کبھی اوس سے امید نرکھنا

که اندر قفای تو گوید همان
کہ تیرے بعد بھی ایسا ہی کہے گا
که پیش تو گفت از پس مردمان
جیسے تیرے سامنے اور لوگونکی غیبت کرتا ہی

کسی پیش من در جهان عاقلست
میری دانست مین تو وہ شخص عقلمند ہی
که مشغول خود در جهان غافلست
کہ اپنے عیبونپر خیال کرتا اور جہانکے عیبون سے چشم پوشی کرتا ہی

حکایت

قصہ

کسی را شنیدم که غیبت رواست / چو زین درگذشتی چهارم خطاست

مین نے سنا ہی کہ تین آدمیونکی غیبت کرنا درست ہی / آگے اس سے چوتھے کی غیبت گناہ ہی

یکی پادشاه ملامت پسند / کزو بر دل خلق بینی گزند

ایک اوس بادشاہ کی جو نصیحت پسند ہو / کہ اوس سے خلق کے دل کو تکلیف ہو

حلالست ازو نقل کردن خبر / مگر خلق باشند ازو پر حذر

اوس سے اوسکے ظلم کا حال بیان کر دینا حلال ہی / تاکہ لوگ اوس سے ڈرتے رہین

دوم پرده بر بیحیائی متن / که خود میدرد پردهٔ خویشتن

دوسرے اوس بیحیائی کی عیب پوشی کرنا / جو اپنا پردہ خود پھاڑتا ہی خود اپنی عیب ظاہر کرتا ہو

ز حوضش مدار ای برادر نگاه / که او مے برافتد بگردن بچاه

اوسکے ڈوبنے کو اے بھائی گناہ نہ جاننا / اسوجہسے کہ وہ خود دیدہ دانستہ گردن کے بل کنوے مین گرتا

سوم کژ ترازوی ناراست گوی / ز فعل بدش هرچه دانی بگوی

تیسرے جھوٹے کی پھیر دار ترازو سے بدمعاملگی کا حال / جسقدر معلوم ہو بیان کردے

حکایت

قصہ

شنیدم که دزدی درآمد ز دشت / بدروازهٔ سیستان برگذشت

مین نے سنا ہی کہ ایک ڈاکو جنگل سے آیا / اور شہر سیستان کے دروازے پے ہو کے نکلا

چو چیزی خرید او ز بقال کوی / ز ماکول و طعمیکه بایستش اوی

پس اوسنے کوئی چیز اوس محلہ کے بنیے سے مول لی / کھانے پینے کے واسطے جو اوسے درکار تھی

بدزدید بقال ازو نیم دانگ / برآورد دزد سیه کار بانگ

دکاندار نے اوسمین سے آدھا دانگ یعنے چھٹا حصہ درم کا کم دیا / تب وہ چور بدکار چلایا

خدایا تو شب رو بآتش مسوز / که ره میزند سیستانی بروز

کہ اے خدا تو چورونکو آگ مین جلا کر غارت کیا کر اب انکی کچھ قدر نہین رہی / اسوجہسے کہ اہل سیستان دن دہاڑے لوٹتے ہین

حکایت

قصہ

یکی گفت با صوفی با صفا / ندانی فلانت چه گفت از قفا

ایک شخص نے کسی صوفی صافی یعنے صاف دلسے کہا / کہ تو نے سنا ہی فلان شخص نے پیٹھ پیچھے کیا کہا

بگفتا خموش ای برادر بخفت / ندانسته بهتر که دشمن چه گفت

کہا اے بھائی چاچپ ہو کے سو رہ / جو کچھ دشمن نے کہا اوسکا نہ جاننا ہی بہتر ہی

کسانی که پیغام دشمن برند — ز دشمن همانا که دشمن ترند

جو لوگ دشمن کا پیغام بیان کرتے ہیں — وہ دشمن سے بھی زیادہ بدتر ہیں

کسی قول دشمن نیارد بدوست — جز آنکس که در دشمنی یار اوست

کوئی شخص دشمن کا قول کسی دوست سے بیان نہ کریگا — مگر ان جو دشمنی میں اوس دشمن کا موافق اور مددگار ہوگا

نیارست دشمن جفا گفتنم — چنان کز شنیدن بلرزد تنم

دشمن ایسی بری بات نہیں کہہ سکتا — جسکے سننے سے میرا بدن لرز گیا اور غصہ سے بیخود ہو جاؤن

تو دشمن تری کاوری بر دهان — که دشمن چنین گفت اندر میان

پس تو بہت بڑا دشمن ہے جو تو نے وہ بات منہ سے نکالی — اسوجہ سے کہ دشمن نے تو پوشیدہ بیان کی تھی

سخن چین کند تازه جنگ قدیم — بخشم آورد نیکمرد سلیم

چغلخور پرانی لڑائی تازہ کردیتا ہے — جو نیک دل حلیم کو بھی غصہ دلاتا ہے

ازان همنشین تا توانی گریز — که مر فتنهٔ خفته را گفت خیز

جہان تک ہو سکے اوس دوست سے علیحدہ رہو — جو فتنہ خفتہ کو کہے بیدار ہو

سیه چال و مرد اندرو بسته پای — به از فتنه از جای بردن بجای

تنگ و تاریک کنوئیں میں مرد کا قید ہونا بہتر ہے — مگر فتنہ کو ادہر اودہر لیجانا اور لگائی بجھائی کرنا اچھا نہیں

میان دو تن جنگ چون آتش است — سخن چین بدبخت هیزم کش است

دو آدمیوں میں لڑائی ایسی ہے جیسے بھڑکتی ہوئی آگ — اور چغلخور کمبخت لکڑی ڈالتا ہے تاکہ اور مشتعل ہو جائے

حکایت

قصہ

فریدون وزیری پسندیده داشت — که روشن دل و دوربین دیده داشت

فریدون کا ایک وزیر پسندیدہ عادت تھا — جو بہت دور اندیش دانشمند تھا

رضای حق اول نگهداشتی — دگر پاس فرمان شه داشتی

اول رضائے خدا کا لحاظ کرتا — پھر بادشاہ کے حکم کا پاس یعنی خیال کرتا

نهد عامل سفله بر خلق رنج — که تدبیر ملکست و توفیر گنج

عامل کمینہ خلق کو رنجیدہ کرتا ہے — پھر ملک کی تدبیر اور خزانہ کی توفیر کا باعث ہو

اگر جانب حق نداری نگاه — گزندت رساند هم از پادشاه

اگر تو خدا کی طرف خیال نہیں رکھتا — تو عوض نفع بادشاہ سے بھی نقصان ہوگا

یکی رفت پیش ملک بامداد — که هر روزت آسایش و کام باد

صبح کو وقت ایک شخص بادشاہ کے سامنے گیا — اور دعا دی کہ تجھے آرام و مقصد حاصل رہے

غرض مشنو از من نصیحت پذیر
میری کچھ غرض نہ سمجھنا بلکہ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں
کس از خاص لشکر نماندست و عام
لشکر کے خاص اور عام لوگوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے
بشرطیکہ چون شاہ گردن فراز
شرط ادائے فرض یہ ہی کہ جب بادشاہ گردن بلند
نخواہد ترا زندہ آن خود پرست
وہ خود غرض تیری زیست نہیں چاہتا
یکی سوی دستور دولت پناہ
یکبارگی اوس وزیر دولت پناہ کی طرف
کہ در صورت دوستان پیش من
کہ میرے سامنے تو دوستوں کی صورت یعنی دوست ہی
زمین پیش تختش ببوسید و گفت
اوسنے تخت کے آگے زمین پر بوسہ دیکے کہا
چنین خواہم اے نامور بادشاہ
اے نامور بادشاہ میں یہ چاہتا ہوں
چو مرگت بود وعدہ سیم من
جب میری روپیہ ادا کرنے کا وعدہ تیرے مرنے پر موقوف ہی
نخواہی کہ مردم بصدق و نیاز
کیا تو یہ بات پسند نہیں کرتا کہ لوگ اعتقاد اور آرزو کے ساتھ
غنیمت شمارند مردان دعا
انسان دعا کو غنیمت جانتے ہیں
پسندید از و شہریار آنچہ گفت
بادشاہ نے اوسکا جواب پسند کیا
ز قدر و مکانیکہ دستور داشت
جو عزت اور مرتبہ وزیر کا تھا
ندیدم دغماز سرگشتہ تر
میں چغلخور سے زیادہ کسیکو پریشان نہیں پاتا

ترا در نہان دشمنست این وزیر
کہ در پردہ یہ وزیر تیرا دشمن ہے
کہ سیم و زر از وی ندارد بوام
کہ چاندی اور سونا اوسکا نہ چاہتا ہو
بمیرد و ہند آن زر و سیم باز
مرجائے تو یہ قرضہ لونگا
مبادا کہ نقدش نیاید بدست
خدا نہ کرے کہ وہ مال اوسکے ہاتھ آئے یعنی تو مرے
بچشم سیاست نگہ کرد شاہ
تنبیہ و ہیبت کی منظر سے بادشاہ نے دیکھا
بخاطر چرائی بد اندیش من
اور دل میں کیون میرا دشمن ہی
چو پرسیدی اکنون گشاید نہفت
اب تو نے پوچھا تو چھپانا کیا چاہیے
کہ باشند خلقت ہمہ نیک خواہ
کہ خلق تیری خیر خواہ رہے
بقا بیش خواہندت از بیم من
تو میرے خوف سے تیری بہت زندگی چاہیں گے
سرت سبز خواہند و عمرت دراز
دعا کریں کہ تو سرسبز یعنی خوشحال رہے اور تیری عمر دراز ہو
کہ جوشن بود پیش تیر بلا
اسواسطے کہ دعا تیر بلا کے مقابلہ میں جوشن ہی
گل رویش از تازگی بر شگفت
اوسکا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا
مکانش بیفزود و قدرش نگاشت
اوس سے اور زیادہ کر دیا
نگون طالع و بخت برگشتہ تر
دنیا میں کم قسمت اور بدنصیب اوس سے زیادہ کوئی نہوگا

زنادانی و تیره رائی که اوست — **خلاف افگند در میان دو دوست**

اپنی نادانی اور بیعقلی سے — دو دوستون کے درمیان تفرقہ ڈالتا ہے

کنند این و آن خوش دگر باره دل — **وی اندر میان کوربخت و خجل**

یہ اور وہ تو آئندہ خوش دل ہونگے — مگر درمیان مین وہی بدبخت شرمندہ ہوگا

میان دو کس آتش افروختن — **نه عقلست خود در میان سوختن**

دو آدمیون کے بیچ مین آگ جلانا — اور خود درمیان مین جلنا عقل کے خلاف ہی

چو سعدی کسی ذوق خلوت چشید — **که از هر که عالم زبان در کشید**

سعدی کی طرح اوس شخص کو خلوت کا مزا ملا — جسنے کہ تمام عالم سے زبان بند کرلی اور خاموش ہوا

بگو آنچه دانی سخن سودمند — **وگر هیچکس را نیاید پسند**

فائدہ مند جو بات معلوم ہو بیان کردے — چاہے وہ کسیکو پسند نہ آئے

که فردا پشیمان برآرد خروش — **که آیا چرا حق نکردم بگوش**

کہ کل قیامت مین پشیمان روئے گا — کہ ہاے مین نے حق کیون نہ سُنا

گفتار

قول

زن خوب فرمانبر پارسا — **کند مرد درویش را پادشا**

عورت خوبصورت تابعدار اور پرہیزگار — مرد فقیر کو بادشاہ اسے بے پروا کرتی ہی

برو پنج نوبت بزن بر درت — **که یار موافق بود در برت**

جا اور دروازہ پر پانچ وقت نوبت بجوا اسے عیش اور مسرت — جبکہ یار موافق تیرا ہم آغوش ہو

همه روز اگر غم خوری غم مدار — **چو شب غمگسارت بود در کنار**

تمام دن اگر تکلیف سے گذرے تو غم نہ کر — جبکہ رات کو تو غمگسار سے ہم آغوش ہو

کرا خانه آباد و همخوابه دوست — **خدا را برحمت نظر سوی اوست**

جسکا گھر آباد اور بی بی دوست ہو — خدا کی نظر رحمت کی اوسپر ہے

چو مستور باشد زن خوبروی — **بدیدار او در بهشت ست شوی**

جب خوبصورت بی بی پاکدامن میسر ہو — تو اوسکے شوہر کو بہشت کی سی راحت دنیا مین ہی

کسی برگرفت از جهان کام دل — **که یکدل بود با وی آرام دل**

اوس شخص کا مطلب دلی دنیا مین حاصل ہی — جسکی آرام دل اسے بی بی یکدل ہے

اگر پارسا باشد و خوش سخن — **نگه در نکوئی و زشتی مکن**

پس اگر وہ شیرین زبان اور پارسا ہو — تو اوسکے حسن اور بدصورتی پر کبھی خیال نہ کرنا چاہئے

زن خوش منش دل نشان تر کہ خوب
عورت خوش طبع و تسکین دینے والی بہتر ہی نہ صرف خوبصورت

کہ آمیزگاری بپوشد عیوب
اسوجہ سے کہ میل اور محبت کرنے والی شوہر کا عیب پوشیدہ کریگی

چو حلوا خورد سرکہ از دست شوی
سرکہ شوہر کے ہاتھ سے حلوے کی طرح رغبت سے کھائے

نہ حلوا خورد سرکہ اندودہ روی
نہ حلوا ترشی سے اسے تیوری چڑھا کے کھائے

برد از پری چہرۂ زشت خوی
خوبصورت بدخو عورت سے

زن دیو سیمای خوش طبع گوی
دیو صورت خوش طبع بہتر ہے

دلارام باشد زن نیک خواہ
عورت نیک چاہنے والی دوست ہی

ولیکن زن بد خدایا پناہ
بد عورت سے خدا کی پناہ

چو طوطی کلاغش بود ہمنفس
جیسے طوطی کو کوی کی صحبت سے نفرت ہوتی ہی

غنیمت شمارد خلاص از قفس
اور رہائی قفس سے غنیمت جانتی ہی تو بھی بد عورتون سے

سر اندر جہان نہ باوارگی
تمام جہان مین آوارہ پھرنا پسند کر

دگر نہ بنہ دل بہ بیچارگی
اور نہیں تو عاجزی اور پریشانی گوارا کر

بزندان قاضی گرفتار بہ
قاضی کے قیدخانہ مین گرفتاری بہتر ہی

کہ در خانہ دیدن بر ابرو گرہ
نہ کہ گھر مین پیشانی پر گرہ یعنی تیوری چڑھا کے دیکھنا

سفر عید باشد بران کتخداے
اوس صاحب خانہ کو سفر مثل عید کے ہوتا ہی

کہ بانوی زشتش بود در سراے
جسکے گھر مین بدمزاج عورت ہو

در خرمی بر سرای بہ بند
اوس گھر مین خوشی کا دروازہ بند ہوگا خوشی کبھی نصیب نہوگی

کہ بانگ زن از وی بر آید بلند
جس گھر سے عورت کی صدا ایسی بلند ہوکر باہر سنائی دی

چو زن راہ بازار گیرد بزن
جب عورت بازار مین نکل کھڑی ہو تو اوسے خوب مار

وگرنہ تو در خانہ بنشین چو زن
نہیں تو عورتون کی طرح گھر مین بیٹھ

اگر زن ندارد سوی مرد گوش
اگر عورت مرد کی بات پر کان نہ لگائی شنے

سراویل کحلیش در مرد پوش
تو اوسکی سیاہ رنگ کی ازار مرد کو پہنا دے

زنی را کہ جہلست و ناراستی
نادان اور بدخو عورت کرنا

بلای سر خود نہ زن خواستی
سر کی بلا ہی د گھر کی بی بی

چو در کیلہ جو امانت شکست
اگر بمقدار ایک پیالہ جو کی بھی خلاف امانت کیا تو گھر سی باہر گئی

از انبار گندم فرو شوی دست
تو انبار گیہون سے مایوس ہونا چاہیے اوسکی

بر آن بندہ حق نیکوئی خواستست
اوس بندے پر خدا مہربان ہی اسے رحمت نازل کی ہے

کہ با او دل و دست زن راستست
جسکے ساتھ عورت کے دل کا ہاتھ درست ہی عورت پارسا ہی

چو در روی بیگانه خندید زن
جب کسی بیگانہ شخص کے سامنے عورت ہنسے

زن شوخ چون دست در قلیه کرد
جس عورت بیباک نے حرامکاری کی

ز بیگانگان چشم زن کور باد
غیروں سے عورت کی آنکھ اندھی رہے

چو بینی که زن پای بر جای نیست
جب دیکھے کہ عورت کا قدم قائم نہیں یعنے فرمانبردار نہیں

گریز از کفش در دهان نهنگ
اوسکی ہم آغوشی سے مگرمچھ کے منہ میں چلا جانا بہتر ہے

بپوشانش از مرد بیگانه روی
مرد بیگانہ سے اوسے چھپانا چاہیے

زن خوب خوش طبع رنج است و بار
خوبصورت عورت باعث رنج ہے

چه نغز آمد این یک سخن از دو تن
اون دو آدمیوں کی ایک بات کیا اچھی معلوم ہوئی

یکی گفت کس را زن بد مباد
ایک نے کہا کسی کی عورت بری نہو

زن نو کن ای دوست هر نوبهار
اے دوست ہر بہار میں نئی عورت کرنا چاہیے

تهی پای رفتن به از کفش تنگ
تنگ جوتی سے ننگے پیر پھرنا بہتر ہے

زنان شوخ و فرمانده و سرکش اند
عورتیں شوخ اور حکومت پسند اور متکبر ہوتی ہیں

کسی را که بینی گرفتار زن
اگر تو کسی شخص کو عورت کا گرفتار دیکھے

تو هم جور بینی و بارش کشی
تو بھی اوسکا ظلم دیکھے گا اور ناز بردار ہوگا

دگر مرد گو لاف مردی مزن
پھر اوس مرد کو اپنی مردی کا دعوی نکرنا چاہیے

برو گو بنه پنجه بر روی مرد
اوسکے مرد سے کہو اپنے منہ پر طمانچہ مارے

چو بیرون شد از خانه در گور باد
گھر سے باہر نکلنے سے اوسکا مرنا بہتر ہے

ثبات از خردمندی و رای نیست
تو اوس سے بسر کرنا عقلمندی اور تدبیر کے خلاف ہے

برفتن به از زندگانی به ننگ
ایسی بیحیائی زندگی بسر کرنے سے آوارگی اور سفر بہتر ہے

دگر نشنود چه زن آنگه چه شوی
اگر وہ نہ سنے تو وہ عورت نہیں بلکہ مرد ہے

رها کن زن زشت ناسازگار
اور بدصورت ناموافق عورت کا طلاق دینا ہی بہتر ہے

که بودند سرگشته از دست زن
جو عورت کے ہاتھوں سے پریشان تھے

دگر گفت زن در جهان خود مباد
دوسرے نے کہا کہ جہان میں عورت پیدا ہی نہو

که تقویم پارینه ناید بکار
کہ پرانی تقویم کام نہیں آتی

بلای سفر به که در خانه جنگ
گھر میں ہر وقت کی لڑائی سے سفر بہتر ہے

ولیکن شنیدم که در بر خوش اند
مگر میں نے سنا ہے کہ جبتک ہم آغوش ہیں خوش ہی ہیں

مکن سعدیا طعنه بر وی مزن
تو اے سعدی اوس پر طعنہ زنی نکر

اگر یک زمان در کنارش کشی
اگر ایک ساعت بھی اوس سے ہم آغوش ہوگا

حکایت

جوانی ز ناسازگاری جفت
ایک جوان نے اپنی بی بی کی ناموافقت کے سبب سے
بر پیر مردی بنالید و گفت
ایک پیر مرد کے سامنے رو کے کہا

گرانباری از دست این خصم چیر
اس زبردست دشمن کے سبب سے
چنان می برم کاسیا سنگ زیر
میرا سقدر مشقت اور بار اوٹھاتا ہون جیسے چکی کے نیچے کا پاٹ

بسختی بنه گفتش ای خواجه دل
کہا اے صاحب اوسکی سختی کی برداشت کرنا چاہیے
کس از صبر کردن نگردد خجل
اسواسطے کہ صبر کرنے سے کوئی نادم نہیں ہوتا

بشب سنگ بالای ای خانه سوز
اے خانہ خراب اگر تو رات کو اوپر پاٹ کی طرح رہتا ہے
چرا سنگ زیرین نباشی بروز
تو دن کو کیون نیچے کا پاٹ نہیں ہوتا

چو از گلبنی دیده باشی خوشی
اگر کوئی درخت پھول کا سے تجھے اچھا معلوم ہو
روا باشد ار بار خارش کشی
پس اگر تو اوسکا کانٹے کی صدمہ کی برداشت کرے تو مناسب ہی

درختی که پیوسته بارش خوری
جس درخت کا پھل تو ہمیشہ کھاتا ہے
تحمل کن آنگه که خارش خوری
پس جب اوسکا کانٹا لگ جاے تو بھی اوسکی برداشت کر

گفتار در بیان تربیت اولاد

قول۔ تربیت اولاد کے بیان مین

پسر چون ز ده بر گذشتش سنین
جب لڑکے کا سن دس برس سے زیادہ ہو
ز نامحرمان گو فراتر نشین
اوسکو نامحرمون سے دور رہنے کی تاکید ہو

بر پنبه آتش نباید فروخت
روئی کے پاس آگ نہ جلانا چاہیے
که تا چشم برهم زنی خانه سوخت
کیونکہ پلک مارنے یعنے تھوڑی سی غفلت مین گھر جلا دیگی

چو خواهی که نامت بماند بجای
اگر ہمیشہ اپنی ناموری چاہتا ہے
پسر را خردمندی آموز و رای
تو اپنے لڑکے کو عقل اور علم سکھا

که گر عقل و رایش نباشد بسی
سو واسطے کہ اگر اوسکو عقل اور علم خوب نہوگا
بمیری و از تو نماند کسی
تو تیرے مرنے کے بعد تیرا کوئی قائم مقام نہ رہیگا

بسا روزگارا که سختی برد
زمانے مین بہت پریشانی اوٹھائیگا
پسر چون پدر نازکش پرورد
وہ لڑکا جو اپنے باپ کا لاڈلا ہو

خردمند و پرهیزگارش برآر
اوسکو عقلمند اور پرہیزگار بنا
گرش دوست داری بنازش مدار
اگر تو اوسکو عزیز رکھتا ہو تو نہ صدمہ کر

بخردی درش زجر و تعلیم کن
لڑکپن میں گھڑک جھڑک کے تعلیم کرا
به نیک و بدش وعده و بیم کن
اچھے کام پر شاباشی دے اور بری بات پر خفا ہو

نوآموز را ذکر و تحسین و زه
نوآموز کی تعریف کرنا اور شاباش کہنا
ز توبیخ و تهدید استاد به
استاد کی تنبیہ اور ملامت سے بہتر ہے

بیاموز پرورده را دست رنج
اپنے لڑکے کو محنت کی عادت سکھا
دگر دست داری چو قارون بگنج
اگرچہ تیرے قبضہ میں خزانہ قارون بھی ہو

مکن تکیه بر دستگاهی که هست
کبھی اپنی مقدرت اور مالداری کا بھروسہ مت کرنا
که باشد که نعمت نماند بدست
کہ اکثر مال و اسباب قبضہ میں نہیں رہتا

بپایان رسد کیسهٔ سیم و زر
چاندی اور سونے کی تھیلی خالی ہوجاتی ہے
نگردد تهی کیسهٔ پیشه ور
مگر اہل ہنر کا کیسہ کبھی خالی نہیں ہوتا

چه دانی که گردیدن روزگار
تجھے کیا معلوم کہ زمانہ کی گردش
بغربت بگرداندش در دیار
اوسے لاچار و مجبور کرکے مسافروں کی طرح پھرائے

چو بر پیشهٔ باشدش دسترس
جب کوئی ہنر اوسکے ہاتھ میں ہوگا
کجا دست حاجت برد پیش کس
تو کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گا

ندانی که سعدی مکان از چه یافت
جانتا ہے کہ سعدی نے کیونکر مرتبہ حاصل کیا
نه هامون نوشت و نه دریا شگافت
نہ جنگل میں پھرا نہ دریا کا سفر کیا

بخردی بخورد از بزرگان قفا
لڑکپن میں بزرگوں سے تادیب و تنبیہ پائی
خدا دادش اندر بزرگی صفا
ضعیفی میں خدا نے اوسے رتبہ دیا

هر آنکس که گردن بفرمان نهد
جو شخص فرمانبرداری میں سر جھکاتا ہے
بسی بر نیاید که فرمان دهد
بہت تھوڑے عرصہ میں حکومت پاتا ہے

هر آن طفل کو جور آموزگار
جو لڑکا معلم کی تنبیہ کی برداشت نہ کریگا
نه بیند جفا بیند از روزگار
وہ زمانہ کا ظلم دیکھے گا اور ذلیل و خوار رہیگا

پسر را نکو دار و راحت رسان
لڑکے کو آرام و راحت سے رکھ
که چشمش نماند بدست کسان
کہ اوسکی نگاہ کسی پر نہ پڑے اور کسی کا محتاج نہ رہے

هر آنکس که فرزند را غم نخورد
جس شخص نے اپنے لڑکے کی غمخوارگی نہ کی
دگر کس غمش خورد و آواره کرد
دوسرا کوئی اوسکا غمخوار ہوا اوسکو آوارہ کیا

نگهدار از آمیزگار بدش
بد قوموں کی صحبت سے اوسے بچائے رکھ
که بدبخت و بیره کند چون خودش
کیونکہ وہ اپنی طرح اسے بھی بدنصیب اور آوارہ کر دیگا

سیه نامه تر زان مخنث مخواه | که پیش از خطش روی گردد سیاه
ہیجڑا اوس لڑکے سے زیادہ گنہگار نہوگا | جو خط نکلنے سے پہلے بری کامون سے اپنا نامہ اعمال سیاہ کرے

ازان بی حمیت بباید گریخت | که نامردیش آب مردان بریخت
اوس بیغیرت سے پرہیز کرنا چاہیے | کہ اوسکی نامردی اور کمبختی کے سبب آبا و اجداد کی آبرو برباد ہو جاوے

پسر کو میان قلندر نشست | پدر گو ز خیرش فرو شوی دست
جو لڑکا نادر قلندرون کی صحبت مین شریک ہوا | اوسکے باپ کو اوسکی بہتری و درستی سے مایوس ہونا چاہیے

دریغش مخور بر هلاک و تلف | که پیش از پدر مرده به ناخلف
اوسکی بربادی اور مرنے کا افسوس نکرنا چاہیے | اسوجہ سے کہ ناخلف لڑکا اپنے باپ سے پہلے ہی مرنا اچھا ہے

حکایت

قصہ

شبی دعوتی بود در کوی من | ز هر جنس مردم درو انجمن
ایک رات میرے محلہ مین دعوت تھی | اوسکی محفل مین ہر طرح کے آدمی جمع تھے

چو آوازه مطرب در آمد ز کوی | بگردون شد آوازهٔ های و هوی
جب گویے کی آواز اوسکے کوچہ مین بلند ہوئی | اور ہا ہو کا شور آسمان تک پہونچا

پری پیکری بود محبوب من | بدو گفتم ای لعبت خوب من
ایک پری کی صورت میرا محبوب تھا | مین نے اوس سے کہا کہ اے معشوق حسین

چرا با جوانان نیایی بجمع | که روشن کنی مجلس ما چو شمع
کیون جوانون کی محفل مین شریک نہین ہوتا | کہ شمع کی طرح تیرے سبب سے محفل روشن ہو جاوے

شنیدم سهی قامت سیمتن | که میرفت و میگفت با خویشتن
مین نے سنا کہ وہ راست قد جسکا بدن گورا تھا | یہ کہتا ہوا اپنی طرف چل کھڑا ہوا

محاسن چو مردان ندارم بدست | نه مردی بود پیش مردان نشست
مردون کی طرح میری داڑھی نہین | پس مردون کی صحبت مین بیٹھنا جوانمردی نہین

گفتار در احتراز صحبت امردان

قول۔ امردون کی صحبت سے احتراز

خرابت کند شاهد خانه کن | برو خانه آباد گردان بزن
خانہ خراب تجھکو کریگا وہ معشوق امرد جیسے بن جا | جا عورت سے خانہ آبادی کر

نشاید هوس باختن با گلی | که هر بامدادش بود بلبلی
ایسے پھول پر عاشق نہین ہونا چاہیے | کہ ہر صبح کو اوسپر ایک نیا بلبل عاشق ہو

چو خود را بهر مجلسے شمع کرد
جب اوسنے آپکو ہر محفل کی شمع بنایا
تو دیگر چو پروانہ گردش مگرد
تو تو پروانہ کی طرح اوسکے گرد نہ پھر اسے پاس نہ جا

زن خوب خوشخوی آراستہ
عورت خوبصورت خوشخو زیور عفت سے آراستہ کو
چہ ماند بنادان نوخاستہ
شاہد نوجوان سے کیا مشابہت اسے وہ افضل ہے

در و دم چو غنچہ دمے از وفا
اوسی محبت اور الفت کی ہوا سے جیسے غنچہ نسیم سے کھلتا ہے
کہ از خندہ افتد چو گل در قفا
وہ بھی شگفتہ رو ہو کہ تیری گرویدہ ہوگی

نہ چون کودک پیچ بر پیچ شنگ
نہ کہ شوخ و مکار امرد کیطرح
کہ چون مقل نتوان شکستن بسنگ
کہ گر اوسکیطرح اوسکو پتھر سے نہیں توڑ سکتے ای اوس سے وفاداری نہین ہوسکے گی

مبین دلفریبش چو حور بہشت
شاہد امرد کو حور بہشت کی طرح دلفریب نہ جان
کز آن روی دیگر چو غولست زشت
کہ دوسری طرف سے مثل غول بیابانی کے خراب ہے

گرش پای بوسی ندارد ت پاس
اگر تو قدموں پر گرے تو کچھ خیال نہو گا
ورش خاک باشی نداند سپاس
اور اگر تو خاک بھی ہوجاے گا ای ندا ہوگا تب بھی شکر گذار نہو گا

سر از مغز و دست از درم کن تہی
سر مغز سے اور ہاتھ درم سے خالی ہو جائیگا
چو خاطر بفرزند مردم دہے
جب امرد سے دل لگائے گا

مکن بد بفرزند مردم نگاہ
بد نگاہ نہ کر آدمی کے لڑکے پر
کہ فرزند خویشت برآید تباہ
تاکہ تیرا لڑکا تباہ ہو

حکایت

قصہ

درین شہر باری بسمعم رسید
اس شہر میں ایکبار میں نے سنا
کہ بازارگانے غلامے خرید
کہ ایک سوداگر نے ایک غلام مول لیا

شبانگہ مگر دست بردش بسیب
رات کو اوسکی ٹھوڑی کیطرف ہاتھ بڑھایا
کہ سیمین زنخ بود و خاطر فریب
کہ صاف رخسارہ اور دلفریب تھا

پریچہرہ ہر چہ اوفتادش بدست
اوس پری چہرہ نے جو کچھ ہاتھ میں آیا
بکین در سر و مغز نادان شکست
کینے غصہ سے اوس بیوقوف کا سر پھوڑا

گواکرد بر خود خدا و رسول
اوسنے خدا اور رسول کو درمیان دیا
کہ دیگر نگردم بگرد فضول
کہ پھر ایسا واہیات ارادہ کبھی نکرونگا

رحیل آمدش ہمدران ہفتہ پیش
اوسی ہفتہ میں اوسے سفر کا اتفاق ہوا
دل افگار و سر بستہ و روی ریش
ملول سر بندھا ہوا اور چہرہ زخمی تھا

چو بیرون شد از کازرون یکدو میل
جب کازرون سے ایک دو میل آگے بڑھا
بہ پیش آمدش سنگلاخ مہیل
ایک ہولناک کوہستان اوسکے سامنے آیا

بپرسید کاین قلّہ را نام چیست
پوچھا کہ اس قلہ کا کیا نام ہے
کہ بسیار بیند عجب ہر کہ زیست
کہ انسان اپنی زندگی میں بہت عجائبات دیکھتا ہے

چنین گفتش از کاروان ہمدمی
اس قافلہ میں سے ایک دوست نے کہا
مگر تنگ ترکان ندانی ہمے
کہ یہ تنگ ترکان ہے شاید تو نہیں جانتا

سیہ را یکی بانگ برداشت سخت
اوسنے اوس حبشی غلام کو زور سے پکارا
کہ دیگر چہ رانی بیند از رخت
کہ اب کہان جاتا ہے یہین قیام کر

نہ عقلست و نہ معرفت یک جوم
مجھے عقل و معرفت جو بھر بھی نہ نصیب ہو
اگر من دگر تنگ ترکان روم
اگر مین تنگ ترکان چھوڑ کے آگے بڑھون

در شہوتِ نفس کافر بہ بند
نفس کافر کی شہوت کا دروازہ بند کرا سے ترک کر
وگر عاشقی لت خور و سر بہ بند
اور اگر عاشق ہے تو لاتین کھا اور زخمی سر باندھے رہ

چو مر بندہ را ہمی پروری
اگر تو کسی غلام کی پرورش کرتا ہے
بہیبت برارش کز و بر خوری
تو رعب و ہیبت کے ساتھ کرتا کہ اوس سے فائدہ ہو

وگر بوسدش لب بدندان گزد
اور اگر کسی مالک نے اوسکے لبون پر بوسہ دیا
دماغ خداوندگاری پزد
تو اوسکے دماغ مین حکومت کے دعوی کی بو آجائیگی

غلام آبکش باید و خشت زن
غلام پانی بھرنیوالا اور اینٹ پاتھنے والا چاہیئے
بود بندۂ نازنین مشت زن
نازنین غلام صرف گھونسے مارتا ہے

نہ ہر جا کہ بینی خطِ دلفریب
ایسا نہین ہوسکتا کہ جہان کہین خط دلفریب نظر پڑے
توانی طمع کردنش در کتیب
اوسکو اپنی سند مین لائے اسے خرید کرکے قبضہ مین لائے

حکایت

قصہ

گروہی نشینند با خوش پسر
ایکگروہ ایک خوبصورت لڑکے کے ساتھ بیٹھے تھے
کہ ما پاکبازیم و صاحب نظر
اور دعوی کرتے تھے کہ ہم سالک بے تعلق ہین

زمن پرس فرسودۂ روزگار
اوسکا سبب مجھسے پوچھ کہ مین زمانہ مین تجربہ حاصل کیا ہے
کہ بر سفرہ حسرت خورد روزہ دار
کہ روزہ دار دسترخوان پر اسکا نعمتان پر غمک کرتا ہے

از آن تخم خرما خورد گوسپند
بکری اس سبب سے چھوہارے کی گٹھلیاں کھاتی ہے
کہ قفلست بر تنگ خرما و بند
کہ خرمے کی گون بندھی ہوئی ہوتی ہے

سر گاو عصار ازان در کہ است　　کہ از کنجدش ریسمان کوتہ است

تیلی کا بیل اس سبب سے گھانس کھاتا ہے　　کہ تلون تک اوسکا منہ نہین پہونچتا

حکایت

قصہ

یکی صورتی دید صاحب جمال　　بگردیدش از شورش عشق حال

ایک شخص نے ایک صورت حسین دیکھی　　اوسکا حال عشق کی دیوانگی سے پریشان ہوگیا

برانداخت بیچارہ چندان عرق　　کہ شبنم برارد بہشتی ورق

بیچارہ عشق سے اسقدر پسینے پسینے ہوگیا　　کہ جیسے گلاب پر بہار مین شبنم پڑتی ہے

گذر کرد بقراط بروی سوار　　بپرسید کاین راچہ افتاد کار

بقراط حکیم کی اوس طرف سے سواری نکلی　　پوچھا کہ اسکا کیا حال ہے

کسی گفتش این عابد پارساست　　کہ ہرگز خطائی ز دستش نخاست

کسی نے کہا کہ یہ عابد اور پارسا تھا　　کہ اس سے کبھی کوئی گناہ نہین ہوا

رود روز و شب در بیابان و کوہ　　ز صحبت گریزان ز مردم ستوہ

بھاگ کے رات دن جنگل اور پہاڑون مین پھرتا ہے　　انسان کی صحبت سے نفرت اور آدمیوں سے عاجز

ببرد ست خاطر فریبی دلش　　فرو رفتہ پای نظر در گلش

ایک دلفریب کے دیکھنے سے دل ہاتھ سے جاتا رہا　　اب اوسکی نظر کا پیر کیچڑ مین پھنسا ہے اسے عاجز ہے

چو آید ز خلقش ملامت بگوش　　بگرید کہ چند از ملامت خموش

جب خلق اوسکو ملامت کرتی ہے　　تو رو کے کہتا ہے کہ کہانتک ملامت کروگے اے چپ رہو

مگوی ار بنالم کہ معذور نیست　　کہ فریادم از علتی دور نیست

مین مجبوری کے سبب سے روتا ہون اسکو خلاف نہ سمجھو　　کیونکہ میری فریاد بغیر کسی علت و سبب کے نہین

نہ این نقش دل میربایدز دست　　دل آن میرباید کہ این نقش بست

یہ صورت مجھے بیتاب نہین کرتی　　بلکہ اوسنے دیوانہ بنایا ہے جسنے یہ صورت بنائی ہے

شنید این سخن مرد کار آزمای　　کہن سال پروردۂ پختہ رای

اوس مرد تجربہ کار نے جب یہ بات سنی　　جو بزرگ و جہاندیدہ و پختہ عقل تھا

بگفت ارچہ صیت نکوئی رود　　نہ با ہر کسی ہرچہ گوئی رود

کہا اگرچہ اوسنے یہ عمدہ بات مشہور کی ہے　　اگرچہ کچھ وہ کہتا ہے ہر شخص اوسکو نہین قبول کریگا

نگارندہ را خود ہمین نقش بود　　کہ شوریدہ را دل بیغما ربود

اوس پیدا کرنے والے نے کیا ہی عمدہ ایک صورت بنائی ہے　　جسنے ایک دیوانہ کا دل لوٹ لیا اسے بیخود کیا

چرا طفل یک روزه هوشش نبرد — که در صنع دیدن چه بالغ چه خرد

کیون ایک دن کے بچے نے اوسکے ہوش پراگندہ نہ کئے — کہ صرف صنعت دیکھنے کے واسطے جیسے بالغ ہو ویسے بچہ

محقق همان بیند اندر ابل — که در خوبرویان چین و چگل

اہل تحقیق کو جو اونٹ مین نظر آتا ہی — وہی معشوقان چین و چگل مین بھی

نقابیست هر سطر من زین کتیب — فروهشته بر عارض دلفریب

میری اس کتاب کی ہر سطر مثل نقاب کے ہی — جو دلفریب معشوقون کے رخسارون پہ لٹکی ہے

معانیست در زیر حرف سیاه — چو در پرده معشوق و در میغ ماه

ایک مطلب ان سیاہ حرفون کے پردہ مین اس طرح پوشیدہ ہے — جیسے پردہ مین معشوق یا ابر مین چاند

در اوقات سعدی نگنجد ملال — که دارد پس پرده چندین جمال

سعدی کے اوقات مین ملال کا دخل نہین — جو در پردہ آپ سے حسن رکھتا ہے

مرا کاین سخنهاست مجلس فروز — چو آتش درو روشنائی و سوز

میرا یہ کلام محفل کی رونق کا باعث ہے — آگ کی طرح اوسمین نور معرفت اور درد بھرا ہے

نرنجم ز خصمان اگر بر طپند — کزین آتش پارسی در تپند

اگر دشمن اسکو دیکھکے جلین تو مجھے کبھی رنج نہوگا — کہ اس سبب سے وہ عارضہ نار فارسی کی طرح بیقرار رہین

گفتار در عدم التفات بر قول اهل دنیا

قول۔ اہل دنیا کی باتون پہ التفات نہ کرنے مین

اگر در جهان از جهان رسته ایست — در از خلق بر خویشتن بسته ایست

اگر جہان مین رہ کے جہان سے آزاد ہے — خلق کی طرف سے اپنا دروازہ بند کئے اے قانع ہی

کس از دست جور زبانها نرست — اگر خودنمایست و گر حق پرست

خلق کی زبان کے ظلم سے کوئی نہین بچتا — چاہی مکار ہو یا خدا پرست

اگر بر پری چون ملک ز آسمان — بدامن در آویزدت بدگمان

اگر فرشتون کی طرح تو آسمان تک اوڑ سکتا ہی — تو بھی بدگمان تیرا دامن پکڑے رہین گے

بکوشش توان دجله را پیش بست — نشاید زبان بداندیش بست

کوشش سے دریا کو بند کر سکتے ہین — مگر دشمنون کی زبان نہین روک سکتے

فراهم نشینند تردامنان — که این زهد خشک است و آن دام نان

فاسق ایک جا ہوکے بیٹھتے ای اصلاح کرتے ہین — کہ یہ زاہد خشک ہے صرف دکھانے کے واسطے اور وہ

تو روی از پرستیدن حق مپیچ — بهل تا نگیرند خلقت به هیچ

تو عبادت خدا سے باز [illegible] — چھوڑ دے اسے خبر ہو تا خلق تجھے بھی بیکار نہ [illegible]

چو راضی شد از بنده یزدان پاک — گر اینها نگردند راضی چه باک

جب خدا ے پاک اپنے بندے پر راضی ہو — بس اگر یہ لوگ یعنی اہل دنیا نہ رضامند ہوں تو کیا خوف ہے

بد اندیش خلق از حق آگاه نیست — ز غوغای خلقش بحق راه نیست

خلق کا دشمن خدا کو نہیں جانتا — خلق کی تکرار اور شور سے اوسے خدا کی طرف راہ نہیں ملتی

ازین ره بجای نیاورده اند — که اول قدم پے غلط کرده اند

اسی سبب سے کسی مقام پر نہیں پہونچتے ہیں — کہ پہلے ٹیڑھی راہ پر چلتے ہیں

دو کس بر حدیثی گمارند گوش — ازین تا بدان ز اهرمن تا سروش

دو آدمی ایک نصیحت کو سنتے ہیں — مگر ان میں اور ان میں بڑا فرق ہے جیسے شیطان اور فرشتہ

یکی پند گیرد دگر ناپسند — نپردازد از حرف گیری به پند

ایک تو نصیحت ماننے اور عمل کرتا ہے اور دوسرا ناپسند کرتا ہے — عیب جوئی کے سبب سے وہ نصیحت اوسکی خیال میں نہیں آتی

فرومانده در کنج تاریک جای — چه دریابد از جام گیتی نمای

جو تاریک گوشہ میں سر جھکائے بیٹھا ہو — وہ جام گیتی نما اسے دل میں کیا دیکھیگا

مپندار اگر شیر اگر روبهی — کز اینان بمردی و حیلت رهی

مت سمجھ تو شیر ہو یا لومڑی گر یہ بھی نہ سمجھنا — کہ ان لوگوں سے بسبب جوانمردی یا حیلہ کے بچے

اگر کنج خلوت گزیند کسی — که پروای صحبت ندارد بسی

اگر کوئی ایسا شخص کنج تنہائی اختیار کرے — جسکو بہت لوگوں کی صحبت کی پروا نہیں

مذمت کنندش که زرقست وریو — ز مردم چنان میگریزد که دیو

تو لوگ اسکی مذمت کرینگے کہ حیلہ و مکر کرتا ہے — آدمیوں سے ایسا بھاگتا ہے جیسے بھوت

وگر خنده رویست و آمیزگار — عفیفش ندانند و پرهیزگار

اور اگر خندہ منہ ہے اور ملنسار رہے — اوسکو پرہیزگار اور متقی نہیں جانتے

غنی را بغیبت بکاوند پوست — که فرعون اگر هست در عالم اوست

بغیبت سے مالدار کی کھال کھینچتے اور افشاے راز کرتے ہیں — کہ جہان میں اگر فرعون ہے تو یہی ہے

وگر مرد درویش در سختی است — بگویند ازادبار و بدبختی است

اگر کوئی مفلس سختی میں ہوتا ہے — تو کہتے ہیں کہ اپنی کمبختی و بدبختی کے سبب سے ہے

وگر کامرانی در آید ز پای — غنیمت شمارند و فضل خدای

اور اگر کوئی دولتمند گر جاے اے مفلس ہوتا ہے — تو اسکو غنیمت سمجھتے اسے فضل خدا جانتے ہیں

که تا چند ازین جاه گردن کشی — خوشی را بود در قفا ناخوشی

کہ کب تک اور غرور کہاں تک — خوشی کے بعد رنج بھی ضرور ہوتا ہے

وگر تنگدستی تنک مایۂ
اور اگر کسی محتاج اور مفلس کو
سعادت بلندش کند پایۂ
خوش قسمتی سے دولت حاصل ہے

بخایندش از کینہ دندان بزہر
تو زہر بھرے دانت حسد سے پیستے ہین اسے حسد سے
کہ دون پرورست این فرومایہ دہر
کہ یہ زمانہ کمینہ سفلہ پرور ہے

چو بینند کاری بدستت درست
جب تیرا کام درست یعنی تو دنیا کے کام کو اچھی طرح انجام دیتا ہے
حریصت شمارند و دنیا پرست
تو تجھکو حریص اور دنیادار جانتے ہین

وگر دست ہمت بداری زکار
اور اگر کام سے ہمت کا ہاتھ کھینچے اسے بیکار جانتے ہین
گدا پیشہ خوانندت و پختہ کار
تو تجھے فقیری پیشہ اور پکاہوا کھانے والا سمجھتے ہین

وگر ناطقی طبل پر یاوہ
اگر باتونی اور لسان ہی تو تجھے بکواسی جانتے ہین
وگر خاموشی نقش گرماوہ
اور اگر چپ ہے تو حمام کی تصویر

تحمل کنان را نخوانند مرد
تحمل کرنے والون کو نامرد جانتے ہین
کہ بیچارہ از بیم سر برنکرد
اور کہتے ہین کہ یہ غریب خوف کے مارے سر نہین اوٹھاتا

وگر در سرش ہول مردانگیست
اور اگر اوسکے سر مین جوانمردی کا شور ہے
گریزند ازو کاین چہ دیوانگیست
تو اوس سے نفرت کرتے ہین کہ یہ کیا دیوانگی ہے

تعنت کنندش گر اندک خورست
اگر تھوڑا کھاتا اسے کفایت شعار ہے تو یہ طعنے دیتے ہین
کہ مالش مگر روزی دیگرست
کہ اسکا مال اور دون کی قسمت کا ہے

وگر نغز و پاکیزہ باشد خورش
اور اگر کوئی عمدہ اور خوش خوراک ہی
شکم بندہ خوانند و تن پرورش
تو اوسکو شکم بندہ اور تن پرور کہتے ہین

وگر بے تکلف زید مالدار
اور اگر کوئی مالدار بے تکلفی سے بسر کرتا ہی اور فضول خرچ نہین
کہ زینت بر اہل تمیزست عار
اس خیال سے کہ اہل تمیز کو زینت سے شرم آتی ہے

زبان در نہندش بایذا چو تیغ
اوسکے تکلیف دینے کو زبان تلوار کی طرح تیز کرتے ہین
کہ بدبخت زر دارد از خود دریغ
کہ یہ بدنصیب مالدار ہے مگر آپ نہین خرچ کر سکتا

وگر کاخ و ایوان منقش کند
اور جو مکان اور محل آراستہ کرتا ہے
تن خویش را کسوت خوش کند
اور بدن مین لباس عمدہ پہنتا ہے

بجان آید از طعنہ بروی زنان
لوگ اوسپر طعنہ زنی کرتے ہین کہ تا تنگ ہو جاتا ہے
کہ خود را بیاراست ہمچون زنان
کہ عورتون کی طرح بناؤ سنگار کیا کرتا ہے

وگر پارسائی سیاحت نکرد
اور اگر کوئی پارسا سفر نہین کرتا
سفر کردگانش نخوانند مرد
تو سیاح اوسکو مرد ہی نہین سمجھتے

کہ نارفتہ بیرون ز آغوش زن
کہ عورت کی بغل سے قدم باہر نہین رکھتا ہے
کہ داشش ہنر باشد و رای و زن
بھلا ہنر اور عقل اور تجربہ کیا ہوگا

جہاندیدہ را ہم بدرند پوست
جہاندیدہ کی بھی کھال ادھیڑتے ہین

کہ سرگشتۂ بخت برگشتہ اوست
کہ اس بدنصیب کی قسمت مین ہمیشہ گردش ہے

گرش خط ز اقبال بودی و بہر
اگر اوسکی قسمت مین دولت اور آرام ہوتا

زمانہ نراندی ز شہرش بشہر
تو زمانہ اوسے کبھی شہر شہر نہ پھراتا

عزب را نکوہش کند خردہ بین
مجرد کو عیب جو یہ طعنہ دیتے ہین

کہ می رنجد از خفت و خیزش زمین
کہ اسکے سونے اور بیٹھنے سے زمین کو تکلیف ہوتی ہے

وگر زن کند گوید از دست دل
اگر کوئی عورت کرتا ہے تو کہتے ہین نفس امارہ کے سبب سے

بگردن در افتاد چون خر بگل
گدھے کی طرح گردن کے بل کیچڑ مین پھنسا ای بلا مین گرفتار ہوا

نہ از جور مردم رہد زشت روی
نہ بدصورت آدمیون کے ہاتھ سے بچتا ہے

نہ شاہد ز نامردم زشت گوی
نہ خوبصورت نالائق کی بدزبانی سے

حکایت

قصہ

غلامی بمصر اندرم بندہ بود
مصر مین میرا ایک غلام تھا

کہ چشم از حیا در بر افگندہ بود
کہ ہمیشہ شرم سے سر جھکائے رہتا

کسی گفت ہیچ این پسر عقل و ہوش
کسی نے کہا کہ یہ لڑکا کچھ عقل نہین رکھتا

ندارد بمالش تعلیم گوش
اسکو تعلیم اور گوشمالی کر

شبی بر زدم بانگ بر وی درشت
ایک رات کو مین اوسپر خفا ہوا

ہمو گفت مسکین بجورش بکشت
اوسنے کہا کہ اس غریب کو ظلم سے قتل کر

اگرت بر کند خشم روزی ز جای
اگر غصہ سے تو ایکروز بھی بے اختیار ہو جاے

سراسیمہ خوانندت و خیرہ رای
تو لوگ تجکو پریشان و بدحواس مشہور کرینگے

وگر بُرد باری سگالی از کسی
اور اگر کسی سے بردباری کریگا

بگویند غیرت ندارد بسے
تو کہینگے تجھے کچھ غیرت نہین

سخی را باندرز گویند بس
سخی کو نصیحت کرتے ہین کہ بس کر

کہ فردا دو دستت بود پیش و پس
نہین تو کل تیرا ایک ہاتھ آگے اور ایک پیچھے ہوگا یعنی برہنہ ہوگا

وگر قانع و خویشتن دار گشت
اور اگر کسینے قناعت کرکے آپ کو سنبھالا

بہ تشنیع خلقی گرفتار گشت
تو خلق کی مذمت مین پھنسا

کہ ہمچون پدر خواہد این سفلہ مرد
کہ یہ کمینہ بھی اپنے باپ کی طرح مرجائیگا

کہ دنیار ہا کرد و حسرت ببرد
کہ جو سامان دنیا کا چھوڑ گیا اور حسرت ساتھ لیگیا

کہ یارد بہ کنج سلامت نشست
کون گوشہ عافیت مین بیٹھ سکتا ہے

کہ پیغمبر از خبث دشمن نرست
جبکہ پیغمبر کو دشمنون کی بدی سے رہائی نہوئی

[illegible]

خدارا که مانند و انباز و جفت
خداکو جسکا نہ مثل و ہمسر اور بی بی نہیں رکھتا ہے
ندارد شنیدی که ترسا چه گفت
تو نے سنا ہے کہ قوم ترسا کیا کہتی ہے

رهائی نیابد کس از دست کس
کسیکو کسیکے ہاتھ سے رہائی نہیں
گرفتار را چاره صبر است و بس
گرفتار دنیا کی تدبیر فقط صبر ہے

حکایت

جوانی هنرمند فرزانه بود
ایک جوان ہنرمند اور عقلمند تھا
که در وعظ چالاک و مردانه بود
کہ وعظ کہنے میں چالاک اور جوانمرد تھا

نکونام صاحبدل و حق‌پرست
نیکنام اور صاحبدل اور حق پرست
خط عارضش خوشتر از خط دست
جسکے رخسارہ کا خط خط گلزار سے بہتر تھا

قوی در بلاغات و در نحو چست
علم بلاغت میں زبردست اور علم نحو میں ہوشیار
ولی حرف ابجد نگفتی درست
مگر حرف ابجد مخرج سے نہیں ادا کر سکتا

یکی را بگفتم ز صاحبدلان
میں نے ایک صاحبدل سے کہا
که دندان پیشین ندارد فلان
کہ فلاں شخص کے اگلے دانت نہیں

بر آمد ز سودای من سرخ روی
میرے کہنے سے مارے غصہ کے چہرہ سرخ ہو گیا
کزین جنس بیهوده دیگر مگوی
کہا کہ اسطرح بیہودہ بات پھر کبھی نہ کہنا

تو در وی همان عیب دیدی که هست
تو نے اوسکے اوسی عیب پر جو اوسمیں تھا نظر کی
ز چندان هنر چشم عقلت ببست
اور بہت سے ہنروں سے عقل کی آنکھ بند کرلی

یقین بشنو از من که روز یقین
میری بات یقین کر کہ قیامت کے دن
نه بیند بدی مردم نیک بین
جسکو اچھی باتوں کا لحاظ ہے وہ کبھی بدی نہ دیکھیگا

یکی را که علم است و تدبیر و رای
ایک شخص جو علم اور عقل اور تدبیر رکھتا ہو
گرش پای عصمت بخیزد ز جای
اگر اتفاقاً اوسکی عفت میں خلل ہو

بیک خرده مپسند بروی جفا
اوسکے ایک عیب پر ناراضی نہ ظاہر کر
بزرگان چه گفتند خذ ما صفا
بزرگوں کا قول ہے کہ صاف صاف لیلو اور گندہ چھوڑ دو

بود خار و گل باهم ای هوشمند
کانٹے اور پھول دونوں ایک جگہ ہوتے ہیں
چه در بند خاری تو گلدسته بند
تو کیوں کانٹے کی فکر میں ہے گلدستہ پھولونکا بنالے

کرا زشت خوئی بود در سرشت
بدخوئی جسکی سرشت میں ہوتی ہے
نه بیند ز طاؤس جز پای زشت
مور کے خراب پیر کے سوا اور کسیطرف نہیں دیکھتا

صفائی بدست آور ای بی تمیز
اے بے تمیز تجھے صفائی حاصل کرنا چاہیے
که ننماید آئینه تیره نیز
کہ زنگ آلودہ آئینہ میں صورت نہیں دکھائی دیتی

طریقی طلب کز عقوبت رهی
ایسا طریقہ ڈھونڈھ کہ عذاب سے بچے
نه حرفی که انگشت بر وی نهی
نہ ایسا حرف جسپر انگشت نمائی اور عیب جوئی کریں

منه عیب خلق ای فرومایه پیش
اے کمینہ خلق کی عیب جوئی نہ اختیار کر
که چشمت فرو دوزد از عیب خویش
کیونکہ تیری آنکھ اپنے عیب پر بند ہو جائیگی

چرا دامن آلوده را حد زنم
میں کسی گنہگار کو کیوں سزا دوں
چو در خود شناسم که تر دامنم
جب آپکو گنہگار جانتا ہوں

نشاید که بر کس درشتی کنی
پھر کسی پر سختی کرنا اچھا نہیں
چو خود را بتاویل پشتی کنی
جب تو باتیں بنا کے اپنے نفس کو مضبوط اور

چو بد ناپسند آیدت خود مکن
جب تجھے بری بات ناپسند ہو تو پہلے خود چھوڑ دے
پس آنگه بهمسایه گو بد مکن
بعد اوسکے ہمسایہ سے کہہ کہ بدی ترک کرے

من ار حق شناسم و گر خودنمای
چاہے میں عارف ہوں یا ریاکار
برون با تو دارم درون با خدای
ظاہر میرا تیری طرف ہے اور باطن خدا کیطرف

چو ظاهر بعفت بیاراستم
اگر میں نے اپنا ظاہر پرہیزگاری سے درست کر لیا ہے
تصرف مکن در کژ و راستم
تو تو میری راست و دروغ میں دخل نہ دے

تو خاموش اگر من بهم یا بدم
میں اچھا ہوں خواہ برا ہوں تو خاموش رہ
که حمال سود و زیان خودم
اسوجہ سے کہ میں خود اپنے نفع اور نقصان کا ذمہ دار ہوں

اگر سیرتم خوب و گر منکرست
چاہے میری عادت اچھی ہو خواہ بری
خدایم بسر از تو داناترست
خدا میرے راز کو تجھ سے زیادہ جانتا ہے

نه چشم از تو دارم به نیکی ثواب
نیک کام کے عوض مجھے تجھ سے کچھ ثواب ملنے کی امید نہیں
که بینم بجرم از تو چندین عذاب
کو بدی کے عوض تیرے اسقدر عذاب سہوں

نکوکاری از مردم نیک رای
نیک آدمی کے ایک نیک کام کے عوض میں
یکی را بده می نویسد خدای
دس حصہ ثواب خدا اوسکے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے

تو نیز ای عجب هر کرا یک هنر
تو بھی اگر کسی شخص میں ایک ہنر پائے
به بینی زده عیبش اندر گذر
تو اوسکے دس عیبوں پر کبھی نظر نہ کر

نه یک عیب او را بانگشت پیچ
نہ کہ اوسکے ایک عیب پر انگشت نمائی کر
جهانی فضیلت بر آور بهیچ
اور بہت سی بزرگیوں کی کچھ حقیقت نہ سمجھ

چو دشمن که در شعر سعدی نگاه
جیسے دشمن کہ سعدی کے شعرون پر
ندارد بصد نکتهٔ نغز گوش
سو نادر نکتون پر نظر نہین کرتا
جز این علتش نیست کان بد پسند
سوا اسکے اوسکو اور کوئی بیماری نہین کہ اوس عیب جو کی
نه مخلوق را صنع باری سرشت
کیا خلق کو خدا کی قدرت نے نہین بنایا
نه هر چشم و ابرو که بینی نکوست
سب آنکھین اور ابرو خوبصورت دیکھنے مین نہین آتی ہین

بنفرت کند اندرون تباه
نفرت اور بدولی سے نظر کرتے ہین
چو زحفی ببیند برآرد خروش
اگر ایک زحاف ای شکستگی وزن شعر دیکھتا ہی تو چلاتا ہے
حسد دیدهٔ نیک بینش بکند
بسبب رشک کے نیکی دیکھنے والی آنکھین بند ہوگئین یا اندھا ہو گیا
سیاه و سفید آمد و خوب و زشت
دیکھو سیاہ اور سفید اور اچھے اور برے سب طرح کے لوگ ہین
بخور پستهٔ مغز و بنداز پوست
پستہ کا مغز تو کھالے اور چھلکا پھینکدے

باب هشتم در شکر
آٹھوان باب شکر کے بیان مین

نفس می نیارم زد از شکر دوست
مین خدا کے شکر مین دم نہین مار سکتا
عطائیست هر موی از و بر تنم
میرے جسم کا بال بال اوسنے عطا کیا ہے
ستایش خداوند بخشنده را
اوس مالک بخشنے والے کے واسطے تعریف زیبا ہے
کرا قوت وصف احسان اوست
اوسکے احسان کے وصف کرنیکی کسمین قدرت ہے
بدیعی که شخص آفریند ز گل
ایسا خالق ہے کہ آدم کو مٹی سے پیدا کیا
ز پشت پدر تا بپایان شیب
پشت پدر سے ابتدائے خلقت سے انتہائی ضعیفی تک
چو پاک آفریدت بهش باش و پاک
جب تجھے پاک پیدا کیا ہے تو پاک و صاف رہ ہشیار رہ
پیاپی بیفشان ز آئینه گرد
برابر آئینہ سے دلسے گرد جھاڑتا رہ ای گناہ ذکر

که شکری ندانم که در خور اوست
اسوجہ سے کہ اوسکے لائق مجھے شکر گذاری نہین
بچگوی هر موی شکری کنم
ہر بال سے مین کیونکر شکر ادا کر سکتا ہون
که موجود کرد از عدم بنده را
جسنے اپنے بندے کو نیست سے ہست کیا
که اوصاف مستغرق شان اوست
کہ سب فضیلتین اوسکی شان کیواسطے ثابت ہین یعنی تمام کمالات اوسمین سب جمع ہین
روان و خرد بخشد و هوش و دل
اور اوسکو جان اور ہوش اور دل بخشا
نگر تا چه تشریف دادت ز غیب
دیکھو کہ اوسنے غیب سے کیسے خلعت عطا کئے
که ننگست ناپاک رفتن بخاک
کہ خاک مین ناپاک جانے گنہگار جانا حسرت و افسوس ہی
که مصقل نگیرد چو زنگار خورد
اسوجہ سے کہ چھپائین جاتی جیسے آئینہ مین جو نہین ہو سکتی

نه در ابتدا بودی آب منی
کیا پہلے تو آپ نطفہ نہین تھا اے تھا
چو روزی بسعی آوری سوی خویش
جب تو اپنی کوشش سے روزی پیدا کرے
چرا حق نمی بینی ای خود پرست
اے خود پسند تو خدا پر نظر کیون نہین کرتا ہے
چو آید بکوشیدنت خیر پیش
جب تیری کوشش سے کوئی نیک کام ہو
بسر پنجگی کس نبردست گوی
زور آوری سے کسینے گیند نہین پایا یا اسبقت حال نہین کی
تو قائم بخود نیستی یک قدم
تو آپ سے ایک قدم بھی ٹھہر نہین سکتا
نه طفل زبان بسته بودی ز لاف
کیا تو بچپن مین ایسا نہین تھا کہ پکار بھی نہین سکتا تھا
چو نافش بریدند و روزی گسست
پھر جب ناف کٹ گئی اور ذریعہ رزق کا موقوف ہوا
غریبی که رنج آردش دهر پیش
جب کوئی مسافر دنیا مین بیمار ہوتا ہے
پس او در شکم پرورش یافتست
پس وہ بچہ جسنے اپنی مان کے پیٹ مین پرورش پائی ہے
دو پستان که امروز دلخواه اوست
دو چھاتیان جو اب اوسکو مرغوب ہین
کنار و بر مادر دلپذیر
چاہنے والی مان کی گود اور آغوش
درختست بالای جان پرورش
اوسکا قد جان کے پرورش کرنیوالا مثل درخت کے ہے
نه رگهای پستان درون دلست
کیا چھاتیون کی رگین دل سے نہین ملی ہین

اگر مردی از سر بدر کن زنی
پس اگر مرد ہے تو عورتون کا شیوہ یا غرور چھوڑ
مکن تکیه بر زور بازوی خویش
تو اپنی قوت بازو پر بھروسہ نہ کر
که یارد بگردش در آورد دست
کہ بغیر اوسکی مدد کے کون ہاتھ ہلا سکتا ہے
به توفیق حق دان نه از سعی خویش
اسکو خدا کی مدد سے سمجھ نہ اپنی کوشش سے
سپاس خداوند توفیق گوی
پس اوسے توفیق الٰہی سمجھ کے اوسکا شکر کر
ز غیبت مدد میرسد دمبدم
بلکہ غیب سے تجھے دمبدم مدد پہونچتی ہے
همی روزی آمد بجوفش ز ناف
پس اوسوقت بھی تیرے پیٹ مین ناف سے رزق
به پستان مادر در آویخت دست
تو تیرا ہاتھ اپنی مان کی چھاتی کی طرف بڑھا اور وہان سے
برارد دهند آبش از شهر خویش
تو اوسکے وطن کا پانی اوسے پینے کو دیتے ہین
ز انبوب معده خورش یافتست
اور اوسنے معدہ کی نلی سے غذا کی ہے
دو چشمه هم از پرورشگاه اوست
اوسکی پرورشگاہ کے وہی دو چشمے ہین
بهشتست و پستان در او جوی شیر
مثل بہشت کے اور اوسمین اوسکی دونون چھاتیان
ولد میوهٔ نازنین بر برش
اور لڑکا مثل ایک عمدہ پھل کے اوسکی گود مین ہے
پس ار بنگری شیر خون دلست
پس اگر غور سے دیکھو تو دودھ دل کا خون ہے

بخونش فرو برده دندان چو نیش
حکمت الٰہی دیکھو کہ یہ لڑکا نشتر کی طرح اوسکو خون میں دانت چبھوتا ہے

سرشته درو مهر خونخوار خویش
مگر خدا نے اوس خونخوار کی کیسی محبت دل میں دی

چو بازو قوی کرد و دندان ستبر
جب بازو زبردست اور دانت مضبوط ہو جاتے ہیں

براندازدش دایه پستان بصبر
تو دودھ پلانیوالی چھاتی پر ایلوا لگا کر دودھ چھڑاتی ہے

چنان صبر از شیر خامش کند
ایلوے سے وہ اسطرح دودھ چھوڑ دیتا ہے

که پستان شیرین فرامش کند
کہ میٹھی میٹھی چھاتیاں بھول جاتا ہے

تو نیز ای که در توبهٔ طفل راه
اے شخص تو ابھی توبہ میں طفل راہ ہے

بصبرت فراموش گردد گناه
صبر اے ترک ہوا و ہوس سے تو گناہ کرنا بھول جاویگا

حکایت

قصہ

جوانی سر از رای مادر بتافت
ایک جوان نے اپنی ماں کا کہنا نہ مانا

دل دردمندش چو آذر بتافت
اوسکا درد بھرا ہوا دل آگ کی طرح جلنے لگا

چو بیچاره شد پیشش آورد مهد
جب مجبور ہوئی تو جھولا اوسکے آگے لا کے رکھا

که ای سست مهر فراموش عهد
اور کہا کہ اے سست محبت بیوفا

نه گریان و درمانده بودی و خرد
جب تو چھوٹا اور لاچار تھا تو کیا ہمیشہ نہیں رویا کرتا تھا

که شبها ز دست تو خوابم نبرد
کہ اکثر راتوں کو میں تیرے سبب نہیں سوئی

نه در مهد نیروی حالت نبود
کیا جھولے میں تیری ایسی حالت نہ تھی

مگس راندن از خود مجالت نبود
کہ اپنے اوپر کی مکھی اوڑانے کی طاقت نہ تھی

تو آنی که زان یک مگس رنجهٔ
تو وہی ہے کہ ایک مکھی سے بھی تیرا بس نہیں چلتا تھا

که امروز سالار سرپنجهٔ
کہ آج تیرے پنجہ میں ایسی طاقت ہو گئی

بحالی شوی باز در قعر گور
ایسی ہی حالت میں پھر قبر کے گڑھے میں جاناہے

که نتوانی از خویشتن دفع مور
کہ ایک چیونٹی کو مجال ہنکانے کی نہو گی

وگر دیده چون برفروزد چراغ
پھر آنکھ میں کیونکر چراغ جلیگا اے روشنی رہیگی

چو کرم لحد خورد پیه دماغ
جب قبر کے کیڑے دماغ کی چربی کھا جاینگے

چو پوشیده چشمی نه بینی که راه
جیسے اندھے کو دکھائی نہیں دیتا کہ راہ نہیں دیکھتے

نداند همی وقت رفتن ز چاه
اور چلتے وقت نہیں جانتے کہ آگے کنواں ہے

تو گر شکر کردی که با دیدهٔ
اگر تو شکر گزار ہے کہ خدا نے تجھے آنکھیں دی ہیں خیر

وگرنه تو هم چشم پوشیدهٔ
نہیں تو تیری بھی آنکھیں بند ہیں

معلم نیاموختت فہم و رای
معلم نے مجھے عقل و دانائی نہین سکھائی ہے
سرشت این صفت در وجودت خدای
بلکہ [illegible] مجھے سمجھ بوجھ خدا نے عطا فرمائی

گرت منع کردی دل حق نیوش
اگر وہ تیرے دل حق پسند کو منع کرے
حقیقت عین باطل نمودی بگوش
تو سچ تجھے بالکل جھوٹ معلوم ہوگا

گفتار اندر صنع باری در ترکیب خلقت انسان

قول اللہ تعالیٰ کی کاریگری انسان کی ترکیب خلقت کے بیان مین

ببین تا یک انگشت از چند بند
دیکھ ایک اونگلی کتنے پور وں سے
بہ اقلیدس صنع در ہم فگند
اوسنے اپنے علم اقلیدس کی کاریگری سے جوڑی ہے

پس آشفتگی باشد و ابلہی
پس دیوانگی اور حماقت ہے
کہ انگشت بر حرف صنعش نہی
کہ اوسکی صنعت پر حرف گیری کیجے اسے عیب رکھے

تامل کن از بہر رفتار مرد
ذرا سوچ تو کہ اوسنے آدمی کے چلنے کے واسطے
کہ چند استخوان پی زد و وصل کرد
بہت سی ہڈیوں کو پٹھوں سے جکڑا اور ملایا ہے

کہ بی گردش کعب و زانوی پای
کہ بغیر ٹخنے اور زانو اور پیر کی گردش کے
نشاید قدم بر گرفتن ز جای
جگہ سے قدم نہین اوٹھا سکتے

ازان سجدہ بر آدمی سخت نیست
اس سبب سے جھکنا آدمیون کو گران نہین
کہ در صلب او مہرہ یک لخت نیست
کہ اوسکی پیٹھ کی گریان ہموار نہین

دو صد مہرہ بر یکدگر ساختست
دو سو ہڈیان ای مشتری انسان کی اوپر تلے جوڑدی ہین
کہ گل مہرہ چون تو پرداختست
تیرا جسم مثل مٹی کے مہرہ کے بنایا ہے

رگت بر تنست ای پسندیدہ خوی
ای نیکخو تیرے جسم مین رگین اسطرح ہین
زمینی در و سیصد و شصت جوی
جیسے زمین پر تین ہزار ساٹھ نہرین جاری

بصر در سر و فکر و رای و تمیز
سر مین بینائی اور عقل اور تمیز دی
جوارح بدل دل بدانش عزیز
آدمی کے اعضا دل سے اور دل عقل سے عزیز

بہائم بروی اندر افتادہ خوار
چارپائے سر کے بل ذلت پر جھکے ہوئے
تو ہمچون الف بر قدمہا سوار
تو الف کی طرح سیدھا قدمون پر سوار ہے

نگون کردہ ایشان سر از بہر خور
اونہون نے کھانے کے واسطے سر جھکایا ہے
تو آری بعزت خورش پیش سر
تو عزت کیساتھ کھانا اپنے سر تک لاتا ہی سیدھا بیٹھکر کھاتا ہی

نزیبد ترا با چنین سروری
پس اس سرداری پر تجھے زیبا نہین ہے
کہ سر جز بطاعت فرود آوری
کہ سوائے عبادت خدا کے کہین سر جھکائے

ولیکن بدین صورت دلپذیر
مگر اپنی اس صورت دل پسند پر
فرشته مشو سیرت خوب گیر
فریفته نهو اچھی عادت اختیار کر

ره راست باید نه بالای راست
سیدھی راہ چلنا چاہیے نہ صرف قد سیدھا ہو
که کافر هم از روی صورت چو ماست
کیونکہ کافر بھی ظاہر صورت مین ہمارے ہی مشابہ ہے

ترا آنکه چشم و دهن داد و گوش
تجھے جسنے منھ اور کان دیے ہین
اگر عاقلی در خلافش مکوش
پس اگر تو عقلمند ہے تو اوسکے خلاف نہ کر

گرفتم که دشمن بکوبی بسنگ
جبکہ مانا کہ دشمن کو پتھر سے نہین مار سکتا ہے
مکن باری از جهل با دوست جنگ
مگر جہالت کے سبب سے کبھی دوست سے نہ لڑ

خردمند طبعان منت شناس
عقلمند طبیعت احسان پہچاننے والے
بگیرند عالم به تیغ سپاس
شکر گذاری کی تلوار سے عالم کو فتح کرتے ہین

حکایت
قصہ

یکی اسب آزمای را دهم فتاد
ایک حاکم گھوڑے سے گر پڑا
بگردن درش مهره بر هم فتاد
اوسکی گردن کی ایک گویا اوکھڑ گئی

چو پیلش فرو رفت گردن به تن
ہاتھی کی طرح اوسکی گردن جھک گئی
نگشتی سرش تا نگشتی بدن
اوسکا سر نہین پھرتا جب تک سب بدن نہ پھرتا

پزشکان بماندند حیران درین
سب طبیب اوسکے علاج مین حیران تھے
مگر فیلسوفی ز یونان زمین
مگر ملک یونان کے ایک طبیب نے

سرش باز پیچید و تن راست شد
اوسکے سر درست اور جسم سیدھا کر دیا
دگر روی بنمودی زمن خواست شد
اور اگر وہ نہوتا تو ہل نہین سکتا

دگر نوبت آمد بنزدیک شاه
دوسری بار حکیم پھر اوس بادشاہ کے سامنے آیا
نکرد آن فرومایه در وی نگاه
وہ کمینہ اوسکی طرف نہ مخاطب ہوا

خردمند را سر فرو شد بشرم
اوس عقلمند طبیب نے سر شرم سے جھکا لیا
شنیدم که میرفت و میگفت نرم
مین نے سنا ہے کہ جاتا تھا اور آہستہ آہستہ کہتا تھا

اگر دی نه پیچیدمی گردنش
کہ اگر مین کل اوسکی گردن نہ سیدھی کر دیتا
نه پیچیدی امروز روی از منش
تو آج میری طرف سے منہ نہ پھیرتا

فرستاد تخمی بدست رهی
غلام کے ہاتھ تھوڑے سے بیج بھیج دیے
که باید که بر عود سوزش نهی
کہ اوکو عود سوز پر جلا کے دھونی لینا

ملک را یکی عطسه آمد ز دود
بادشاہ کو اوسکے دھوین سے ایک چھینک آئی
بعذر از پی مرد بشتافتند
عذر خواہی کیواسطے اوس مرد کے پیچھے دوڑے
بکن گردن از شکر منعم مپیچ
تو ایسا کبھی کر اور صاحب نعمت کی شکرگزاری سے سر نہ پھیر

سر و گردنش همچنان شد که بود
اوسکا سر اور گردن جیسی کی تیسی ہو گئی
بجستند بسیار و کم یافتند
بہت ڈھونڈھا مگر کہین نہ ملا
که روزی پسی سر برآری ز هیچ
کہ آخر کے دن تجھے کچھ نہ ملیگا

گفتار اندر نظر در صنع باری تعالی

قول۔ خدا تعالی کی صنعت پر نظر کرنیکے بیان مین

شب از بهر آسایش تست و روز
خدا نے رات دن تیرے آرام کیواسطے پیدا کیا ہے
مه روشن و مهر گیتی فروز
راتکو چاندنی اور دنکو سورج جو جہان کو روشن کیا

سپهر از برای تو فراشوار
آسمان تیرے واسطے فراش کی طرح
همی گسترد اند بساط بهار
بہار کی بساط بچھاتا ہے

اگر باد و برفست و باران و میغ
چاہے ہوا اور برف اور مینھ اور بدلی ہو
وگر رعد چوگان زند برق تیغ
خواہ رعد گرج کے بجلی کی تلوار مارے

همه کارداران فرمان برند
سب اپنے اپنے کام مین مستعد اور تابعدار ہین
که تخم تو در خاک می پرورند
کہ تیرے واسطے تخم یعنے غذا مٹی مین پیدا کرتے ہین

وگر تشنه مانی ز سختی مجوش
اور اگر تکلیف سے تو پیاسا رہجاے تو غم نہ کر
که سقای ابر آبت آرد بدوش
کہ سقا ہے ابر تیرے واسطے کندھے پر پانی لیے آتا ہے

ز خاک آورد رنگ و بوی و طعام
وہ خاک سے رنگ اور خوشبو اور غذا پیدا کرتا ہے
تماشاگه دیده و مغز و کام
جو آنکھ اور مغز اور تالو کا تماشاگاہ ہے

عسل دادت از نحل و من از هوا
تیرے واسطے مکھیون کے منہ سے شہد پیدا کیا اور ہوا سے من
رطب دادت از نخل و نخل از نوا
درخت خرما سے خرما اور تخم خرما سے درخت

همه نخلبندان بخایند دست
سب باغبان حسرت کرتے ہین
ز حیرت که نخلی چنین کس نبست
اسلیے حیرت مین ہین کہ ایسا درخت کوئی نہین لگا سکتا

خور و ماه و پروین برای تو اند
آفتاب ماہتاب اور پروین تیرے واسطے پیدا ہوے
قنادیل سقف سرای تو اند
یہ سب تیرے گھر کی چھت کی قندیل ہین

ز خارت گل آورد و از نافه مشک
تیرے واسطے کانٹون سے گلاب اور نافے سے مشک پیدا کیا
زر از کان و برگ تر از چوب خشک
کان سے سونا اور سوکھی لکڑی سے ہری پتی

بدست خودت چشم و ابرو نگاشت
اپنے ہاتھ اے قدرت سے تیری آنکھین اور بھوین بنائین
کہ محرم باغیار نتوان گذاشت
کہ راز سے غیر کو آگاہ نہین کرتے ہین

توانا کہ آن نازنین پرورد
وہ ایسا ہی قادر ہے کہ اوس نازنین کو حالت نطفہ سی جنین تک
بالوان نعمت چنین پرورد
پھر اوسکو رنگ رنگ کی نعمتون سے ایسا بزرگ بناتا ہے

بجان گفت باید نفس بر نفس
جان سے ہر دم اوسکی شکر گزاری کرنا چاہیے
کہ شکرش نہ کار زبانست و بس
کیونکہ اوسکا شکر صرف زبان کا کام نہین ہے

خدایا دلم خون شد و دیدہ ریش
اے خدا میرا دل بھر آیا اور آنکھین پھٹ گئی ہین اسے
کہ می بینم انعامت از گفت بیش
کیونکہ تیری بخشش مین اپنے شکر سے زیادہ پاتا ہون

نگویم دد و دام و مور و سمک
درندہ اور جنگلی اور چیونٹی اور مچھلیون کو صرف مین نہین کہتا
کہ فوج ملائک بر اوج فلک
بلکہ آسمان پر فرشتون کی فوج بھی

هنوزت سپاس اندکی گفتہ اند
ابتک تیرا ذرا سا بھی شکر ادا نہین کر سکے
ز بیور هزاران یکی گفتہ اند
کروڑ ہزار سے ایک بھی کہہ سکتے

برو سعدیا دست و دفتر بشوی
جا سعدی اے باد آ اور دفتر اور ہاتھ دھو ڈال موقوف کر
براهی کہ پایان ندارد مپوی
جس راہ کی انتہا نہین اودھر نہ دوڑ

حکایت

قصہ

یکی گوش کودک بمالید سخت
ایک شخص نے اپنے لڑکے کے کان ملوٹے
کہ ای بوالعجب گوی برگشتہ بخت
کہ اے بدبخت تیری باتین نالائق اور واہیات ہین

ترا تیشہ دادم کہ هیزم شکن
مین نے تجھے بسولہ اسواسطے دیا تھا کہ ہیزم لکڑی کاٹ لا
نگفتم کہ دیوار مسجد بکن
نہ کہ یہ کہا تھا کہ مسجد کی دیوار کھود ڈال

زبان آمد از بهر شکر و سپاس
خدا نے انسان کو زبان احسان اور شکر گزاری کیواسطے دی ہے
بغیبت نگرداندش حق شناس
حق شناس لوگ اسے غیبت مین کبھی نہین ہلاتے

گذرگاہ قرآن و پندست گوش
کان قرآن اور نصیحت سننے کے واسطے دیے ہین
بہ بهتان باطل شنیدن مکوش
بہتان اور جھوٹ کبھی نہ سنو

دو چشم از پی صنع باری نکوست
دو دو آنکھین اوسکے واسطے دیکھنے صنعت باری تعالیٰ کے ہین
ز عیب برادر فرو گیر و دوست
اپنے بھائی دوستکے عیب دیکھنے ندیکھ یعنے عیب گیری نکر

گفتار اندر نظر در حال ناتوانان و شکر نعمت حق تعالی

قول - اس بیان مین کہ کمزوروں کی حالت پر نظر کرنا اور خدا کا شکر ادا کرنا

نداند کسی قدر روز خوشی
کوئی راحت و آرام کے وقت کی قدر نہین جانتا
مگر روزی کافتد بسختی کشی
مگر ہان تکلیف اور مصیبت کے وقت مین

زمستان درویش در تنگسال
جاڑے اور قحط مین فقیر کی تکلیف دیکھو
چه سهلست پیش خداوند مال
مگر وہ صاحب مال کیواسطے کیسی آسان ہے

سلیمی که یکچند نالان بخفت
جسے سانپ نے کاٹا ہوا ہو اور روتے تھوڑی دیر سو جاتا ہے
خداوند را شکر صحت بگفت
تو خدا کا شکر اپنی صحت پر ادا کرتا ہے

چو مردانه رو باشی و تیز پای
اگر تیری چال مردون سے تیز قدم ہو
بشکرانه با کندپویان بپای
تو اوسکا شکر کر اور سست قدمون کی رفاقت کر

به پیر کهن بر ببخشد جوان
جوان بڈھون پر ترس کھاتے ہین
توانا کند رحم بر ناتوان
زبردست کمزورون پر رحم کرتے ہین

چه داند جیحونیان قدر آب
دریاے جیحون کے رہنے والے پانی کی کیا قدر جانین
ز واماندگان پرس در آفتاب
دھوپ کے چلے ہوون سے اوسکا حال پوچھنا چاہیے

عرب را که بر دجله باشد قعود
جو عرب دریاے دجلہ نہر بغداد پر ٹھہرا ہو
چه غم دارد از تشنگان زرود
اوسکو زرود کے پیاسون کی کیا پرواہ ہے

کسی قیمت تندرستی شناخت
اوس شخص کو تندرستی کی قدر ہوتی ہے
که یکچند بیچاره در تپ گداخت
جو غریب تھوڑے دنون تک تپ مین گھلتا ہے

ترا تیره شب کی نماید دراز
تجھے اندھیری رات کب پہاڑ معلوم ہوگی
که غلطی ز پهلو به پهلوی باز
جب تو ادھر اودھر کروٹ بدلکے سوتا ہے

براندیش از افتان و خیزان تب
جو بیچارے اوٹھتے بیٹھتے بیتاب ہون اونکا خیال رکھ
که رنجور داند درازی شب
کہ بیمار رات کی درازی کا حال خوب جانتا ہے

به بانگ دهل خواجه بیدار گشت
ڈنکے کی آواز سے مالک جاگا
چه داند شب پاسبان چون گذشت
اوسے کیا معلوم ہوگا کہ چوکیدار کی رات کیسی بسر ہوئی

حکایت سلطان طغرل با هندوی پاسبان

قصہ بادشاہ طغرل اور ہندو پاسبان کا

شنیدم که طغرل شبی در خزان
مین نے سنا ہے کہ ایک بار طغرل بادشاہ چلے کے جاڑون مین
گذر کرد بر هندوی پاسبان
ایک غلام چوکیدار کیطرف ہوکے نکلا

ز باریدن برف و باران و سیل
جو برف اور پانی اور سیلاب مین
بلرزش در افتاده همچون سهیل
سہیل ستارے کی طرح کانپتا تھا

دلش بر وی از رحمت آورد جوش
رحم سے اوسکا دل بھر آیا
که اینک قبا پوستینم بپوش
کہا کہ ابھی تو میری پوستین کی قبا پہن لے

دمی منتظر باش بر طرف بام
تھوڑی دیر کوٹھے کی طرف انتظار کرنا
که بیرون فرستم بدست غلام
کہ مین اپنے غلام کے ہاتھ بھیجے دیتا ہون

درین بود باد صبا در وزید
وہ اسی ذکر مین تھا کہ ٹھنڈی ہوا چلنے لگی
شهنشه در ایوان شاهی خزید
بادشاہ اپنے محل مین چلا گیا

وشاقی پریچهره در خیل داشت
اوسکے غلامون مین ایک پرستار پری چہرہ تھی
که طبعش بدو اندکی میل داشت
کہ وہ اوسکو بہت چاہتا تھا

تماشای ترکش چنان خوش فتاد
اوس ترک کے تماشے مین ایسا مصروف ہوا
که هندوی مسکین برفتش زیاد
کہ غریب پاسبان کو بالکل بھول گیا

قبا پوستینی گذشتش بگوش
اوسنے پوستین کی قبا کا صرف وعدہ سنا
ز بدبختیش بر نیامد بدوش
مگر بدنصیبی سے کندھے پر نہ پڑی

مگر رنج سرما بر و بس نبود
شاید جاڑے کی تکلیف اوسکے واسطے کافی نہتھی
که جور سپهر انتظارش فزود
جو آسمان کے ظلم نے انتظار کی تکلیف اور بڑھائی

نگه کن چو سلطان بغفلت بخفت
دیکھو جب وہ بادشاہ غافل ہوکے سو رہا
که چوبک زنش بامدادان چه گفت
نقارہ بجانے والے نے اوس صبح کیوقت کیا کہا بزبان حال

مگر نیکبختت فراموش شد
کیون آخر تو اوس نیکبخت کو بھول گیا
چو دستت در آغوش آغوش شد
جب تو پرستار سے ہم آغوش ہوا

ترا شب بعیش و طرب میرود
تیری رات عیش و خوشی سے بسر ہوتی ہے
چه دانی که بر ما چه شب میرود
تجھے کیا معلوم کہ ہم پر کیونکر رات کٹتی

فرو برده سر کاروانی بدیگ
جب سردار قافلہ نے دیگ کی طرف سر جھکا لیا
چه از پا فرو رفتگانش بریگ
تو اوسکو ان لوگونکی پروا نہوگی جو گرم ریگ اور جنگل مین

بدار ای خداوند زورق بر آب
اے سردار کشتی کے اپنی کشتی پانی پر ٹھہرائے رکھ
که بیچارگان را گذشت از سر آب
جبکہ غریبون کے سر پانی گذر گیا ہو آ غرق ہو چکے ہون

توقف کنید ای جوانان چست
اے تیز رو جوانون توقف کرو
که در کاروانند پیران سست
کہ قافلہ مین سست اور بڈھے بھی ہین

تو خوش خفته در هودج کاروان
تو قافلے کے کجاوے مین آرام سے سو رہا
مهار شتر در کف ساروان
اور اونٹ کی مہار ساربان کے ہاتھ مین

چه هامون و کوهست چه سنگ و رمال
چاہے جنگل ہو یا پہاڑ یا پتھر یا ریگ تجھے کیا معلوم ہوگا

زره بازپس ماندگان پرس حال
جو راہ میں تھک کر پیچھے رہ گئے ہوں انسے اون تکلیف کا حال پوچھنا چاہیے

ترا کوه پیکر هیون می برد
تجھے پہاڑ سا گھوڑا لیکے چلتا ہے

پیاده چه دانی که خون می خورد
تجھے کیا معلوم کہ پیادے کو کیا تکلیف ہوتی ہے

بآرام دل خفتگان در بنه
خیمے میں جو چین سے سوتے ہیں

ندانند حال شکم گرسنه
وہ بھوکوں کا حال نہیں جانتے

حکایت
قصه

یکی را عسس دست بربسته بود
کوتوال نے ایک شخص کی مشکیں باندھیں

همه شب پریشان و دلخسته بود
اوسے تمام رات پریشانی اور تکلیف رہی

بگوشش آمد در شب تیره رنگ
اوسنے اندھیری رات میں سنا

که شخصی همی نالد از دست تنگ
کہ ایک شخص تکلیف اور مصیبت سے روتا ہے

شنید این سخن دزد مغلول و گفت
اوس چورنے جو طوق پہنے تھا سنکے کہا

تو باری ز غم چند نالی بخفت
تو تکلیف سے کہاں تک روئیگا چپ رہ

برو شکر یزدان کن ای تنگدست
اے مفلس جا خدا کا شکر کر

که دستت عسس تنگ بر هم نبست
کہ کوتوال نے تیرے ہاتھ کسکے نہیں باندھے

مکن ناله از بینوائی بسی
اپنی غریبی سے بہت فریاد نہ کر

چو بینی ز خود بینواتر کسی
جب تو آپ سے بھی زیادہ غریب بہت دیکھتا ہے

حکایت
قصه

برهنه تنی یکدرم وام کرد
ایک ننگے نے ایکدرم قرض لیکے

تن خویش را کسوت خام کرد
اپنے جسم کا لباس کچے چمڑے کا بنایا

بنالید کای طالع بدلگام
اوسنے رو کے کہا اے میرے نصیب سرکش

بگرما به پختم درین زیر خام
مارے گرمی کے میں اس کچے چمڑے میں بلبلایا

چو ناپخته آمد ز سختی بجوش
جب وہ ناتجربہ کار مصیبت سے رونے لگا

یکی گفتش از چاه زندان خموش
تو قیدخانہ کے کنوئیں سے ایک شخص نے چپ رہ کہا

بجا آور ای خام شکر خدای
اے نادان خدا کا شکر کر

که چون ما نه خام بر دست و پای
کہ میری طرح تیرے ہاتھ پیر میں کچا چمڑا نہیں

حکایت

قصہ

یکی کرد بر پارسائی گذر
ایک شخص ایک پارسا کے پاس گیا

بصورت جہود آمدش در نظر
ظاہر مین وہ اوسکو یہودی معلوم ہوا

قفائی فروکوفت بر گردنش
اوسنے اوسکی گردن پر ایک گھونسا مارا

بنجشید درویش پیراہنش
فقیر نے اپنا پیراہن اوسکو اوتار دیا

خجل گفت کانچہ از من آمد خطاست
اوسنے شرمندہ ہوکے کہ مجھسے قصور ہوا

ببخشای بر من چہ جای عطاست
معاف کر انعام کا کیا موقع ہی

بشکرانہ گفتا بہ شر نایستم
اوسنے شکر ادا کیا کہ مین شریر نہین ہون

کہ آنم کہ پنداشتی نیستم
جو تجھے سمجھا مین وہ نہین ہون

نکو سیرت بی تکلف برون
نیک سیرت بے تکلف اے بد صورت

بہ از نیکنام خراب اندرون
نیک نام بد سیرت سے اچھا ہے

بنزدیک من شب رو راہزن
میرے نزدیک چور ڈاکو

بہ از فاسق پارسا پیرہن
بدکار پارسا بنے ہوے سے بہتر ہے

حکایت

قصہ

زرہ بازپس ماندہ میگریست
راہ مین ایک تھکا ہوا روتا تھا

کہ مسکین تر از من بریندشت کیست
کہ مجھسے عاجز زیادہ اس جنگل مین کوئی نہین

خری بارکش گفتش ای بی تمیز
ایک بوجھ ڈھونے والے گدھے نے کہا کہ ای گدھے

زجور فلک چند نالے تو نیز
آسمان کے ظلم سے تو کہانتک روئیگا

برو شکر کن گر بخر بر نۂ
اگر تو گدھے پر سوار نہین ہی تو جا اور شکر کر

کہ آخر بزیر کسان خر نۂ
کہ آخر گدھے کیطرح تو تجھپر کوئی سوار نہین

حکایت

قصہ

فقیہی برافتادہ مستی گذشت
ایک عالم ایک مست بیہوش پڑے ہوے کیطرف سے نکلا

بمستوری خویش مغرور گشت
اپنی پارسائی پر غرور کیا

زنخوت بدو التفاتے نکرد
غرور سے اوسکی طرف نظر اوٹھا کے بھی نہ دیکھا

جوان سر برآورد کای پیرمرد
اوس جوان نے سر اوٹھا کے کہا کہ اے پیر مرد

بروشکر کن چون بنعمت دری — کہ محرومی آید زمستکبری

اگر تو مالدار ہے تو جا اور شکر ادا کر — کہ غرور سے نعمت زائل ہو جاتی ہے

یکی را کہ در بند بینی مخند — مبادا کہ ناگہ درافتی ببند

کسیکو قید مین دیکھ کے ہنس نہین — ایسا نہو کہ تو بھی قید ہو جاے

نہ آخر در امکان تقدیر ہست — کہ فردا چو من باشی افتادہ مست

کیا تقدیر کے امکان مین یہ بات نہین — کہ کل تو میری طرح سے مست پڑا ہو

ترا آسمان خط بمسجد نبشت — مزن طعنہ بر دیگری در کنشت

اگر تیری قسمت مین قلم تقدیر نے مسجد لکھی ہے یعنی نیکی — تو کسی اور کے بتخانہ پر طعنہ نہ کر یعنے بدی

بہ بند ای مسلمان بشکرانہ دست — کہ زنار مغ بر میانت نہ بست

اے مسلمان اس شکرانہ کیواسطے ہاتھ اوٹھا — کہ مغون کی طرح جنیو تیری کمر پر نہین پڑا ہے

نہ خود میرود ہر کہ جویان اوست — بعنف کشان میبرد لطف دوست

اسکا طالب خود نہین جاتا ہے — بلکہ دوست کی مہربانی اسکی گردن پکڑے کھینچے لیے جاتی ہے

نگر تا قضا از کجا سیر کرد — کہ کوری بود تکیہ بر غیر کرد

دیکھنا چاہیے کہ حکم خدا سے کیا کیا پیش آئے — کیونکہ غیر پر بھروسہ اندھون کا کام ہے

گفتار اندر نظر صاحبدلان در حق نہ در اسباب

قول۔ اس بیان مین کہ صاحبدل خدا پر نظر رکھتے ہین نہ اسباب ظاہر پر

شکست باری شفا در نبات — اگر شخص را ماندہ باشد حیات

اللہ نے بوٹیون مین شفا بخشی ہے — اگر جسم کی زندگی باقی ہو

عسل خوش کند زندگان را مزاج — ولے درد مردن ندارد علاج

جنکی تقدیر مین زندگی ہے انکا مزاج شہد سے درست ہو جاتا ہے — مگر موت کے درد کا علاج نہین ہے

رمق ماندہ را کہ جان از بدن — بر آمد چہ سود انگبین در دہن

جسکے بدن مین رمق برابر جان ہو اے جان لب ہو — پس جب جان نکلگئی تو شہد پلانے سے کیا فائدہ ہوگا

یکی گرز پولاد بر مغز خورد — کسی گفت صندل بمالش بدرد

ایک شخص کے سر مین گرز فولادی لگا — کسی نے کہا اسکے درد پر صندل لگاؤ

ز پیش خطر تا توانی گریز — ولیکن مکن با قضا پنجہ تیز

خوف کی تلوار سے جہانتک ہو سکے بھاگو — مگر قضا کے ساتھ پنجہ نہ لڑاؤ اے مقابلہ نہ کرو

درون تا بود قابل شرب و اکل — بدان تازہ رویست و پاکیزہ شکل

پیٹ جبتک کھانے پینے کے لائق ہے — اوسیکے سبب سے چہرہ شگفتہ اور شکل عمدہ ہے

خراب انگہ این خانہ گردد تمام
یعنی اُسوقت بالکل خراب ہو جائیگا
کہ باہم نسازند طبع و طعام
کہ جب طبیعت اور کھانا ناموافق ہو

مزاجست تر و خشک و گرمست و سرد
تیرا مزاج تر اور خشک اور گرم اور سرد ہے
مرکب ازین چار طبع ست مرد
انہین چار چیزونسے طبیعت انسان کی مرکب ہے

یکی زین چو بر دیگری یافت دست
انہین سے ایک نے بھی جب دوسرے پر غلبہ پایا
ترازوی عدل طبیعت شکست
تو طبیعت کے اعتدال کی ترازو ٹوٹ گئی

اگر باد سرد نفس نگذرد
اگر ہوا کا سرد دم نگذریگا
تف سینہ جان در خروش آورد
گرمی سینہ کی جان کو بیقرار کردیگی

وگر دیگ معدہ بجوشد طعام
اور اگر دیگ معدہ سے کھانا ابل جائے یعنے کھانا ہضم نہو
تن نازنین را شود کار خام
تو جسم نازنین کا کام کچا رہجائے

در ایشان نہ بندد دل اہل شناخت
اُنپر ہوشیار دل نہین لگاتے لیے اعتبار نہین کرتے
کہ پیوستہ باہم نخواہند ساخت
کہ ہمیشہ آپسمین موافق نہین رہتے

توانائی تن مدان از خورش
خوراک سے جسم کی قوت نہ سمجھ
کہ لطف حقت میدہد پرورش
بلکہ اسکی پرورش خدا کی مہربانی سے ہوتی ہے

بحقش کہ گر دیدہ بر تیغ و کارد
خدا کی قسم ہے کہ اگر آنکھین تلوار اور چھری پہ نکالین
نہی حق شکرش نخواہی گذارد
تب بھی اس شکر کا حق ادا نہین ہو سکتا

چو روی بخدمت نہی بر زمین
اگر تو عبادت کیواسطے زمین پر سر جھکاتا ہے
خدارا ثنا گوی و خود را مبین
تو خدا کا شکر ادا کر اپنی طرف نظر نہ کر

گدائیست تسبیح و ذکر و حضور
فقیری نام ہے بیچ دلسے تسبیح و ذکر کرنے کا
گدا را نباید کہ باشد غرور
فقیر کو چاہیے کہ کبھی غرور نکرے

گرفتم کہ خود خدمتی کردہ
میں نے مانا کہ بیشک تو نے کوئی کام بھی کیا ہے
نہ پیوستہ اقطاع او خوردہ
اگر ہمیشہ اسکی سرکارسے تو وظیفہ بھی پاتا ہے

گفتار در سابقہ حکم ازل و توفیق خیر

قول ۔ اس بیان مین کہ پیشتر حکم خدا کا ہوا اور توفیق کرنیکی عطا ہوئی

نخست او ارادت بدل در نہاد
پہلا اسنے اعتقاد اور ارادہ دل مین ڈالا
پس این بندہ بر آستان سر نہاد
بعد اسکے اس بندے نے عبادت کیواسطے سر جھکایا

گر از حق نہ توفیق خیری رسد
اگر خدا کیطرف سے نیکی کی توفیق نہوتی
کی از بندہ خیری بغیری رسد
کب بندہ سے کسیکے ساتھ نیکی ہو سکتی

زبان را چه بینی که اقرار داد
زبان کو کیا دیکھتا ہے کہ اسنے اقرار کیا ہے
ببین تا زبان را که گفتار داد
یہ تو دیکھ کہ کسنے زبان کو پیدا کیا ہے

در معرفت دیدۀ آدمیست
آدمی کی آنکھیں خدا پہچاننے کے دروازے ہیں
که بگشاده بر آسمان و زمیست
جو کھلے ہوئے آسمان و زمین کا حال دیکھتے ہیں

کیت فهم بودی نشیب و فراز
تجھکو اونچے نیچے اچھے برے کی کہاں خبر ہوتی
گر این در نکردی بروی تو باز
اگر یہ دروازہ خدا تیرے واسطے نہ کھولتا

سر آورد و دست از عدم در وجود
اوسنے تیرا سر اور ہاتھ عدم سے پیدا کیا
درین جود بنهاد و در وی سجود
ہاتھ میں سخاوت دی اور اوسمیں سجدہ کرنیکی قدرت دی

وگرنه کی از دست جود آمدی
نہیں تو ہاتھ سے کہاں بخشش ہو سکتی
محالست کز سر سجود آمدی
سر سے سجدہ کرنا محال ہوتا

بحکمت زبان داد و گوش آفرید
اوسنے حکمت سے زبان اور کان پیدا کیے
که باشند صندوق دل را کلید
جو دل کے صندوق کے واسطے کنجی کی طرح ہیں

اگر نه زبان قصه برداشتی
اگر زبان میں گویائی کی قدرت نہوتی
کس از سر دل کی خبر داشتی
کسیکو دل کے راز سے خبر نہوتی

وگر نیستی سعی جاسوس گوش
اور اگر کان کے مخبر کوشش نہ کرتے
خبر کی رسیدی بسلطان هوش
تو سلطان ہوش یا نفس ناطقہ کو کسی بات کی کب خبر ہوتی

مرا لفظ شیرین خواننده داد
میری گویائی اسنے زبان میں کلام شیرین عطا کیا
ترا سمع دراک داننده داد
تجھکو کان اچھی طرح سننے والے دیے

مدام این دو چون حاجبان بر درند
یہ دونوں دربانوں کی طرح ہمیشہ دروازہ پر حاضر رہتے ہیں
ز سلطان بسلطان خبر می برند
ایک بادشاہ کی خبر دوسرے بادشاہ تک پہونچاتے ہیں

چه اندیشی از خود که فعلم نکوست
پس تو کیا سمجھکر کہتا ہے میں اچھے کام کرتا ہوں
ازان در نگه کن که تقدیر اوست
اوسکی طرف دیکھ جسکے اختیار میں تقدیر ہے

برد بوستانبان بایوان شاه
باغبان بادشاہ کے محل میں
بتحفه ثمر هم ز بستان شاه
تحفہ کے طریق پر پھل پھول اسکے باغ سے لیجاتا ہے

حکایت سفر هندوستان و ضلالت بت پرستان

قصہ ہندوستان کے سفر اور بت پرستوں کی گمراہی کا

بتی دیدم از عاج در سومنات
میں نے سومنات میں ایک ہاتھی دانت کا بت دیکھا
مرصع چو در جاهلیت منات
جڑاؤ جیسے کفر و جہالت کے زمانہ میں اور قبل اسلام کے منات بنا تھا

چنان صورتش بسته تمثال گر | که صورت نه بندد ازان خوبتر
بت تراش نے اوسکی ایسی اچھی صورت بنائی تھی | کہ اوس سے عمدہ صورت بن نہین سکتی ہے

ز هر ناحیت کاروان ها روان | بدیدار آن صورت بی روان
ہر طرف سے قافلہ آتے تھے | اوس بیجان صورت کے دیکھنے کے واسطے

طمع کرده رایان چین و چگل | چو سعدی وفا زان بت سنگدل
چین اور چگل کے راجہ | اس بت سنگدل سے وفا چاہتے تھے جیسے سعدی

زبان آوران رفته از هر مکان | تضرع کنان پیش آن بی زبان
ہر طرف سے آکے ہندی شاعر | اُس بے زبان کے سامنے التجا کرتے تھے

فرو ماندم از کشف آن ماجرا | که حیی جمادی پرستد چرا
مجھکو اس حال سے تعجب ہوا | کہ یہ زندہ کیون پتھر کی پرستش کرتے ہین

مغی را که با من سر و کار بود | نکوگوی و هم حجره و یار بود
جس پنڈت سے کہ میرا تعلق اور جان پہچان تھی | شیرین زبان اور دوست تھا اور ایک ہی حجرہ

بنرمی بپرسیدم ای برهمن | عجب دارم از کار این بقعه من
مین نے اس سے آہستہ سے پوچھا کہ اے برہمن | اس گھر کے کام سے مجھے تعجب آتا ہے

که مدهوش این ناتوان پیکر اند | مقید بچاه ضلال اندر اند
کہ یہ صورتین بیوقوف اور بالکل بیہوش ہین | گمراہی کے کنوئین مین قید ہین

نه نیروی دستش نه رفتار پای | ورش بفگنی بر نخیزد ز جای
نہ اسکو ہاتھ ہلانے نہ چلنے کی قوت ہے | اور اگر اسکو گرادو تو اٹھ نہین سکتا

نه بینی که چشمانش از کهرباست | وفا جستن از سنگ چشمان خطاست
تو نہین دیکھتا کہ اُسکی آنکھین کہربا کی بنی ہین | ایسے اندھون سے وفا چاہنا خلاف عقل ہے

برین گفتم آن دوست دشمن گرفت | چو آتش شد از خشم و در من گرفت
اسی بات پر وہ دوست دشمن ہوگیا | آگ کی طرح غصے سے سرخ ہوکر میرے پیچھے پڑگیا

مغان را خبر کرد و پیران دیر | ندیدم دران انجمن روی خیر
اور پنڈتون اور بڈھے پجاریون کو خبر کردی | بس مین نے اوس محفل مین اپنی خیر نہ دیکھی

چو گبران کج پیششان راست بود | ره راست در چشمشان کج نمود
جیسے کہ گمراہی کفر اونکی دانست مین سیدھی تھی | سیدھی راہ اسلام اونکو ٹیڑھی راہ معلوم ہوتی

که مرد ار چه دانا و صاحبدلست | بنزدیک بی دانشان جاهلست
کہ کوئی مرد اگرچہ کیساہی عقلمند اور ہوشیار ہو | مگر جاہلون کے نزدیک وہ بیوقوف ہے

فرو ماندم از چاره همچون غریق
مجھے کوئی تدبیر نہ سوجھی جیسے ڈوبے ہوئے کو

چو بینی که جاهل بکین اندرست
جب دیکھے کہ جاہل فساد پر آمادہ ہے

همین برهمن را ستودم بلند
میں نے اسی برہمن کی پکار کے تعریف کی

مرا نیز با نقش این بت خوشست
مجھے بھی اس بت کی صورت اچھی معلوم ہوتی ہے

بدیع آیدم صورتش در نظر
دیکھنے میں تو اس کا ظاہر مجھے بھی اچھا معلوم ہوتا ہے

که سالوک این منزلم عنقریب
کہ مجھے یہاں آئے تھوڑے دن ہوئے

تو دانی که فرزین این رقعه
وہ تجھے معلوم ہوگا کہ تو اس بساط کا وزیر ہے

عبادت بتقلید گمراهیست
کسی کے کہنے یا دیکھنے پر عبادت کرنا گمراہی ہے

چه معنیست در صورت این صنم
اس تصویر میں کیا عمدہ بات و خوبی ہے بتا

برهمن ز شادی برافروخت روی
برہمن کا مارے خوشی کے چہرہ شگفتہ ہو گیا

سوالت صوابست و فعلت جمیل
تیرا سوال اور تیرا کام عمدہ ہے

بسی چون تو گردیدم اندر سفر
میں بھی تیری طرح بہت پھرا ہوں

جز این بت که هر صبح ازینجا که هست
سوا اس بت کے کوئی طاقت حرکت کی نہیں رکھتا

وگر خواهی امشب همین جا بباش
اگر تو چاہتا ہے تو رات کو یہاں ٹھہر

برون از مدارا ندیدم طریق
نرمی کے سوا میں نے اور کوئی طریقہ نہ دیکھا

سلامت بتسلیم و لین اندرست
تو سلامتی تابعیت اور امان لینے میں ہے

که ای پیر تفسیر استا و زند
کہ اے بڈھے تیری ذات تو استا اور زند کی تفسیر ہے

که شکلی خوش و صورتی دلکش است
کیونکہ اس کی شکل عمدہ اور صورت پاکیزہ ہے

ولیکن ز معنی ندارم خبر
مگر باطن کی مجھے خبر نہیں ہے

بد از نیک نادر شناسد غریب
مسافر کو اچھے برے کی کم تمیز ہوتی ہے

نصیحتگر شاه این بقعه
اور یہاں کے بادشاہ کا نصیحت کرنے والا

خنک رهروی را که آگاهیست
واہ کیا اچھا وہ شخص ہے جو خود آگاہ ہو

که اول پرستندگانش منم
کہ میں پہلے اس کی خدمت کرونگا

پسندیده گفت ای پسندیده گوی
اس نے میری بات بہت پسند کی اور کہا تیری بات ٹھیک

بمنزل رسد هر که جوید دلیل
جو شخص راہ ڈھونڈتا ہے وہی منزل پر پہنچتا ہے

بتان دیدم از خویشتن بیخبر
بہت بت دیکھے جنکو اپنی خبر نہیں

برآرد بریزدان داور دست
اور یہاں سے خدا کی طرف دعا کیواسطے

که فردا شود سر این بر تو فاش
کہ کل صبح کو تجھ پر یہ راز ظاہر ہو جائیگا

شب آنجا ببودم بفرمان پیر
مین رات کو اس پیر مغان کے کہنے سے وہین رہا
چو بیژن بچاه بلا در اسیر
جیسے بیژن کنوین مین قید اور گرفتار رہا

شبی همچو روز قیامت دراز
وہ ایک رات قیامت کی طرح دراز تھی
مغان گرد من بی وضو در نماز
اور بندے میرے آس پاس بے وضو نماز مین تھے

کشیشان هرگز نیازرده آب
علمای مجوس جنہون نے ہرگز پانی کو تکلیف نہین دی
بغلها چو مردار در آفتاب
اونکی بغلین جیسے دھوپ مین مردہ سڑا ہوا

مگر کرده بودم گناهی عظیم
بیشک مین نے کوئی بڑا گناہ کیا تھا
که بردم دران شب عذاب الیم
کہ اوس راتکو مین نے بڑا عذاب سہا

همه شب درین قید غم مبتلا
تمام رات اسی قید غم مین مبتلا تھا
یکم دست بر دل یکم بر دعا
ایک ہاتھ دل پر ایک دعا مین

که ناگه دهل زن فرو کوفت کوس
کہ دفعۃً نقارچی نے نقارہ بجایا
بخواند از فضای برهمن خروس
اور برہمن کے میدان کی مرغے نے بانگ دی

خطیب سیه پوش شب بیخلاف
رات کے سیہ پوش خطیب نے بلا روک ٹوک
برآورد شمشیر روز از غلاف
دن کی تلوار میان سے نکالی اسے روز روشن ہوا

فتاد آتش صبح در سوخته
صبح کی آگ سوختے مین لگی
بیکدم جهانی شد افروخته
ایکدم مین ایک جہان جل گیا

تو گفتی که در خطهٔ زنگبار
گویا ملک زنگبار مین
ز یک گوشه ناگه در آمد تتار
ایکطرف سے اہل تاتار داخل ہوے اسی دن ہوگیا

مغان تبه رای ناشسته روی
بندے بدکار منہ دھوئے ہوے
بدیر آمدند از در و دشت و کوی
اپنی دروازہ اور میدان اور گلیون سے مندر مین آکر جمع ہوے

کس از مرد در شهر و برزن نماند
مردون مین سے کوئی شہر اور کسی کوچہ مین نہ رہ گیا
دران بتکده جای درزن نماند
اوس مندر مین سوئی برابر جگہ نہ رہی

من از غصه رنجور و از خواب مست
مین غصہ سے بیمار اور نیند مین مست تھا
که ناگه تمثال برداشت دست
کہ دفعۃً اوس تصویر یا بت نے ہاتھ اٹھایا

یکبار ازینها برآمد خروش
یکبارگی وہ بت پرست چلا اوٹھے
تو گفتی که دریا برآمد بجوش
گویا دریا جوش و خروش مین آگیا

چو بتخانه خالی شد از انجمن
جب بتخانہ محفل سے خالی ہوگیا
برهمن نگه کرد خندان بمن
برہمن نے ہنسکے میری طرف دیکھا

که دانم ترا پیش مشکل نماند
کہ میں یقین کرتا ہوں کہ تجھے اب شک نہوگا

حقیقت عیان گشت و باطل نماند
سب حال دیکھ لیا اب تو یقین تو کچھ جھوٹ نہیں

چو دیدم که جهل اندر و محکمست
جب میں نے دیکھا کہ جہالت اوسکی ذات میں خوب مضبوط ہے

خیال محال اندر و مدغمست
خیال محال اوسکے دل میں جما ہوا ہے

نیارستم از حق دگر هیچ گفت
میں سوائے اسکے اور کچھ نہ کہہ سکا سچ بات

که حق ز اهل باطل بباید نهفت
کیونکہ سچ کو جھوٹوں سے چھپانا چاہیے

چو بینی زبردست را زیردست
جب دیکھے کہ کسی زبردست سے مقابلہ ہے

نه مردی بود پنجه خود شکست
تو اپنا پنجہ توڑنا کچھ بہادری نہیں

زمانی بسالوس گریان شدم
تھوڑی دیر تک میں فریب دینے کیواسطے رو دیا

که من زانچه گفتم پشیمان شدم
اور میں نے جو کچھ کہا تھا اوس سے پشیمان ہوا

بگریه دل کافران کرد میل
رونے کے سبب سے کافروں کا دل پسیجا

عجب نیست سنگ ار بگردد بسیل
کیونکہ سیلاب میں پتھروں کا بہنا کچھ تعجب نہیں ہے

دویدند خدمت کنان سوی من
خدمت کرنے والے میری طرف دوڑ سے

بعزت گرفتند بازوی من
اور عزت کے ساتھ میرا بازو پکڑ لیا

شدم عذر گویان بر شخص عاج
میں بہانہ عذر کرتا ہوا اوس ہاتھی دانت کے بت تک پہونچا

بکرسی زر کوفت بر تخت ساج
کہ ساکھو کے تخت پر کرسی زر پر بیٹھا تھا

ببت را یکی بوسه دادم بدست
بت کے ہاتھ میں نے چوم لیے

که لعنت برو باد و بر بت پرست
اور دل میں کہا کہ اس بت اور بت پرست دونوں پر لعنت ہے

بتقلید کافر شدم روز چند
اونکی پیروی کی تعمیل سے دو تین دن تک کافر رہا

برهمن شدم در مقالات زند
کتاب ژند کی باتیں سننے سے میں برہمن مشہور ہوا

چو دیدم که در دیر گشتم امین
جب میں نے دیکھا کہ اوس مندر میں امانت دار مشہور ہوا

نگنجیدم از خرمی در زمین
تو مارے خوشی کے زمین پر پاؤں نہ رکھتا تھا

در دیر محکم ببستم شبی
ایک رات کو میں نے مندر کا دروازہ خوب مضبوط بند کیا

دویدم چپ و راست چون عقربی
داہنے بائیں بچھو کی طرح دوڑنے لگا

نگه کردم اندر تخت و زبر
میں نے اوس تخت کے نیچے اور اوپر نظر کی

یکی پرده دیدم مکلل بزر
ایک پردہ زر دوزی کا پڑا ہوا دیکھا

پس پرده مطرانی آذر پرست
اس پردے کے پیچھے ایک سردار آتش پرست کا

مجاور سر ریسمانی بدست
مجاور تھا اور ایک رسی کا سرا ہاتھ میں لیے ہوئے

بفورم در آنحال معلوم شد
فوراً وہ حال مجھ کو معلوم ہو گیا کہ رسی کا ہاتھ اوٹھانا آسانی سے
چو داؤد کاہن برو موم شد
جیسے حضرت داؤد کے ہاتھ مین لوہا موم ہوتا تھا

که ناچار چون درکشد ریسمان
کہ جب وہ رسی کھینچتا ہے تو مجبور ہو کے
بر آرد صنم دست فریاد خوان
وہ بت عاجزی سے دعا کرتا ہے

برهمن شد از روی من شرمسار
وہ برہمن میرے دیکھنے سے شرمندہ ہوا
که شنعت بود بخیه بر روی کار
کہ اسکا راز فاش ہونا برا تھا

بتازید و من در پیش تاختم
وہ بھاگا اور مین اسکے پیچھے دوڑا
نگونش بچاہے در انداختم
اور اسکو اوندھا ایک کنوین مین ڈالدیا

که دانستم ار زنده آن برهمن
کہ مین سمجھ گیا کہ یہ برہمن زندہ رہیگا
بماند کند سعی در خون من
میرے قتل کیواسطے کوشش کریگا

پسندد که از من برآید دمار
چاہیگا کہ میرا مغز نکالا جاوے
مبادا که رازش کنم آشکار
تاکہ ایسا نہو کہ مین اسکا راز ظاہر کردون

چو از کار مفسد خبر یافتی
جبکہ مفسد کے کام سے تجھے خبر ہو جاوے
ز دستش بر آور چو دریافتی
قابو پا کے اوسکا مغز ہاتھ سے نکال لے

اگر زنده اش مانی آن بی هنر
کیونکہ اگر تو اوسے زندہ رکھیگا
نخواهد ترا زندگانی دگر
تو پھر وہ تیری زندگی کبھی نچاہیگا

وگر سر بخدمت نهد بر درت
اور اگر عاجزی سے تیرے دروازے پر سر بھی رکھدے
اگر دست یابد ببرد سرت
کیونکہ جب قابو پائیگا تو تیرا سر کاٹ لیگا

فریبنده را پای در پی منه
فریب دینے والے کے پیچھے نہ پڑ
چو رفتی و دیدی امانش مده
مگر جب جاکے دیکھے تو اوسے پناہ نہ دے

تمامش بکشتم بسنگ آن خبیث
مین نے اوس خبیث کو اچھی طرح سے مار ڈالا
که از مرده دیگر نیاید حدیث
کیونکہ مردہ پھر حال نہین بتا سکتا

چو دیدم که غوغائے انگیختم
جب مین نے دیکھا کہ شور اور فساد برپا کیا
رها کردم آن بوم و بگریختم
مین وہ سرزمین چھوڑ کے بھاگ کھڑا ہوا

چو اندر نیستانش آتش زدی
جب نرکلون کے جنگل مین آگ لگا دی
ز شیران بپرهیز اگر بخردی
پس اگر عقلمند ہے تو شیرون سے پرہیز کر

مکش بچه مار مردم گزای
آدمی کے کاٹنے والے سانپ کا بچہ نہ مار
چو کشتی دران خانه دیگر مپای
اگر مار ڈالا تو پھر اوس جگہ کبھی نہ ٹھہر

چو زنبور خانه بیاشوفتی
جب بِروں کا چھتا ادھیڑا

گریز از محلت که گرم اوفتی
تو اس جگہ سے بھاگ جا نہیں تو جلد گرجائیگا

بچابک تر از خود مینداز تیر
اپنے سے زیادہ چالاک کے ساتھ تیراندازی نہ کر

چو افتاد دامن بدندان بگیر
مگر جب وہ مقابلہ میں گر گیا تو جیسے پھاڑ ڈال

در اوراق سعدی چنین پند نیست
سعدی کی کتاب میں اس سے عمدہ کوئی نصیحت نہیں

که چون پای دیوار کندی مایست
کہ جب دیوار کی جڑ کھودے تو وہاں کبھی کھڑا ہوا

بهند آمدم بعد از آن رستخیز
اس آفت کے بعد میں ہندوستان میں آیا

وز آنجا براه یمن تا حجاز
اور وہاں سے یمن کی راہ ہو کر حجاز میں

از آن جمله تلخی که بر من گذشت
ان تکلیفوں سے جو مجھ پر گذریں

دهانم جز امروز شیرین نگشت
آج کے سوا ابھی زبان شیرین نہوئی اے آرام ملا

در اقبال تائید بوبکر سعد
بوبکر سعد کے سایہ دولت میں

که مادر نزاید چنو قبل و بعد
کہ ایسا لڑکا اس سے پیشتر اور بعد کسی عورت نے نہیں جنا

ز جور فلک دادخواه آمدم
آسمان کے ظلم سے فریادی آیا ہوں

درین سایه گستر پناه آمدم
اس رحیم کے سایہ میں پناہ لی ہے

دعاگوی این دولتم بنده وار
میں غلاموں کی طرح اس دولت کا دعاگو ہوں

خدایا تو این سایه پاینده دار
اے خدا تو اس سایہ کو ہمیشہ رکھیو

که مرهم نهادم نه در خورد ریش
کہ اُسنے مرہم لگادیا اور زخم کے موافق نہیں

که در خورد انعام و اکرام خویش
بلکہ اسنے اپنی بخشش اور انعام کے موافق دیا

کی این شکر نعمت بجا آورم
شکر اس نعمت کا کہاں ادا کر سکتا ہوں

وگر پای گردد بخدمت سرم
اگر اسکی خدمت کیواسطے میرا سر بھی پیر ہو جائے

فرج یافتم بعد از آن بندها
ان تکلیفوں کے بعد مجھے اب آرام ملا

هنوزم بگوشست از آن پندها
ابھی تک وہ سب نصیحتیں مجھے یاد ہیں

یکی آنکه هر گه که دست نیاز
ایک یہ کہ جب میں آرزو کا ہاتھ

بر آرم بدرگاه دانای راز
راز جاننے والیکی درگاہ میں اٹھاتا اور دعا مانگتا ہوں

بیاد آید آن لعبت چینیم
وہ چین کی تصویر مجھے یاد آتی ہے

کند خاک در چشم خودبینیم
اور میری خود بینی کی آنکھ میں خاک ڈالتی ہے

بدانم که دستی که برداشتم
میں جانتا ہوں کہ میں نے ہاتھ جو اٹھایا

به نیروی خود بر نیفراشتم
وہ اپنے ہاتھ کی قوت سے نہیں اٹھایا

نه صاحبدلان دست بر میکشند
صاحبدل ہاتھ دعا کا خود نہیں اوٹھاتے ہیں
که سررشته از غیب در میکشند
بلکہ توفیق سے کارگزاران قضا و قدر نے غیب سے

در خیر بازست و طاعت ولیک
نیکی اور عبادت کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے
نه هر کس تواناست بر فعل نیک
مگر نیک کاموں کے سب پابند نہیں ہوتے

همینست مانع که در بارگاه
یہی بات مانع ہے کہ بارگاہ میں
نشاید شدن جز بفرمان شاه
بے حکم بادشاہ کے نہیں جا سکتے

کلید قدر نیست در دست کس
تقدیر کی کنجی کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے تقدیر پر کسی کا اختیار نہیں ہے
توانائی مطلق خدایست و بس
صرف خدا کے سوا کوئی قادر مطلق نہیں

پس ای مرد پوینده بر راه راست
پھر اے مرد چلنے والے بادشاہ تو جو راہ راست کی طرف چلتا ہے
ترا نیست منت خداوند راست
تو کچھ خوبی نہیں بلکہ خدا کا احسان سمجھنا چاہیے

چو در غیب نیکو نهادت سرشت
جب تقدیر سے تیری اصل اچھی کی ہے
نیاید ز خوی تو کردار زشت
تو تیری عادت سے حرام کام کبھی نہ ہونگے

ز زنبور کرد این حلاوت پدید
جس خدا نے مکھی کے ذریعہ میں ایسا میٹھا شہد ظاہر کیا ہے
همان کس که در مار زهر آفرید
اسی نے سانپ کے منہ میں زہر پیدا کیا

چو خواهد که ملک تو ویران کند
پس اگر وہ چاہتا کہ تیرا ملک ویران ہو
نخست از تو خلقی پریشان کند
پہلے تیرے ظلم سے خلق کو پریشان کرتا

وگر باشدش بر تو بخشایشی
اور جب اسکو تجھپر بخشش منظور ہے
رساند بخلق از تو آسایشی
تو خلق کو تیرے سبب سے آرام پہونچاتا ہے

تکبر مکن بر ره راستی
اپنی راہ راست یعنی اسلام و شریعت پر فخر و تکبر نہ کر
که دستت گرفتند و برخاستی
کیونکہ کارکنان قضا و قدر نے تیرا ہاتھ پکڑ کے اٹھایا

سخن سودمندست اگر بشنوی
یہ بات فائدہ مند ہے اگر تو اوسپر عمل کریگا
بمردان رسی گر طریقت روی
اگر راہ راست پر چلیگا تو مردوں سے ملیگا

مقامی بیابی گرت ره دهند
اگر تجھکو ترقی کرنے دیگے تو تو بھی عزت پائیگا
که بر خوان عزت سماطت نهند
کہ عزت کے ساتھ خوان پر تیرے واسطے دسترخوان بچھائیگے

ولیکن نباید که تنها خوری
مگر تجھے تنہا خوری نہ چاہیے
ز درویش درمانده یاد آوری
بجز فقیر عاجز کو بھی یاد کرنا

فرستی مگر رحمتی در پیم
اور میرے مرنیکے بعد مجھپر دعائے مغفرت پڑھنا
که بر کردهٔ خویشتن واثق نیم
کہ مجھے اپنے اعمال کا اعتبار نہیں ہے

باب نہم در توبہ

نواں باب توبہ کے بیان مین

بیا ای که عمرت بهفتاد رفت — مگر خفته بودی که بر باد رفت

خبردار شو جو اپنی عمر ستر برس کی بتا چکا ہے توبہ استغفار کر — شاید تو خواب غفلت مین تھا جو سب عمر برباد ہوئی ابھی کچھ نکھا

همه برگ بودن همی ساختی — بتدبیر رفتن نپرداختی

ہمیشہ رہنے اسے دنیا کا سامان کیا کیا — چلنے اسے عقبے کی تدبیر کی فکر نہوئی

قیامت که بازار مینو نهند — منازل باعمال نیکو دهند

قیامت مین جب بہشت کا بازار لگے گا — نیک کامون کے موافق مرتبہ ملیگا

بضاعت بچندانکه آری بری — وگر مفلسی شرمساری بری

جسقدر مال لاویگا اوسقدر اسباب ملیگا — اگر تو مفلس ہے تو شرمندہ ہونا پڑیگا

که بازار چندانکه آگنده‌تر — تهیدست را دل پراگنده‌تر

کیونکہ جسقدر بازار مال و اسباب سے بھرا ہوتا ہے — مفلس کو اوسیقدر حسرت ہوتی ہے

ز پنجه درم پنج اگر کم شود — دلت ریش سرپنجهٔ غم شود

پچاس درم مین سے اگر پانچ بھی کم ہو جاتے ہیں — تو تیرے دل کو فکر رنج و ملال ہوگا

چو پنجاه سالت برون شد ز دست — غنیمت شمر پنج روزی که هست

اب جو پچاس برس مفت تیرے ہاتھ سے جاتے رہے — پس ان پانچ دنکو تو غنیمت سمجھ لے یعنی کچھ تو حاصل کر

اگر مرده مسکین زبان داشتی — بفریاد و زاری فغان داشتی

اگر مردہ غریب کی زبان ہوتی — تو فریاد اور زاری سے چلاتا

که ای زنده چون هست امکان گفت — لب از ذکر چون مرده برهم مخفت

کہ اے زندہ اب جو تجھے بات کرنیکی طاقت ہے — خدا کی یاد سے مردے کی طرح خاموش نرہ

چو ما را بغفلت بشد روزگار — تو باری دمی چند فرصت شمار

میرا زمانہ تو غفلت مین بسر ہو گیا — ہان تو اس تھوڑے سے وقتکو غنیمت جان

حکایت پیرمرد و تحسر بر روزگار جوانی

ذکر ایک بڈھے کا جوانی کے دنون پر حسرت کرنا

شبی در جوانی و طیب نعم — جوانان نشستیم چندی بهم

ایک رات کو جوانی مین خوشی اور آرام کے ساتھ — ہم کئی جوان ایک جا بیٹھے تھے

چو بلبل سرایان چو گل تازه روی — ز شوخی در افگنده غلغل بکوی

بلبل کی طرح چہچہاتے اور گل کی طرح ہنس رہے تھے — تیزی سے اپنے محلہ مین چہکتے پھرتے تھے

جہاندیدہ پیری زمانہ کنار
ایک جہاندیدہ بالکل بڈھا جیسے ملتوہ

ز دور فلک لیل مویش نہار
جسکے رات کیطرح سیاہ بال زمانہ کی گردش سے دن کیطرح سفید ہو گئے

چو فندق زبان از سخن بستہ بود
جسکا منہ بات کرنے سے اخروٹ کیطرح بند تھا

نہ چون ما لب از خندہ چون پستہ بود
نہ کہ ہماری طرح ہنسنے سے لب مثل پستہ کے خندان تھا

جوانی فرا رفت کای پیر مرد
ایک جوان اوسکے پاس گیا اور کہا کہ اے بڈھے مرد

چہ در کنج حسرت نشینی بدرد
کیا گوشہ حسرت مین درد آلودہ بیٹھا ہے

یکی سر برآر از گریبان غم
ایک بار گریبان غم سے سر اوٹھا کے

بآرام دل با جوانان بچم
چین سے جوانون کے ساتھ چل

برآورد سر سالخوردہ ز نہفت
اوس بڈھے نے سر گریبان سے اوٹھایا

جوابش نگر تا چہ پیرانہ گفت
خیال کر کہ اوسنے بڈھون کی طرح کیا اچھا جواب دیا

چو باد صبا بر گلستان وزد
جب باد صبا باغ مین چلتی ہے

چمیدن درخت جوان را سزد
تو پودے درخت کا ہلنا اچھا معلوم ہوتا ہے

چمد تا جوانست و سر سبز خوید
خوید جبکہ سرسبز اور جوان ہے خوب لہلہاتی ہے

شکستہ شود چون بزردی رسید
جب زرد ہو جاتی ہے تو ٹوٹ جاتی ہے

بہاران کہ باد آورد بید مشک
ہوا فصل بہار کی بید مشک سے دماغ خوشبودار کرتی ہے

بریزد درخت جوان برگ خشک
اسی سے پرانے درختون کے نیچے خشک پتے جھڑتے ہین

نزیبد مرا با جوانان چمید
مجھے جوانون کے ساتھ ہلنا زیبا نہین

کہ بر عارضم صبح پیری دمید
جبکہ میری رخسارون پر ضعیفی کی صبح طلوع ہوئی یعنی بال سفید

بقید اندرم جبرہ بازی کہ بود
میرے قید مین جو جبرہ باز تھا

دما دم سر رشتہ خواہد ربود
وہ ہر دم تاگے کا سر کاٹتا ہے

شما راست نوبت برین خوان نشست
اب صرف تمہاری نوبت ہے کہ دسترخوان پر بیٹھو

کہ ما از تنعم بشستیم دست
کیونکہ مین نے آرام و عیش سے ہاتھ دھویا

چو بر سر نشست از بزرگی غبار
جب سر پر بزرگی کا غبار جیسے گیا

دگر چشم عیشی جوانی مدار
پھر جوانی کے عیش کی امید نہ رکھ

مرا برف بارید بر پر زاغ
میرے کوے کے پر پر برف پڑی یعنی بال سفید ہو گئے

نشاید چو بلبل تماشای باغ
اب بلبل کی طرح باغ کی سیر زیبا نہین

کند جلوہ طاؤس صاحب جمال
البتہ طاؤس خوبصورت اپنی خوبی دکھاتا ہے

چہ میخواہی از باز برکندہ بال
بے پر باز سے کیا لطف حاصل ہوگا

مرا غلہ تنگ اندر آمد درو
میرے غلہ کے کٹنے کا وقت ای دوست بالکل قریب ہے
شما را کنون می دمد سبزہ نو
تمہارا کھیت اب سرسبز ہوتا ہے

گلستان ما را طراوت گذشت
میرے باغ کی سرسبزی باقی رہی
کہ گلدستہ بندد چو پژمردہ گشت
کملائے ہوئے پھولون کا کوئی گلدستہ نہین بناتا

مرا تکیہ جان پدر بر عصاست
اے جان پدر میرا سہارا یہ لاٹھی ہے
دگر تکیہ بر زندگانی خطاست
اب زندگی کا بھروسہ کرنا بیفائدہ ہے

مسلم جوان راست برپای جست
جوانوں کی اجالا کی اور کھیل کود ٹھیک ہی
کہ پیران برند استعانت بدست
کیونکہ بڈھے بغیر ہاتھ کے سہارے کے اٹھ نہین سکتے

گل سرخ رویم نگر زر ناب
میرے گلاب سے رخسار سے زرد ہو گئے ای دوست قریب ہو
فرو رفت چون زرد شد آفتاب
جب آفتاب زرد ہوتا ہے تو غروب ہوتا ہے

ہوس پختن از کودک ناتمام
نابالغ لڑکون کا کھیلنا کودنا
چنان زشت نبود کہ از پیر خام
ایسا برا نہین معلوم ہوتا ہے جیسے بڈھے جاہل کا

مرا می بباید چو طفلان گریست
مجھے بچون کی طرح رونا چاہیے
ز شرم گناہان نہ طفلانہ زیست
اپنے گناہون کی شرم سے نہ بچون کی طرح زندگی بسر کرنا

نکو گفت لقمان کہ نا زیستن
لقمان نے کہا اچھی بات کہی ہے کہ زندہ نہ رہنا
بہ از سالہا بر خطا زیستن
برسون گناہ کرنے اور زندہ رہنے سے بہتر ہے

ہم از بامدادان در کلبہ بست
صبح سے دکان بند کر لینا اچھا ہے
بہ از سود و سرمایہ دادن ز دست
اصل اور نفع کے کھونے سے

جوان تا رساند سیاہی بنور
جبتک جوان اپنی سیاہی کو روشن کرے گا اسی نسبت رہیگا
برد پیر مسکین سیاہی بگور
بڈھا ضعیف اعمال سیاہ اپنے ساتھ قبر مین لیجائے گا

حکایت

کہن سالی آمد بنزد طبیب
ایک بڈھا ایک طبیب کے پاس گیا
ز نالیدنش تا بمردن قریب
آہ میون کو اوسکے رونے کے تھوڑے دن باقی تھے

کہ دستم بہ رگ بر نہ ای نیک رای
کہا اے نیکبخت میری نبض دیکھ
کہ پایم ہمی بر نیاید ز جای
کہ اب میرا پاؤن اٹھ نہین سکتا ہے

بدان ماند این قامت خفتہ ام
میرا یہ سست بدن ایسا ہو گیا
کہ گویی بگل در فرو رفتہ ام
کہ گویا کیچڑ میں پھنسا ہوا ہون

بدو گفت دست از جهان برگسل
لبیب نے اوس سے کہا کہ دنیا کی امید چھوڑ
که پایت قیامت برآید ز گل
کہ اب قیامت مین تیرا پیر کیچڑ سے نکلے گا

اگر در جوانی زدی دست و پای
جب جوانی مین بہت ہاتھ پیر مارے اب لہو و لعب اور سی
در ایام پیری بهش باش و رای
اب بڑھاپے مین حواس اور عقل سنبھال

چو دوران عمر از چهل برگذشت
جب عمر کا زمانہ چالیس سے بڑھا
مزن دست و پا کآبت از سر گذشت
اب ہاتھ پیر مارنا بیکار ہے کہ پانی سر سے گذر گیا

نشاط آنگه از من رمیدن گرفت
خوشی اسوقت مجھ سے نفرت کرنے لگی
که شامم سپیده دمیدن گرفت
کہ میری رات سپیدہ دم ہوئی یعنی بال سیاہ سفید ہو گئے

بباید هوس کردن از سر بدر
ہوس سر سے دور کرنا چاہیے
که دور هوس بازی آمد بسر
کہ زمانہ عشق بازی کا گذر گیا اے جوانی گئی

بسبزی کجا تازه گردد دلم
سبزہ سے کب میرا دل تازہ ہوگا
که سبزی بخواهد دمید از گلم
جبکہ میری مٹی پر خود سبزہ جما چاہتا ہے

تفرج کنان در هوا و هوس
ہوا و ہوس مین سیر کرتا ہوا
گذشتیم بر خاک بسیار کس
بہت سے آدمیون کی قبر پر گذرا

کسانیکه دیگر بغیب اندرند
بہت سے لوگ کہ اب پیدا ہو گئے
بیایند و بر خاک ما بگذرند
وہ آکے میری قبر پر سیر کریں گے

دریغا که فصل جوانی برفت
افسوس کہ جوانی کا زمانہ گذر گیا
بلهو و لعب زندگانی برفت
کھیلنے کودنے مین زندگی بسر ہوئی

دریغا چنان روح پرور زمان
افسوس کہ ایسا روح پرور زمانہ
که بگذشت بر ما چو برق یمان
مجھپر ایسا بسر ہوا جیسے یمن کی بجلی

ز سودای آن پوشم و این خورم
اس فکر سے کہ وہ چیز پہنوں اور یہ چیز کھانا چاہیے
نپرداختم تا غم دین خورم
آخرت کا اندیشہ خیال نہوا

دریغا که مشغول باطل شدیم
افسوس کہ باطل مین پھنسا رہا
ز حق دور ماندیم و غافل شدیم
اور حق سے مجھے دور اور غافل رہا

چه خوش گفت با کودک آموزگار
کیا خوب کہا لڑکے سے استاد نے اچھی بات کہی
که کاری نکردیم و شد روزگار
کہ مین نے کوئی کام نہیں کیا اور عمر ختم ہو گئی

گفتار اندر غنیمت شمردن قوت جوانی پیش از ضعف پیری

قول - اس بیان مین کہ بڑھاپے اور ضعیفی سے پہلے جوانی کو اچھا جاننا چاہیے

جوانا رہ طاعت امروز گیر
اے جوان آج عبادت کی راہ پر چل یعنی عبادت کر
کہ فردا جوانی نیاید ز پیر
کہ کل بڑھاپے سے جوانی نہو سکے گی

فراغ دلت ہست و نیروی تن
اے جب تیرے دل کو فراغت ہے اور جسم مین قوت ہے کوئی کام کرلے
چو میدان فراخست گوئی بزن
جب فرصت بہت ہے اقبال نیک کرلے

من این روز را قدر نشناختم
مین نے اندنون کی کچھ قدر نجانی
بدانستم اکنون کہ در باختم
اب آخر ہونے پر اوسکی قدر معلوم ہوئی

قضا روزگاری ز من در ربود
تقدیر نے میرا وقت چھڑایا
کہ ہر روزی از وی شب قدر بود
جسکا ایک دن شب قدر تھا

چہ کوشش کند پیر خر زیر بار
بڈھا گدہا لدا ہوا بوجھ سے کیا کرسکتا ہی
تو میرو کہ بر باد پایی سوار
تو چل کہ گھوڑے پر سوار ہے

شکستہ قدح گر بہ بندند چست
ٹوٹے ہوے پیالے کو کیسا ہی مضبوط جوڑین
نیاورد خواہد بہای درست
مگر اوسکی قیمت معقول کبھی نہلے گی پس ایسی ہی بڑے سے

کنون کوفتادت بغفلت ز دست
اب جو وہ غفلت مین تمہارے ہاتھ سے چھوٹ پڑا
طریقی ندارد بجز ہار بست
سواے جوڑنے کے اور کوئی تدبیر نہین

کہ گفتت بجیحون در انداز تن
کسنے تجھے دریاے جیحون مین گرنے کو بتایا
چو افتاد ہم دست و پایی بزن
مگر جب گر پڑا تو ہاتھ پیر ہلا اور کوشش نکلنے کی کر

بغفلت بدادی ز دست آب پاک
پانی پاک غفلت مین ہاتھ سے پھینکدیا
چہ چارہ کنون جز تیمم بخاک
اب سواے خاک پر تیمم کرنے کی اور کوئی تدبیر نہین

چو از چابکان در دویدن گرو
جب تو تیز اور چالاکون کے برابر دوڑ نہین سکتا
نبردی ہم افتان و خیزان برو
اور تھمتے بیٹھے چلا چل

گران بادپایان برفتند تیز
دوڑنے والے تو دور تک گئے
تو بیدست و پایی از نشستن بخیز
تو اپاہج بیٹھا ہے اوٹھ ہی کھڑا ہو

حکایت

شبی خوابم اندر بیابان فید
ایک رات کو فید کے جنگل مین مارے نیند کے
فرو بست پای دویدن بقید
میرے پیر دوڑنے سے بندہ گئے

شتربانی آمد بہول و ستیز
ایک شتربان آیا اور سے نہلا اور ڈرا کے
زمام شتر بر سرم زد کہ خیز
اونٹ کی مہار میرے سر پہ ماری کہ اوٹھ

گر دل بنہادی بمردن زپس
قافلہ کے پیچھے رہ کے تجھے جان دینا منظور ہے
مرا ہم چو تو خواب خوش درسرست
میرا بھی دل تیری طرح خوب سونے کو چاہتا ہے
تو گر خواب نوشین بہانگ رحیل
تجھے نیند مین ہے سونے کے سبب سے کوچ کا گھنٹا سنائی نہین دیتا
فرو کوفت طبل شتر ساروان
اونٹ پر کا نقارہ ساربان نے بجا دیا
خنک ہوشیاران فرخندہ بخت
اور ان خوش نصیبون کا کیا اچھا حال ہے
بہ رہ خفتگان تا برآرند سر
جو راہ مین سو رہے وہ جب تک سر اوٹھا
سبق بردہ رہرو کہ برخاست زود
جو مسافر جلد اوٹھا اور سبقت کی
چو شیبت درآمد بروی شباب
جب جوانی پر بڑھاپا ظاہر ہوا
من آنروز برکندم از جان امید
مین اوسی دن اپنی جان سے مایوس ہوا
دریغا کہ بگذشت عمر عزیز
افسوس کہ عمر عزیز گذر گئی
گذشت آنچہ در ناصوابی گذشت
جو کچھ گذرا بیکار ضائع ہوا
کنون وقت تخم است گر پروری
اب بیج بونے کا وقت ہے اگر پرورش کر
بشہر قیامت مرو تنگدست
قیامت کے شہر مین مفلس نہ جا
گرت چشم عقلست تدبیر گور
اگر تیری عقل کی آنکھ کشادہ ہے ای عاقل

کہ برمی نخیزی بہانگ جرس
کہ گھنٹی کی آواز پر اوٹھتا نہین
ولیکن بیابان بہ پیش اندرست
مگر ابھی جنگل بہت طے کرنا ہے
نخیزی دگر کی رسی در سبیل
اوٹھتا نہین پس قافلہ کے ساتھ کہان راہ پر پہونچے گا
بمنزل رسید اول کاروان
اول قافلہ منزل پر پہونچ گیا
کہ پیش از دہل زن بسازند رخت
جو نقارہ بجنے سے پہلے سامان تیار کر چکے ہین
نہ بینند رہ رفتگان را اثر
اوس راہ کے گذرے ہوون کا نشان بھی نپائین گے
پس از نقل بیدار بودن چہ سود
قافلہ جانے کے بعد اوٹھنے سے کیا فائدہ
شبت روز شد دیدہ برکن زخواب
رات گذر گئی دن ہو گیا اٹھو جاگ
کہ افتاد دم اندر سیاہی سپید
کہ سیاہی پر سفیدی معلوم ہوئی
بخواہد گذشت این دمی چند نیز
یہ تھوڑے سے دم بھی گذر جائینگے
وزین نیز دم در نیابی گذشت
جو دم باقی ہین وہ بھی گذر جائینگے
گر امیدواری کہ خرمن بری
اگر کھلیان جمع کرنے کی امید ہو اور فائدہ حاصل کرنے کی
کہ ہیچش ندارد بحسرت نشست
کہ کچھ نہ ہوگا وہ حسرت سے بیٹھنے کا
کنون کن کہ چشمت نخوردست مور
تو آج اپنی قبر کی فکر کر کہ ابھی تیرا جسم کیڑون نے نہین کھایا

بمایه توان ای پسر سود کرد | چه سود افتد آنرا که سرمایه خورد

اسے لڑکے مال سے نفع حاصل ہوتا ہے | اوس شخص کو کیا فائدہ ہوگا جسنے اپنا مال برباد کیا

کنون کوش کاب از کمر درگذشت | نه وقتی که سیلاب از سر گذشت

ابھی کہ ابھی تک پانی نہ ہو کوشش کرنا ہو کرلے | جب سیلاب سر سے گذر جائے گا تو کچھ فائدہ نہوگا

کنونت که چشمست اشکی ببار | زبان در دهانست عذری بیار

ابھی آنکھیں باقی ہین رولے اسے ندامت گناہ سے | زبان منہ مین ہے عذر خواہی اسے تو کرلے

نه پیوسته باشد روان در بدن | نه همواره گردد زبان در دهن

ہمیشہ جان بدن مین نہین رہیگی | ہمیشہ زبان اسے گویائی منہ مین نہین رہیگی

ز دانندگان بشنو امروز قول | که فردا نکیرت بپرسد بهول

جاننے والوں کی نصیحت آج سن لے | کہ کل منکر نکیر تجھ سے ڈرا کر پوچھینگے

غنیمت شمار این گرامی نفس | که بی مرغ قیمت ندارد قفس

اس بیش قیمت دم کو غنیمت جان | کہ بغیر چڑیا کے پنجرے کی کچھ قدر نہین ہے

مکن عمر ضایع بافسوس و حیف | که فرصت عزیزست والوقت سیف

افسوس اور حسرت مین عمر ضایع نہ کر | کہ فرصت کو غنیمت جاننا چاہیے کیونکہ وقت تلوار کی طرح ہے

حکایت

قضا زنده را رگ جان برید | دگر کس بمرگش گریبان درید

قضا نے ایک زندہ کی رگ جان کاٹ دی اسے مرگیا | ایک اور آدمی نے اوسکے مرنے سے گریبان چاک کیا

چنین گفت بیننده تیزهوش | چو فریاد و زاری رسیدش بگوش

ایک سمجھنے والے عقلمند نے یہ بات کہی | جب اوسکی فریاد و زاری اوسنے سنی

ز دست شما مرده بر خویشتن | گرش دست بودی دریدی کفن

تمہارے ہاتھوں سے یہ مردہ | اگر قابو پاتا تو اپنا گریبان چاک کرتا اسے بیقرار ہوتا

که چندین ز تیمار و دردم مپیچ | که روزی دو پیش از تو کردم بسیچ

اور کہتا کہ اسقدر میرے غم سے بیتاب نہ ہو | کیونکہ مین نے تم سے صرف دو روز پہلے سفر کیا

فراموش کردی مگر مرگ خویش | که مرگ منت ناتوان کرد و ریش

شاید تو اپنی موت بھول گیا | کہ میری موت سے اس طرح بیتاب ہے

محقق چو بر مرده ریزد گلش | نه بر وی که بر خود بسوزد دلش

اہل بصارت جب کسی مردے پر مٹی ڈالتا ہو دفن کرتے ہین | اوس پر نہیں بلکہ اپنے اوپر روتے ہین

ز هجران طفلیکه در خاک رفت

کسی لڑکے کے مرنے سے تو کیون روتا ہے

چه نالی که پاک آمد و پاک رفت

کہ وہ تو پاک پیدا ہوا اور پاک ہی گیا و مرگیا

تو پاک آمدی بر حذر باش و پاک

تو بیگناہ پیدا ہوا تھا تجھے پرہیز کرنا اور ڈرنا چاہیے

که ننگست ناپاک رفتن بخاک

کہ تیرا گنہگار مرنا شرم و افسوس کا باعث ہے

کنون باید این مرغ را پای بست

ابھی تجھے اس مرغ کے پیر باندھنا چاہیے قفس کے

نه وقتیکه سررشته بردت ز دست

نہ اس وقت کہ دھاگا تو تیرے ہاتھ سے مرغ نکل جاوے

نشستی بجای دگر کس بسی

تو بہت دن دوسرون کی جگہ بیٹھا

نشیند بجای تو دیگر کسی

اب تیری جگہ اور کوئی بیٹھے گا اسے قائم مقام ہوگا

اگر پهلوانی وگر تیغ زن

چاہے تو پہلوان ہو یا بہادر

نخواهی بدر بردن الا کفن

تیرے ساتھ کفن کے سوا کچھ نہ ہوگا

خر وحشی اگر بگسلاند کمند

جنگلی گدھا یعنی گورخر اگرچہ کمند توڑ لیجاتا ہے

چو در ریگ ماند شود پای بند

مگر ریگستان مین مجبور ہوکے جنبش نہین کرسکتا

ترا نیز چندان بود دست زور

اگر تجھ بھی اسقدر طاقت ہو

که پایت نرفتست در ریگ گور

یہ صرف اسوقت تک ہے جبتک تیرا پیر قبر کی ریگ مین نہین پہنچا

منه دل برین سالخورده مکان

اس پرانے مکان یعنی دنیا پر دل نہ لگا اسے قیام نہین

که گنبد نپاید برو گردکان

کیونکہ اخروٹ گنبد پر نہین ٹھہرتا

چو دی رفت و فردا نیامد بدست

جبکہ کل کا دن لہو و لعب مین گذر گیا

حساب از همین یکنفس کن که هست

بس یہی ایک دم جو باقی ہے اوسیکا شمار غنیمت جان

حکایت

فرو رفت جم را یکی نازنین

جمشید کا ایک نازنین لڑکا مرگیا

کفن کرد چون کرمش ابریشمین

اوسے ریشم کے کیڑے کی طرح اوسنے ریشمی کفن دیا

بدخمه درآمد پس از چند روز

تھوڑے دنون بعد اوس تہ خانہ مین جہان نعش تھی گیا

که بروی بگرید بزاری و سوز

کہ اوسپر بیقرار ہوکے روئے

چو پوسیده دیدش حریرین کفن

جب دیکھا اوسکا ریشمی کفن گل گیا

بفکرت چنین گفت با خویشتن

تو فکر کرکے اپنے دل سے کہا

من از کرم برکنده بودم بزور

جیسے کہ ریشمی کیڑون سے کھینچا تھا

بکندند از و باز کرمان گور

قبر کے کیڑون نے پھر اوسسے لے لیا

دو چشمم جگر کرد در رو نے کباب | که بشگفت گوینده با رباب
دو شعروں نے میرا جگر کباب کر دیا | کہ ایک مطرب اسے ساز میں بجاتا تھا

دریغا که بے ما بسی روزگار | بروید گل و بشگفد لاله زار
افسوس میرے بعد بہت دنوں تک زمانہ میں | پھول پھولیں گے اور لالہ زار ہے گا

بسی تیر و دی ماه و اردی بهشت | برآید که ما خاک باشیم و خشت
بہت سے مہینے ساون بھادوں اور اگہن پھاگن کے گذریں گے | مگر ہم اینٹ اور گارا ہی رہیں گے

حکایت

تیسری

یکی پارسا سیرت حق پرست | فتادش یکی خشت زرین بدست
کسی پرہیزگار خدا پرست کے | ایک سونے کی اینٹ ہاتھ لگی

سر هوشمندش چنان خیره کرد | که سودا دل روشنش تیره کرد
اوسنے اوس عقلمند کے سر میں ایسا فتور برپا کیا | کہ پریشانی نے اوسکا روشن دل سیاہ کر دیا

همه شب در اندیشه کاین گنج و مال | در و تا زیم ره نیابد زوال
تمام رات سوچتا تھا کہ یہ خزانہ اور مال | جبتک میں زندہ رہوں گا کم نہو گا

دگر قامت عجزم از بهر خواست | نباید بر کس دو تا کرد و راست
اب عاجزی سے مجھے سوال کے واسطے | کسیکے سامنے جھکنا نہ پڑیگا کسیکی تعظیم کرنا پڑے گی

سرائے کنم پای بستش رخام | درختان سقفش همه عود خام
میں ایک گھر بناؤنگا جسکا فرش اور بنیاد سنگ مرمر کا ہوگی | اور چھت کی لکڑی عود خالص کی

یکی حجره شایسته دوستان | در حجره اندر سرا بوستان
ایک کمرہ دوستوں کے لائق | پائیں باغ میں بناؤنگا

بفرسودم از رقعه بر رقعه دوخت | تف دیگران چشم و مغزم بسوخت
پیوند پر پیوند بجنے سے بالکل دبلا ہو گیا اسے عاجز ہوا | لوگوں کا کھانا پکانے کے جلتے میری آنکھیں اور بھیجا جلا گیا

دگر زیر دستان پزندم خورش | براحت دهم روح را پرورش
اب اسی تابعدار میرا کھانا پکائیں گے | چین سے میری روح پرورش پائے گی

بسختی بکشت این نمد بسترم | روم زین سپس عبقری گسترم
اس نمدہ کے بستر کی سختی نے مجھے مار ڈالا | اب جا کے عبقری فرش بچھاؤنگا

خیالش خرف کرد و کالیو رنگ | بمغز اندر و برد خرچنگ چنگ
اسی خیال میں مبہوت اور دیوانہ بنا | گویا اوسکے مغز میں کیکڑے نے اپنا پنجہ گاڑا

فراغ مناجات و رازش نماند / خور و خواب و ذکر و نمازش نماند
اوسے دعا و مراقبہ کی بھی فرصت نہ رہی / کھانا اور سونا اور ذکر اور نماز سب بھولا یا اوس کو دکیا

بصحرا برآمد سر از عشوہ مست / کہ جای نبودش قرار و نشست
جنگل مین نکل گیا اور سر مین یہی واہیات خیال تھا / کیونکہ اوسے ایک جگہ قیام نہ تھا

یکی بر سر گور گل می سرشت / کہ حاصل کنند زان گل گور خشت
ایک شخص کو دیکھا کہ ایک قبر کی مٹی اسواسطے سانتا تھا / کہ اوس قبر کی مٹی کی اینٹین بنائے

باندیشہ در خود فرو رفت پیر / کہ ای نفس کوتہ نظر پند گیر
وہ بڑھا اپنے دلمین سوچنے لگا / کہ اے نفس نادان نصیحت مان

چہ بندی درین خشت زرین دلت / کہ یک روز خشتی کنند از گلت
اس سونے کی اینٹ پر کیا بھولا ہی / ایک روز تیری مٹی کی بھی اینٹین بنائین گے

طمع را نہ چندان دہانست باز / کہ بازش نشیند بیک لقمہ آز
طمع کا منھ اسقدر نہین کھلا ہے / کہ ایک لقمہ مین اوسکی حرص موقوف ہو جائے

بدار ای فرومایہ زین خشت دست / کہ جیحون نشاید بیک خشت بست
اے عقلمند اس اینٹ سے ہاتھ اٹھا / کیونکہ دریا ایک اینٹ سے بند نہین ہوسکتا

تو غافل در اندیشۂ سود و مال / کہ سرمایہ عمر شد پایمال
تو مال اور نفع کی فکر مین غافل ہی / کہ دفعتہ سرمایہ عمر کا برباد ہو جائیگا

برین خاک چندان صبا بگذرد / کہ ہر ذرہ از ما بجائے برد
اس خاک پر ایسی ہوا چلے گی / کہ ہر ذرہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچائیگی

غبار ہوا چشم غفلت بدوخت / سموم ہوس کشت عمرت بسوخت
خواہش نفس کے غبار نے تیری آنکھین بند کردی ہین / طمع کی لو نے تیری عمر کا کھیت جلا دیا اور برباد کیا

بکن سرمۂ غفلت از چشم پاک / کہ فردا شوی سرمہ در زیر خاک
غفلت کا سرمہ آنکھ سے پاک کر غفلت کا چھوڑ / کہ کل کو تو خود خاک مین مل کے اوسی قبر مین سرمہ ہو جائیگا

حکایت عداوت درمیان دو شخص

قصہ دو شخصون کی دشمنی کا

میان دو تن دشمنی بود و جنگ / سر از کبر بر یکدگر چون پلنگ
دو آدمیون مین لڑائی اور دشمنی تھی / غرور سے باہم چیتے کی طرح مقابل رہتے

ز دیدار ہم تا بحدی رمان / کہ بر ہر دو تنگ آمدی آسمان
ہر ایک کو دوسرے کی صورت سے ایسی نفرت / کہ دونون پر آسمان تنگ تھا اسقدر ایک

یکی را اجل بر سر آورد جیش | سر آمد برو روزگاران عیش
موت کے لشکر نے ایک پر چڑھائی کی | اوسکے عیش کا زمانہ آخر ہوگیا یعنی مرگیا

بد اندیش را ای درون شاد گشت | بگورش پس از مدتی بر گذشت
اوسکے دشمن کا دل خوش ہوا | اوسکی قبر پر ایک مدت کے بعد اوسکا گذر ہوا

شبستان گورش در اندوده دید | که وقتی سرایش زر اندوده دید
اوسکی قبر کا شب خانہ سیاہ پایا | جسکے دروازہ پر سونیکا ملمع اوسنے کبھو دیکھا تھا

زروی عداوت ببازوی زور | یکی تخته برکندش از روی گور
عداوت کے سبب سے خوب زور کر کے | ایک تختہ اوسکی قبر کا ہٹایا

سر تاجورش دید اندر مغاک | دو چشم جهان بینش آگنده خاک
جس سر پر تاج تھا اوسکو گڑھے مین دیکھا | دونون آنکھیں جو جہان کو دیکھتی تھیں اونمین خاک بھر گئی

وجودش گرفتار زندان گور | تنش طعمهٔ کرم و تاراج مور
اوسکا جسم قید خانہ مین قید دیکھا | اوسکے بدن کو کیڑون اور چیونٹیون نے برباد کرکے کھالیا

زدور فلک بدر رویش هلال | زجور زمان سرو قدش خلال
اوسکا منہ جو چودھوین رات کے چاند کیطرح چمکتا تھا آسمان کی گردش سے ہلال کا سا | اور سرو سا قد زمانہ کی گردش سے خلال سا ہوا

کف دست و سر پنجهٔ زورمند | جدا کرده ایام بندش ز بند
اوسکی ہتھیلی اور زبردست پنجہ کا | دنون کی گردش نے بند بند علیحدہ کردیا

چنانش برو رحمت آمد ز دل | که بسرشت برخاکش از گریه گل
اوسکا حال دیکھکے اوسکے دل مین ایسا رحم آیا | کہ اوس قبر کی خاک کو روتے روتے گارا کر دیا

پشیمان شد از کردهٔ خوی زشت | بفرمود بر سنگ گورش نبشت
اپنی بری خو سے بہت پشیمان ہوا | حکم کیا کہ اسکی لحد کے پتھر پر یہ لکھدو

مکن شادمانی بمرگ کسی | که دهرت پس از وی نماند بسی
کسیکی موت سے خوش نہونا | کہ اوسکے بعد تجھے بھی بہت دنون نہین رہنا ہے

شنیدم این سخن عارف هوشیار | بنالید کای قادر کردگار
یہ بات ایک فقیر عقلمند نے سنی | اوسنے دعا کی اور کہا کہ اے قادر مالک

عجب گر تو رحمت نیاری برو | که بگریست دشمن بزاری برو
تعجب ہے کہ گناہ و سیہ کیونکہ رحم نہ کریگا | جبکہ دشمن اوسکے حال پر روتا ہے

تن ما شود نیز روزی چنان | که بروی بسوزد دل دشمنان
ہمارا بدن بھی ایک روز ایسا ہی ہوجائے گا | جسپر دشمنون کا دل اسیطرح کڑھیگا

مگر در دل دوست رحم آیدم
اوسوقت بیشک دوست یعنی خداوند کریم بھی رحم فرمائیگا
چو بینند کہ دشمن ببخشایدم
جب دشمنونکو بھی میری حالت پر رحم آئیگا

بجائے رسد کار سر دیر زود
میرے سر کی ایسی حالت بہت جلد ہو جائیگی
کہ گوئی درو دیدہ ہرگز نبود
کہ گویا اوسمین کبھی آنکھین تھی ہی نہین

زدم تیشہ یک روز در تل خاک
مین نے ایک روز ایک پشتہ خاک پر کدال ہی مارا
بگوش آمدم نالۂ دردناک
میرے کان مین دفعتہ ایک دردناک آواز آئی کہ بزبان حال

کہ زنہار اگر مردی آہستہ تر
کہ خبردار اگر تو انسان ہے تو آہستہ آہستہ کھود
کہ چشم و بنا گوش و روی است و سر
کہ یہ آنکھ اور لو اور چہرہ اور سر ہے

حکایت پدر و دختر
قصہ ایک لڑکی اور اوسکے باپکا

شبی خفتہ بودم بعزم سفر
ایکرات مین سفر کے ارادے مین لیٹا تھا
پی کاروانی گرفتم مگر
اور شاید کسی قافلے کے ساتھ تھا

برآمد یکی سہمگین باد و گرد
دفعتہ ایک بونڈل بڑے زور و شور سے آیا
کہ بر چشم مردم جہان تیرہ کرد
کہ سب آدمیون کی آنکھون مین غبار بھر گیا

بره بر یکی دختر خانہ بود
راہ مین ایک ناکتخدا لڑکی کھڑی تھی
بمعجر غبار از پدر میزدود
جو اوڑھنی سے اپنے باپ کی آنکھون کی گرد جھاڑتی تھی

پدر گفتش ای نازنین چہر من
اوسکے باپ نے کہا کہ اے میری نازنین بیٹی
کہ شوریدہ داری دل از مہر من
میری محبت سے دل کیون پریشان کرتی ہے

نہ چندان نشیند درین دیدہ گرد
ان آنکھون مین ایسی خاک بھریگی
کہ بازش بمعجر توان پاک کرد
جو پھر اوڑھنی سے بھی پاک نہو سکے گی

ترا نفس رعنا چو سرکش ستور
تجھے نفس خوبصورت بدذات گھوڑے کیطرح
دوان می برد تا بسر شیب گور
دوڑاتا ہوا سر کے بل قبر کے گڑھے مین گرا دیگا

اجل ناگہان بگسلاند رکیب
موت دفعتہ اوسکی رکاب توڑ دیگی
عنان باز نتوان گرفت از نشیب
پھر تو نشیب قبر مین اوسکی باگ نہ کھینچ سکے گی

موعظت و پند
وعظ و نصیحت

خبر داری ای استخوانی قفس
تجھکو اپنے جسم کے پنجرے کی بھی خبر ہے
کہ جان تو مرغیست نامش نفس
کہ تیری جان اوسمین مثل مرغ کے ہے اوسکا نام اوسکا دم ہے

چو مرغ از قفس رفت و بگسست قید
جب قید سے چھوٹ کے مرغ پنجرے سے اوڑا

نگهدار فرصت که عالم دمیست
وقت کو غنیمت سمجھنا چاہیے کہ عالم دم بھر کا ہے

سکندر که بر عالمی حکم داشت
سکندر جسکی حکومت تمام دنیا مین تھی

میسّر نبودش کز و عالمے
اسکو بھی یہ بات میسر نہوئی کہ اوس سے تمام عالم لیلین

برفتند و هر کس درود آنچه کشت
سب گذر گئے اور جو کچھ اچھا یا برا بویا تھا وہی کاٹا

چرا دل برین کاروانگه نهیم
اس قافلہ کی اوترنے کی جگہ کیا دل لگائین

پس از ما همین گل دمد بوستان
ہمارے بعد بھی یہ باغ اسیطرح پھولتا رہیگا

دلا اندر دلارام دنیا مبند
دنیا جو مثل معشوق کے ہے اوسپر دل نہ لگانا

چو در خاکدان لحد خفت مرد
جب قبر کے تودۂ خاک پر مرکے لیٹے گا

سر از جیب غفلت بر آور کنون
غفلت سے گریبان ابھی سر اوٹھا کے ہوشیار ہو جا

نه چون خواهی آمد بشیراز در
ای نفس کیا تو ایسا نہین کرتا ہے جب شیراز ای وطن اصلی

پس ای خاکسار گنه عنقریب
اسے گرد آلودہ گناہ بہت جلد

بران از دو سرچشمهٔ دیده جوی
پس ابھی وقت آنکھونکی چشمون کو جاری کر ای اشک حسرت سے

دگر ره نگردد به سعی توصید
پھر تیری کوشش سے کبھی گرفتار نہوگا

دمی پیش دانا به از عالمیست
پس عقلمند ایک دم کو تمام دنیا سے بہتر اور بیش قیمت

در آندم که بگذشت و عالم گذاشت
جب مرگیا اور دنیا کو چھوڑ گیا

ستانند و مهلت دهندش دمے
اور اوسکے عوض دم بھر کی مہلت دین

نماند بجز نام نیکو و زشت
اچھے اور برے نام کے سوا کچھ نہین رہتا

که یاران برفتند و ما بر رهیم
کیونکہ یار چل کھڑے ہوے اور ہم بھی رستے مین ہین

نشینند با یکدگر دوستان
اور دوست بھی باہم بیٹھین گے

که نه نشست باکس که دل برکنند
کہ وہ کسیکی صحبت مین نہین رہی جسکو مایوس نکیا ہو

قیامت بیفشاند از روے گرد
تو قیامت مین اوسکی چہرہ کی گرد جھاڑنے کی نوبت آئیگی

که فردا نماند بحسرت نگون
کہ کل قیامت مین سر جھکانا اسے افسوس ہونا پڑیگا

سر و تن بشوئی ز گرد سفر
تو سر و تن کو گرد سفر سے دھوتا ہے

سفر کرد خواهی بشهر غریب
تجھے شہر غریبان اسے قبر کا سفر درپیش ہے

ور آلایشی داری از خود بشوی
یعنی جو آلایش گناہ ہو اوسے دھو ڈال اسے تو بہ کر

حکایت در عالم طفولیت
قصہ لڑکپن کا

ز عهد پدر یادم آید همے
مجھے اپنے باپ کا زمانہ یاد ہے

کہ باران رحمت برو ہر دمے
کہ خدا ہمیشہ اوس پر رحم کا مینہ برسائے

کہ در طفلیم لوح و دفتر خرید
کہ بچپن میں میرے واسطے تختی اور کتاب مول لی

ز بهرم یکے خاتم زر خرید
اور ایک سونے کی انگوٹھی میرے واسطے خریدی

بدر کرد ناگہ یکے مشتری
کہ دفعۃً ایکبار ایک خریدار نے

بخرمائے از دستم انگشتری
ایک خرما دیکے میری انگوٹھی اوتار لی

چو نشناسد انگشتری طفل خرد
چھوٹے لڑکے انگوٹھی کی قدر کیا جانیں

بشیرینی از وے توانند برد
شیرینی دے کے اون سے لے سکتے ہیں

تو ہم قیمت عمر نشناختے
تو نے بھی اپنی بیش قیمت عمر کو کچھ نہ سمجھا

کہ در عیش شیرین برانداختے
کہ عیش کی شیرینی میں اوسے کھو دیا

قیامت کہ نیکان بر اعلی رسند
قیامت میں جب اچھے آدمی بڑی عزت پائیں گے

ز قعر ثرے بر ثریا رسند
تحت الثری سے ثریا تک پہونچیں گے

ترا خود بماند سر از ننگ پیش
تو ندامت سے سر جھکائے رہجائیگا

کہ گردت برآید عملہاے خویش
کہ تیرے اعمال چار طرف سے تجھے گھیرے ہونگے

برادر ز کار بدان شرم دار
اے بھائی بد کاموں سے شرماتا

کہ در روی نیکان شوی شرمسار
کہ نیکون کے سامنے شرمانا پڑیگا

در آن روز کز فعل پرسند و قول
جس دن آدمی کے قول اور فعل کی پرسش ہوگی یعنے روز جزا

اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول
جسوقت بڑی بڑی ہمت والے کانپیں گے

بجائیکہ دہشت خورند انبیا
جہاں انبیا خوف کریں گے

تو عذر گنہ را چہ داری بیا
تو تجھے اپنے گناہوں کا کیا عذر ہوگا بتا

زنانی کہ طاعت برغبت برند
جو عورتیں رغبت سے عبادت کرتی ہین

ز مردان ناپارسا بگذرند
وہ ناپارسا مردوں سے سبقت لیجائیں گی

ترا شرم ناید ز مردی خویش
تجھے اپنی مردی پر شرم نہین آتی

کہ باشد زنان را قبول از تو بیش
کہ عورتیں تجھ سے زیادہ مقبول ہوں

زنان را بعذری معین کہ ہست
عورتیں عذر معین کے سبب سے یعنے ایام حیض میں

ز طاعت بدارند گہ گاہ دست
کبھی کبھی عبادت سے مجبور ہوجاتی ہین

تو بی عذر یکسو نشینی چو زن
تو بلا عذر عورتوں کی طرح کنارہ کرتا ہے

رو ای کم ز زن لاف مردی مزن
دفعہ ہو او عورت سے بھی کم تو مردی کا دعوی نکر

مرا خود چه باشد زبان آوری
میری شاعری کی کیا حقیقت ہے

مراخود مبین ای عجب در میان
میرے قول پر تعجب کی نظر سے نہ دیکھ

چو از راستی بگذری خم بود
جب راست نہوگا تو وہ کج ہوگا

بناز و طرب نفس پرورده گیر
اگر تو ناز و نعمت سے نفس کی پرورش کریگا

یکے بچہ گرگ مے پرورید
ایک شخص نے ایک بھیڑیے کا بچہ پالا تھا

چو بر پہلو جان سپردن بخفت
جب وہ موت کے بستر پر سو رہا تھا

تو دشمن چنین نازنین پروری
تو نے دشمن کو خود اس ناز سے پالا

نه ابلیس در حق ما طعنه زد
کیا شیطان نے ہمکو طعنہ نہیں دیا تھا

فغان از بدیہا که در نفس ماست
آہ اسقدر برائیاں ہمارے نفس میں موجود ہیں

چو ملعون پسند آمدش قہر ما
جب اوس ملعون سے ہمپر غلبہ چاہا

کجا سر بر آریم ازین عار و ننگ
پس ہم اس ندامت سے کیا سر اوٹھا سکتے ہیں

نظر دوست نادر کند سوی تو
دوست ہماری طرف بہت کم نظر کرے

گرت دوست باید کزو بر خوری
اگر تو دوست سے پھل کھانا چاہتا ہے نفع کا امیدوار ہے

بسیم سیه تا چه خواہی خرید
تاہم ہم کو اسکے دوست سے کیا حاصل ہوگا

چنین گفت شاه سخن عنصری
عنصری ملک الشعرا نے بھی ایسا ہی کہا ہے

ببین تا چه گفتند پیشینیان
بلکہ سب اگلے لوگوں نے ایسا ہی کہا ہے

چه مردی بود کز زنے کم بود
جو عورتوں سے بھی کم ہو اوسکی مردانگی کی کیا حقیقت ہے

با یام دشمن قوی کرده گیر
تو سمجھ لینا کہ تو نے دشمن کو قوی کیا اور دشمن بھی زبردست ہوجائیگا

چو پرورده شد خواجه بر ہم درید
جب وہ بڑا ہوا تو اوسنے اوسی مالک کو مار ڈالا

جہاندیدہ بر سرش رفت و گفت
ایک جہاندیدہ ادھر سے گذرا اوسنے کہا

ندانی که ناچار زخمش خوری
نہیں جانتا تھا کہ تجھی کو زخمی کرے گا

کز اینان نیاید بجز کار بد
کہ اسنے بدکاری کے سوا کچھ نہوسکیگا

که ترسم شود ظن ابلیس راست
میں ڈرتا ہوں کہ شیطان کا گمان ٹھیک ہوگا

خدا ایش بر انداخت از بہر ما
خدا نے اوسے بہشت سے ہمارے واسطے نکالا

که با او بصلحیم و با حق بجنگ
کہ ہم اوس سے صلح کرتے ہیں اور خدا سے جنگ

چو در روی دشمن بود روی تو
جب ہمارا منہ دشمن کی طرف ہو

نباید که فرمان دشمن بری
تجھے دشمن کی فرمانبرداری نہ چاہیے

گر خواہی دل از مہر یوسف برید
جو یوسف کی محبت دل سے کھوتا ہو

روادار از دوست بیگانگی
وہ شخص دوست سے بیگانہ ہونے کا روادار ہوگا
کہ دشمن گزیند بہم خانگی
جو دشمن کو اپنے گھر میں رکھے گا

ندانی کہ کمتر نہد دوست پای
کیا تو یہ نہیں جانتا ہے کہ دوست بہت کم آتا ہے
چو بیند کہ دشمن بود در سرای
جب اپنے دشمن کو دوست نے گھر میں پاتا ہے

حکایت

قصہ

یکی بردہ با پادشاہی ستیز
ایک غلام نے اپنے بادشاہ سے مخالفت کی
بہ دشمن سپردش کہ خونش بریز
اور بیچارے اس کو دشمن کو سپرد کر دیا کہ اسے قتل کر

گرفتار در دست آن کینہ توز
وہ جب اس کینہ ور کے ہاتھوں میں گرفتار تھا
ہمی گفت با خود بزاری و سوز
زار اپنے دل میں غمگین تھا اور رو رو کے یہ کہتا تھا

اگر دوست بر خود نیازردمی
اگر میں اپنے دوست کو نہ ستاتا
کی از دست دشمن جفا بردمی
تو دشمن کے ہاتھ سے کیوں تکلیف اوٹھاتا

تو از دوست گر عاقلی بر مگرد
اگر تو عقلمند ہے تو دوست اسے خدا سے مخالفت نہ کر
کہ دشمن نیارد نگہ در تو کرد
کہ دشمن اسے شیطان تیری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکے گا

بنا جور دشمن بدرد پوست
چھوڑ دے تا کہ دشمن اوسکی کھال ...
رفیقی کہ بر خود بیازرد دوست
جو دوست اپنے دوست کو ستاتا ہے

تو با دوست یکدل شو و یک سخن
تو دوست سے یکدل اور یک رائے ہو جا اسے اتفاق کر لے
کہ خود بیخ دشمن بر آید ز بن
تا کہ دشمن کی جڑ خود ہی نہ جمنے پا سکے

نہ پندارم این زشت نامی نکوست
مجھے تو یہ بدنامی کبھی اچھی نہ معلوم ہوگی
بہ خشنودی دشمن آزار دوست
کہ دوست کو ستا کے دشمن کو خوش کریں

حکایت

قصہ

یکی مال مردم بہ تلبیس خورد
ایک شخص نے فریب سے آدمیوں کا مال ہضم کیا
چو برخاست لعنت بر ابلیس کرد
جب وہاں سے چلا تو لعنت بکار شیطان کو

چنین گفت ابلیس اندر رہی
شیطان نے اس سے راہ میں یہ بات کہی
کہ ہرگز ندیدم چنین ابلہی
کہ میں نے تیرا سا احمق کہیں نہیں دیکھا

ترا با منست از نہان آشتی
در پردہ تو مجھ سے تجھے تو صلح ہے
چرا تیغ پیکار بر داشتی
پس کیوں اپنے کو تو نے تلوار نکالی اسے لعنت کی

دریغست فرمودهٔ دیو زشت | که دست ملک بر تو خواهد نوشت

افسوس شیطان مردود کا حکم | فرشتہ تیرے نامۂ اعمال مین لکھے

روا داری از جهل و ناپاکیت | که پاکان نویسند ناپاکیت

تجھے جائز ہے اپنی جہالت و نجاست ہونے کے سبب سے پسند ہوئی | کیا اچھا مقبول فرشتہ تیری بدکاری لکھین

طریقی بدست آر و صلحی بجوی | شفیعی برانگیز و عذری بگوی

سیدھا راستہ اور طریقہ اسلام اور نیکوکاری اختیار کر | ایک شفاعت کرنیوالا تلاش کر اور گناہون سے توبہ کر

که یک لحظه صورت نه بندد امان | چو پیمانه پر شد بدور زمان

کیونکہ بعد موت اور امان نہ ملے گی | جب زمانہ کی گردش سے عمر کا پیمانہ لبریز ہوگا اوس وقت

اگر دست قوت نداری بکار | چو بیچارگان دست زاری برار

اور جب کسی کام کی قوت تیرے اختیار مین | غریب بیچارون کی طرح التجا کر

وگر رفت زاندازه بیرون بدی | چو گفتی که بد رفت نیک آمدی

اور اگر تجھسے بہی گناہ حد سے زیادہ ہوگئے | جب تو عذر کریگا کہ مجھ سے خطا ہوئی تو معاف کیا

فرا شو چو بینی در صلح باز | که ناگه در توبه گردد فراز

پیش قدمی کر اسوقت جب صلح کا دروازہ کھلا دیکھتا ہے | کیونکہ دفعتہ توبہ کا دروازہ بند ہوجائیگا

مرو زیر بار گنه ای پسر | که حمال عاجز بود در سفر

اے لڑکے گناہ کا بوجھ اٹھا کے نہ چل | کہ جسکے سر پہ بوجھ ہوتا ہے وہی سفر مین تھکتا ہے

پی نیکمردان بباید شتافت | که هر کاین سعادت طلب کرد یافت

نیکمردون کے پیچھے دوڑنا چاہیے | کیونکہ جسنے یہ نیکبختی تلاش کی اوسے راہ ملی

ولیکن تو دنبال دیو خسی | ندانم که در صالحان چون رسی

مگر تو کمبخت شیطان کا پیرو ہے | مین نہین جانتا کہ تو نیکبختون سے کیونکر ملیگا

پیمبر کسی را شفاعتگر است | که بر جادهٔ شرع پیغمبر است

پیغمبر صلعم اوس شخص کے شافع ہین | جو پیغمبر کی شریعت کے طریقہ پر ہے

ره راست رو تا بمنزل رسی | تو بر ره نهٔ زین قبل واپسی

سیدھی راہ چل تاکہ تو منزل پر پہونچے | تو راہ پر نہین چلتا اسی سبب سے پیچھے رہتا ہے

چو گاوی که عصار چشمش ببست | دوان تا بشب شب همانجا که هست

تیلی کے بیل کی طرح کہ جب وہ اسکی آنکھین بند کردیتا ہے | رات بھر پھرتا ہے مگر وہین رہتا ہے جہان تھا

حکایت

قصہ

گل آلودهٔ راه مسجد گرفت
ایک فاسق فاجر مسجد کی طرف چلا
ز بخت نگون طالع اندر شگفت
وہ اپنی بدنصیبی اور کج بختی سے تعجب میں تھا

یکی زجر کردش که تبت یداک
کسی نیک نے اوسے للکارا کہ تیرے ہاتھ خشک ہوں
مرو دامن آلوده در جای پاک
اس پاک جگہ میں گنہگار و ناپاک نہ جا

مرا رقتی در دل آمد برین
مجھے یہ بات سنکے رقت آئی
که پاکست و خرم بهشت برین
کہ بہشت برین پاک اور بہتر ہے

در آن جای پاکان امیدوار
وہ جگہ پاک اور امیدواروں کی ہو
گل آلودهٔ معصیت را چه کار
جو گناہوں کی کیچڑ میں پھنسا ہے اوسکا کیا کام

بهشت آن ستاند که طاعت برد
بہشت اوسکو ملے گی جو عبادت کرتا ہے
که را نقد باشد بضاعت برد
جسکے پاس نقد ہوگا وہی مال خریدے گا

مکن دامن از گرد زلت بشوی
گناہ نکر اور دامن سے ذلت کی کیچڑ دھو ڈال آخر تقصیر کر
که ناگه ز بالا ببندند جوی
کہ دفعتہ اوپر سے دریا کو بند کر دینگے یعنی توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا

مگو مرغ دولت ز قیدم بجست
نہ کہہ دولت کا مرغ میرے قبضہ سے نکل گیا
هنوزش سر رشته داری بدست
ابھی تک دولت کے تاگے کا سرا تیرے ہاتھ میں ہے یعنی اختیار باقی ہے

وگر دیر شد گرم رو باش و چست
اور اگرچہ دیر ہو گئی مگر ابھی چستی سے دوڑ چلو
ز دیر آمدن غم ندارد درست
دیر ہونیکا کچھ غم نہیں ہے اگر سب سامان درست ہے

هنوزت اجل دست خواهش نبست
ابھی تک قضا نے تیرے ہوس کا ہاتھ نہیں روکا ہے
بر آور بدرگاه داور دست
خدا کی درگاہ میں ہاتھ اوٹھا اور عذر و توبہ کر

مخسپ ای گنه کرده خفته خیز
اے غافل گنہگار سو نہیں اوٹھ اور ہوشیار رہ
بعذر گنه آب چشمی بریز
گناہوں کا عذر کرکے آنکھ سے آنسو بہا

چو حکم ضرورت بود کابروی
اگر بحکم ضرورت تیری آبرو دنیا میں ہی کار کنان قضا و قدر
بریزند باری برین خاک کوی
تو البتہ اسکو بھی کی خاک راہ پر ڈالیں تو بہتر ہے

ور آبت نماند شفیع آر پیش
اور اگر تیری آنکھوں سے آنسو بھی نہ نکلیں تو کوئی شفیع تلاش کر
کسی را که هست آبروی از تو بیش
جسکی عزت اور قدر درگاہ خدا میں تجھ سے زیادہ ہو

بقهر ار براند خدای از درم
اگر قہر سے خدا مجھے اپنے دروازہ سے نکالے گا
روان بزرگان شفیع آورم
تو میں بزرگوں کی روح کو اپنا شفیع لاؤنگا

حکایت
قصہ

همی یادم آید ز عهد صغر
مجھے اپنے لڑکپن کا زمانہ یاد ہے
که عیدی برون آمدم با پدر
کہ ایکبار عید کے روز میں اپنے باپ کیساتھ گھر سے باہر نکلا

بازیچه مشغول مردم شدم
کھیل میں آدمیوں کی طرف مخاطب ہوا
در آشوب خلق از پدر گم شدم
خلق کے انبوہ میں اپنے باپ سے چھوٹ گیا

برآوردم از هول و دهشت خروش
میں گھبرایا اور ڈر کے رونے لگا
پدر ناگهانم بمالید گوش
پھر میرے باپ نے اوسیوقت میرے کان اینٹھے

که ای شوخ چشم آخرت چند بار
کہ اے بے حیا آخر میں نے تجھ سے کئی بار کہا
نگفتم که دستم ز دامن مدار
کہ اپنے ہاتھ سے میرا دامن چھوڑنا

به تنها نداند شدن طفل خرد
چھوٹا لڑکا اکیلا کہیں نہیں جا سکتا
که مشکل بود راه نادیده برد
کیونکہ اوسے نہ دیکھی ہوئی راہ چلنا دشوار ہے

تو هم طفل راهی بسعی ای فقیر
اے فقیر تو بھی اس راہ میں طفل نادان لڑکے کی طرح ہے
برو دامن نیکمردان بگیر
جا اور نیکمردوں کا دامن پکڑے رہ

مکن با فرومایه مردم نشست
کمینوں کی صحبت میں نہ بیٹھ
چو کردی ز هیبت فروشوی دست
اور اگر بیٹھا تو قدر و منزلت سے ہاتھ دھو بیٹھا

بفتراک پاکان در آویز چنگ
نیکمردوں کے شکاربند کو پکڑ
که عارف ندارد ز دریوزه ننگ
کیونکہ واقف کار گدائی سے شرماتا نہیں

مریدان بقوت ز طفلان کم اند
مرید طاقت میں بچوں کے برابر بھی نہیں
مشایخ چو دیوار مستحکم اند
بزرگ مثل مضبوط دیوار کے ہیں جنھیں خوف نہیں ہے

بیاموز رفتار از آن طفل خرد
پس اوس چھوٹے بچے سے راہ چلنے کا طریقہ سیکھو
که چون استعانت بدیوار برد
کہ وہ کیونکر دیوار کے سہارے سے چلتے ہیں

ز زنجیر ناپارسایان برست
وہ بدکاروں کی چال کی زنجیر سے چھوٹ گیا
که در حلقهٔ پارسایان نشست
جو پرہیزگاروں کے حلقہ میں بیٹھ رہا

اگر حاجتی داری این حلقه گیر
اگر تجھے کوئی حاجت ہو تو اس حلقہ میں آ
که سلطان از این در ندارد گزیر
بادشاہ بھی اس دروازے کا محتاج ہے

برو خوشه چین باش سعدی صفت
جا سعدی کی طرح بالیاں چن
که گرد آوری خرمن معرفت
تاکہ کھلیان معرفت کا جمع ہو جاوے

حکایت مست خرمن سوز

ذکر مست کا جسنے کھلیان جلا دیا

یکی غله مرداد مه توده کرد
کسی شخص نے بھادون کا غلہ کھلیان مین جمع کیا اور برسات کا

ز تیمار دی خاطر آسوده کرد
جاڑے کی فکر سے آسودہ ہوا

شبی مست شد و آتشی بر فروخت
ایک رات کو شراب پی کے مست ہوا اور آگ جلا کے

نگون بخت کالیوه خرمن بسوخت
کمبخت احمق نے کھلیان پھونک دیا

دگر روز در خوشه چیدن نشست
دوسرے دن سے بالی چننے لگا یعنے بھیک مانگنے لگا

که یک جو ز خرمن نماندش بدست
کہ اوسکے کھلیان کا ایک جو بھی باقی نہ رہا

چو سرگشته دیدند درویش را
جب اوس فقیر کو لوگون نے پریشان پایا

یکی گفت پرورده خویش را
ایک شخص نے اپنے لڑکے کو یہ سمجھایا

نخواهی که گردی چنین تیره روز
اگر تو چاہتا ہے کہ اسکی طرح بدبخت نہو

بدیوانگی خرمن خود مسوز
دیوانگی سے اپنا کھلیان نجلا اسلیے عمر برباد نکر

گر از دست عمرت شد اندر بدی
اور اگر تو نے جان بوجھکے عمر بدکاری مین ضائع کی

تو آنی که در خرمن آتش زدی
تو تو نے بھی اوسی طرح اپنے کھلیان مین آگ لگا دی

فضاحت بود خرمن اندوختن
رسوائی ہے بالیان چن چن کے کھلیان جمع کرنا

پس از خرمن خویشتن سوختن
اپنا کھلیان جلا دینے کے بعد

مکن جان من تخم دین ورز و داد
اے میری جان دین اور انصاف کا بیج بو

مده خرمن نیکنامی بباد
نادانی نکر اور نیکنامی کا کھلیان نجلا

چو برگشته بختی در افتد به بند
اگر کوئی بدنصیب گرفتار بلا ہوتا ہے

از و نیکبختان بگیرند پند
تو اوس سے نیکبختون کو نصیحت حاصل ہوتی ہے

تو پیش از عقوبت در عفو کوب
تو سزا سے پہلے عفو کا دروازہ کھٹکھٹا یعنی عفو تقصیر چاہ

که سودی ندارد فغان زیر چوب
کہ مار پڑتے وقت کے رونے سے کچھ فائدہ نہین

برآر از گریبان غفلت سرت
غفلت کے گریبان سے سر اوٹھا

که فردا نماند خجل در برت
کہ کل قیامت مین شرمندہ ہوکے سر جھکانا نپڑے

حکایت

یکی متفق بود بر منکری
ایک شخص ایک بدکام کا خوگر تھا

گذر کرد بروی نکو محضری
اوسکے پاس ایک نیک مرد آیا

نشست از خجالت عرق کرده روی
ندامت سے اوسکے چہرہ پر پسینہ آگیا اور شرمندہ ہوکے بیٹھا

که آیا خجل گشتم از شیخ کوی
اور کہا کہ افسوس آج شیخ محلہ کے سامنے مجھے ندامت حاصل ہوئی

شنید این سخن پیر روشن روان
جب اس بڈہے روشن دل نے یہ بات سنی
برو برشورید و گفت ای جوان
اسپر بہت غصہ ہوکے کہا کہ اے جوان

نیاید همی شرمت از خویشتن
تجھے اپنی حالت کر شرم نہین آتی
که حق حاضر و شرم داری ز من
کہ خدا حاضر و ناظر ہو اوس سے نہین شرماتا مجھ سے شرماتا ہی

نیاسائی از جانب هیچکس
کسی اور سے تجھے کبھی آرام نہ ملیگا
برو جانب حق نگهدار و بس
جا کے فقط خدا ہی پر تکیہ کر

چنان شرم دار از خداوند خویش
بلکہ اپنے سے ایسی شرم رکھ
که شرمت ز بیگانگانست و خویش
جیسی شرم کہ تجھکو بیگانون اور عزیزون سے ہے

حکایت

قصہ

زلیخا چو گشت از می عشق مست
زلیخا جب عشق کی شراب سے مست ہوئی
بدامان یوسف در آویخت دست
حضرت یوسف علیہ السلام کا دامن ہاتھ سے پکڑا

چنان دیو شهوت رضا داده بود
شہوت کے دیو نے اوسے ایسا راضی کیا تھا
که چون گرگ در یوسف افتاده بود
کہ بھیڑیے کی طرح حضرت یوسف کے پیچھے پڑی تھی

بتی داشت بانوی مصر از رخام
عزیز مصر کی بی بی اسے زلیخا کے پاس سنگ مرمر کا ایک بت تھا
برو معتکف بامدادان و شام
صبح اور شام جسکی عبادت کرتی تھی

دران لحظه رویش بپوشید و سر
اوس وقت اوسکے منھ اور سر پر سامنے پردہ ڈال دیا
مبادا که زشت آیدش در نظر
کہ کہین ایسا نہو اس فعل بد کو دیکھ لے

غم آلوده یوسف بکنجی نشست
یوسف غمگین ہوکے ایک گوشہ مین بیٹھ رہے
بسر بر ز نفس ستمگاره دست
اوس ظالم نفس کے ظلم سے سر پیٹتے تھے

زلیخا دو دستش ببوسید و پای
زلیخا نے اونکے دونون ہاتھ و پیر کو بوسہ دیا
که ای سست پیمان سرکش در آی
کہ اے بیمروت بیوفا ادھر آ اے مشغول ہو

بسندان دلی روی برهم مکش
سخت دلی سے بیزار نہو
به تندی پریشان مکن وقت خوش
غصہ سے یہ عمدہ وقت ضائع نہ کر

روان گشتش از دیده بر چهره جوی
اونکی آنکھون سے چہرہ پر دریا بہنے لگا اسے روکے
که برگرد و ناپاکی از من مجوی
کہ باز آ اور فعل بد کی مجھ سے امید نہ رکھو

تو در روی سنگی شدی شرمسار
تو پتھر کے بت کے دیکھنے سے تو اسقدر شرمندہ ہوئی
مرا شرم ناید ز پروردگار
مجھے پروردگار سے کہین شرم نہ آئیگی جو حاضر و ناظر ہے

چہ سود از پشیمانی آید بکف
پشیمانی سے کیا فائدہ ہاتھ آئیگا

چو سرمایۂ عمر کردی تلف
جب عمر کا سرمایہ برباد ہوا اسے عمر ضائع ہوئی

شراب از پی سرخروئی خورند
سرخروئی کے واسطے شراب پیتے ہین

وز و عاقبت زرد روئی برند
اور اوس سے آخر کو شرمندگی حاصل ہوتی ہے

بعذر آوری خواہش امروز کن
آج عذر کرنیکی تمنا کر

کہ فردا نماند مجال سخن
کہ کل بات کرنیکی طاقت نہ ہوگی

حکایت

قصہ

پلیدی کند گربہ بر جای پاک
بلی کی طرح پاک جگہ نجاست کرتی ہے

چو زشتش نماید بپوشد بخاک
مگر جب اسے برا معلوم ہوتا ہے تو خاک سے چھپا دیتی ہے

تو آزادی از ناپسندیدہا
تو آزادانہ بے پردا ہوکے گناہ کرتا ہے

نترسی کہ بروی فتد دیدہا
اور نہین ڈرتا کہ اوس پر نظرین پڑینگی یعنی لوگ اوسے دیکھین گے

براندیش از آن بندۂ پر گناہ
اوس گنہگار غلام کو دیکھ کے تنبیہ حاصل کر

کہ در خواجہ آبق شود چند گاہ
جو مالک کے پاس سے کئی بار بھاگا ہو

اگر باز گردد بصدق و نیاز
اور اگر راستی اور عاجزی سے پھر آویگا

بزنجیر و بندش نیارند باز
تو زنجیر ڈال کے اوسے پھر قید نکرین گے

بکین آوری با کسی بر ستیز
لڑائی مین ایسے آدمی سے مقابلہ کر

کہ از وی گزیرت بود یا گریز
کہ جس سے لڑنے کا کوئی چارہ ہو یا اوس سے بھاگ کے بچ سکے

کنون کرد باید عمل را حساب
ابھی اعمال کا حساب کر یعنی نیک اعمال زیادہ اور بد کم کر

نہ وقتی کہ منشور گردد کتاب
نہ جبکہ نامۂ اعمال پراگندہ ہو جاوے یعنی قیامت آئے

کسے گرچہ بد کرد ہم بد نکرد
کسی نے اگرچہ گناہ کیے مگر وہ بھی گنہگار نہین

کہ پیش از قیامت غم خود بخورد
جبکہ اوسنے مرنے سے پہلے توبہ کی اور اپنے اعمال سے پشیمان ہوا

گر آئینہ از آہ گردد سیاہ
اگر آئینہ آہ کی نمی سے زنگ آلودہ ہوتا ہے

شود روشن آئینۂ دل بآہ
مگر دل کا آئینہ ہو دل آہ و نالہ سے روشن ہوجاتا ہے

بترس از گناہان خویش این نفس
اس وقت اپنے گناہوں سے ڈر

کہ روز قیامت نترسی ز کس
تاکہ قیامت کے دن تو کسی سے نہ ڈرے

حکایت

قصہ

غریب آمدم در سواد حبش
مین نجاح حبش مین ایک بار مسافر تھا
دل از دهر فارغ سر از عیش خوش
دل زمانہ سے بے پروا سر آرام سے خوش اسے بیفکر

بره بر یکی دکه دیدم بلند
راہ مین مین نے ایک بلند چبوترہ دیکھا
تنی چند مسکین بر و پای بند
کئی غریب وہان قید تھے

بسیچ سفر کردم اندر نفس
مین اوسیوقت سفر پر آمادہ ہوا
بیابان گرفتم چو مرغ از قفس
فوراً جنگل کی راہ لی جیسے چڑیا پنجرے سے نکل گئی

یکی گفت کاین بندیان شب روند
ایک شخص نے کہا یہ قیدی ٹھگ ہین
نصیحت نگیرند و حق نشنوند
نہ نصیحت سنتے ہین نہ راہ راست پر آتے ہین

چو بر کس نیامد ز دستت ستم
اگر تو نے کسی پر ظلم نہ کیا ہو
ترا گر جهان شحنه گیرد چه غم
پس اگر تجھے کوتوال گرفتار بھی کرے گا تو کیا غم ہے

نکونام را کس نگیرد اسیر
نیک نام کو کوئی گرفتار نہین کر سکتا
بترس از خدای و مترس از امیر
خدا سے ڈر اور امیر سے مت ڈر

نیاورد عامل غش اندر میان
جس عامل نے تغلب نہ کیا ہو
نیندیشد از رفع دیوانیان
وہ محاسبون کی حساب فہمی سے کبھی نہ ڈریگا

وگر عفتش را فریبست زیر
اور اگر اوسکے پاکی کے لباس مین فریب پوشیدہ ہے
زبان حسابش نگردد دلیر
تو اوسکی زبان حساب مین دلیر نہوگی

چو خدمت پسندیده آرم بجای
جبکہ مین اچھی طرح سے خدمت بجا لاتا ہون
نیندیشم از دشمن تیره رای
تو دشمن کمبخت سے کیا ڈر ہے

اگر بنده کوشش کند بنده وار
جو غلام غلامون کی طرح
عزیزش بدارد خداوندگار
مالک اوسکا پیار اور سیر زیادہ ہوگا

وگر کند رایست در بندگی
اور اگر کام مین سست و بیفکر ہے
ز جانداری افتد بخربندگی
انسان کی خدمتگاری سے گدہوں پر مقرر کیا جائے گا

قدم پیش نه کز ملک بگذری
قدم خدمت کا آگے رکھ تاکہ فرشتون سے بڑھ جاے
که گر باز مانی ز دد کمتری
کیونکہ تجھسے خدمت نہو سکی تو تو چارپایہ سے بھی کم ہے

حکایت

یکی را بچوگان مه دامغان
ایک شخص کو چوگان کی گیند سے دامغان کے بادشاہ نے
بزد تا چو طبلش برآمد فغان
ایسا مارا کہ طبل کی طرح وہ چلا اوٹھا

شب از بیقراری نیارست خفت
رات کو بیتابی سے نیند نہ آئی
بشب گر ببردی بر شحنہ سوز
رات کو اگر کوتوال کے سامنے عذر خواہی کرتا
کسی روز محشر نگردد خجل
وہ شخص قیامت میں شرمندہ نہوگا
اگر ہوشمندی ز داور بخواہ
اگر تو عقلمند ہے تو خدا سے
ہنوز ار سر صلح داری چہ بیم
اب بھی اگر عذر خواہی کا خیال ہے تو کیا ڈر ہے
لطیفی کہ آورد ستار نیست ہست
جس پاک نے کہ تجھے نیست سے ہست کیا
اگر بندہ دست حاجت برار
اگر تو بندہ ہے دعا کا ہاتھ اوٹھا
نیامد برین در کسی عذر خواہ
اس دروازے پر کوئی ایسا عذر خواہ نہیں آیا
نریزد خدا آبروی کسے
کہ اس شخص کی خدا آبرو نہیں مٹاتا ہے

برو پارسائی گذر کرد و گفت
اوسکی طرف سے ایک پارسا نکلا اور سنے کہا
گناہ آبرویش نبردی بروز
تو گناہ اوسکی آبرو دن دہاڑے خاک میں نہ ملاتا
کہ شبہا بدرگہ برد سوز دل
کہ راتوں کو بارگاہ الٰہی میں سوز دل سے رویا کرے
شب توبہ تقصیر روز گناہ
رات کو دن کے گناہوں کی توبہ کر
در عذر خواہان نہ بندد کریم
عذر کرنیوالے کا دروازہ خدا بند نہیں کرتا
عجب گر بیفتی نگیردت دست
تعجب ہی کہ عاجزی کے وقت وہ تیری مدد نہ کریگا
وگر شرمسار آب حسرت ببار
اور اگر شرمندہ ہے ندامت سے آنسو بہا
کہ سیل ندامت بشستش گناہ
جسکے گناہ کی گرد پشیمانی کے سیلاب نے نہ دھو ڈالی
کہ ریزد گناہ آب چشمش بسی
جو گناہ ہونے کے سبب سے نادم ہوکے بہت رویا کرتا ہے

حکایت

قصہ

بصنعا درم طفلی اندر گذشت
ملک صنعا میں میرا ایک لڑکا مرگیا
قضا نقش یوسف جمالی نکرد
حکم خدا کے قلم نے کسی یوسف کی سی صورت نہ بنائی
درین باغ سروے نیامد بلند
اس باغ دنیا میں کوئی سرو بلند ایسا نہ ہوا
عجب نیست بر خاک اگر گل شگفت
اس خاک پر جو طرح طرح کا پھول کھلتے ہیں تو کچھ عجب نہیں ہے

چہ گویم کزانم چہ بر سر گذشت
اوسکے غم میں جو میرا حال ہوا وہ بیان نہیں ہوسکتا
کہ ماہی گورش چو یونس نخورد
جسکو قبر کی مچھلی نے یونس کی طرح نگل لیا ہو
کہ باد اجل بیخش از بن نکند
جسے موت کی آندھی نے جڑ سے نہ اکھیڑا
کہ چندین گل اندام در خاک خفت
کیونکہ بہت سے گل اندام اسی مٹی میں مل گئے

بدل گفتم ای ننگ مردان بمیر
میں نے اپنے دل سے کہا کہ اے بے غیرت زیادہ بہتر ہے مر جانے کی جگہ ہر

که کودک رود پاک و آلوده پیر
کہ دیکھ لڑکا پاک مرتا ہے اور بڈھا گنہگار

ز سودا و آشفتگی بر قدش
میں جو اوسکے قد کے سودا و عشق سے بیخود تھا

بر انداختم سنگی از مرقدش
تو اوسکی قبر کا ایک پتھر اوکھیڑا

ز هولم در ان جای تاریک و تنگ
اوس تنگ اور تاریک جگہ کو دیکھ کے مارے خوف کے

بشورید حال و بگردید رنگ
میرا حال پریشان اور رنگ فق ہو گیا

چو باز آمدم زان تغیر بهوش
جب میں اوس بیخودی سے ہوش میں آیا

ز فرزند دلبندم آمد بگوش
میرے اوس پیارے لڑکے کی آواز کان میں آئی یعنی زبان حال

گرت وحشت آمد ز تاریک جای
اگر تجکو یہ تنگ اور تاریک جگہ دیکھ کر وحشت معلوم ہوئی

بهش باش و با روشنائی درای
ہوشیار رہو اور روشنی کے ساتھ آ

شب گور خواهی منور چو روز
اگر تو قبر کی رات دن کی طرح روشن چاہتا ہے

از اینجا چراغ عمل بر فروز
تو یہیں سے اچھے کام کے چراغ روشن کرے

تن کارکن می بلرزد ز تب
درخت بونے والے کا بدن تپ سے کانپ رہا ہو

مبادا که نخلش نیارد رطب
تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں ایسا نہو کہ اوسکا درخت نہ پھلے

گروهی فراوان طمع ظن برند
بڑے لالچی کیا یہ بھی گمان کرتے ہیں

که گندم نیفشانده خرمن برند
کہ بغیر تخم ڈالا کھلیان جمع کر لیں گے

بر آن خورد سعدی که بیخی نشاند
اے سعدی جسنے درخت بٹھایا اوسی نے پھل بھی کھایا

کسی برد خرمن که تخمی فشاند
جسنے تخم بویا اوسنے کھلیان بھی جمع کیا

باب دہم در مناجات

دسوان باب مناجات میں

بیا تا بر آریم دستی ز دل
اے نفس ہوشیار ہو تاکہ ہم دل سے ہاتھ اٹھائیں یعنے دعا کریں

که نتوان بر آورد فردا ز گل
کیونکہ قبر سے نہیں اوٹھا سکیں گے

بفصل خزان در نه بینی درخت
کیا تو نے نہیں دیکھا ہے کہ پت جھڑ کے دنون میں درخت

که بی برگ ماند ز سرمای سخت
ننگا ہو کے خوب جاڑا کھاتا ہے

بر آرد تهی دستهای نیاز
محتاجی سے جو حاجت کا ہاتھ پھیلاتا ہے

ز رحمت نگردد تهیدست باز
تو اوسکی رحمت سے محروم نہیں رہتا

مپندار ازین در که هرگز نبست
خدا کریم کے دروازہ سے جو کبھی کسی کے واسطے بند نہیں ہوا یہ سمجھنا

که نومید گردد بر آورده دست
کہ کوئی حاجتمند محروم پھر جائے

همه طاعت آرند و مسکین نیاز
اہل عبادت طاعت لاتے ہیں ہم غریب عجز و نیاز
بیا تا بدرگاه مسکین نواز
آؤ ہم غریب نواز کی درگاہ میں چلیں

چو شاخ برهنه برآریم دست
ٹنڈی شاخون کی طرح ہاتھ پھیلائیں
که بی برگ ازین بیش نتوان نشست
کہ اس سے زیادہ مجھ بے سامانی کی برداشت نہیں ہو سکتی

خداوندگارا نظر کن بجود
اے خدا مہر رحم کی نظر کر
که جرم آمد از بندگان در وجود
کہ ہم بندوں سے گناہ ہوا

گنه آید از بندهٔ خاکسار
اس ذلیل غلام سے گناہ
بامید عفو خداوندگار
مالک کی بخشش کی امید پر ہوئے ہیں

کریما برزق تو پرورده ایم
اے کریم ہم نے تیرے رزق سے پرورش پائی
بانعام و لطف تو خو کرده ایم
اور تیری بخشش اور رحم کا خوگر ہو گیا ہوں

گدا چون کرم بیند و لطف و ناز
فقیر جب مہربانی اور بخشش اور رحم دیکھتا ہے
نگردد ز دنبال بخشنده باز
وہ دینے والے کے پیچھے سے کبھی نہیں پھرتا

چو ما را بدنیا تو کردی عزیز
جب تو نے مجھے دنیا میں عزت دی
بعقبی همین چشم داریم نیز
بس قیامت میں بھی تجھ سے یہی امید ہے

عزیزی و خواری تو بخشی و بس
عزت اور ذلت فقط تیرے ہی اختیار میں ہے
عزیزی تو خواری نبیند ز کس
جسکو تو نے عزت دی اسے کوئی نہیں ذلیل کر سکتا

خدایا بعزت که خوارم مکن
اے خدا تجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ہے مجھے ذلیل نہ کرنا
بذل گنه شرمسارم مکن
گناہوں کی ذلت سے شرمندہ نہ کرنا

مسلط مکن چون منی بر سرم
مجھ سا ایسے کو مجھ پر غالب نہ کر
ز دست تو به گر عقوبت برم
تیرا ہی سزا دینا میرے واسطے بہتر ہے

بگیتی بتر زین نباشد بدی
دنیا میں اس سے زیادہ برائی کوئی نہیں
جفا بردن از دست همچون خودی
اپنے ایسے کے ہاتھ کا ظلم سہنا

مرا شرمساری ز روی تو بس
مجھے تیرے سامنے کی شرمندگی کافی ہے
وگر شرمسارم مکن پیش کس
اور کسی کے سامنے شرمندہ نہ کرنا

گرم بر سر افتد ز تو سایهٔ
اگر تیری عنایت کا سایہ میرے سر پر پڑ جائے
سپهرم بود کمترین پایهٔ
تو آسمان کی میرے سامنے کچھ حقیقت نہیں

اگر تاج بخشی سر افرازدم
اگر تاج بخشی یعنے عزت دیگا تو مجھے عزت ملیگی
تو بردار تا کس نیندازدم
تو عزت دے تاکہ کوئی ذلیل نہ کرسکے

[illegible]

حکایت

قصہ

تنم مے بلرزد چو یاد آورم
ایک مست کی جب مناجات مجھے یاد آتی ہے

مناجات شوریدہ در حرم
کہ وہ حرم مین کہتا تھا

کہ میگفت با حق بزاری بسی
خوب رو کے اسطرح خدا سے عرض کرتا تھا

میفگن کہ دستم نگیرد کسی
مجھے نہ گرا کہ کوئی میرا ہاتھ پکڑنے والا نہین

بلطفم بخوان یا بران از درم
چاہے مہربانی سے بلا یا اپنے دروازے سے نکال

ندارد بجز آستانت سرم
تیرے دروازے کے سوا میرا اور کہین ٹھکانا نہین

تو دانی کہ مسکین و بیچارہ ایم
تو جانتا ہے کہ مین غریب اور لاچار ہون

فرو ماندہ با نفس امارہ ایم
اس نفس نافرمان کی لتون سے پریشان ہون

نمیتازد این نفس سرکش چنان
یہ نفس سرکش ایسا نہین بھاگتا ہے

کہ عقلش تواند گرفتن عنان
کہ جسکی باگ عقل روک سکے

کہ با نفس و شیطان برآید بزور
نفس و شیطان کے ساتھ کون زور آزمائی کرسکتا ہے

نبرد پلنگان نیاید ز مور
چیونٹی سے چیتون کا مقابلہ نہین ہو سکتا

بمردان راہت کہ راہی بدہ
مجھے اپنے مردان راہ کی قسم ہے مجھے بھی راہ دے

وزین دشمنانم پناہی بدہ
اور ان دشمنون سے پناہ مین رکھ

خدایا بذات خداوندیت
اے خدا اپنی خداوندی کی برکت سے

باوصاف بیمثل و مانندیت
اور اپنی صفات بیمثل اور بے مانند کے تصدق مین

بلبیک حجاج بیت الحرام
خانہ کعبہ کے حاجیون کی لبیک کی برکت سے

بمدفون یثرب علیہ السلام
اور انکے تصدق مین جو یثرب مین دفن ہین یعنی نبی

بتکبیر مردان شمشیر زن
غازیون کے اللہ اکبر کے تصدق مین

کہ مرد وغا را شمارند زن
جو بہادرون کو عورتون کی طرح سمجھتے ہین

بطاعات پیران آراستہ
متفرع بڈھون کی عبادت کے تصدق مین

بصدق جوانان نوخاستہ
نوجوانون کے سچے اعتقاد کی برکت سے

کہ ما را در آن ورطہ یک نفس
کہ مین جب ایک سکتہ کے بھنور مین پھنستا ہون اس جانکنی مین

ز ننگ دو گفتن بفریاد رس
شرک کی ندامت اور شرمندگی سے بچانا

امید ست از آنانکہ طاعت کنند
ان لوگون سے امید ہے جو عبادت کرتے ہین

کہ بی طاعتان را شفاعت کنند
جو عبادت نہین کرتے انکی شفاعت کرین

بپاکان کز آلایشم دور دار
پاکون کے طفیل مین مجھے گناہون سے بچا

بہ پیران پشت از عبادت دوتا
اون بڈھون کے تصدق مین جنکی پیٹھ عبادت سے خم ہوگئی

کہ چشمم ز روی سعادت مبند
کہ ہمیشہ میری نظر نیکبختی کے چہرہ پر پڑتی رہے یعنی نیک اعمال کرون

چراغ یقینم فرا راہ دار
ایمان کا چراغ میری راہ مین رکھ دے

بگردان ز نادیدنی دیدہ ام
جو امر دیکھنے کے لائق نہین اون سے میری آنکھ بند رکھ

من آن ذرہ ام در ہوای تو نیست
مین وہ ذرہ ہون جو تیری تمنا مین نیست ہون

ز خورشید لطفت شعاعی بسم
تیرے آفتاب رحم کی ایک شعاع میرے واسطے کافی ہے

بدی را نگہ کن کہ بہتر کس ست
اس بد پر توجہ کر کہ وہ اچھا ہو جاوے

مرا گر بگیری بانصاف وداد
مجھے اگر تو حساب و کتاب کے واسطے گرفتار کریگا

خدایا بذلت مران از درم
اے خدا مجھے ذلت سے اپنے دروازے سے نہ ہنکا

ور از جہل غائب شدم روز چند
اور اگر نادانی سے مین عرصہ تک بھاگا رہا

چہ عذر آرم از ننگ تردامنی
گناہون سے مین کیا عذر کرسکتا ہون

فقیرم بجرم گناہم مگیر
مین فقیر ہون گناہ کے عوض مجھ گرفتار نہ کر

چرا باید از ضعف حالم گریست
مجھے اپنی ضعیف حالت پر رونا نہ چاہیے

وگر زلتی رفت معذور دار
اور اگر کوئی گناہ ہوگیا ہو تو معاف کر

ز شرم گنہ دیدہ بر پشت پا
اور جنکی گناہون کی ندامت سے پیرون پر نظر ہے

زبانم بوقت شہادت مبند
اور کلمہ شہادت کے وقت میری زبان بند نہو

ز بد کردنم دست کوتاہ دار
بد کامون سے میرے ہاتھ کوتاہ کر

مدہ دست بر ناپسندیدہ ام
بد باتون پر مجھے تو ہاتھ نہ دے

وجود و عدم در ظلامم یکیست
تاریکی مین میرا ہونا نہونا برابر ہے

کہ جز در شعاعت نہ بیند کسم
کہ بغیر اوسکی روشنی کے مجھے کوئی نہین دیکھے گا

گدا را ز شاہ التفاتی بس ست
بادشاہ کی طرف توجہ فقیر کے واسطے کافی ہے

بنالم کہ عفوم نہ این وعدہ داد
تو مین فریاد کرونگا کہ تیری بخشش و رحم کا یہ وعدہ نہ تھا

کہ در صورت نہ بندد در دیگرم
کہ میرے واسطے اور کوئی دروازہ نہین

کنون کامدم در بروئیم مبند
اب جو آیا دروازہ میرے واسطے بند نہ کر بلکہ تو قبول فرما

مگر عجز پیش آورم کای غنی
ہان عاجزی کرتا ہون کہ اے غنی

غنی را ترحم بود بر فقیر
مالدار کو فقیر پر رحم کرنے مین

اگر من ضعیفم پناہم قویست
گو مین ضعیف ہون لیکن پناہ میری زبردست ہے یعنی آنحضرت شفیع المذنبین

خدایا بغفلت شکستیم عهد
اے خدا بسبب غفلت کے مین اپنے اقرار سے پھر گیا
چه زور آورد با قضا دست جهد
کوشش کا ہاتھ قضا سے کبھی زور آزمائی نہین کر سکتا

چه برخیزد از دست تدبیر ما
میرے تدبیر کے ہاتھ سے کیا ہو سکتا ہے
همین نکته بس عذر تقصیر ما
میرے عذر تقصیر کے واسطے یہ نکتہ کافی ہے

همه هرچه کردم تو برهم زدی
مین نے جو کچھ قصد کیا تھا تو نے برہم کر دیا
چه قوت کند با خدائی خودی
خدائی مین خودی کا کچھ دخل نہین

نه من سر ز حکمت بدر میبرم
مین تیرے حکم سے سر نہین پھیرتا
که حکمت چنین میرود بر سرم
کیونکہ یہی حکم تیرا میری تقدیر مین لکھ گیا

حکایت

قصہ

سیه چرده را کسی زشت خواند
ایک سیہ فام کو کسی نے بدصورت کہا
جوابی بگفتش که حیران بماند
اوسنے ایسا جواب دیا کہ دنگ ہو گیا

نه من صورت خویش خود کرده ام
مین نے اپنی صورت آپ نہین بنائی ہے
که عیبم شمارے که بد کرده ام
جو تو میرا عیب بتائے کہ مین نے برا کیا

ترا با من از زشت روئی چه کار
تجھے میری بدصورتی سے کیا غرض ہے
نه آخر منم زشت و زیبا نگار
آخر مین خوب و بدصورت بنانے والا تو نہین

ازانم که بر سر نبشتی ز پیش
مین وہی ہون کہ تونے میری قسمت مین جو لکھا تھا پہلے سے لکھ دیا
نه کم کردم ای بنده پرور نه بیش
پس اے بندہ پرور اب میں وہین کمی بیشی نہین کر سکتا

تو دانائی آخر که قادر نیم
آخر تو خوب جانتا ہے کہ مجھے کچھ اختیار نہین
توانائی مطلق توئی من کیم
تجھے بالکل اختیار ہے مین کیا چیز ہون

گرم ره نمائی رسیدم بخیر
اگر مجھکو راہ لگایا تو ٹھیک کام کرونگا
دگر گم کنی باز ماندم ز سیر
اور اگر بھلایا تو عالم معرفت کی سیر سے محروم رہونگا

جهان آفرین گر نه یاری کند
اگر خدا توفیق نہ دے اور مدد نہ کرے
کجا بنده پرهیزگاری کند
بندہ سے کہان پرہیزگاری ہو سکتی ہے

حکایت

قصہ

چه خوش گفت درویش کوتاه دست
اوس فقیر مفلس نے کیا اچھی بات کہی
که شب توبه کرد و سحرگه شکست
کہ رات کو توبہ کی اور صبح کو توڑ دی

گر او توبه بخشد بماند درست
اگر وہ توفیق توبہ کی دے تو قائم رہے
که پیمان ما بی ثبات است وسست
کیونکہ میرے اوس شکست اقرار کا کچھ قیام نہین

بحقت که چشمم ز باطل بدوز
تجھے اپنی خدائی کی قسم ہے کہ میری انکھ باطل سے چشم پوشی کر
به نورت که فردا بنارم بسوز
تجھے اپنے نور کی قسم ہے کہ قیامت مین مجھے دوزخ کی آگ مین نہ جلانا

ز مسکینیم روی در خاک رفت
غریبی سے میرا سر خاک مین ملگیا
غبار گناهم بر افلاک رفت
اور میرے گناہون کا غبار آسمان پر چڑھ گیا

تو یک نوبت ای ابر رحمت ببار
اے ابر رحمت تو ایک بار برس جا
که در پیش باران نپاید غبار
کہ پانی مین غبار نہین رہتا

ز جرمم درین مملکت جاه نیست
کثرت گناہ کے سبب بارگاہ خدا مین میری کچھ عزت نہین
ولیکن بملک دگر راه نیست
مگر اور طرف بھی میری راہ نہین ہے

تو دانی ضمیر زبان بستگان
تو اون کے دل کا حال جانتا ہے جو خاموش ہین
تو مرهم نهی بر دل خستگان
تو ہی گھائل دلون کے زخم پر مرہم لگاتا ہے

حکایت

قصہ

مغی در به روی از جهان بسته بود
ایک بت پرست نے تمام جہان سے دروازہ بند کیا تھا
بتی را بخدمت میان بسته بود
کسی بت کی خدمت مین مستعد رہتا

پس از چند سال آن نکوهیده کیش
قضا سے کار بعد چند سال کے
قضا حالتی صعبش آورد پیش
اوسے ایک ضرورت پیش آگئی

بپای بت اندر بامید خیر
وہ غریب بہتری کی امید پر اوس بت کے قدمون پر گرا
بنالید بیچاره بر خاک دیر
اور اوس بتخانہ مین خوب رویا

که درمانده ام دستگیر ای صنم
کہ اے بت مین مجبور ہون میری مدد کر
بجان آمدم رحم کن بر تنم
بہت ہی عاجز ہوا میری جان پر رحم کر

بزارید در خدمتش بارها
اوسکی خدمت مین کتنے ہی بار رویا
که هیچش بسامان نشد کارها
اوسکے کام کا کوئی سرانجام نہ ہوا

بتی چون برآرد مهمات کس
بت کسی کی کیونکر حاجت روائی کرسکتا ہے
که نتواند از خود براندن مگس
جو اپنے جسم کی مکھی خود نہین اوڑا سکتا

برآشفت کای پای بند ضلال
جھلاکے کہا کہ اے گرفتار گمراہی
بباطل پرستیدمت چند سال
مین نے چند سال باطل تیری پرستش کی

تهی کہ در پیش دارم برار
جو مشکل مجھے درپیش ہے روا کر
وگرنہ بجوا هم ز پروردگار
نہین تو مین خدا سے دعا کرتا ہون

هنوز از بت آلودہ رویش بخاک
ابھی وہ بت کے سامنے سجدے مین تھا
کہ کامش برآورد یزدان پاک
کہ خدا ے پاک نے اوسکی حاجت روا کی

حقائق شناسی درین خیرہ شد
ایک عارف اس بات سے حیران ہوا
سر وقت صافی بروتیرہ شد
اوسکی صفائی کی حالت پر تاریکی کا پردہ پڑ گیا

کہ سرگشتہ دون یزدان پرست
کہ گمراہ کمینہ بت پرست نے
هنوزت سر از خم تبخانہ مست
جو بتخانہ مین ابھی اوسیطرح مست تھا

دل از کفر و دست از خیانت نشست
اوسنے دل کفر سے اور ہاتھ گناہ سے نہین دھویا تھا
خدایش برآورد کامی کہ جست
کہ خدا نے جو مطلب اوسکے دل مین تھا دیا

فرو رفتہ خاطر درین مشکلش
اوسکا دل اسی مشکل مین گرفتار تھا
کہ پیغامی آمد بگوش دلش
کہ اوسکے دل کے کان مین یہ آواز آئی - یعنے الہام ہوا

کہ پیش صنم پیر ناقص عقول
کہ اس بدعقل بڈھے نے بت کے سامنے
بسی گفت و قولش نیامد قبول
بہت التجا کی اور قبول نہوئی

گر از درگہ ما شود نیز رد
اگر میری درگاہ سے بھی اوسکی حاجت روا نہوتی
پس آنگہ چہ فرق از صنم تا صمد
تو پھر بت اور خدا مین کیا فرق ہوتا

دل اندر صمد باید ای دوست بست
اے دوست دل خدا سے لگانا چاہیے
کہ عاجزترست از صنم هرچہ هست
کہ جو چیز دنیا مین ہے وہ بت سے بھی زیادہ عاجز ہے

محالست اگر سر برین در نهی
یہ بات مشکل ہے کہ اس بارگاہ مین سر جھکا کے
کہ باز آیدت دست حاجت تهی
اہل حاجت خالی ہاتھ پھرے

خدایا مقصر بکار آمدیم
اے خدا ہم نے اپنے کام مین کمی کی ہے
گنهگار و امیدوار آمدیم
ہم گنہگار اور امیدوار ہوکے تیری بارگاہ مین آئے ہین

حکایت
قصہ

شنیدم کہ مستی ز تاب نبید
مین نے سنا ہے کہ ایک مست شراب خوری کی گرمی سے
بمقصورہ مسجدی در دوید
ایک مسجد کے حجرہ کی طرف دوڑا

بنالید بر آستان کرم
اور سجدے مین سر رکھ کے رویا
کہ یارب بفردوس اعلی برم
کہ اے خدا مجھے بہشت برین مین لیجا

مؤذن گریبان گرفتش کہ ہین
مؤذن نے اوسکا گریبان پکڑا کہ خبردار۔ وہان بیجا

چہ شایستہ کردی کہ خواہی بہشت
تونے کون اچھا کام کیا جو بہشت چاہتا ہے

بگفت این سخن پیر وبگریست مست
جب اوس بڈھے نے یہ بات کہی تو مست بہت رویا

عجب داری از لطف پروردگار
تجھے خدا کے رحم سے کیا تعجب ہے

ترا می نگویم کہ عذرم پذیر
تجھ سے مین نہین کہتا ہون کہ میرا عذر سن اور قبول کر

ہمی شرم دارم ز لطف کریم
مجھے شرم آتی ہے کہ خداے کریم کی رحمت کے مقابلہ و عفو کے سامنے

کسی را کہ پیری درآرد زپای
ضعیفی کے سبب سے جو گر پڑتا ہے

من آنم زپای اندر افتادہ پیر
مین ایسا ہی ضعیف گر پڑا ہون

نگویم بزرگی وجاہم بہ بخش
مین یہ نہین چاہتا کہ مجھکو بزرگی اور عزت دے

اگر یاری اندک زلل داندم
اگر کوئی دوست میری ذراسی لغزش جان جاتا ہے

تو بینا وما خائف از یکدگر
تو دیکھتا ہے اور ہم ایکدوسرے سے ڈرتے ہین

برآوردہ مردم ز بیرون خروش
آدمی علاوہ سے دیکھکے غل مچاتے ہین

بنادانی ار بندگان سر کشند
نادانی سے اگر غلام قصور کرتے ہین

اگر جرم بخشی بمقدار جود
مجھ اپنی بخشش کے اندازہ سے گناہ بخشیگا

سگ ومسجد ای فارغ از عقل ودین
کتے کا مسجد مین کیا کام تو عقل و دین سے بالکل خالی ہے

نمی زیبدت ناز با روی زشت
اس بد صورت پر نخرہ اچھا نہین

کہ مستم بدار از من ای خواجہ دست
اور کہا مین مست ہون اے صاحب مجھے معاف کر

کہ باشد گنہگاری امیدوار
کہ کوئی گنہگار اوسکی بارگاہ مین امیدوار ہو

در توبہ باز ست وحق دستگیر
توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور خدا توفیق دینے والا ہے

کہ خوانم گنہ پیش عفوش عظیم
مین اپنا گناہ اونکو زیادہ بتاؤن

چو دستش نگیرد نخیزد ز جای
جبتک اوسکا ہاتھ نہین پکڑتے نہین اوٹھتا

خدایا بفضلت توام دستگیر
اے خدا تو اپنے فضل وکرم سے میری مدد کر

فرو ماندگی وگناہم بہ بخش
میری عاجزی اور گناہون پر رحم کر

بنا بخردی شہرہ گرداندم
تو مجھے نادان مشہور کر دیتا ہے

کہ تو پردہ پوشی وما پردہ در
تو پردہ پوش ہے اور ہم عیب ظاہر کرنے والے ہین

تو با بندہ در پردہ وپردہ پوش
تو بندون کے ساتھ موجود اور پردہ پوش ہے

خداوندگان قلم در کشند
مالک معاف ہی کر دیتے ہین

نماند گرفتارے اندر وجود
تو کوئی گنہگار باقی نہ رہیگا

دگر خشم گیری بقدر گناه
اور اگر گناہوں کے اندازہ پر تو عتاب فرمائے

گرم دست گیری بجاے رسم
اگر تو میری مدد کرے گا تو میرا ٹھکانا ہے

که زور آورد گر تو یاری دهی
اگر تو مددگار ہے تو کون مقابلہ کر سکتا ہے

دو خواهند بودن بمحشر فریق
محشر میں دو فرقہ ہو نگے

عجب گر بود راهم از دست راست
اگر مجھے راہ راست پر کھڑا کریگا تو بڑا تعجب ہے

دلم میدهد وقت وقت این امید
میرا دل ہر وقت یہ امید دلاتا ہے

عجب دارم از شرم دار و زمن
مجھے تعجب ہے کہ وہ مجھ سے شرماتا ہے

نه یوسف که چندین بلا دید و بند
کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ یوسف نے اسقدر مصیبت اور قید اوٹھائی

گنه عفو کرد آل یعقوب را
آل یعقوبؑ کے گناہ معاف کئے

بکردار بدشان مقید نکرد
اونکی بدیوں کے عوض اونہیں قید نہ کیا

ز لطفت همین چشم داریم نیز
بس مجھے بھی تیرے رحم و کرم سے یہی امید ہے

بضاعت نیاوردم الا امید
میں مال لیکر نہیں آیا ہاں امیدوار ہو کے آیا ہوں

بدوزخ فرست و ترازو مخواه
تو بلا پرسش دوزخ کو بھیجدے کچھ حاجت حساب و کتاب نہیں

وگر بفکنی بر نگیرد کسم
اور اگر مردود کریگا تو کہیں ٹھکانا نہیں ہے

که گیرد چو تو رستگاری دهی
اگر تو عفو کرے تو کون پکڑ سکتا ہے

ندانم کدامان دهندم طریق
مجھے نہیں معلوم کس میں کھڑا کریگا یعنے کارکنان قضا و قدر

که از دست من جز کژی بر نخاست
کیونکہ سواے کجی کے مجھسے تو کوئی سیدھا کام نہیں ہوا

که حق شرم دارد ز موے سفید
کہ خدا سفید بالوں سے شرماتا ہے

که شرمم نمی آید از خویشتن
اور مجھے اپنی صورت سے شرم نہیں آتی

چو ملکش روان گشت و قدرش بلند
جب حکومت اور عزت پائی

که معنی بود صورت خوب را
نیک صورتوں کا باطن بھی اچھا ہوتا ہے

بضاعات مزجات شان رد نکرد
اونکا کم حقیقت مال بھی قبول کر لیا

بدین بی بضاعت ببخش ای عزیز
کہ اے خدا اس غریب کو بخشدے

خدایا ز عفوم مکن نا امید
اے خدا مجھے اپنی بخشش سے مایوس نہ فرمائیو

تمّ

بفضل خالق دو جهان کتاب بوستان بعد حفظ حق ترجمه و تحشیه باهتمام ابو الحسنات
قطب الدین احمد بار سوم در مطبع نامی واقع لکهنو ماه شعبان المعظم [illegible] هجری طبع گردید

[illegible]

اشتہارات

مکتب نامہ

اس کتاب مین وہ ضروری امورات ہین جنکا تعلق دنیاوی معاملات سے ہمیشہ رہتا ہے قیمت فی جلد ۳/ محصولڈاک ۰/

فرہنگ یوسف زلیخا

اس کتاب مین تمام لغات مشکلہ اور عبارت عربی کتاب یوسف زلیخا جامی رحمہ اللہ کا ترجمہ اردو زبان مین لکہا گیا ہے قیمت فی جلد ۔/ محصولڈاک ۰/

فرہنگ بہار دانش

اس کتاب مین تمام لغات مشکلہ اور عبارت عربی کتاب بہار دانش کا ترجمہ اردو زبان مین لکہا ہے قیمت فی جلد ۰/ محصولڈاک ۰/

فرہنگ سکندر نامہ

اس فرہنگ مین تمام لغات مشکلہ سکندرنامہ بری حضرت نظامی رحمہ اللہ کا ترجمہ اردو زبان مین لکہا گیا ہے قیمت فی جلد ۱/ محصولڈاک ۰/

سنبلستان فرہنگ گلستان

اس کتاب مین تمام عربی اشعار و نثر اور لغات کتاب گلستان کا ترجمہ اردو زبان مین کر دیا ہے قیمت فی جلد ا/ محصولڈاک ۰/

بستان فرہنگ بوستان

اس فرہنگ مین اکثر لغات کا ترجمہ اردو زبان مین لکہا گیا ہے قیمت فی جلد ۔/ محصولڈاک ۰/

اشرف اللغات

اس بسوط لغت کو دو جلدون اور فی صفحہ تین کالمون مین مطبع نامی لکہنؤ نے طبع کیا ہے تخمیناً پچیس ہزار لغات اور اصطلاحات عربی۔ فارسی۔ اردو۔ ترکی۔ یونانی وغیرہ کے معنے اردو زبان مین لکہے گئے قیمت فی جلد عا/ محصولڈاک ۴/

کریم اللغات

اردو زبان کے لغت کی کتابون مین یہ لغت بہی اول درجہ کی مقبول اور کارآمد ہے قیمت فی جلد ۔/ محصولڈاک ۰/

مصطلحات اردو

یہ کتاب لکہنؤ اور دہلی کے محاورات مین مع اشعار مثالیہ ایسی تالیف ہوئی ہے کہ کچہ شعرا ہی کے واسطے ایسی کتاب کی ضرورت نہ تہی بلکہ نثار کے واسطے بہی یہ کتاب نعمت غیر مترقبہ ہے قیمت فی جلد عہ/ محصولڈاک ۲/

دستور الشعرا

یہ کتاب بڑی کوشش سے شعراے متقدمین کے کلام شاہانہ اشعار سے مرتب کی گئی ہے اسکے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فلان لفظ کے یہ معنے اور یہ لفظ فلان زبان کی ہے اور شعراے دہلی و لکہنؤ نے اسکو تانیث مانا ہے یا تذکیر قیمت فی جلد ۸/ محصولڈاک ا/

پندنامہ گیلانی ترجمہ درر السنیہ

یہ کتاب زبان عربی اخلاق مین تہی اسکا ترجمہ اردو زبان مین اہل ہند کے واسطے کیا گیا ہے چونکہ اس کتاب کو نسبت حضرت غوث پاک کے ساتہہ ہے زائد تعریف کی ضرورت نہین قیمت فی جلد ۲/ محصولڈاک ۰/

الفاظ عزیزیہ

یہ مختصر لغت کی کتاب ہے لڑکون اور کم استعداد معلمون کا بہت اس کتاب سے مطلب نکلتا ہے قیمت فی جلد ۲/ محصولڈاک ۰/

التماس

یہ جملہ کتب قیمت وصول ہونے پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل ارسال ہو سکتی ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے جسکا نرخ خط و کتابت سے دریافت ہوگا۔ فہرست کتب موجودہ کتبخانہ تجارتی مطبع نامی و دیگر اشیا کی علحدہ دفتر مین موجود ہے شائقین کیلئے تین بلا قیمت عند الطلب ۰/ کا ٹکٹ بہیجنے سے پیشتر ادا بیرنگ ارسال کیجاتی ہے۔

المشتہر

ولی اللہ منیجر مطبع نامی لکہنؤ کرسی ابو تراب خان مکان نمبر ۱۵

اعلان

اس
مطبع مین
ہرایک قسم کی کتابین عربی۔ فارسی۔ اُردو۔ ناگری
موجود ہین عندالطلب شائقین علوم وتاجران کتب
مطبع سے ارسال کیجاتی ہین۔ جن صاحب کو کوئی کتاب
طبع کرانا منظور ہو وہ بھی بعد انفصال قیمت طبع کر دیجاویگی
اگر کوئی کتاب مفید عام کسی صاحب نے تالیف فرمائی یا کسی
کتاب عربی۔ فارسی۔ انگریزی کا ترجمہ اُردو مین کیا ہو وہ
بلا معاوضہ مطبع طبع کر دیگا۔ فہرست کتب و دیگر اشیاء
بلاقیمت ۲ کا ٹکٹ بھیجنے سے بیڈ والا بیرنگ
ارسال ہوگی۔

العبد

ابو الحسنات
قطب الدین احمد عفا عنہ
شعبان
۱۳۱۴ھ